

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مَا أَتَىٰكَ السُّبُوحُ فَخُذْهُ وَفِيهِ لَكَ كَثِيرٌ مِّنَ الْبَرَكَاتِ

مَشْكُوتُ الْمَصْبُحِ

لِلشَّيْخِ الْأَخْبَرِ إِلَى الْأَزَلِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدٍ زَيْنِ الْعَدْبِ إِلَى الْأَبَدِ أَبِي بَرَكَةَ

جِلْد چہارم

تحقیق و نظر ثانی

ترجمہ و تشریح

فاصل اسٹاکس یونیورسٹی، المَدِينَةُ الْمُنَوَّرَةُ
فَانَا صِرْحَمُ بْنُ الْوَيْلِ

مولانا محمد صادق خلیل

مکتبہ محکمات

www.ircpk.com

قَالَ اللَّهُ تَبَّالِي

وَمَا أَتَيْتُمُ الرَّسُولَ بِحُجَّةٍ وَوَالَيْتُمْ عِندَهُ فَانْتَهَيْتُمْ

اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو دینا کہتا تھا اور جس سے وہ روک دیتا تھا اس سے روک کر چلا آ کر۔
(سُورَةُ الْجِنِّ ۷)

مشکوٰۃ المصابیح

للشيخ الإمام العلامة ابن أبي عمير محمد بن عيسى بن الوليد الجعفي البزازي البغدادي

جلد چہارم

ترجمہ و تشریح

مولانا محمد صادق خلیل اللہ

تحقیق و نظر ثانی

مفتی اعظم پاکستان

فاضل سائنس، جامعہ اسلامیہ، فیصل آباد

واحد تقسیم کار

ناشر

ڈیسٹریبیوٹرز
ادارۃ الترجمہ والتالیف

رحمت آباد (جامعی آباد) فیصل آباد، پاکستان

مکتبہ محمدیہ
چک ۱۰۹ جی، وطنی ضلع ساہیوال

پاکستان

24309



مکتبہ المصاحف

شیخ ولی الدین الدین الخطیب البتیری رحمہ اللہ

استاذ العلماء مولانا محمد صادق خلیل رحمہ اللہ

حافظ ناصر محمود انور

عبدالرحمان عابد

موٹروے پر نثر نزد

جنوری 2005

600

مکتبہ المصاحف

1- روپے

نام کتاب

تالیف

ترجمہ و تشریح

نظر ثانی

طابع

مطبع

طبع اول

تعداد

ناشر

قیمت

المکتبہ الحکامیہ

۹۹... جے ماڈل ٹاؤن - لاہور

لہور.....16090....

مکتبہ اسلامیہ

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

Ph.: 0092-042-7244973

دارالکتب افنیہ شیش محل روڈ لاہور

Ph.: 0092-042-7237184

7230271-7213032

ایسٹا کسٹ

ملنے کے پتے

اسلامی اکیڈمی الفضل مارکیٹ فون نمبر: 7357587 * مکتبہ قدوسیہ رحمن مارکیٹ - غزنی سٹریٹ۔
نعمانی کتب خانہ جن سٹریٹ فون: 7321865 * محمدی پبلشنگ ہاؤس الفضل مارکیٹ
دارالفرقان الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور فون 042-7231602 * حذیفہ اکیڈمی الفضل مارکیٹ

اردو بازار
لاہور

مکتبہ اسلامیہ - بیرون امین پور بازار بالمقابل شیل پٹرول پمپ * رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار
مکتبہ اہل حدیث، بالمقابل مرکز جامع مسجد اہل حدیث امین پور بازار * ملک سنز - کارخانہ بازار

بھصل آباد

دالی کتاب گھر اردو بازار 233089 * مدینہ کتاب گھر اردو بازار * مکتبہ نعمانیہ اردو بازار

گوہرانوالہ

فاروقی کتب خانہ بیرون بوہر گیٹ 541809 * مکتبہ دارالسلام کنگھیا نوالی مسجد تانہ بوہر گیٹ 541229

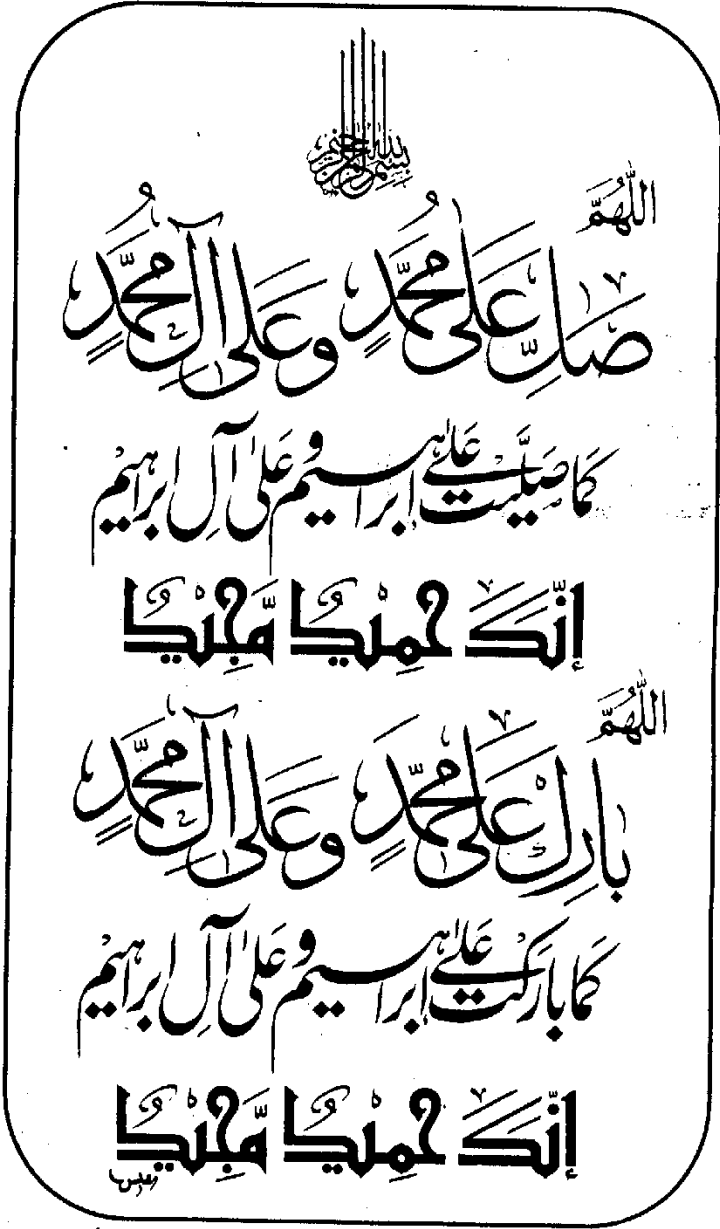
ملتان

مکتبہ تعظیم السنہ شیر بانی ٹاؤن - غازی روڈ 528621

اوکاڑہ

اسلامی کتب خانہ ڈاکخانہ بازار نزد بانی دالی نیٹکی جھجھوٹنی چٹل سائبرال

چیچہ وطنی



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رَبِّ أَوْ زِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ
نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ
وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ
صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي
فِي ذُرِّيَّتِي ۖ إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ
وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ أُولَئِكَ
الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ
مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ
سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ
وَعَدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا
يُوعَدُونَ ۝

(سورة الاحقاف آية ١٦)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

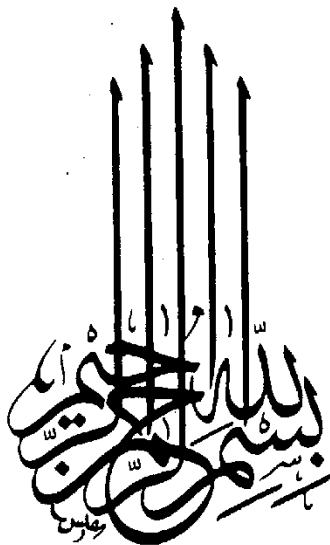
فہرست عنوانات (جلد چہارم)

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
	کتاب الآداب باب التسلم	
۹	آداب اور سلام	۱
۲۳	گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت طلب کرنا	۲
۲۸	مصافحہ اور معائنہ کرنا	۳
۳۵	کسی شخص کی آمد پر کھڑے ہونا	۴
۳۹	بیٹھنے، سونے اور چلنے پھرنے کے آداب	۵
۴۹	چھینک مارنے اور جمائی لینے کے آداب	۶
۵۱	پسنے کے آداب	۷
۵۳	نام رکھنے کے آداب	۸
۶۳	خطابت اور شعر کے آداب	۹
۷۳	زبان کی حفاظت، نفیبت اور گالی گلوچ سے اجراز	۱۰
۹۳	وعدے کی اہمیت	۱۱
۹۶	مزاج و خوش طبعی کرنا	۱۲
۱۰۰	فخر اور جاہلی تعصب کی ممانعت	۱۳
۱۰۶	بیکسی اور صلہ رحمی	۱۴
۱۱۹	اللہ کی مخلوق سے شفقت کرنا اور ان پر ترس کھانا	۱۵

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۱۳۶	اللہ کے لئے کسی سے محبت کرنا.....	۱۶
۱۳۵	وہ امور جن سے روکا جاتا ہے۔ ترک ملاقات، قطع تعلق اور عیوب کا تجسس	۱۷
۱۵۴	معاملات میں سوچ و بچار اور احتیاط	۱۸
۱۵۸	نرمی، حیاء اور حسنِ اخلاق	۱۹
۱۶۷	غصہ اور تکبر	۲۰
۱۷۳	ظلم کی مذمت	۲۱
۱۷۸	اچھی باتوں کا حکم	۲۲
۱۸۸	دلوں میں رقت پیدا کرنے والی باتیں	۲۳
	کِتَابُ الرِّقَاقِ	
۲۱۳	فقراء کی فضیلت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیشت	۲۴
۲۲۶	لمبی آرزوئیں اور دنیوی لالچ	۲۵
۲۳۱	اللہ کی فرمانبرداری کرتے ہوئے مال اور عمر سے محبت کرنا	۲۶
۲۳۶	توکل اور صبر کی فضیلت	۲۷
۲۴۵	ریا کاری اور شہرت سے بچنا	۲۸
۲۵۴	گریہ و زاری کرنا اور اللہ کے عذاب سے ڈرنا	۲۹
۲۶۵	لوگوں میں تبدیلی کا ردِ نما ہونا	۳۰
۲۷۰	ڈرنا اور نصیحت کرنا	۳۱
	کِتَابُ الْفِتَنِ	
۲۷۶	فتنوں کا وقوع پذیر ہونا	۳۲
۲۹۲	لڑائیوں کے بارے میں پیش گوئیاں	۳۳
۳۰۵	قیامت کی علامات	۳۴
۳۱۶	قیامت سے پہلے ظاہر ہونے والی علامات اور دجال	۳۵
۳۲۶	ابنِ صیاد کے بارے میں چند معلومات	۳۶
۳۴۳	عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اترنا	۳۷
۳۴۶	قربِ قیامت کا بیان (جو شخص فوت ہو گیا اس پر قیامت قائم ہو گئی)	۳۸

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۳۳۹	قیامت صرف برے لوگوں پر قائم ہوگی	۳۹
	کِتَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ	
۳۵۲	قیامت کے احوال اور جنت اور دوزخ کا ذکر۔	۴۰
۳۵۲	صور پھونکنے کا بیان	
۳۵۷	قیامت کے روز مخلوق کو جمع کرنے کا ذکر	۴۱
۳۶۶	حساب، قصاص اور ترازو کا بیان	۴۲
۳۷۵	حوض کوثر اور قیامت کے دن شفاعت کا بیان	۴۳
۴۰۵	جنت اور اہل جنت کے احوال	۴۴
۴۲۳	دیدارِ الہی کا بیان	۴۵
۴۳۰	دوزخ کی کیفیت اور دوزخیوں کے حالات	۴۶
۴۴۱	جنت اور دوزخ کی تخلیق	۴۷
۴۴۴	کائنات کی ابتداء اور انبیاءِ علیہم السلام کا تذکرہ	۴۸

www.KitaboSunnat.com



كِتَابُ الْأَدَابِ

بَابُ السَّلَامِ

(آداب اور سلام)

الفصل الأول

۴۶۲۸- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ -، طُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا -، فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ: اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَيَّ أَوْلِيكَ النَّفْرَ -، وَهُمْ نَفَرٌ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوسٌ، فَاسْتَمِعَ مَا يُحَيُّونَكَ، فَأَنهَا تَحِيَّتَكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ، فَذَهَبَ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ. فَقَالُوا: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ» قَالَ: فَزَادُوهُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ». قَالَ: «فَكَلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ وَطُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا، فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ - بَعْدَهُ حَتَّى الْآنَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۴۶۲۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا۔ اُن کا قد ۶۰ ہاتھ لبا تھا۔ جب اللہ پاک ان کی تخلیق سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اُن سے فرمایا، آپ اس جماعت کے پاس جا کر انہیں سلام کہیں، اس جماعت میں چند فرشتے بیٹھے ہوئے تھے اور سُنیں کہ وہ آپ کو کیا جواب دیتے ہیں۔ پس وہی جواب آپ کا اور آپ کی اولاد کا ہوگا۔ چنانچہ آدم علیہ السلام گئے اور ”السلام علیکم“ کہا۔ انہوں نے جواب میں ”السلام علیک ورحمۃ اللہ“ کہا۔ آپ نے فرمایا کہ انہوں نے ”ورحمۃ اللہ“ کا اضافہ کیا۔ آپ نے (مزید) کہا کہ جو شخص بھی جنت میں داخل ہوگا وہ آدم علیہ السلام کی شکل پر ہوگا اور اس کا قد ساٹھ ہاتھ لبا ہوگا لیکن آدم علیہ السلام کے بعد سے انسانی قد میں مسلسل کمی ہوتی رہی ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: یہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے، احادیث صفات اور ان کے ظاہری معنی پر ایمان رکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ محدثین نے اس حدیث کو تشابہات میں داخل کیا ہے۔ اس کی تشریح اور تاویل صرف اللہ تعالیٰ

ہی جانتا ہے البتہ اس حدیث کا ایک ترجمہ یہ بھی کیا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اسی شکل میں پیدا کیا، جس شکل کا ان کے لئے تعین ہو چکا تھا۔ نطفہ ماں کے رحم میں مختلف حالتیں بدلتا ہے، پہلے وہ نطفہ ہوتا ہے پھر خون کا لوتھڑا بنتا ہے، بعد ازاں وہ لوتھڑا مختلف مراحل میں سے گزر کر مکمل انسان بنتا ہے۔ اس کے برعکس آدم علیہ السلام اسی شکل پر پیدا ہوئے جس طرح پیدا کرنا مقصود تھا اور پھر اسی شکل پر موت تک رہے یہاں تک کہ جب انہیں آسمانوں سے زمین پر اتارا گیا تو تب بھی وہی شکل تھی، اس میں ذرا بھی تبدیلی نہ تھی۔
(تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۷۹، فتح الباری جلد ۶ صفحہ ۳۶۷)

۶۲۹- (۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ - قَالَ: «تَطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتُقْرِئُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۲۹: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اسلام میں بہتر بات کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، سب سے بہتر بات یہ ہے کہ تو کھانا کھلائے اور ہر واقف اور ناواقف کو سلام کے (بخاری، مسلم)

۶۳۰- (۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ - سِتُّ حِصَالٍ: يَعُوذُهُ إِذَا مَرِضَ، وَيَشْهَدُهُ إِذَا مَاتَ، وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ -، وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ، وَيُسَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ، وَيَنْصَحُ لَهُ إِذَا غَابَ أَوْ شَهِدَ» لَمْ أَحَدُهُ «فِي الصَّحِيحَيْنِ» وَلَا فِي كِتَابِ الْحَمِيدِي، وَلَكِنْ ذَكَرَهُ صَاحِبُ «الْجَامِعِ» بِرِوَايَةِ النَّسَائِيِّ.

۳۶۳۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک مومن کے دوسرے مومن پر چھ حقوق ہیں۔ جب وہ بیمار ہو تو اس کی بیمار پرسی کرے، جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے پر پہنچے، جب وہ دعوت دے تو وہ اس کی دعوت قبول کرے، جب وہ اس سے ملاقات کرے تو اسے السلام علیکم کے، چھینک آنے پر اس کے لئے رحمت کی دعا کرے اور اس کی غیر حاضری یا موجودگی میں اس کی خیر خواہی کرے۔ صاحب مشکوٰۃ کہتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کو بخاری، مسلم اور نہ ہی کتاب الحمیدی میں پایا ہے البتہ جامع الاصول کے مؤلف نے نسائی کے حوالے سے اس کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۱- (۴) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا، وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا» - ، أَوَّلَ أَدْلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْسُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ» . زَوَاهُ مُسَلِّمٌ.

۳۶۳۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم جنت میں اس

وقت تک داخل نہیں ہو سکتے جب تک تم ایمان نہیں لاتے اور تمہارا ایمان اس وقت تک کامل نہیں؛ جب تک تم آپس میں محبت نہیں کرتے۔ بھلا کیا میں تمہیں ایسی عادت نہ بتاؤں کہ جب تم وہ عادت پختہ کر لو گے تو تم ایک دوسرے سے محبت کرو گے؟ وہ یہ ہے کہ تم السلام علیکم کہنے کو عام کرو (مسلم)

۶۶۳۲ - (۵) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَيُسَلِّمُ الرَّابِّبُ - عَلَى الْمَائِسِيِّ، وَالْمَائِسِيُّ - عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَاعِدُ، وَالْقَلِيلُ - عَلَى الْكَثِيرِ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۳۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سوار پیادہ کو، پیادہ بیٹھے ہوئے کو اور کم تعداد والے زیادہ تعداد والوں کو السلام علیکم کہیں (بخاری، مسلم) وضاحت: سوار شخص کے دل میں کچھ فخر ہوتا ہے اس لئے وہ تواضع اختیار کرتے ہوئے السلام علیکم کا آغاز کرے، اگر دونوں پیدل چل رہے ہیں اور ان کی ملاقات ہو جاتی ہے تو ان میں سے جو چھوٹا ہے وہ بڑی عمر والے کو السلام علیکم کہے اور اگر دونوں ہم عمر ہیں تو جو شخص ابتدا کرے گا اس کو فضیلت حاصل ہوگی۔

(تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۸۰)

۶۶۳۳ - (۶) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ، وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۴۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چھوٹی عمر والا شخص بڑی عمر والے کو، گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو اور کم تعداد والے زیادہ تعداد والوں کو سلام کہنے میں پہل کریں۔

*(بخاری)

۶۶۳۴ - (۷) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ عَلَى غُلْمَانَ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۳۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چند لڑکوں کے قریب سے گزرے تو آپ نے انہیں سلام کہا (بخاری، مسلم)

۶۶۳۵ - (۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَبْدَأُوا الْيَهُودَ وَلَا النَّصَارَى بِالسَّلَامِ، وَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي طَرِيقٍ فَاصْطَرَوْهُ إِلَى أَصِيقِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۴۳۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہودیوں اور عیسائیوں کو سلام کہنے میں پہل نہ کرو اور جب کسی راستے میں تمہاری ان سے ملاقات ہو جائے تو انہیں تنگ

راتے کی طرف دھکینے کی کوشش کرو (مسلم)

۶۳۶- (۹) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمُ الْيَهُودُ فَإِنَّمَا يَقُولُ أَحَدُهُمْ: السَّامُ - عَلَيْكَ. فَقُلْ: وَعَلَيْكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہودی تمہیں سلام کہتے ہوئے "السام علیک" کے کلمات کہتے ہیں (جن سے مقصود یہ ہے کہ تم تباہ و برباد ہو جاؤ) پس تم انہیں جواب میں کہا کرو "تم ہی تباہ و برباد ہو جاؤ" (بخاری، مسلم)

۶۳۷- (۱۰) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمُ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا: وَعَلَيْكُمْ». . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اہل کتاب جب تمہیں سلام کہیں تو ان کے جواب میں کہو "تم پر ہو" (بخاری، مسلم)

۶۳۸- (۱۱) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكُمْ. فَقُلْتُ: بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ». قُلْتُ: أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا! قَالَ: «قَدْ قُلْتُ: وَعَلَيْكُمْ». وَفِي رِوَايَةٍ: «عَلَيْكُمْ» وَلَمْ يَذْكُرِ الْوَاوُ . . . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(۱۲) وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ. قَالَتْ: إِنَّ الْيَهُودَ أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكَ. قَالَ: «وَعَلَيْكُمْ» فَقَالَتْ عَائِشَةُ: السَّامُ عَلَيْكُمْ، وَلَعْنَكُمْ اللَّهُ، وَعَضِبَ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَهْلًا يَا عَائِشَةُ! عَلَيْكَ بِالرِّفْقِ، وَإِبَالِكَ وَالْعُنْفُ وَالْفَحْشُ». قَالَتْ: أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: «أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ، رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ، فَيَسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ، وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ».

(۱۳) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ. قَالَ: «لَا تَكُونِي فَاخِشَةً، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَحْشَ وَالْفَحْشَ».

۴۳۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ یہودیوں کی ایک جماعت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آنے کی اجازت طلب کی اور "السام علیکم" کہا یعنی تم پر ہلاکت ہو۔ عائشہ نے بیان کیا کہ میں نے ان کے جواب میں کہا، تم پر ہلاکت اور لعنت ہو۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا، اے عائشہ! بلاشبہ اللہ پاک نرمی کرنے والا ہے اور تمام کاموں میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔ عائشہ نے عرض کیا، آپ نے نہیں سنا کہ انہوں نے کیا کہا

ہے؟ آپ نے جواب دیا، میں نے کہہ دیا ”اور تم پر ہو“۔ ایک روایت میں ہے کہ ”تم پر ہو“ یعنی لفظ واؤ نہیں ہے۔ (بخاری، مسلم)

اور بخاری کی ایک روایت میں ہے عائشہؓ نے بیان کیا کہ یودی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انہوں نے کہا، آپ تباہ ہو جائیں۔ آپ نے جواب دیا، بلکہ تم تباہ ہو جاؤ چنانچہ عائشہؓ نے کہا، تم پر اللہ کی لعنت اور اس کی ناراضگی ہو۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے عائشہؓ! نرمی اختیار کر، تیز گفتگو اور بد زبانی سے کنارہ کش رہ۔ عائشہؓ نے عرض کیا، آپ نے ان کے کلمات نہیں سنے؟ آپ نے جواب دیا، تو نے میری بات نہیں سنی! میں نے ان کی باتوں کا جواب دے دیا ہے اور ان کے بارے میں میرے کلمات قبولت سے نوازے گئے ہیں لیکن میرے بارے میں ان کے کلمات ہرگز قبول نہیں ہوں گے۔

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا، اے عائشہؓ! تجھے فحش گفتگو سے احتراز کرنا چاہیے بلاشبہ اللہ پاک فحش گفتگو اور تکلف کے ساتھ فحش گفتگو کو پسند نہیں فرماتا ہے۔

۶۶۳۹- (۱۴) وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبْدَةَ الْأَوْثَانِ، وَالْيَهُودِ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۳۹: أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيَان كَرْتِهِ هِيَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ أَجْرَاءٌ مِنْ يَهُودٍ وَمُشْرِكِينَ وَأَوْثَانَ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس مجلس میں چونکہ مسلمان بھی تھے اس لئے آپ نے ان کا خیال رکھتے ہوئے سب کو سلام کہا۔ (واللہ اعلم)

۶۶۴۰- (۱۵) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّا كُنَّا وَالْجُلُوسَ بِالطَّرِيقَاتِ». فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بَدُّ نَتَحَدَّثُ فِيهَا. قَالَ: فَإِذَا آيَيْتُمُ إِلَّا الْمَجْلِسَ — فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ». قَالُوا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «غَضُّ الْبَصْرِ، وَكَفُّ الْأَذَى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۴۰: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، راستوں میں نہ بیٹھا کرو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہمارے لئے اس کے علاوہ کوئی کام ہی نہیں ہے کہ ہم وہاں بیٹھ کر باتیں کرتے رہیں۔ آپ نے فرمایا، جب تمہیں وہاں بیٹھنا ہی ہے تو راستے کا حق ادا کرو۔ انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! راستے کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، نظرس نیچی رکھنا، کسی راہ گیر کو تکلیف نہ دینا، سلام کا جواب دینا، اچھی بات کا حکم دینا اور بری بات سے روکنا (بخاری، مسلم)

۶۶۴۱- (۱۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

«وَأَرْشَادُ السَّبِيلِ»... زَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَقِيْبَ حَدِيْثِ الْخُدْرِيِّ هَكَذَا.

۳۶۴۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی واقعہ میں روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا، اور مسافروں کی راہنمائی کرو۔ ابو داؤد نے اس حدیث کو ابوسعید خدریؓ سے مروی حدیث کے بعد اسی طرح بیان کیا ہے۔

۴۶۴۲- (۱۷) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، بِعَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ: «وَتَبِعُوا الْمَلْهُوْفَ - ، وَتَهْدُوا الضَّالَّ»... زَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَقِيْبَ حَدِيْثِ أَبِي هُرَيْرَةَ هَكَذَا، وَلَمْ أَحِدْهُمَا فِي «الصَّحِيْحَيْنِ».

۳۶۴۲: عمر رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی واقعہ میں بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، تم مصیبت زدہ کی داوڑی کرو اور بھولے ہوئے کو راہ دکھاؤ۔ ابو داؤد نے اس روایت کو اسی طرح ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے بعد بیان کیا ہے۔ صاحبِ مشکوٰۃ کہتے ہیں کہ میں نے ان دونوں روایتوں کو بخاری اور مسلم میں نہیں پایا۔

الفصل الثانی

۴۶۴۳- (۱۸) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوفِ: يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ، وَبِحَيْبِهِ إِذَا دَعَاهُ، وَيُسَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ، وَتَعُوذُهُ إِذَا مَرِضَ، وَتَتَّبِعُ جَنَازَتَهُ إِذَا مَاتَ، وَبِحَيْبٍ لَهُ مَا يَحِبُّ لِنَفْسِهِ».. زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالذَّارِمِيُّ.

دوسری فصل

۳۶۴۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں جنہیں اچھے انداز کے ساتھ ادا کیا جائے۔ جب اُس سے ملاقات ہو تو اُسے سلام کے، جب وہ دعوت دے تو اس کی دعوت کو قبول کرے، چھینک آنے پر اس کے لئے رحمت کی دعا کرے، جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازہ میں شریک ہو اور جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اس کے لئے بھی پسند کرے۔

(ترمذی، دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حارث عمور رادی غایت درجہ ضعیف ہے البتہ ابو ہریرہؓ سے مروی حدیث کا مضمون اس حدیث کی تائید کر رہا ہے جس کا ذکر پہلی فصل میں ہو چکا ہے (الجرمین جلد ۱ صفحہ ۲۳۲، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۳۵، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۳۱، ضعیف ترمذی صفحہ ۳۲۸)

۲۶۴۴- (۱۹) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَرَدَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ جَلَسَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَشْرٌ». ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ، فَجَلَسَ، فَقَالَ: «عِشْرُونَ». ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَرَدَّ عَلَيْهِ، فَجَلَسَ فَقَالَ: «ثَلَاثُونَ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۶۳۳: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے "السلام علیکم" کہا۔ آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا بعد ازاں وہ بیٹھ گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دس نیکیاں ہو گئیں۔ بعد ازاں ایک دوسرا شخص آیا اس نے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہا۔ آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا چنانچہ وہ بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا، بیس نیکیاں ہو گئیں۔ بعد ازاں ایک اور شخص آیا اس نے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" کہا۔ آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا، وہ شخص بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا، تیس نیکیاں ہو گئیں (ترمذی، ابوداؤد)

۴۶۴۵- (۲۰) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ، وَزَادَ، ثُمَّ آتَى آخَرَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَعْفَرَةٌ، فَقَالَ: «أَرْبَعُونَ» وَقَالَ: «هَكَذَا تَكُونُ الْفَضَائِلُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۶۳۵: معاذ بن انس رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلی حدیث والا مضمون بیان کرتے ہیں اور اس میں اضافہ ہے کہ پھر ایک اور شخص آیا، اس نے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ و معفرۃ" کہا۔ آپ نے فرمایا، چالیس نیکیاں ہو گئیں۔ نیز آپ نے فرمایا، اسی طرح فضائل میں اضافہ ہوتا ہے (ابوداؤد) وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں ابو مرحوم عبدالرحیم بن میمون اور سل بن معاذ راوی ضعیف ہیں (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۶۰۸، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۵۱۳)

۴۶۴۶- (۲۱) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاللَّهِ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۶۳۶: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے زیادہ اللہ کے قریب وہ لوگ ہوں گے جو سلام کہنے میں پہل کرتے ہیں (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

۴۶۴۷- (۲۲) وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَى نِسْوَةٍ فَلَسَّمَّ عَلَيْهِنَّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۴۶۳۷: جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چند عورتوں کے پاس سے گزرے،

آپ نے انہیں سلام کہا (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے نیز اس حدیث کی سند میں جابر بعضی راوی کذاب ہے (الجرح والتعديل صفحہ ۲۰۳۳، تہذیب الکمال جلد ۴ صفحہ ۳۶۵، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۷۹)

۶۶۴۸ - (۲۳) **وَعَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي ظَالِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: يُجْزَىٰ عَنِ الْجَمَاعَةِ إِذَا مَرُّوا أَنْ يُسَلِّمَ أَحَدُهُمْ، وَيُجْزَىٰ عَنِ الْجُلُوسِ أَنْ يَرُدَّ أَحَدُهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» مَرْفُوعًا. وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ: رَفَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، وَهُوَ شَيْخُ أَبِي دَاوُدَ.**

۳۶۳۸: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ایک جماعت کسی شخص کے پاس سے گزرے تو ایک شخص کا سلام کہنا کافی ہوگا اور بیٹھے والوں میں سے بھی جب کوئی ایک شخص سلام کا جواب دے گا تو جماعت کی جانب سے کفایت کرے گا (بیہقی نے شعب الایمان میں مرفوعاً روایت کیا ہے)

نیز امام ابوداؤد نے بھی اسے روایت کیا اور کہا ہے کہ حسن بن علی نے اس حدیث کو مرفوع بیان کیا ہے۔ اور حسن بن علی راوی امام ابوداؤد کے استاد ہیں۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سعید بن خالد خزاعی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۱۳۲) البتہ ابونعیم نے علیہ الاولیاء جلد ۸ صفحہ ۲۵۱ میں اس مضمون کی ایک مرفوع حدیث ذکر کی ہے، جو صحیح ہے۔

۶۶۴۹ - (۲۴) **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ مِمَّا مَنْ تَشَبَهَ بِغَيْرِنَا، لَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ وَلَا بِالنَّصَارَى، فَإِنَّ تَسْلِيمَ الْيَهُودِ الْإِشَارَةُ بِالْأَصَابِعِ، وَتَسْلِيمَ النَّصَارَى الْإِشَارَةُ بِالْأَكْفِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ.**

۳۶۳۹: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص ہمارے غیر کے ساتھ مشابہت اختیار کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ تم یہودیوں اور عیسائیوں کے ساتھ مشابہت نہ کرو۔ یہودیوں کا سلام کرنا انگلیوں سے اشارہ کرنا ہے جبکہ عیسائیوں کا سلام ہتھیلیوں کے ساتھ اشارہ کرنا ہے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن سعید راوی ہے، جس پر جرح مشہور ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۱۹۰) الجرح والتعديل جلد ۵ صفحہ ۶۸۳، الضعفاء والمتروکین صفحہ ۳۳۶، التاریخ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۵۷۳، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۷۵، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۳۴۳)

۶۶۵۰ - (۲۵) **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَإِنْ حَالَتَ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ، أَوْ جِدَارٌ، أَوْ حَجَرٌ، ثُمَّ لَقِيَهِ، فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۳۶۵۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے ملاقات کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اُسے سلام کہے۔ اگر درمیان میں کوئی درخت، دیوار یا پتھر حائل ہو جائے پھر اُس سے ملاقات ہو تو اُسے چاہیے کہ اُسے سلام کہے۔ (ابوداؤد)

وضاحت: ابوداؤد میں یہ حدیث دو اسانید کے ساتھ مروی ہے جن میں سے ایک کی سند صحیح ہے۔
(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۹)

۴۶۵۱- (۲۶) وَهَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا دَخَلْتُمْ بَيْتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهِ، وَإِذَا خَرَجْتُمْ فَأُودِعُوا أَهْلَهُ بِسَلَامٍ».. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» مُرْسَلًا.

۳۶۵۱: قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم گھر میں جاؤ تو گھروالوں کو سلام کو اور جب تم گھر سے باہر آؤ تو پھر بھی گھروالوں کو سلام کو (امام بیہقی نے اس حدیث کو شعب الایمان میں مُرْسَلًا روایت کیا ہے)

۴۶۵۲- (۲۷) وَهَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَا بَنِي! إِذَا دَخَلْتَ عَلَىٰ أَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُونُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلَىٰ أَهْلِ بَيْتِكَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

۳۶۵۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے میرے بیٹے! جب تو اپنے اہل خانہ پر داخل ہو تو انہیں سلام کہہ، اس سے تجھ پر اور تیرے اہل خانہ پر برکت نازل ہوگی (ترمذی)

۴۶۵۳- (۲۸) وَهَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «السَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ؟

۳۶۵۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کلام سے پہلے سلام ہے۔ (ترمذی) اور امام ترمذی نے اس حدیث کو منکر کہا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شعب بن عبد الرحمن راوی ضعیف اور محمد بن زاذان راوی منکر الحدیث ہے۔
(میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۳۶، جلد ۳ صفحہ ۲۹، ضعیف ترمذی صفحہ ۳۲۳)

۴۶۵۴- (۲۹) وَهَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ نَقُولُ: «نَعْمَ اللَّهُ بِكَ عَيْنًا»، وَأَنْعِمُ صَبَاحًا. فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ نَهَيْتَنَا عَنْ ذَلِكَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۶۵۴: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم دورِ جاہلیت میں (ملاقات کے وقت) کہا کرتے تھے "اللہ تعالیٰ تیرے سبب آنکھوں کو ٹھنڈا کرے اور تیری صبح بخیر ہو" لیکن اسلام آنے کے بعد ہمیں اس سے روک دیا گیا (ابوداؤد)

وضاحت: ثقہ کا عمران سے باع ثابت نہیں۔ اس لئے یہ روایت منقطع ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۸۲)۔

۶۶۵۵ - (۳۰) وَعَنْ غَالِبِ رَجْمَةَ اللَّهِ، قَالَ: إِنَّا لَجَلُوسٌ بِنَابِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: حَدِّثْنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، قَالَ: بَعَثَنِي أَبِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: وَأَتَيْتُهُ فَأَقْرَبَهُ السَّلَامَ. قَالَ: فَأَتَيْتُهُ؛ فَقُلْتُ: أَبِي يُعْرِثُكَ السَّلَامَ. فَقَالَ: وَعَلَيْكَ وَعَلَى أَبِيكَ السَّلَامُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۱۵۵: غَالِبِ رَجْمَةَ اللَّهِ بیان کرتے ہیں کہ ہم حسن بصری کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے، اچانک ایک شخص آیا اس نے بیان کیا کہ میرے والد نے حدیث بیان کی ہے، اس نے میرے دادا سے بیان کیا ہے، اس نے ذکر کیا کہ میرے والد نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور کہا، آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر میری جانب سے سلام عرض کرنا۔ میں نے آپ سے عرض کیا کہ میرے والد آپ کو سلام کتے ہیں۔ آپ نے جواب میں فرمایا، تجھ پر اور تیرے والد پر سلام ہو (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بعض مبہول روایات ہیں (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۸۲)

۶۶۵۶ - (۳۱) وَعَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ الْعَلَاءَ الْحَضْرَمِيَّ كَانَ عَامِلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَكَانَ إِذَا كَتَبَ إِلَيْهِ، بَدَأَ بِنَفْسِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۱۵۶: ابو العلاء حضرمی روایت کرتے ہیں کہ علاء حضرمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عامل تھا اور جب وہ آپ کی جانب مکتوب تحریر کرتا تو پہلے اپنا نام تحریر کرتا (ابوداؤد)

وضاحت: ابو العلاء حضرمی غیر معروف راوی ہے۔ مکتوبہ کے متن میں ابو العلاء حضرمی غلط درج ہے، سنن ابوداؤد میں ”عن بعض العلاء“ تحریر ہے (ابوداؤد صفحہ ۵۰۷)

۶۶۵۷ - (۳۲) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: وَإِذَا كَتَبَ أَحَدُكُمْ كِتَابًا فَلْيَتَرَبَّهُ، فَإِنَّهُ أَنْجَحٌ لِلْحَاجَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ.

۳۱۵۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص تحریر کرے تو اسے چاہیے کہ اسے خاک آلود کرے اس طرح کرنے سے مقصد میں کامیابی حاصل ہوگی (ترمذی)

امام ترمذی نے اس حدیث کو منکر قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حمزہ بن ابی حمزہ راوی منکر الحدیث ہے نیز مکتوبہ علامہ البانی کی تیسری جلد کے آخر میں حافظ ابن حجر کا چند احادیث کے بارے میں ایک رسالہ ملحق ہے، اس میں انہوں نے اس حدیث کو منکر قرار دیا ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۶۰۶، مکتوبہ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۷۷، ضعیف ترمذی صفحہ ۳۲۳)

۴۶۵۸ - (۳۳) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

وَبَيْنَ يَدَيْهِ كِتَابٌ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «وَضَعَ الْقَلَمَ حَتَّى أَذُوكَ؛ فَإِنَّهُ أَذُكُرٌ لِلْمُطَلِّيِّ...» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَفِي إِسْنَادِهِ ضَعْفٌ.

۳۶۵۸: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کے سامنے ایک کتاب تھا، میں نے آپ سے سنا، آپ نے کتاب کو حکم دیا کہ تم اپنے کان چروک، اس طرح کرنے سے انجام کار ذہن میں محفوظ رہتا ہے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کی سند میں ضعف ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں عبد الرحمن راوی ضعیف اور محمد بن داؤد راوی بکر الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۰۹ و صفحہ ۲۹۹، ضعیف ترمذی صفحہ ۳۲۳)

۴۶۵۹ - (۳۴) وَهَنَهُ، قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَتَعَلَّمَ السَّرْيَانِيَّةَ، وَفِي رِوَايَةٍ:

أَنَّهُ «أَمَرَنِي أَنْ أَتَعَلَّمَ كِتَابَ يَهُودَ، وَقَالَ: «إِنِّي مَا أَمَنْ يَهُودَ عَلَى كِتَابٍ». قَالَ: فَمَا مَرَّيْنِي نِصْفَ شَهْرٍ حَتَّى تَعَلَّمْتُ فَكَانَ إِذَا كَتَبْتُ إِلَى يَهُودَ كَتَبْتُ، وَإِذَا كَتَبُوا إِلَيَّ قَرَأْتُ لَهُ كِتَابَهُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۶۵۹: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں سریانی زبان سیکھوں اور ایک روایت میں ہے، آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں یہودیوں کی کتابت سیکھوں۔ آپ نے فرمایا کہ میں یہودیوں کی تحریر سے مطمئن نہیں ہوں۔ زید نے کہا، ابھی مجھ پر پندرہ روز بھی نہ گزرے تھے کہ میں نے ان کا علم حاصل کر لیا۔ اس کے بعد جب بھی آپ یہود کی جانب لکھتے تو میں تحریر کرتا اور جب وہ آپ کی طرف لکھتے تو میں ان کی تحریر آپ کو پڑھ کر سنا تا تھا (ترمذی)

۴۶۶۰ - (۳۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِذَا أَنْتَهَى

أَحَدُكُمْ إِلَى مَجْلِسٍ فَلْيَسَلِّمْ؛ فَإِنْ بَدَأَ لَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ، ثُمَّ إِذَا قَامَ فَلْيَسَلِّمْ؛ فَلْيَسَلِّمْ

الْأَوَّلَى بِأَحَقِّ مِنَ الْآخِرَةِ... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۶۶۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص کسی مجلس میں پہنچے تو "السلام علیکم" کہے۔ اگر وہاں بیٹھنا چاہے تو بیٹھ جائے، پھر وہاں سے اٹھے تو "السلام علیکم" کہے۔ اس لئے کہ پہلا سلام آخری سلام سے زیادہ ضروری نہیں ہے (ترمذی، ابوداؤد)

۴۶۶۱ - (۳۶) وَهَنَهُ، أَنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا خَيْرَ فِي جُلُوسٍ فِي الطَّرَقَاتِ، إِلَّا

لِمَنْ هَدَى السَّبِيلَ، وَرَدَّ التَّجِيَّةَ، وَغَضَّ الْبَصِيرَ، وَأَعَانَ عَلَى الْحَمُولَةِ...» رَوَاهُ فِي «شَرْحِ

السُّنَّةُ .

وَذَكَرَ حَدِيثُ أَبِي جُرَيْجٍ فِي بَابِ فَضْلِ الصَّدَقَةِ .

۳۶۶۱ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، راستوں پر بیٹھنے میں کچھ ہلائی نہیں ہے البتہ اس شخص کے لئے بہتر ہے جو راتے کی خبر دے، سلام کا جواب دے، نظر نیچی رکھے اور سواری پر بوجھ لادنے میں معاونت کرے (شرح السنہ)

ابو جری سے مروی حدیث ”باب فضل الصدقۃ“ میں بیان ہو چکی ہے۔

الفصل الثالث

۴۶۶۲ - (۳۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ وَنَفَخَ فِيهِ الرُّوحَ عَطَسَ، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، فَحَمِدَ اللَّهُ بِإِذْنِهِ، - فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ يَا آدَمُ! إِذْهَبْ إِلَى أَوْلِيكَ الْمَلَائِكَةِ إِلَى مَلَأَ مِنْهُمْ جُلُوسٍ، فَقُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ. فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ. قَالُوا: عَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ. ثُمَّ رَجَعَ إِلَى رَبِّهِ، فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ نَحْيَتِكَ وَتَحِيَّةُ بَيْنِكَ بَيْنَهُمْ. فَقَالَ لَهُ اللَّهُ وَيَدَاهُ مَقْبُوضَتَانِ: إِخْتَرْتُ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ. فَقَالَ: إِخْتَرْتُ يَمِينَ رَبِّي وَكِلْتَا يَدَيَّ رَبِّي مَبَارَكَةٌ، ثُمَّ بَسَطَهَا، فَأَذَا فِيهَا آدَمَ وَدُرِّيَّتَهُ، فَقَالَ: أَيُّ رَبِّ! مَا هُوَ لِأَيٍّ؟ قَالَ: هُوَ لِأَيِّ ذُرِّيَّتِكَ، فَأَذَا كُلَّ إِنْسَانٍ مَكْتُوبٌ عُمُرُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، فَأَذَا فِيهِمْ رَجُلًا أَصْرُوهُمْ، - أَوْ مِنْ أَصْرُوهُمْ - قَالَ: يَارَبِّ! مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا ابْنُكَ دَاوُدُ وَقَدْ كَتَبْتَ لَهُ عُمُرَهُ أَرْبَعِينَ سَنَةً. قَالَ: يَارَبِّ زِدْ فِي عُمُرِهِ. قَالَ: ذَلِكَ الَّذِي كَتَبْتُ لَهُ. قَالَ: أَيُّ رَبِّ! فَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُ لَهُ مِنْ عُمُرِي سِتِّينَ سَنَةً. قَالَ: أَنْتَ وَذَلِكَ. قَالَ: ثُمَّ سَكَنَ الْجَنَّةَ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ أَهْبَطَ مِنْهَا، وَكَانَ آدَمُ يَعُدُّ لِنَفْسِهِ، فَاتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ، فَقَالَ لَهُ آدَمُ: قَدْ عَجَلْتُ، قَدْ كَتَبْتُ لِي أَلْفَ سَنَةٍ. قَالَ: بَلَى، وَلَكِنَّكَ جَعَلْتَ لِابْنِكَ دَاوُدَ سِتِّينَ سَنَةً، فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهُ، وَنَسِيَ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهُ» قَالَ: «فَمِنْ يَوْمِئِذٍ أَمَرَ بِالْكِتَابِ وَالشُّهُودِ» رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

تیسری فصل

۳۶۶۲ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور ان میں روح پھونکی تو آدم علیہ السلام کو چھینک آئی۔ انہوں نے ”الحمد للہ“ کے کلمات کہے۔ آدم علیہ السلام نے اللہ کی توفیق سے اللہ کی تعریف کی، تو اس کے پروردگار نے اس سے کہا

”یہ تمکّٰل اللہ“ یعنی اللہ تجھ پر رحم کرے۔ پھر کہا، اے آدم! آپ فرشتوں کی اُس جماعت کی طرف جائیں جو بیٹھے ہوئے ہیں اور انہیں ”السلام علیکم“ کہیں چنانچہ آدم علیہ السلام نے ”السلام علیکم“ کہا۔ انہوں نے جواب میں کہا، ”علیک السلام ورحمۃ اللہ“ یعنی تجھ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت ہو۔ پھر آدم علیہ السلام اپنے پروردگار کی جانب لوٹ آئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا، یہ آپ اور آپ کی اولاد کا آپس میں سلام ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا، جبکہ اللہ کے دونوں ہاتھ بند تھے کہ ان دونوں میں سے تو جس کو چاہے منتخب کر لے۔ آدم علیہ السلام نے جواب دیا، میں نے اپنے پروردگار کے دائیں ہاتھ کو منتخب کر لیا، جبکہ میرے پروردگار کے دونوں ہاتھ دائیں اور برکت والے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے دائیں ہاتھ کو پھیلایا تو اس میں آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد تھی۔ آدم علیہ السلام نے دریافت کیا، اے پروردگار! یہ کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، یہ تیری اولاد ہے، ہر شخص کی عمر اس کی دونوں آنکھوں کی درمیان لکھی ہوئی تھی ان میں ایک ایسا شخص تھا جو روشن ترین تھا۔ آدم علیہ السلام نے دریافت کیا، اے پروردگار! یہ کون شخص ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، تیرا بیٹا داؤد (علیہ السلام) ہے، میں نے اس کی عمر چالیس سال تحریر کی ہے۔ آدم علیہ السلام نے درخواست کی، اے پروردگار! اس کی عمر میں اضافہ کر۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، میں نے اس کی یہ عمر تقدیر میں تحریر کر دی ہے۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا، اے پروردگار! میں اپنی عمر سے اسے ساٹھ سال عطیہ کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جیسے تیرا خیال ہے۔ آپ نے بیان کیا، پھر آدم علیہ السلام جنت میں رہے، جب تک اللہ نے چاہا، پھر اس سے اُتارے گئے اور آدم علیہ السلام اپنی عمر شمار کرتے رہے، ان کے پاس موت کا فرشتہ آیا۔ آدم علیہ السلام نے اس سے کہا، تو نے جلدی کی ہے، میری عمر تو ہزار سال لکھی ہوئی ہے۔ ملک الموت نے جواب دیا درست ہے، لیکن آپ نے اپنے بیٹے داؤد کو اپنی عمر میں سے ساٹھ سال دیئے تھے پس آدم علیہ السلام نے انکار کیا تو ان کی اولاد نے بھی انکار کیا۔ آدم علیہ السلام بھول گئے ان کی اولاد بھی بھولتی ہے۔ آپ نے فرمایا، اسی دن سے تحریر اور گواہوں کا حکم دیا گیا (تفسیر)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حارث بن عبدالرحمن راوی قوی نہیں ہے۔ متن کے بعض جملے منکر ہیں۔ یہ حدیث ”ایمان بالقدر“ کے باب میں گزر چکی ہے اس میں آدم علیہ السلام کے چھینک مارنے اور سلام کہنے کا ذکر نہیں ہے اور اس میں یہ جملہ بھی نہیں ہے کہ اُس روز سے تحریر کرنے اور گواہ مقرر کرنے کا حکم دیا گیا۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۸۲)

۴۶۶۳ - (۳۸) وَهِنَّ أَسْمَاءُ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَرُّ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فِي نِسْوَةٍ، فَسَلَّمْ عَلَيْنَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۶۶۳: اُنساء بنتِ یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم عورتوں کے پاس سے گزرے، آپ نے ہمیں سلام کہا۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)

۴۶۶۴ - (۳۹) وَهِنَّ الطَّفِيلُ بَيْنَ أَبِي بَيْنَ كَعْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي ابْنَ عُمَرَ

فَيَعْدُوْنَ مَعَهُ إِلَى السُّوقِ. قَالَ: فَإِذَا عَدَوْنَا إِلَى السُّوقِ، لَمْ يَمُرْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَلَيَّ سَقَابًا - وَلَا عَلَيَّ صَاحِبَ بَيْعَةٍ - ، وَلَا مَسْكِينًا، وَلَا عَلَيَّ أَحَدًا إِلَّا سَلَّمَ عَلَيَّ. قَالَ الطَّفِيلُ: فَجِئْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَوْمًا، فَاسْتَبَعَيْتَنِي إِلَى السُّوقِ، فَقُلْتُ لَهُ: وَمَا تَصْنَعُ فِي السُّوقِ وَأَنْتَ لَا تَقِفُ عَلَيَّ الْبَيْعَ وَلَا تَسْأَلُ عَنِ السَّلْعِ وَلَا تَسْوَمُ بِهَا، وَلَا تَجْلِسُ فِي مَجَالِسِ السُّوقِ؟ فَاجْلِسْ بِنَاهَاهُنَا نَتَحَدَّثُ. قَالَ: فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: يَا أَبَا بَطْنٍ! - قَالَ: وَكَانَ الطَّفِيلُ ذَابَطْنًا - إِنَّمَا نَعْدُو مِنْ أَجْلِ السَّلَامِ، نُسَلِّمُ عَلَيَّ مَنْ لَعِينَاهُ... زَوَاهُ مَالِكٌ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۳۳: طفیل بن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور علی التوح ان کے ساتھ بازار کی طرف جاتے۔ طفیل کہتے ہیں کہ جب ہم بازار جاتے تو عبداللہ بن عمر جس شخص کے پاس سے بھی گزرتے، خواہ وہ معمولی سامان فروخت کرنے والا ہی کیوں نہ ہوتا یا کوئی بیجا تاجر ہوتا، مسکین شخص ہوتا یا جیسا تیسرا بھی ہوتا تو اُسے سلام کہتے۔ طفیل نے بیان کیا کہ میں ایک روز عبداللہ بن عمر کے پاس گیا وہ مجھے بازار لے گئے۔ میں نے ان سے عرض کیا، آپ بازار کس لئے جاتے ہیں، جبکہ آپ کچھ خرید و فروخت نہیں کرتے اور نہ سامان کے بارے میں دریافت کرتے ہیں، نہ نرخ دریافت کرتے ہیں اور نہ ہی بازار کی مجلسوں میں بیٹھے ہیں؟ اس لئے آپ یہیں تشریف رکھیں، ہم آپس میں باتیں کرتے ہیں۔ طفیل نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر نے مجھ سے کہا، اے بڑے پیٹ والے شخص! (راوی کہتا ہے کہ طفیل بڑے پیٹ والے تھے) ہم تو بازار سلام کرنے کے لئے جاتے ہیں، جس شخص سے ہماری ملاقات ہوتی ہے، ہم اُسے سلام کہتے ہیں۔

(مالک، بیہقی شعب الایمان)

۴۶۶۵- (۴۱) وَقَدْ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: لِفُلَانٍ فِي حَائِطِي عَذْقٌ - ، وَإِنَّهُ قَدْ آذَانِي مَكَانَ عَذْقِهِ، فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ «أَنْ بَعْنِي عَذْقَكَ» قَالَ: لَا. قَالَ: «فَهَبْ لِي». قَالَ: لَا. قَالَ: «فَبِعْنِي بِعَذْقِي فِي الْجَنَّةِ». فَقَالَ: لَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا رَأَيْتُ الَّذِي هُوَ أَبْخَلُّ مِنْكَ إِلَّا الَّذِي يَبْخَلُّ بِالسَّلَامِ». زَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۳۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے بیان کیا کہ میرے باغ میں فلاں شخص کا کھجور کا درخت ہے اور اُس کے درخت کی وجہ سے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب پیغام بھیجا کہ وہ اُس درخت کو میرے پاس فروخت کر دے؟ اُس نے نفی میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا، مجھے یہہ کر دے۔ اُس نے انکار کیا۔ آپ نے فرمایا، جنت میں درخت کے بدلے اُسے میرے پاس فروخت کر دے؟ اُس نے انکار کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے ایسا

عخص نہیں دیکھا جو تجھ سے زیادہ بخیل ہو البتہ وہ عخص تجھ سے بھی زیادہ بخیل ہے جو سلام کہنے میں جھل کرتا ہے
(احمد، بیہقی شعب الایمان)

۴۶۶۶ - وَهَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «الْبَادِيءُ
بِالسَّلَامِ بَرِيءٌ مِنَ الْكِبْرِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۴۶۶۶: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، سلام
میں پہل کرنے والا تکبر سے بری ہے (بیہقی شعب الایمان)

بَابُ الْإِسْتِئْذَانِ

(گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت طلب کرنا)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

٤٦٦٧- (١) هُنَّ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: أَنَا أَبُو مُوسَى، قَالَ: إِنَّ عُمَرَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَنْ آتِيَهُ، فَاتَيْتُ بَابَهُ، فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَرَجَعْتُ. فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَنَا؟ فَقُلْتُ: إِنِّي أَتَيْتُ فَسَلَّمْتُ عَلَيَّ بِسَابِكٍ ثَلَاثًا فَلَمْ تَرُدَّ — فَرَجَعْتُ، وَقَدْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا اسْتَأْذَنْ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، فَلْيَرْجِعْ». فَقَالَ عُمَرُ: أَقِمْ عَلَيَّ الْبَيْتَةَ. قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَنُقِمْتُ مَعَهُ، فَذَهَبْتُ إِلَى عُمَرَ، فَشَهِدْتُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

٣٦٦٤: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس ابو موسیٰ اشعری آئے۔ انہوں نے بتایا کہ عمار نے میری جانب پیغام بھیجا کہ میں اس کے ہاں آؤں۔ چنانچہ میں اس کے دروازے پر گیا۔ میں نے تین بار السلامِ علیکم کے کلمات کہے۔ انہوں نے کوئی جواب نہ دیا چنانچہ میں واپس آ گیا۔ عمار نے مجھ سے دریافت کیا: آپ ہمارے ہاں کیوں نہ آئے؟ میں نے بتایا: میں آیا تھا اور دروازے پر تین بار سلام کہا تھا، جب آپ نے میرے سلام کا جواب نہ دیا تو میں واپس آ گیا۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا: جب تم میں سے کوئی شخص تین بار اجازت طلب کرے اور اسے اجازت نہ ملے تو وہ واپس چلا جائے۔ اس پر عمار نے کہا: اس بات پر گواہ پیش کرو؟ ابو سعید خدری نے بتایا: میں اسی کے ساتھ کھڑا ہوا اور عمار کی جانب گیا چنانچہ میں نے گواہی دی (بخاری، مسلم)

وضاحت: عمر رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ اشعری کے بارے میں کسی شک و شبہ کا اظہار نہیں کیا تھا البتہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے بارے میں احتیاط کے دامن کو تھامنے کا انداز اختیار کیا تاکہ کوئی شخص آپ کی جانب کسی ایسی بات کو منسوب نہ کر دے، جو آپ نے نہیں فرمائی۔ اس حدیث سے یہ ہرگز نہ سمجھا جائے کہ خبر واحد حجت نہیں۔ بہت سے مسائل ایسے ہیں، جن میں خبر واحد کی بنیاد پر عمار نے فیصلے

فرمائے ہیں۔ جیسا کہ انہوں نے عورت کو اس کے خاوند کی رحمت سے ورثہ دیا اور مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا۔
(تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۸۵)

۴۶۶۸ - (۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: «إِذْنُكَ عَلَيَّ أَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ وَأَنْ تَسْتَمِعَ سِوَادِي» - حَتَّىٰ أَنْهَاكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۶۸: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تجھے میرے ہاں آنے کی عام اجازت ہے، تو پردہ اٹھا سکتا ہے اور میری پوشیدہ گفتگو سن سکتا ہے، جب تک کہ میں تجھے نہ روکوں (مسلم)

۴۶۶۹ - (۳) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: آتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي ذَيْنِ كَانَ عَلَيَّ أُنْبَى، فَدَقَّقْتُ أَلْبَابَ، فَقَالَ: «مَنْ ذَا؟» فَقُلْتُ: أَنَا. فَقَالَ: «أَنَا! أَنَا!» كَأَنَّهُ كَرِهَهَا... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۶۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد مقروض تھے۔ میں آپ کی خدمت میں پہنچا، میں نے دروازے پر دستک دی۔ آپ نے دریافت کیا، کون ہے؟ میں نے عرض کیا، میں ہوں۔ آپ نے فرمایا، میں ہوں! میں ہوں! (کیا ہے؟) گویا آپ نے اس کو ناپسند کیا (بخاری، مسلم)
وضاحت: مقصود یہ ہے کہ اپنے نام سے آگاہ کیا جائے تاکہ معلوم ہو سکے کہ کون ہے۔ کیونکہ بعض اوقات آواز سے پہچانا مشکل ہوتا ہے (واللہ اعلم)

۴۶۷۰ - (۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَوَجَدْنَا فِي قَدَحٍ - فَقَالَ: «أَبَاهِرًا! الْحَقُّ بِأَهْلِ الصُّفَةِ فَادْعُهُمْ إِلَىٰ» فَاتَّيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ، فَاقْبَلُوا، فَاسْتَأْذَنُوا، فَأِذْنُ لَهُمْ، فَدَخَلُوا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۶۷۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں آپ کے گھر میں داخل ہوا۔ آپ نے ایک پیالے میں دودھ پایا۔ آپ نے فرمایا، ابو ہریرہ! اہل صفہ کے پاس جاؤ، انہیں میری طرف سے دعوت دو چنانچہ میں ان کے پاس گیا اور میں نے انہیں دعوت دی، وہ آئے، انہوں نے اجازت طلب کی۔ آپ نے انہیں اجازت عطا کی، وہ داخل ہو گئے (بخاری)

الفصل الثانی

۴۶۷۱ - (۵) عَنْ كَلْدَةَ بِنِ حَنْبَلٍ: أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعَثَ بِلَيْسٍ أَوْ جَدَايَةَ - وَصَفَايِسَ - إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَالنَّبِيُّ ﷺ بِأَعْلَى الْوَادِي، قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ

وَلَمْ أُسَلِّمْ وَلَمْ أُسْتَاذِنْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «ارْجِعْ، فَقُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَذْخُلُ!». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل

۳۶۷۱: کلمہ بن ضبل بیان کرتے ہیں کہ صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ نے دودھ یا ہرن کا بچہ اور گکڑی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجی جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وادی کے اوپر کی جانب تھے۔ راوی نے بیان کیا کہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے سلام کہا اور نہ اجازت طلب کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «واہیں جاؤ اور السلام علیکم کہہ کر پوچھو کہ کیا میں داخل ہو جاؤں؟» (ترمذی، ابوداؤد)۔
وضاحت: ترمذی کی سند میں سفیان بن وکیع راوی حکم فرمے ہے جبکہ ابوداؤد اور مُسنَدُ احمد کی سند صحیح۔
(میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۷۳، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۸۶)

۴۶۷۲ - (۶) وَقَدْ أَمِنَ هُرَيْرَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَجَاءَ مَعَ الرَّسُولِ، فَإِنَّ ذَلِكَ لَهُ إِذْنٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ، قَالَ: «رَسُولُ الرَّجُلِ إِلَى الرَّجُلِ إِذْنُهُ».

۳۶۷۲: ابوریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو دعوت دی جائے اور وہ قاصد کے ساتھ ہی آجائے تو یہی اس کی اجازت ہے (ابوداؤد) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے۔ آپ نے فرمایا: کسی شخص کا دوسرے شخص کی طرف قاصد بھیجنا اس کو اجازت دیتا ہے۔

۴۶۷۳ - (۷) وَقَدْ عَبَدَ اللَّهُ بْنُ بَسْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَتَى بَابَ قَوْمٍ لَمْ يَسْتَقْبِلِ الْبَابَ مِنْ تَلْفَآءٍ وَجْهَهُ، وَلَكِنْ مِنْ رُكْبَتِهِ الْيَمَنِ أَوْ الْاَيْسَرِ فَيَقُولُ: «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ»، وَذَلِكَ أَنَّ الدُّورَ لَمْ يَكُنْ يَوْمِيذٍ عَلَيْهَا سُتُورٌ... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

وَذِكْرَ حَدِيثِ أَنَسٍ، قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ». فِي «بَابِ الصِّيَافَةِ».

۳۶۷۳: عبداللہ بن بُسر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم کے دروازے پر جاتے تو دروازے کے بالکل سامنے نہ کھڑے ہوتے بلکہ دروازے کے دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہوتے اور السلام علیکم، السلام علیکم فرماتے۔ اس کا سبب یہ تھا کہ اُن دنوں دروازوں پر پردے نہیں ہوتے تھے۔ (ابوداؤد) اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کہ آپ نے «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ» کہا، کا ذکر باب الصیافۃ میں ہو چکا ہے۔

الْفَضْلُ الثَّلَاثُ

٤٦٧٤ - (٨) هُنَّ عَطَاوُ، أَنْ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: أَسْتَأْذِنُ عَلَى امْرَأَةٍ؟ فَقَالَ: «نَعَمْ» فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنِّي مَعَهَا فِي الْبَيْتِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا» فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنِّي خَادِمُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا أَتَحِبُّ أَنْ تَرَاهَا عُرْيَانَةً؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «فَأَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا»... رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا.

تیسری فصل

۳۶۴۳: عطاء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا میں اپنی والدہ کے ہاں جانے سے پہلے اجازت طلب کروں؟ آپ نے اثبات میں جواب دیا۔ اس شخص نے دریافت کیا 'میں تو اس کے ساتھ گھر میں رہتا ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'پھر بھی اس سے اجازت طلب کر۔ اس شخص نے عرض کیا 'میں تو اپنی والدہ کا خادم ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'اس کے پاس جانے سے پہلے اس سے اجازت حاصل کر۔ کیا تو پسند کرتا ہے کہ تو اپنی والدہ کو بلا پردہ دیکھے؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا 'تو اس سے اجازت طلب کر کے جا (امام مالک نے اسے مرسل بیان کیا ہے)

٤٦٧٥ - (٩) وَهَنَّ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ لِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَدْخَلٌ بِاللَّيْلِ، وَمَدْخَلٌ بِالنَّهَارِ، فَكُنْتُ إِذَا دَخَلْتُ بِاللَّيْلِ، تَبْتَخِنُ لِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۶۴۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مرتبہ رات کو اور ایک مرتبہ دن کو جاتا۔ جب میں رات کو جاتا تو آپ میرے لئے کھانتے تھے (نساء) وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، شد کا دار و مدار عبداللہ بن محمّد پر ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ یہ راوی قابل اعتبار ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۳)

٤٦٧٦ - (١٠) وَهَنَّ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا تَأْذِنُوا لِمَنْ لَمْ يَبْدَأْ بِالسَّلَامِ» رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۶۴۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'جو شخص ابتداً سلام کے ساتھ نہ کرے اسے اجازت نہ دو (شماعی شعب الایمان) وضاحت: علامہ دمشقی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں بعض روایات غیر معروف ہیں۔

(تفصیح الروایة جلد ۳ صفحہ ۲۸۷)

بَابُ الْمَصَافِحَةِ وَالْمُعَانِقَةِ

(مصافحہ اور معانقہ کرنا)

الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

٤٦٧٧ - (١) هُنَّ قَنَادَةٌ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنْبَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَكَانَتْ الْمَصَافِحَةُ فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

٣٦٤٤: قنادہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام مصافحہ کیا کرتے تھے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا (بخاری)

٤٦٧٨ - (٢) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَبِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ. فَقَالَ الْأَقْرَعُ: إِنَّ لِي عَشْرَةَ مِنَ الْوَالِدِ مَا قَبِلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا، فَتَنَظَّرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: «مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَسَنَدُكَرُ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ: «أَنْتُمْ لَكُمْ» - رَفِي «بَابِ مَنَاقِبِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ» إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى:

وَذَكَرُ حَدِيثِ أُمِّ هَانِيَةَ رَفِي «بَابِ الْأَمَانِ».

٣٦٤٨: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی کا بوسہ لیا۔ آپ کے پاس اقرع بن حابس (بیٹھا ہوا) تھا۔ اس نے کہا میرے دس لڑکے ہیں میں نے ان میں سے کبھی کسی کا بوسہ نہیں لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب دیکھا۔ پھر فرمایا 'جو شخص کسی پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا (بخاری، مسلم)

اور ہم عنقریب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث "أَنْتُمْ لَكُمْ" انشاء اللہ اہل بیت کے مناقب میں بیان کریں گے اور اُمّ ہانیٰ سے مروی حدیث باب الامان کے تحت ذکر کی گئی ہے۔

الفصل الثانی

۶۷۹- (۳) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافِحَانِ، إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا»... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: «إِذَا التَّقَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافِحَا، وَحَمِدَا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَاهُ، غُفِرَ لَهُمَا».

دوسری فصل

۳۶۷۹: بَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيَانِ كَرْتِهِ فِي نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فَرَايَا، وَوَسْلَامَانِ جَبَّ طَلْتِهِ فِي أَوْرَاقِهِمْ مَصَافِحًا كَرْتِهِ فِي تَوَانِ كَيْفِ هُوَ فِي أَلْفِ هُوَ فِي سَلْمَةِ أَنْ كَيْفَ مَعَاذِ هُوَ جَاتِهِ فِي-

(احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

اور ابو داؤد کی روایت میں ہے۔ آپ نے فرمایا، جب دو مسلمان ملاقات کے وقت مصافحہ کرتے ہیں اور اللہ کی حمد و ثناء بیان کرتے ہیں اور اللہ سے مغفرت طلب کرتے ہیں تو ان دونوں کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت ہے، اس کا مکمل نام یحییٰ بن عبد اللہ کندی ہے (الجرج والتعديل جلد ۶ صفحہ ۶۷۷، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۸۸، تنقيح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۸۸)

۶۸۰- (۴) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الرَّجُلُ مِثْلًا يَلْقَى أَخَاهُ أَوْ صَدِيقَهُ، أَيْنَحْنِي لَهُ؟ قَالَ: «لَا». قَالَ: أَيْتَلْتَرِيْمُهُ وَيُقْبَلُهُ؟ قَالَ: «لَا». قَالَ: أَيْأَخُذُ بِيَدِهِ وَيُصَافِحُهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۶۸۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم میں سے ایک شخص اپنے بھائی یا اپنے دوست سے ملتا ہے۔ کیا وہ اس کے سامنے جھکے؟ آپ نے نفی میں جواب دیا۔ اس شخص نے دریافت کیا، کیا اس سے معاف اور مصافحہ کرے؟ آپ نے نفی میں جواب دیا۔ اس نے پوچھا، کیا اس کے ہاتھ کو پکڑے اور مصافحہ کرے؟ آپ نے اس کی اجازت دی (ترمذی)
وضاحت: علامہ البانی نے اس حدیث کے تمام طرق کو احادیث صحیحہ میں جمع کیا ہے۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۷)

۶۸۱- (۵) وَعَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «تَمَامَ عِيَادَةِ الْقَرِيْبِ أَنْ يَضَعَ أَحَدُكُمْ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ، أَوْ عَلَى يَدِهِ، فَيَسْأَلُهُ: كَيْفَ هُوَ؟ وَتَمَامَ تَحِيَّاتِكُمْ بَيْنَكُمْ الْمُصَافِحَةُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَضَعْفَةُ.

۳۷۸: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بیمار کی مکمل حمارواری یہ ہے کہ تم میں سے ایک شخص اپنا ہاتھ اس کی پیشانی یا اس کے ہاتھ پر رکھے اور اس سے اس کی حالت دریافت کرے۔ اور تمہارا مکمل سلام مصافحہ کرنا ہے (احمد ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۴۶۸۲ - (۶) وَهَنَّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِينَةَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي نَيْبِي، فَأَتَاهُ فَفَرَعَ الْبَابَ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُرْيَانًا يَجْرُ تَوْبَهُ، وَاللَّهُ مَا رَأَيْتُهُ عُرْيَانًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ - ، فَأَعْتَقْتَهُ وَقَبَلَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۷۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ زید بن حارثہ مدینہ منورہ میں آئے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تھے وہ آئے، انہوں نے دروازے پر دستک دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ننگے بدن ہی ان کی جانب چل دیئے، آپ اپنے کپڑوں کو کھینٹ رہے تھے اللہ کی قسم! اس سے پہلے اور اس کے بعد میں نے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ننگے بدن نہیں دیکھا۔ آپ نے اس کے ساتھ مصافحہ کیا اور اس کا بوسہ لیا (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں ابراہیم بن یحییٰ راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۷۷، ضعیف ترمذی صفحہ ۳۳)

۴۶۸۳ - (۷) وَهَنَّ أَيُّوبُ بْنُ بُشَيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَتْرَةِ، أَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ لِأَيِّ قَدْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَافِحُكُمْ إِذَا لَقَيْتُمُوهُ؟ قَالَ: مَا لَقَيْتُهُ قَطُّ إِلَّا صَافِحِي، وَتَعَتَّ إِلَى ذَاتِ يَوْمٍ وَلَمْ أَكُنْ فِي أَهْلِي، فَلَمَّا جِئْتُ أُحْبِرْتُ، فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ عَلَى صَبْرِي، فَالْتَزَمَنِي، فَكَانَتْ بِلَكَ أَجُودَ وَأَجُودَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۷۸: ایوب بن بشیر عترة قبیلہ کے ایک شخص سے بیان کرتے ہیں اس نے بیان کیا کہ میں نے ابو ذر سے دریافت کیا، جب تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کیا کرتے تھے تو کیا آپ تم سے مصافحہ کیا کرتے تھے؟ اس نے بیان کیا کہ میں جب بھی آپ سے ملا تو آپ نے مجھ سے مصافحہ کیا اور ایک دن آپ نے میری جانب پیغام بھیجا لیکن میں گھر پر نہ تھا۔ جب میں گھر آیا تو مجھے بتایا گیا چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ چارہائی پر تشریف فرما تھے آپ نے میرے ساتھ مصافحہ کیا، آپ کے مصافحہ کے کیا کہنے؟ بہت عمدہ تھا (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں عبداللہ بنی ایک راوی مجہول ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۸۸، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۵۷)

۴۶۸۴- (۸) وَفَنَ عِكْرَمَةَ بْنِ أَبِي جَهْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ حِجْتِهِ: «مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ..

۳۷۳: عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جس روز میں آپ کے پاس آیا۔ آپ نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا، اس مہاجر سوار کو مرحبا کہتا ہوں (ترمذی)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں موسیٰ بن مسعود راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۸۹)

۴۶۸۵- (۹) وَفَنَ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ - قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ - وَكَانَ فِيهِ مِزَاحٌ - بَيْنَمَا يُصَحِّحُكُمُ - فَطَعَنَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي خَاصِرَتِهِ بِعُودٍ، فَقَالَ: أَصْبِرْنِي - . قَالَ: «أَصْطَبِرُ» - . قَالَ: إِنْ عَلَيْكَ قِيمِيصًا وَلَيْسَ عَلَيَّ قِيمِيصٌ، فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قِيمِيصِهِ، فَاحْتَضَنَهُ وَجَعَلَ يَقْبَلُ كَشْحَهُ - قَالَ: إِنَّمَا أَرَدْتُ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۷۵: اُسَید بن حُضَیر انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن وہ لوگوں سے باتیں کر رہا تھا اور اس کا مزاج مزاحیہ تھا جب وہ اس طرح لوگوں کو ہنسا رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پہلو میں ایک لکڑی سے چوکا دیا۔ اس نے کہا، مجھے تصاص دیں۔ آپ نے فرمایا، تصاص لے لے۔ اس نے کہا، آپ نے تمہیں پن رکھی ہے جبکہ میرے بدن پر قمیص نہ تھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قمیص اوڑھائی۔ وہ قمیص آپ کے ساتھ لپٹ گیا اور آپ کے پہلو کو بوسے دینے لگا۔ اس نے بیان کیا، اے اللہ کے رسول! بس میرا مقصد تو یہ تھا (ابوداؤد)

۴۶۸۶- (۱۰) وَفَنَ الشَّعْبِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَلَقَى جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَالْتَزَمَهُ وَقَبِلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» مُرْسَلًا.

وَفِي بَعْضِ نُسَخِ «الْمَصَابِيحِ»: وَفِي «شَرْحِ السُّنَّةِ» عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مُتَّصِلًا.

۳۷۶: شَعْبِی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر بن ابوطالب سے ملاقات کی آپ نے اس کے ساتھ معانقہ کیا اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ (ابوداؤد) پہلی شُعَبِ الْإِيمَانِ میں یہ روایت مرسل ہے جبکہ مصابیح کے بعض نسخوں میں شَرْحُ السُّنَّةِ اور "مِیاضی" سے یہ روایت متصل مذکور ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، میاضی سے مراد ابو یاسر بن عامر کا فرد ہے اور وہ صحابی ہے، اس کا نام عبد اللہ بن جابر انصاری ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۵۱۳، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۸۹)

۴۶۸۷- (۱۱) وَفَنَ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَمِنَ قِصَّةِ رُجُوعِهِ مِنْ أَرْضِ

الْحَبَشَةِ، قَالَ: فَخَرَجْنَا حَتَّى آتَيْنَا الْمَدِينَةَ، فَتَلَقَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَعْتَقَنِي ثُمَّ قَالَ: وَمَا أَدْرِي: أَنَا بِفَتْحِ خَيْرٍ أَوْ فَرْحٍ، أَمْ بِقُدُومِ جَعْفَرٍ؟. وَوَأَقَى ذَلِكَ فَتَحَ خَيْرٍ... رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

۳۶۸۷: جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم مدینہ منورہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ مُعَانَقَہ کیا بعد ازاں آپ نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ میں خیر فتح ہونے پر زیادہ خوش ہوں یا جعفر کے آنے کی وجہ سے زیادہ خوش ہوں۔ اتفاق سے جعفر کا آنا فتح خیر کے دنوں میں تھا (شرح السنہ)

۴۶۸۸ - (۱۲) وَهَنْ زَارِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَكَانَ فِي وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ—، قَالَ: لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ، فَجَعَلْنَا نَتَبَادَرُ مِنْ رَوَاجِلِنَا— فَنَقْبِلُ يَدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرِجْلَهُ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۶۸۸: زارِع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ عبد القیس کے وفد میں تھا۔ اس نے بیان کیا کہ جب ہم مدینہ منورہ آئے تو ہم جلدی جلدی اپنی سواروں سے اترے اور ہم نے آپ کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیا (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں اُمّ ابان بنت زارِع راویہ مقبول ہے (تصحیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۸۹، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۵۱۵)

۴۶۸۹ - (۱۳) وَهَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشْبَهَ سَمْنًا وَهَدِيًا وَذَلًّا—. وَفِي رِوَايَةٍ: حَدِيثًا وَكَلَامًا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ فَاطِمَةَ، كَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ، قَامَ إِلَيْهَا، فَأَخَذَ بِيَدَيْهَا فَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ، وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا، قَامَتْ إِلَيْهِ، فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ فَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۶۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا جو اخلاق و عادات اور ایک روایت میں ہے کہ گفتگو اور کلام کے لحاظ سے فاطمہ سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہت رکھتا ہو۔ جب وہ آپ کے پاس آتیں تو آپ اس کے لئے کمرے ہو جاتے، اس کا ہاتھ پکڑتے، اس کا بوسہ لیتے اور اسے اپنے بیٹھنے کی جگہ پر بٹھاتے اور جب آپ اس کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ آپ کے لئے کھڑی ہو جاتیں، آپ کا ہاتھ پکڑتیں، اس کا بوسہ لیتیں اور آپ کو اپنی جگہ پر بٹھاتیں (ابوداؤد)

۴۶۹۰ - (۱۴) وَهَنْ الْبُرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ، فَإِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهُ مُصْطَبِجَةً، قَدْ أَصَابَهَا حُمَى، فَأَتَاهَا أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ: كَيْفَ أَنْتِ يَا بِنْتِي؟ وَقَبِلَ حَذَّهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۶۹۰: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابوبکر کے ساتھ ان کے گھر گیا جبکہ وہ ابھی ابھی مدینہ منورہ

آئے تھے، ان کی بیٹی عائشہ لیٹی ہوئی تھیں، ان کو بخار چڑھا ہوا تھا۔ ابو بکر ان کے پاس گئے اور استفسار کیا، اے بیٹی! تیرا کیا حال ہے؟ اور ان کا رُخسار چوم لیا (ابوداؤد)

۴۶۹۱- (۱۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى بِصَبِيٍّ، فَقَبَلَهُ، فَقَالَ: «أَمَا إِنَّهُمْ مَبْخَلَةٌ مَّجْنُونَةٌ»، وَإِنَّهُمْ لَمِنْ رِجْحَانِ اللَّهِ... رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

۴۶۹۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بچہ لایا گیا۔ آپ نے اس کا بوسہ لیا اور فرمایا، خیروار! بلاشبہ بچے بخل اور بُزدلی کا باعث ہوتے ہیں۔ بلاشبہ بچے عطیہ خداوندی ہیں (شرح السنہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی۔ تاہم بعد میں آنے والی حدیث کا مفہوم بھی یہی ہے اور وہ صحیح ہے (تفصیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۸۹)

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۴۶۹۲- (۱۶) عَنْ يَعْلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «إِنْ حَسَنًا وَحُسَيْنًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، اسْتَبَقَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَضَمَّهُمَا إِلَيْهِ، وَقَالَ: «إِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَّجْنُونَةٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

تیسری فصل

۴۶۹۲: یعلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حسنؑ اور حسینؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب دوڑتے ہوئے گئے۔ آپ نے ان دونوں کو اپنے ساتھ چٹا لیا اور فرمایا، بلاشبہ بچے بخل اور بُزدلی کا باعث ہوتے ہیں (احمد)

۴۶۹۳- (۱۷) وَعَنْ عَطَاءِ الْخُرَّاسَانِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «تَصَافِحُوا، يَذْهَبِ الْغِلُّ...، وَتَهَادُوا، تَحَابُّوا وَتَذْهَبِ الشُّحْنَاءُ...» رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا.

۴۶۹۳: عطاء خراسانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مُصَافِحُوا کیا کرو، یہ بغض اور کینہ کو دور کرتا ہے اور آپس میں تحائف دیا کرو، اس سے محبت اجاگر ہوگی اور دشمنی ختم ہوگی۔ (مالک نے اسے مرسل بیان کیا)

۴۶۹۴- (۱۸) وَعَنْ الْبُرَّاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى أَرْبَعًا قَبْلَ الْهَاجِرَةِ، فَكَأَنَّمَا صَلَّاهُنَّ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَالْمُسْلِمَانِ إِذَا تَصَافَحَا لَمْ يَبْنُ بَيْنَهُمَا ذَنْبٌ إِلَّا سَقَطَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۴۶۹۴: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے

دوپہر سے پہلے چار رکعت نفل ادا کئے گویا اس نے انہیں لیلۃ القدر میں ادا کیا اور جب دو مسلمان باہم مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے سب گناہ مگر جاتے ہیں (بیہقی شعب الایمان)
وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی البتہ طبرانی اوسط میں اس جیسے مضمون کی حدیث موجود ہے جس کی سند ضعیف ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۹۰)



بَابُ الْقِيَامِ

(کسی شخص کی آمد پر کھڑے ہونا)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۴۶۹۵- (۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ بِنْتُ قَرِيظَةَ عَلَى حُكَيْمِ سَعْدٍ، بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيْهِ، وَكَانَ قَرِيبًا مِنْهُ، فَجَاءَ عَلَى جِمَارٍ، فَلَمَّا دَنَا مِنْ الْمَسْجِدِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْأَنْصَارِ: «قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَمَضَى الْحَدِيثُ بِطَوِيلِهِ فِي «بَابِ حُكَيْمِ الْأَسْرَاءِ».

پہا فصل

۴۶۹۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو قریظہ نے سعد کا فیصلہ حلیم کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کی طرف پیغام بھیجا اور وہ آپ کے نزدیک ہی تھے وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے جب وہ مسجد نبوی کے قریب آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو حکم دیا کہ وہ اپنے سردار کو اتارنے کے لئے کھڑے ہو جائیں (بخاری، مسلم)

تفصیل کے ساتھ یہ حدیث قیدیوں کے احکام کے باب میں ذکر ہو چکی ہے۔

وضاحت: سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وجہ سے بیمار تھے اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو حکم دیا کہ وہ انہیں سواری سے اتاریں۔ مگر نہ کسی شخص کی آمد پر کھڑے ہونا شرعاً جائز نہیں۔ جیسا کہ دوسری فصل میں اس سے مروی حدیث اس بات پر دلالت کر رہی ہے یہ قیام متنازع فیہ نہ تھا۔ متنازع فیہ قیام وہ ہے جو مجبوں کے ہاں مروج ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص سفر سے آئے یا حاکم وقت اپنے منصب کے لئے آئے تو اس کے لئے کھڑے ہونا ناجائز نہیں۔ اسی طرح کسی شخص کو مبارکباد دینے کیلئے یا کسی معذور کی اعانت کیلئے یا مجلس میں وسعت پیدا کرنے کیلئے کھڑے ہونا درست ہے۔ مقصود یہ ہے کہ بطور تعظیم کے قیام ناجائز اور بطور تکریم کے جائز ہے۔ (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۹۰)

۴۶۹۶- (۲) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ، وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۶۹۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ خود وہاں بیٹھ جائے البتہ مجلسوں میں فراخی اور توسیع اختیار کرو (بخاری، مسلم)

۴۶۹۷- (۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۶۹۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا پھر واپس آگیا تو وہاں بیٹھنے کا زیادہ حقدار وہی ہے (مسلم)

الفصل الثانی

۴۶۹۸- (۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَكَانُوا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُومُوا، لِمَا يَعْلَمُونَ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ لِذَلِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

دوسری فصل

۳۶۹۸: انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی شخص محبوب نہ تھا لیکن صحابہ کرام جب آپ کو دیکھتے تو وہ آپ کیلئے کھڑے نہیں ہوتے تھے۔ اس لئے کہ وہ جانتے تھے کہ آپ ان کے کھڑے ہونے کو کمودہ جانتے تھے (ترمذی) اور امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

۴۶۹۹- (۵) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا - فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۶۹۹: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ لوگ اس کے سامنے کھڑے رہیں تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے (ترمذی، ابوداؤد)

۴۷۰۰- (۶) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَتَكْنَا عَلِيَّ عَصَا، فَقَمْنَا لَهُ فَقَالَ: «لَا تَقُومُوا كَمَا يَقُومُ الْأَعْرَابُ يُعْظِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۷۰۰: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر سے تشریف لائے۔ آپ نے لاشعی پر نیک لگا رکھی تھی، ہم آپ کے احرام میں کھڑے ہو گئے۔ آپ نے حکم دیا کہ تم مجھوں کی طرح نہ کھڑے ہوا کرو جو تظییماً کھڑے ہوتے ہیں (ابوداؤد)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مکتوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۳۲)

۴۷۰۱ - (۷) وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، قَالَ: جَاءَنَا أَبُو بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي شَهَادَةِ فَقَامَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهِ، فَأَبَى أَنْ يَجْلِسَ فِيهِ، وَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ ذَا، وَنَهَى النَّبِيَّ ﷺ أَنْ يَمْسَحَ الرَّجُلُ يَدَهُ بِتَوْبٍ مَنْ لَمْ يَكْسَهُ. - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۷۰۱: سعید بن ابی الحسن بیان کرتے ہیں کہ ایک گواہی کے سلسلے میں ہمارے پاس ابوبکرؓ تشریف لائے تو ایک شخص ان کی آمد پر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ ابوبکرؓ نے اس جگہ بیٹھنے سے انکار کر دیا اور انہوں نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بھی منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنا ہاتھ اس شخص کے لباس کے ساتھ صاف کرے جس کو اس نے نہیں پہنایا (ابوداؤد)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۷۰۳)

۴۷۰۲ - (۸) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ - فَقَامَ، فَارَادَ الرَّجُوعَ، نَزَعَ نَعْلَهُ أَوْ بَعْضَ مَا يَكُونُ عَلَيْهِ، فَيَعْرِفُ ذَلِكَ أَصْحَابَهُ فَيَسْتَوُونَ. - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۷۰۲: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف فرما ہوتے اور ہم آپ کے گرد بیٹھے ہوتے۔ آپ کھڑے ہوتے لیکن پھر واپس آنے کا ارادہ ہوتا تو اپنا جوتا اپنی کوئی چیز اتار کر وہیں چھوڑ جاتے۔ صحابہ کرام اس بات کو معلوم کر کے بیٹھے رہتے تھے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، کعب بن زہل ایادی راوی کا سماع ابوالدرداء سے ثابت نہیں۔ (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۹۳۰، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۷۰۸)

۴۷۰۳ - (۹) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَجْلِسُ لِرَجُلٍ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۷۰۳: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، کسی شخص کیلئے درست نہیں کہ وہ دو اشخاص کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر ٹھس کر بیٹھے (ترمذی، ابوداؤد)

۴۷۰۴ - (۱۰) وَعَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَجْلِسُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۷۰۴: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو اشخاص کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھو (ابوداؤد)

الْفَضْلُ الثَّلَاثُ

۴۷۰۵ - (۱۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْلِسُ مَعَنَا فِي الْمَسْجِدِ يُحَدِّثُنَا، فَإِذَا قَامَ قُمْنَا قِيَامًا حَتَّى نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ بَعْضُ بَيُوتِ أَرْوَاجِهِ.

تیسری فصل

۳۷۰۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ مسجد میں بیٹھے اور باتیں کرتے اور جب آپ کھڑے ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ ہم ملاحظہ کرتے کہ آپ اپنی بیویوں میں سے کسی کے گھر میں داخل ہو گئے ہیں (بیہقی شعب الایمان)
وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔ (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۳۳)

۴۷۰۶ - (۱۲) وَعَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَاعِدٌ، فَتَزَحَّزَحَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ فِي الْمَكَانِ سَعَةً. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ لِلْمُسْلِمِ لِحَقًّا إِذَا رَأَهُ أَخُوهُ أَنْ يَتَزَحَّزَحَ لَهُ... رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۷۰۶: وائلہ بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں گیا جبکہ آپ مسجد میں تشریف فرما تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کی خاطر اپنی جگہ سے بٹھے لیکن اس شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! جگہ فراخ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بیٹک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ جب وہ اپنے بھائی کو دیکھے تو اس کیلئے اپنی جگہ سے ذرا ہٹ جائے (بیہقی شعب الایمان)
وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔ (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۳۳)

بَابُ الْجُلُوسِ وَالنُّوْمِ وَالْمَشْيِ

بیٹھنے، سونے اور چلنے پھرنے کے آداب

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۴۷۰۷ - (۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَفْتَأُ الْكُعْبَةَ مُحْتَبِيًا بِيَدَيْهِ - . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

پہلی فصل

۴۷۰۷ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے کعبہ مکرمہ کے صحن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنے دونوں ہاتھوں کے ساتھ گونٹھ مار کر بیٹھے ہوئے تھے (بخاری)

۴۷۰۸ - (۲) وَعَنْ عَبْدِ بْنِ تَمِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ مُسْتَلْقِيًا وَأَصْعًا إِحْدَى قَدَمَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى - . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۴۷۰۸ : عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے بیان کرتے ہیں، اس نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں دیکھا، آپ چت لیٹے ہوئے تھے۔ آپ نے اپنا ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھا ہوا تھا (بخاری، مسلم)

۴۷۰۹ - (۳) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ - . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۴۷۰۹ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کہ کوئی شخص اپنے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھے جبکہ وہ پیٹھ کے بل چت لیٹا ہو (مسلم)

وضاحت : یہ ممانعت تہنید باندھنے والے کے حق میں ہے تاکہ شرمگاہ سے کپڑا اذہر اذہر نہ ہو جائے (واللہ اعلم)

۴۷۱۰ - (۴) وَعَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا يَسْتَلْقِيَنَّ أَحَدُكُمْ ثُمَّ يَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ

عَلَى الْأُخْرَى» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۴۷۱۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص چت لیٹ کر اپنے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر نہ رکھے (مسلم)

۴۷۱۱- (۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَخَشَّرُ فِي بُرْدَيْنِ وَقَدْ أَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ، خُسِفَ بِهِ الْأَرْضُ -، فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ فِيهَا - إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۷۱۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک دفعہ ایک شخص دو چادریں زیب تن کئے فخر کے ساتھ چل رہا تھا، وہ اس حالت پر بہت نازاں تھا۔ اسے زمین میں دھنسا دیا گیا۔ وہ قیامت کے دن تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا (بخاری، مسلم)

الفصلُ الثانی

۴۷۱۲- (۶) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُكِنَّا عَلَى وَسَادَةٍ عَلَى يَسَارِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۴۷۱۲: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ مکہ پر بائیں ہاتھ کی ٹیک لگائے ہوئے تھے (ترمذی)

۴۷۱۳- (۷) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ احْتَبَى بِيَدَيْهِ. رَوَاهُ رِزْقٌ.

۴۷۱۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں تشریف فرما ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کے ساتھ گونٹھ مارتے تھے (رزق)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں عبداللہ بن ابراہیم مدنی راوی منکر الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۸۸، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۹۳)

۴۷۱۴- (۸) وَعَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهَا رَأَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ. قَالَتْ: فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ الْمَتَخَشِّعَ أَرَعَدْتُ مِنْ الْفَرَقِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۷۱۴: قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں دیکھا، آپ گونٹھ مار کر بیٹھے ہوئے تھے اس نے بیان کیا کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خشوع کی

حالت میں دیکھا تو ڈر کی وجہ سے مجھ پر کپکپی طاری ہو گئی (ابوداؤد)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۹۶)

۴۷۱۵ - (۹) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ تَرَبَّعَ فِي مَجْلِسِهِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنَاءَ زَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۷۱۵: جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز سے فارغ ہوتے تو اسی جگہ چوکری مار کر بیٹھ جاتے یہاں تک کہ سورج اچھی طرح نکل آتا (ابوداؤد)

۴۷۱۶ - (۱۰) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا عَرَسَ بَلِيلٍ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ، وَإِذَا عَرَسَ قَبِيلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى كَتِفِهِ - . رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ» .

۴۷۱۶: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں رات کے وقت آرام کرنے کے لئے اترتے تو وہ اپنی دائیں جانب لیٹتے تھے اور جب فجر سے ذرا پہلے آرام کے لئے اترتے تو اپنی کلائی کو کھڑا کرتے اور اپنا سر اپنی ہتھیلی پر رکھتے تھے (شرح السنۃ)

۴۷۱۷ - (۱۱) وَعَنْ بَعْضِ آلِ إِمِّ سَلَمَةَ، قَالَ: كَانَ فِرَاشَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَحْوًا مِمَّا يُوضَعُ فِي قَبْرِهِ، وَكَانَ الْمَسْجِدُ عِنْدَ رَأْسِهِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۷۱۷: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے خاندان کے کسی فرد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر اس طرح بچھایا جاتا، جس طرح میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے اور آپ کی جائے نماز سر کے پاس ہوتی (ابوداؤد) وضاحت: جب آپ سوتے تو دائیں پہلو کے بل قبلہ رخ لیٹتے جیسا کہ میت کو گدھ میں دائیں پہلو کے بل قبلہ رخ لٹایا جاتا ہے اور جائے نماز اپنے سر کے پاس رکھتے تاکہ تہجد کے وقت سولت ہو (واللہ اعلم)

۴۷۱۸ - (۱۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا مُضْطَجِعًا عَلَى بَطْنِهِ، فَقَالَ: «إِنَّ هَذِهِ ضِجْعَةٌ لَا يُحِبُّهَا اللَّهُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

۴۷۱۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ پیٹ کے بل لیٹا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: 'اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا (ترمذی)

۴۷۱۹ - (۱۳) وَعَنْ يَعِيشَ بْنِ طَخْفَةَ بْنِ قَيْسٍ الْغِفَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ - قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعٌ مِنَ السُّحْرِ عَلَى بَطْنِي إِذَا رَجُلٌ يُحَرِّكُنِي بِرَجْلِهِ فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ ضِجْعَةٌ يَبْغِضُهَا اللَّهُ، فَانْظُرْتُ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۷۱۹: یَعِيشُ بْنُ يَحْيَىٰ بن قيس غفاری اپنے والد سے بیان کرتے ہیں، ان کا شمار اصحابِ صفحہ میں تھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں ۶ مہینوں کی تکلیف کے سبب اپنے پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا، اچانک ایک شخص نے مجھے اپنے پاؤں کے ساتھ خردوار کیا اور بتایا کہ اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ ناپسند جانتا ہے۔ میں نے دیکھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے (ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: اگر کوئی عذر ہو تو پیٹ کے بل سونا جائز ہے ورنہ نہیں کیونکہ پیٹ کے بل سونے میں روزیوں سے مشابہت ہے (واللہ اعلم)

۴۷۲۰- (۱۴) وَهْنٌ عَلَيَّ بِنِ شَيْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ بَاتَ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ لَيْسَ عَلَيْهِ حِجَابٌ - وَفِي رِوَايَةٍ: حِجَابٌ - فَقَدْ بَرِئْتُ مِنْهُ الذِّمَّةُ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَفِي «مُعَالِمِ السُّنَنِ» لِلْحَطَّابِيِّ «حِجْمِي».

۴۷۲۰: علی بن شیبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اپنے گھر کی چھت پر سوتا ہے جبکہ کناروں پر کوئی پردہ نہیں ہے تو وہ اپنی ہلاکت کا خود ذمہ دار ہے (ابوداؤد) اور معالم السنن خطابی میں ہے کہ ”جب کوئی پتھر یعنی رکاوٹ نہیں ہے“

۴۷۲۱- (۱۵) وَهْنٌ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَنَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُورٍ عَلَيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۷۲۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی شخص ایسی چھت پر نہ سوتے، جس کا کوئی پردہ نہیں ہے (ترمذی)

۴۷۲۲- (۱۶) وَهْنٌ حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَلَعُونُ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ مَنْ قَعَدَ وَسَطَ الْحَلْقَةِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۷۲۲: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان سے اس شخص پر لعنت کی جو مجلس کے درمیان بیٹھتا ہے (ترمذی، ابوداؤد)

وضاحت: علامہ ناصر الدین آل بانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مکتوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۳۶، ضعیف ترمذی صفحہ ۳۳۰)

۴۷۲۳- (۱۷) وَهْنٌ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَيْرُ الْمَجَالِسِ أَوْسَعُهَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۷۲۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ مجلس بہت بہتر ہے جو فراخ ہے (ابوداؤد)

۴۷۲۴ - (۱۸) **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ جُلُوسٌ، فَقَالَ: «مَا لِي أَرَاكُمْ عَزِينَ؟» . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۴۷۲۳: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جبکہ آپ کے صحابہ کرام تشریف فرما تھے۔ آپ نے فرمایا، مجھے کیا ہے؟ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم الگ الگ بیٹھے ہو (ابوداؤد)

۴۷۲۵ - (۱۹) **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الظَّنِّ فَلَصَّ عَنْهُ الظِّلُّ، فَصَارَ بَعْضُهُ فِي الشَّمْسِ، وَبَعْضُهُ فِي الظِّلِّ، فَلْيَقُمْ» . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۴۷۲۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص سائے میں ہو پھر سایہ اس سے ہٹ جائے، اس کا کچھ حصہ دھوپ اور کچھ حصہ سائے میں ہو تو اسے چاہیے کہ وہ سائے میں کھڑا ہو جائے (ابوداؤد)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۷)

۴۷۲۶ - (۲۰) **وَفِي «شَرْحِ السُّنَنِ» عَنْهُ. قَالَ: «إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الظَّنِّ فَلَصَّ عَنْهُ فَلْيَقُمْ؛ فَإِنَّهُ مَجْلِسُ الشَّيْطَانِ». هَكَذَا رَوَاهُ مَعْمَرٌ مَوْفُوفًا.**

۴۷۲۶: اور شرح السنۃ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص سائے میں ہو اور سایہ اس سے دور ہو جائے تو وہ کھڑا ہو جائے اس لئے کہ یہ شیطان کی مجلس ہے۔ معمر راوی نے اس حدیث کو موقوف بیان کیا ہے۔

۴۷۲۷ - (۲۱) **وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ**

يَقُولُ وَهُوَ خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَأَخْتَلَطَ الرِّجَالُ مَعَ النِّسَاءِ فِي الطَّرِيقِ، فَقَالَ لِلنِّسَاءِ: «إِسْتَأْجِرْنَ فَإِنَّهُ لَيْسَ لَكُنَّ أَنْ تَحْفَقْنَ الطَّرِيقَ — عَلَيْكُنَّ بِخَافَاتِ الطَّرِيقِ». فَكَانَتْ الْمَرْأَةُ تَلْصِقُ بِالْجِدَارِ حَتَّىٰ إِنَّ ثَوْبَهَا لَيَتَلَقُّ بِالْجِدَارِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۴۷۲۷: ابو اُسَیْدِ النَّصَارِيِّ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا، جب آپ مسجد سے باہر تشریف لارہے تھے (اور) راستے میں مرد عورتوں کے ساتھ خلط خلط تھے۔ آپ نے عورتوں سے کہا، تم پرے ہٹ جاؤ، تمہارے لئے درست نہیں کہ تم راستے کے درمیان چلو، تم راستے کے کنارے پر چلو۔ چنانچہ اس کے بعد عورتیں دیوار کے ساتھ لگ کر چلتی تھیں یہاں تک کہ ان کا کپڑا دیواروں

کے ساتھ لگتا تھا (ابوداؤد، بیہقی شعب الایمان)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوالیمان رجال راوی مستور اور شداد بن ابی عمرو راوی مجہول ہے۔
(تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۹۵)

۴۷۲۸ - (۲۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَمْسِيَ - يَعْنِي الرَّجُلُ - بَيْنَ الْمَرَاتِينِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۷۲۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے روکا کہ کوئی مرد دو عورتوں کے درمیان چلے (ابوداؤد)
وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۴۳۷)

۴۷۲۹ - (۲۳) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا إِذَا آتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ جَلَسَ أَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهَى. - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

وَذَكَرَ حَدِيثًا عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فِي «بَابِ الْقِيَامِ»
وَسَنَدُ كُرْحَيْدِثٍ عَلِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ فِي «بَابِ أَسْمَاءِ النَّبِيِّ ﷺ وَصِفَاتِهِ» إِنَّ شَاءَ اللهُ تَعَالَى.

۴۷۲۹: جابر بن سمرة رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تو ہم میں سے ہر شخص وہیں بیٹھ جاتا جہاں جگہ ملتی اور عبد اللہ بن عمرو سے مروی دونوں حدیثیں باب القیام میں ذکر ہو چکی ہیں اور ہم عنقریب علیؑ اور ابو ہریرہؓ سے مروی احادیث کو انشاء اللہ "باب أسماء النبی و صفاتہ" میں ذکر کریں گے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شریک بن عبد اللہ راوی ضعیف ہے (المرح والتعديل جلد ۴ صفحہ ۲۰۲) تاریخ بغداد جلد ۹ صفحہ ۲۸۳، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۷۰، تقریب التہذیب جلد ۳ صفحہ ۳۵۱، تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ صفحہ ۲۳۲)

الفصل الثالث

۴۷۳۰ - (۲۴) وَعَنْ عَمْرٍو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ بِى رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا جَالِسٌ هَكَذَا وَقَدْ وَضَعْتُ يَدِي الْيُسْرَى خَلْفَ ظَهْرِي وَاتَّكَأْتُ عَلَى أَيْتِي يَدِي - قَالَ: «أَتَقَعِدُ قَعْدَةَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ؟» . . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

تیسری فصل

۴۷۳۰: عمرو بن شریک اپنے والد سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میرے پاس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے اور میں اس حالت میں بیٹھا ہوا تھا کہ میں نے اپنا بایاں ہاتھ اپنی کمر کے پیچھے رکھا ہوا تھا اور میں نے اپنے ہاتھ کے انگوٹھے کے کنارے پر ٹیک لگا رکھی تھی۔ آپ نے فرمایا، کیا تو ان لوگوں کی طرح بیٹھتا ہے جن پر اللہ کی ناراضگی ہے (ابوداؤد)

وضاحت: ”مَغْضُوبٌ عَلَيْهِمْ“ سے اصل مراد تو یہود ہیں، ان کے بعد کفار اور مشرکین بھی اس میں شامل ہیں۔ دراصل اس انداز سے بیٹھنا تکبیر کا انداز ہے (واللہ اعلم)

۴۷۳۱- (۲۵) وَعَنْ أَبِي ذَرِّزِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّبَيْ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَا مُضْطَجِعٌ عَلَى بَطْنِي فَرَكَّضَنِي — بِرَجْلِهِ وَقَالَ: «يَا جُنْدُبُ! إِنَّمَا هِيَ ضِجَّةُ أَهْلِ النَّارِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۴۷۳۱: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے پاس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم گزرے جبکہ میں اپنے پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا۔ آپ نے مجھے اپنے پاؤں کے ساتھ ٹھوکر ماری اور فرمایا، اے جندب! یہ دو زخمیوں کا لیٹنا ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن نعیم راوی مجہول ہے (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۳۰۲)

بَابُ الْعُطَاسِ وَالتَّثَاؤُبِ

(چھینک مارنے اور جمائی لینے کے آداب)

الفصل الأول

۴۷۳۲- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيُكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللَّهَ كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ. فَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُرِدَّهُ— مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: «فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَالَ: هَا؛ ضَحِكَ الشَّيْطَانُ مِنْهُ».

پہلی فصل

۴۷۳۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی لینے کو ناپسند جانتا ہے جب کوئی شخص چھینک لے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ کے کلمات کے توجو مسلمان اَلْحَمْدُ لِلَّهِ کے کلمات سنے تو وہ ”اَلْحَمْدُ لِلَّهِ“ کے کلمات سنے کے بعد جواب میں ”يَرْحَمَكَ اللَّهُ“ کے اور جمائی لینا شیطان کی جانب سے ہے، جب تم میں سے کوئی شخص جمائی لیتا ہے تو جس قدر ممکن ہو اسے روکنے کی کوشش کرے جب کوئی شخص جمائی لیتا ہے تو شیطان یہ لفظ سن کر کھلکھلا کر ہنس پڑتا ہے (بخاری)

وضاحت: چھینک مارنا اس بات کی علامت ہے کہ جسم پر بوجھ نہیں ہے، انسان صحتمند ہے اور جمائی لینا اس بات کی علامت ہے کہ معدہ بھرا ہوا ہے اور بدن بوجھل ہے۔ یعنی نشاط نہیں ہے جبکہ عبادت کے لئے نشاط اہم چیز ہے (واللہ اعلم)

۴۷۳۳- (۲) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ— أَوْ صَاحِبُهُ—: يَرْحَمُكَ اللَّهُ—». فَإِذَا قَالَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، فَلْيَقُلْ: يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصَلِّحُ بِأَلْسِنَتِكُمْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۷۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص چھینک مارے تو وہ ”اَلْحَمْدُ لِلَّهِ“ کے، اس کا جمائی یا اس کا دوست ”يَرْحَمَكَ اللَّهُ“ کے اور اس کے

”بَرَحَمَكَ اللَّهُ“ کہنے پر جواب میں ”بَهْدِ بَكُمُ اللَّهُ وَفُصِّلِحْ بَا لَكُمُ“ کے کلمات کے یعنی اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت سے نوازے اور تمہارے حالات درست کرے (بخاری)

۴۷۳۴- (۳) وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَسَمَتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُسَمِّتِ الْآخَرَ. فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! سَمَتَ هَذَا وَلَمْ تُسَمِّتَنِي قَالَ: «إِنَّ هَذَا حَمِدَ اللَّهَ، وَلَمْ تَحْمَدِ اللَّهَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۷۳۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں دو آدمیوں نے چھینک ماری۔ آپ نے ان میں سے ایک کی چھینک کا جواب دیا اور دوسرے کی چھینک کا جواب نہیں دیا تو اس شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اس کی چھینک کا جواب دیا ہے لیکن میری چھینک کا جواب نہیں دیا؟ آپ نے فرمایا، اس نے ”الحمد لله“ کہا اور تو نے ”الحمد لله“ نہیں کہا (بخاری، مسلم)

۴۷۳۵- (۴) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللَّهَ فَسَمِّتُوهُ، وَإِنْ لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ فَلَا تُسَمِّتُوهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۳۵: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص چھینک مارے اور ”الحمد لله“ کے تو تم اس کا جواب دو اور اگر ”الحمد لله“ نہ کے تو تم اس کا جواب نہ دو (مسلم)

۴۷۳۶- (۵) وَعَنْ سَلَمَةَ بِنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَعَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَهُ، فَقَالَ لَهُ: «بَرَحَمَكَ اللَّهُ» ثُمَّ عَطَسَ آخَرِي، فَقَالَ: «الرَّجُلُ مُزَكُّومٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَهُ فِي الثَّلَاثَةِ: «إِنَّهُ مُزَكُّومٌ».

۴۷۳۶: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ایک شخص نے آپ کے پاس چھینک ماری۔ آپ نے اس کے لیے ”بَرَحَمَكَ اللَّهُ“ کہا بعد ازاں اس نے دوبارہ چھینک ماری تو آپ نے فرمایا، یہ شخص زکام والا ہے۔ (مسلم) اور ترمذی کی روایت میں ہے، آپ نے تیسری بار اس کے لئے فرمایا کہ یہ شخص زکام والا ہے۔

۴۷۳۷- (۶) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَمْسِكْ بِيَدِهِ عَلَى فَمِهِ - ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۳۷: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص جب جمالی لے تو اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کو بند کرے اس لئے کہ کھلے منہ میں شیطان داخل ہو جائے (مسلم)

الْفَصْلُ الثَّانِي

۴۷۳۸ - (۷) **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا عَطَسَ غَطَّى وَجْهَهُ بِيَدِهِ أَوْ تَوْبَهُ، وَعَضَّ بِهَا صَوْتَهُ۔** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

دوسری فصل

۴۷۳۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی چھینک مارتے تو اپنے ہاتھ یا اپنے کپڑے کے ساتھ اپنا چہرہ ڈھانپ لیتے تھے اور آواز پست رکھتے تھے (ترمذی، ابو داؤد) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

۴۷۳۹ - (۸) **وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ، وَلْيَقُلْ الَّذِي يَرُدُّ عَلَيْهِ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، وَلْيَقُلْ هُوَ: يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بِأَلْسِنَتِكُمْ»** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالذَّارِمِيُّ.

۴۷۳۹: ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص چھینک مارے تو وہ کہے "الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ" اور اس کا جواب دینے والا "يَرْحَمُكَ اللَّهُ" کہے اور چھینک مارنے والا "يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بِأَلْسِنَتِكُمْ" کہے (ترمذی، دارمی)

۴۷۴۰ - (۹) **وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ الْيَهُودُ يَتَعَاطَسُونَ - عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ يَرَجُونَ أَنْ يَقُولَ لَهُمْ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، فَيَقُولُ: «يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بِأَلْسِنَتِكُمْ».** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۷۴۰: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہودی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں چھینک مارتے تو امید کرتے کہ آپ ان کے حق میں "يَرْحَمُكَ اللَّهُ" کہیں گے لیکن آپ فرماتے "اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے" (ترمذی، ابو داؤد)

۴۷۴۱ - (۱۰) **وَعَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، فَعَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ. فَقَالَ لَهُ سَالِمٌ: وَعَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّكَ. فَكَانَ الرَّجُلُ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ، فَقَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَقُلْ إِلَّا مَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّكَ، إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَلْيَقُلْ لَهُ مَنْ يَرُدُّ عَلَيْهِ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ وَلْيَقُلْ: يَغْفِرُ اللَّهُ لِي»**

وَلَكُمْ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۷۴۱: حلال بن یساف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم سالم بن عبید کے ساتھ تھے کہ حاضرین میں سے ایک شخص نے چھینک ماری، اس نے ”السلام علیکم“ کہا۔ سالم نے اس سے کہا، تجھ پر اور تیری ماں پر سلام ہو۔ اس سے اس شخص نے کچھ ناراضگی محسوس کی۔ اس نے بتایا، خبردار! میں نے تو وہی بات کہی ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی تھی کہ ایک شخص نے آپ کے پاس چھینک ماری، اس نے ”السلام علیکم“ کہا۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تجھ پر اور تیری ماں پر سلام ہو۔ جب تم میں سے کوئی شخص چھینک مارے تو وہ ”الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“ کہے اور اس کو جواب دینے والا شخص ”رَوْحُكَ اللَّهُ“ کہے۔ نیز کہے ”بَغْفَرِ اللَّهِ لِي وَ لَكُمْ“ کہ اللہ مجھے اور تمہیں معاف کرے (ترمذی، ابوداؤد)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۳۲۹)

۴۷۴۲ - (۱۱) وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «سَمِيتَ الْعَاطِسَ ثَلَاثًا فَإِنْ زَادَ فَسَمِئْتُهُ، وَإِنْ شِئْتَ فَلَا»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۴۷۴۲: عُبيد بن رِفَاعَةَ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، تین بار (تک) چھینک مارنے والے کا جواب دو اور اگر وہ تین بار سے زیادہ مرتبہ چھینک مارے تو تم چاہو جواب دو یا نہ دو (ابوداؤد، ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۴۷۴۳ - (۱۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «سَمِيتُ أَخَاكَ ثَلَاثًا، فَإِنْ زَادَ فَهَوَ زَكَامٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنَّهُ زَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ.

۴۷۴۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تین بار چھینک مارنے پر اپنے بھائی کا جواب دو۔ اگر زیادہ ہو تو وہ زکام ہے (ابوداؤد) امام ابوداؤد نے بیان کیا، میرے علم میں ہے کہ ابوہریرہ نے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع بیان کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سلیمان راہی راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۹۸)

الْفَضْلُ الثَّلَاثُ

۴۷۴۴ - (۱۳) عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا عَطَسَ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَأَنَا أَقُولُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ، وَلَيْسَ هَكَذَا. عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَقُولَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

تیسری فصل

۳۳۷: نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص نے چھینک ماری اور اس نے ”الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ“ کہا۔ ابن عمر نے کہا، اور میں بھی کہتا ہوں ”الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ“ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس طرح تعلیم نہیں دی ہے۔ ہمیں ”الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ“ کہنا چاہیے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الضَّحِكِ (ہنسنے کے آداب)

الفصل الأول

۴۷۴۵- (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ، إِنْ مَا كَانَ يَتَّبَسَّمُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۴۷۴۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھکھلا کر ہنسنے ہوئے کبھی نہیں دیکھا کہ میں آپ کے حلق کے کونے کو دیکھ سکوں، بس آپ تو مسکراتے تھے (بخاری)

۴۷۴۶- (۲) وَعَنْ جَبْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ ﷺ مُنْذُ أَسْلَمْتُ، وَلَا رَأَيْتُ إِلَّا تَبَسَّمَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۷۴۶: جبر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب سے میں مسلمان ہوا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (اپنے گہرائے سے) نہیں روکا اور جب بھی آپ مجھے دیکھتے تو مسکراتے (بخاری، مسلم)

۴۷۴۷- (۳) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقُومُ مِنْ مَضَلَاةٍ الَّتِي يُصَلِّي فِيهَا الصُّبْحَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ، وَكَانُوا يَتَحَدَّثُونَ فَيَأْخُذُونَ فِي أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُونَ، وَيَتَّبَسَّمُ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ: يَتَنَاشَدُونَ الشِّعْرَ.

۴۷۴۷: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا کرنے والی جگہ سے اس وقت تک نہیں اٹھتے تھے جب تک سورج نہ نکل آتا۔ جب سورج طلوع ہو جاتا تو آپ کھڑے ہوتے اور صحابہ کرام دور جاہلیت کے واقعات بیان کرتے اور ہنستے لیکن آپ صرف مسکراتے تھے (مسلم) اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ اشعار پڑھا کرتے تھے۔

الفصل الثانی

۴۷۴۸ - (۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

دوسری فصل

۴۷۴۸: عبد اللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مسکراتے ہوئے کسی اور کو نہیں دیکھا (ترمذی)

الفصل الثالث

۴۷۴۹ - (۵) عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ: هَلْ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَضْحَكُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ وَالْإِيمَانُ فِي قُلُوبِهِمْ أَعْظَمُ مِنَ الْجَبَلِ. وَقَالَ بِلَالُ بْنُ سَعِيدٍ: أَدْرَكْتُهُمْ يَسْتَدُونَ - بَيْنَ الْأَغْرَاضِ - ، وَيَضْحَكُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، فَإِذَا كَانَ اللَّيْلُ كَانُوا رُهْبَانًا - رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

تیسری فصل

۴۷۴۹: قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ابن عمرؓ سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام ہنستے تھے۔ انہوں نے اثبات میں جواب دیا جبکہ ان کے دلوں میں ایمان پہاڑ سے بھی زیادہ عظیم ہوتا تھا اور بلال بن سعید بیان کرتے ہیں کہ میں نے انہیں پایا کہ وہ تیر اندازی میں نشانوں پر تیر اندازی کرتے ہوئے نشانوں کے درمیان دوڑا کرتے تھے اور آپس میں ہنستے کھیلتے تھے لیکن رات کے وقت عبادت گزار بن جاتے تھے۔ (شرح السنہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی۔ (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۰۰)

بَابُ الْأَسَامِي

(نام رکھنے کے آداب)

الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

۴۷۵۰- (۱) عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي السُّوقِ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ! فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّمَا دَعَوْتُ هَذَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «سَمُّوا بِاسْمِي، وَلَا تَكْتَبُوا بِكُنْيَتِي». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۴۷۵۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تھے کہ ایک شخص نے آواز دی۔ اے ابو القاسم! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب التفات کیا۔ اس نے وضاحت کی، میں نے تو فلاں شخص کو آواز دی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میرا نام رکھ سکتے ہو لیکن کنیت نہ رکھو (بخاری، مسلم) وضاحت: اگر کوئی شخص اپنے بیٹے کا نام محمد رکھے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کی کنیت ابو القاسم نہ رکھے۔

۴۷۵۱- (۲) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَبُوا بِكُنْيَتِي، فَإِنِّي إِنَّمَا جَعَلْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بِئِنَّكُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۷۵۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرا نام رکھو اور میری کنیت نہ رکھو بلاشبہ مجھے قاسم بتایا گیا ہے، میں تم میں علم اور نغیبت کو تقسیم کر رہا ہوں (بخاری، مسلم) وضاحت: مقصود یہ ہے کہ میں شخص اپنے بیٹے قاسم کی وجہ سے ابو القاسم نہیں ہوں بلکہ معنوی لحاظ سے بھی قاسم ہوں۔ (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۰۰)

۴۷۵۲- (۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ أَحَبَّ أَسْمَائِكُمْ إِلَى اللَّهِ: عَبْدُ اللَّهِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ...» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۵۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ ناموں میں سے اللہ کے ہاں زیادہ محبوب نام عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں (مسلم)

۴۷۵۳ - (۴) **وَمَنْ سَمَرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَسْمَيْنَ غُلَامَكَ يَسَارًا، وَلَا رَبَاحًا، وَلَا نَجِيحًا، وَلَا أَفْلَحَ، فَإِنَّكَ تَقُولُ: أَيْمٌ هُوَ؟ فَلَا يَكُونُ، فَيَقُولُ: لَا»...** رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ، قَالَ: «لَا تَسْمِ غُلَامَكَ رَبَاحًا، وَلَا يَسَارًا وَلَا أَفْلَحَ وَلَا نَافِعًا».

۴۷۵۳: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے بچے کا نام یسار، رباح، نجیح اور افلح نہ رکھو۔ اس لئے کہ تم کہو گے، کیا یسار وہاں ہے؟ وہ نہیں ہوگا تو کہنے والا کہے گا یسار نہیں ہے (مسلم) اور اس کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا، اپنے بچے کا نام رباح، یسار، افلح اور نافع نہ رکھو۔

۴۷۵۴ - (۵) **وَمَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَنْهَى عَنْ أَنْ يُسَمَّى بِبَعْلَى وَبِنَزَكَةَ وَبِأَفْلَحَ وَبِيسَارٍ وَبِنَافِعٍ وَبِنَحْوِ ذَلِكَ. ثُمَّ سَكَتَ بَعْدُ عَنْهَا، ثُمَّ قُبِضَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذَلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۴۷۵۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا کہ بعلی، برکہ، یسار، نافع اور اس جیسے نام رکھنے سے منع کروں۔ بعد ازاں آپ منع کرنے سے خاموش رہے۔ اس کے بعد آپ کی روح مبارک قبض کر لی گئی لیکن آپ نے اس سے منع نہیں کیا (مسلم)

۴۷۵۵ - (۶) **وَمَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَخْنَى—**

الْأَسْمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ يُسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاقِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ، قَالَ: «أَغْبِظُ رَجُلًا عَلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَخْبَهُ رَجُلٌ كَانَ يُسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاقِ لَا مَلِكَ إِلَّا اللَّهُ».

۴۷۵۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن اللہ کے نزدیک تمام ناموں سے برا نام اس شخص کا ہوگا جو شہنشاہ کہلاتا ہوگا (بخاری)

اور مسلم کی روایت میں ہے آپ نے فرمایا، اللہ کے ہاں زیادہ ناراضگی کے لائق اور برا نام اس شخص کا ہے جس کو شہنشاہ کہہ کر پکارا جاتا ہے جبکہ شہنشاہ تو صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

۴۷۵۶ - (۷) **وَمَنْ زَيْنَبُ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَ: سُمِّيَتْ بَرَّةً، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَزْكُوا أَنْفُسَكُمْ، اللَّهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبَيْرِ مِنْكُمْ، سَمَوْهَا زَيْنَبَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۴۷۵۶: زینب بنت ابی سلمہ بیان کرتی ہیں کہ میرا نام "برہ" رکھا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا، اپنے آپ کو پاک باز نہ کہلو اور۔ اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے کون نیکو کار ہے؟ اس کا نام زینب رکھو (مسلم)

۴۷۵۷- (۸) وَهَنَّ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَتْ جُوَيْرِيَةٌ إِسْمُهَا بَرَّةٌ، فَحَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ، وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقَالَ: خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۵۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ”جویریہ“ کا نام ”برہہ“ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام جویریہ رکھ دیا۔ دراصل آپ کو پسند نہ تھا کہ کہا جائے ”آپ“ یعنی نیکو کار کے پاس سے نکلے ہیں (مسلم)

۴۷۵۸- (۹) وَهَنَّ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ ابْنَتَا كَانَتْ لِعُمَرَ يُقَالُ لَهَا: عَاصِيَةٌ— فَسَمَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَمِيلَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۵۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عمر کی ایک بیٹی کا نام ”عاصیہ“ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام ”جمیلہ“ رکھا (مسلم)

۴۷۵۹- (۱۰) وَهَنَّ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى بِالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حِينَ وُلِدَ، فَوَضَعَهُ عَلَى فِخْذِهِ فَقَالَ: «مَا اسْمُهُ؟» قَالَ: «فَلَانٌ». قَالَ: «لَا، لَكِنْ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۷۵۹: سهل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ منذر بن ابی اسید جب پیدا ہوئے تو انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا، تو آپ نے اسے اپنی رانوں پر رکھا اور دریافت کیا، اس کا نام کیا ہے؟ جواب دیا گیا، فلاں... آپ نے فرمایا، نہیں! اس کا نام ”منذُر“ رکھو (بخاری، مسلم)

۴۷۶۰- (۱۱) وَهَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِي وَأَمَتِي؛ كُلُّكُمْ عَبِيدُ اللَّهِ، وَكُلُّ نِسَائِكُمْ إِمَاءُ اللَّهِ. وَلَكِنْ لِيُقَالَ: غُلَامِي وَجَارِيَتِي، وَفَتَايَ وَفَتَاتِي. وَلَا يَقَالَ الْعَبْدُ: رَبِّي؛ وَلَكِنْ لِيُقَالَ: سَيِّدِي. وَفِي رِوَايَةٍ: «لِيُقَالَ: سَيِّدِي وَمَوْلَايَ». وَفِي رِوَايَةٍ: «لَا يَقَالَ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ: مَوْلَايَ؛ فَإِنَّ مَوْلَاكُمُ اللَّهُ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.»

۴۷۶۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص کسی کو یہ نہ کہے کہ یہ میرا بندہ ہے (اور) یہ میری بندہ ہے۔ تم سب اللہ کے بندے ہو اور سب عورتیں اللہ کی بندیاں ہیں۔ البتہ یہ کہے، میرا غلام ہے، میری لونڈی ہے، میرا لڑکا ہے اور میری لڑکی ہے نیز غلام اپنے آقا

کو رب نہ کے البتہ ”میرے آقا“ کے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ ”میرے آقا“ اور ”میرے مولا“ کے اور ایک روایت میں ہے کہ غلام اپنے آقا کو ”میرے مولا“ نہ کے اس لئے کہ تمہارا مولا صرف اللہ ہے (مسلم) وضاحت: اس حدیث میں یہ جملہ کہ ”غلام اپنے آقا کو مولا نہ کے“ صحیح نہیں ہے۔ اس کا حذف کرنا صحیح ہے۔ امام بخاری نے صحیح بخاری میں ایک باب ترتیب دیا ہے جس کا عنوان ہے کہ ”آقا“ غلام اور لونڈی کا اطلاق درست ہے اور جس حدیث میں ہے کہ غلام اپنے آقا کو مولا نہ کے تو اس کو نہی تنزیہی پر محمول کیا جائے گا نیز لفظ رب کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر اس وقت ہوتا ہے جب وہ مضاف نہ ہو۔ اگر مضاف ہو تو اللہ کے غیر پر بھی اس کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ (تفہیم الریاض جلد ۳ صفحہ ۳۰)

۴۷۶۱ - (۱۲) وَعَنْهُ، عَنِ الشَّيْبِيِّ رَوَى قَالَ: «لَا تَقُولُوا: الْكَرْمُ -؛ فَإِنَّ الْكَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ»

۳۷۶۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ انگوروں کو ”کرّم“ نہ کہو اس لئے کہ کرّم صحیح معنوں میں مومن کا دل ہے (مسلم)

۴۷۶۲ - (۱۳) وَفِي رِوَايَةٍ لَّهٗ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُبَيْرٍ، قَالَ: «لَا تَقُولُوا: الْكَرْمُ وَلٰكِنْ قُولُوا: الْعِنَبُ وَالْحَبْلَةُ»

۳۷۶۲: اور وائل بن حجر سے مروی مسلم کی ایک روایت میں ہے۔ آپ نے فرمایا ”کرّم“ نہ کہو البتہ ”عنب“ یعنی انگور اور ”حبّہ“ یعنی انگور کا ذرّت کہو۔

۴۷۶۳ - (۱۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَسْمُوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ، وَلَا تَقُولُوا: يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ! فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ»... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۳۷۶۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم انگور کا نام ”کرّم“ نہ رکھو اور یوں نہ کہو ہائے زمانے کی خرابی! کیونکہ اللہ ہی دراصل زمانہ ہے (بخاری)

وضاحت: اہل عرب انگور کو ”کرّم“ اس لئے کہتے تھے کہ ان کے خیال میں کسی شخص کے شراب پینے کے سبب اس میں ”کرّم“ یعنی سخاوت اور اخلاق جیسے اوصاف جلوہ گر ہوتے ہیں۔ اسلام نے جب شراب کو حرام قرار دیا تو شراب کا نام ”کرّم“ رکھنے سے بھی روک دیا۔ دراصل شراب کی خمارت ثابت کرنے کے لئے ایسا کیا گیا اور وضاحت کی کہ دراصل مومن انسان کا دل ہی کرّم ہے، شراب نہیں۔ یہ نہی تنزیہی ہے، تحریمی نہیں۔ لیکن اس نام کو چھوڑنے سے اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوگی (تفہیم الریاض جلد ۳ صفحہ ۳۰)

۴۷۶۴ - (۱۵) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَسْبُ أَحَدُكُمْ الدَّهْرَ، فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۴۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص زمانے کو برا بھلا نہ کہے، اس لئے کہ اللہ ہی حقیقت میں زمانہ ہے (مسلم)
وضاحت: دورِ جاہلیت میں جب لوگوں پر مصیبت آتی تھی تو وہ زمانے کو برا بھلا کہتے تھے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے زمانے کو برا بھلا کہنے سے منع کر دیا کہ زمانہ تو اللہ ہی ہے اور اللہ کو برا بھلا نہ کہو یعنی اللہ ہی تدبیر کرنے والا ہے، انقلاب لانے والا ہے اور ایک بادشاہ کو ختم کر کے دوسرے کو تاج و تخت دینے والا ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ ص ۳۰)

۴۷۵- (۱۶) وَهِنَّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: خَبِثَ نَفْسِي؛ وَلَكِنْ لِيَقُلْ: لَقِئْتُ نَفْسِي»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.
وَدَكَّرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ: «يُؤَذِّنِي ابْنُ آدَمَ» فِي «بَابِ الْإِيمَانِ».

۴۷۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا بلکہ یہ کہے، میرا نفس جو جمل ہو گیا (بخاری، مسلم) اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث (جس میں ہے کہ) ”آدم کا بیٹا مجھے تکلیف دیتا ہے“ بابُ الایمان میں ذکر ہو چکی ہے۔
وضاحت: شریعت نے بعض قبیح ناموں کو ختم کیا ہے اور بطور اوپ کے ایسے نام بتائے ہیں جو بہت اچھے ہیں کیونکہ لفظ ”خبث“ قبیح تھا لہذا اس کو تبدیل کر کے لفظ ”نفس“ بتایا گیا ہے اگرچہ دونوں کا معنی ایک ہے، اس حدیث میں امر استحباب کے لئے ہے۔ (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۰۲)

الفصل الثانی

۴۷۶- (۱۷) عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ لَمَّا وَفَدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَعَ قَوْمِهِ سَمِعَهُمْ يُكِنُّونَهُ بِأَبِي الْحَكَمِ، فَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَكِيمُ، وَاللَّيْلَةُ الْحَكْمُ، فَلِمَ تُكِنُّنِي أَبَا الْحَكِيمِ؟» قَالَ: «إِنَّ قَوْمِي إِذَا اِخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ اتَّوَنُوا فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ، فَرَضِي كِلَا الْفَرِيقَيْنِ بِحُكْمِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أَحْسَنَ هَذَا، فَمَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ؟» قَالَ: «لِي شُرَيْحٌ، وَمُسْلِمٌ، وَعَبْدُ اللَّهِ. قَالَ: «فَمَنْ أَكْبَرُهُمْ؟» قَالَ: «قُلْتُ: شُرَيْحٌ. قَالَ: «فَأَنْتَ أَبُو شُرَيْحٍ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۴۷۶: شُرَيْحُ بْنُ هَانِيٍّ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ جب وہ اپنی قوم کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب وفد کے ساتھ گئے تو آپ نے اس کی کنیت ابو الحکم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اسے بلایا اور فرمایا، بلاشبہ اللہ ہی فیصلہ کرنے والا ہے اور فیصلے کا اختیار اسی کو ہے۔ تجھے ابو ابراہیم کثیمت کس لئے ملی ہے؟ اس نے جواب دیا، میری قوم کے لوگ جب کسی بات میں اختلاف کرتے تو میرے پاس آتے، میں ان میں فیصلہ کرتا تو دونوں فریق میرے فیصلے کو تسلیم کر لیتے تھے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کس قدر اچھی بات ہے؟ تیرے کتنے لڑکے ہیں؟ اس نے بتایا شریح، مسلم اور عبد اللہ میرے لڑکے ہیں۔ آپ نے دریافت کیا، ان میں بڑا کون ہے؟ اس نے کہا، میں نے جواب دیا، شریح ہے۔ آپ نے فرمایا، تیری کثیمت ابو شریح ہے (ابوداؤد، نسائی)

۴۷۶۷ - (۱۸) وَهْنٌ مَسْرُوقٍ، قَالَ: لَقَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. فَقَالَ: مَنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ. قَالَ عُمَرُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الْأَجْدَعُ شَيْطَانٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۷۶۷: مَسْرُوقٌ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میری ملاقات عمر سے ہوئی انہوں نے پوچھا تیرا نام کیا ہے؟ میں نے جواب دیا، مسروق بن اجدع ہے۔ عمر نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا، اجدع تو شیطان (کا نام) ہے (ابوداؤد، ابن ماجہ)
وضاحت: علامہ ناصر الدین آلہانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ابن ماجہ، صفحہ ۳۰۳ ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۸۸)

۴۷۶۸ - (۱۹) وَهْنٌ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِكُمْ، فَأَحْسِنُوا أَسْمَاءَكُمْ» رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ. ۴۷۶۸: ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم قیامت کے دن اپنے اور اپنے باپ کے نام کے ساتھ بلائے جاؤ گے، پس تم اچھے نام رکھو (احمد، ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبد اللہ بن ابی زکریا اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع ہے۔ (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۰۲، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۸۷)

۴۷۶۹ - (۲۰) وَهْنٌ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَجْمَعَ أَحَدٌ بَيْنَ إِسْمِهِ وَكُنْيَتِهِ، وَتُسَمَّى مُحَمَّدًا أَبَا الْقَاسِمِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. ۴۷۶۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا کہ کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور کثیمت کو جمع کرے اور خود کو ”محمد ابو القاسم“ کے (ترمذی)

۴۷۷۰ - (۲۱) وَهْنٌ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا سُمِّيْتُمْ بِإِسْمِي فَلَا تَكْتُمُوا بِكُنْيَتِي». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. وَفِي

رَوَايَةُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: «مَنْ تَسَمَّى بِاسْمِي، فَلَا يَكْتُمَنَّ بِكُنْيَتِي؛ وَمَنْ تَكْتُمَنَّ بِكُنْيَتِي، فَلَا يَتَسَمَّ بِاسْمِي».

۳۷۷۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میرا نام رکھو تو میری کنیت نہ رکھو (ترمذی، ابن ماجہ) اور امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے اور ابوداؤد کی روایت میں ہے آپ نے فرمایا، جس شخص نے میرا نام رکھا اسے چاہیے کہ وہ میری کنیت نہ رکھے اور جس شخص نے میری کنیت رکھی تو اسے چاہیے کہ وہ میرا نام نہ رکھے۔

۴۷۷۱- (۲۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي وَلَدْتُ غُلَامًا فَسَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا، وَكُنِّيْتُهُ أَبَا الْقَاسِمِ، فَذَكَرْتَنِي أَنْكَ تَكْرَهُ ذَلِكَ. فَقَالَ: «مَا الَّذِي أَحَلَّ اسْمِي وَحَرَّمَ كُنْيَتِي؟ أَوْ مَا الَّذِي حَرَّمَ كُنْيَتِي وَأَحَلَّ اسْمِي؟». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَقَالَ مُحْيِي السُّنَنِ: غَرِيبٌ.

۳۷۷۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے ذکر کیا، اے اللہ کے رسول! میں نے لڑکا جٹا ہے، میں نے اس کا نام محمد اور اس کی کنیت ابوالقاسم رکھی ہے لیکن مجھے بتایا گیا کہ آپ اس کو ناہند جانتے ہیں۔ آپ نے وضاحت کی کہ کس نے میرا نام حلال اور میری کنیت کو حرام قرار دیا ہے یا کس نے میری کنیت کو حرام اور میرے نام کو حلال قرار دیا ہے (ابوداؤد) امام محی السنۃ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن عمران راوی مجہول ہے (تنفیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۰۳)

۴۷۷۲- (۲۳) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ -، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ وُلِدْتَنِي بَعْدَكَ وَلَدًا اسْمُهُ بِاسْمِكَ وَأَكْنِيْتُهُ بِكُنْيَتِكَ؟ قَالَ: «نَعَمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۷۷۲: محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ بتائیں، اگر آپ کے بعد میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو کیا میں اس کا نام آپ کے نام جیسا اور اس کی کنیت آپ کی کنیت رکھوں؟ آپ نے اجازت دی (ابوداؤد)
وضاحت: معلوم ہوا کہ آپ کی وفات کے بعد آپ کے نام اور کنیت کو جمع کرنا جائز ہے لیکن آپ کی زندگی میں جائز نہیں تھا (اللہ اعلم)

۴۷۷۳- (۲۴) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِبِقَلْبَةٍ كُنْتُ أَحَبَّيْهَا... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا السُّوْجِ. وَفِي «الْمَصَابِيحِ»: صَحْحَةٌ.

۳۷۷۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کنیت (ابوحزہ) ایک بوٹی کے نام کے ساتھ رکھی، جس کو میں چُن رہا تھا (تذنی) امام ترمذی نے بیان کیا کہ ہم اس حدیث کو صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں اور مصابیح میں ہے کہ ترمذی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔
وضاحت ۱: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انس کی کنیت ”ابوحزہ“ رکھی تھی۔ حمزہ ایک بوٹی کا نام ہے جس کا ذائقہ ترش ہوتا ہے (مکلوۃ سعید اللہام جلد ۳ صفحہ ۳۱)۔

وضاحت ۲: اس حدیث کی سند میں جابر بن یزید راوی غایت درجہ ضعیف اور کذاب ہے اور مصابیح کے یہ الفاظ کہ ترمذی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے، درست نہیں (الترغیب الکبیر صفحہ ۲۲۲۳، المرحم والتقدیل جلد ۳ صفحہ ۲۰۲۳، تہذیب الکمال جلد ۲ صفحہ ۳۶، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۷۹، ضعیف ترمذی صفحہ ۵۱۵)

۴۷۷۴ - (۲۵) وَهَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُغَيِّرُ الْإِسْمَ الْفَيْحِجَ. رَوَاهُ الْبِرْمَذِيُّ.

۳۷۷۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فہج نام تبدیل کر دیتے تھے (ترمذی)

۴۷۷۵ - (۲۶) وَهَنْ بُشَيْرِ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عِمَّةِ أُسَامَةَ بْنِ أَخْدَرِيٍّ، أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ الْأَصْرَمُ كَانَ فِي النَّفَرِ الَّذِينَ آتَوْا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا اسْمُكَ؟» قَالَ: الْأَصْرَمُ - قَالَ: «بَلْ أَنْتَ زُرْعَةُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۷۷۵: بشیر بن میمون اپنے چچا اسامہ بن اخدری سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص جس کا نام ”أصرم“ تھا، وہ ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا، تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے بتایا ”أصرم“ ہے۔ آپ نے فرمایا، بلکہ تو ”زرعہ“ ہے (ابوداؤد)
وضاحت: ”أصرم“ عربی زبان میں کٹے ہوئے کو کہتے ہیں اس لئے اس کو فہج قرار دیا ہے اور اس کے بدل ”زرعہ“ نام رکھا، جس کے معنی کھیتی کے ہیں (واللہ اعلم)

۴۷۷۶ - (۲۷) وَقَالَ: وَغَيَّرَ النَّبِيُّ ﷺ إِسْمَ الْعَاصِ، وَغَزِيْبِ، وَغَنْتَلَةَ -، وَشَيْطَانَ، وَالْحَكِيمِ، وَغُرَابٍ، وَحُبَابٍ -، وَشِهَابٍ، وَقَالَ: تَرَكْتُ أَسَانِيدَهَا لِلْإِخْتِصَارِ.

۳۷۷۶: اور ابوداؤد نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عاص، غزیز، خَدَّ، شَيْطَانَ، حَكْم، غُرَاب، حُبَاب اور شِهَاب ناموں کو تبدیل کیا۔ امام ابوداؤد نے ذکر کیا ہے کہ میں نے اختصار کے پیش نظر اس حدیث کی سند کو حذف کر دیا ہے۔

وضاحت: عاص نام میں نافرمانی تھی اس لئے اس کا نام مطہج رکھا، خَدَّ نام میں سرکشی تھی اس لئے اس کا نام حَبَّہ رکھا، حَكْم کا نام عبداللہ، غُرَاب کا نام مسلم اور شِهَاب کا نام حشام رکھا۔ (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۰۳)

۴۷۷۷ - (۲۸) وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ، أَوْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ لِيَأْتِنِي مَسْعُودٌ: مَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي (زَعْمُوا؟) - قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «بِئْسَ مَطِيئَةُ الرَّجُلِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ: إِنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنِي.

۴۷۷۷: ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے ابو عبداللہ سے یا ابو عبداللہ نے ابو مسعود سے پوچھا کہ کیا آپ نے لفظ ”زَعْمُوا“ یعنی لوگ کہتے ہیں؟ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا، ”زَعْمُوا“ یعنی لوگ کہتے ہیں؟ کتنا کسی شخص کی بُری سواری ہے یعنی اس کو تکمہ کلام بنانا بُرا ہے (ابوداؤد) امام ابو داؤد بیان کرتے ہیں کہ ابو عبداللہ سے مراد حذیفہ ہیں۔

وضاحت: اس حدیث کی سند منقطع ہے، ابو قلابہ انصاری نے ابو مسعود اور ابو عبداللہ سے نہیں سنا اور حدیث سے مقصود یہ ہے کہ جو شخص کچھ کہنا چاہتا ہے وہ تحقیق سے کہے گمان اور اندازے سے بات نہ کرے۔ (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۰۳)

۴۷۷۸ - (۲۹) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُولُوا: مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ فُلَانٌ»، وَلَكِنْ قُولُوا: مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۷۷۸: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، تم یوں نہ کہو کہ جو کچھ اللہ چاہے اور جو فلاں چاہے البتہ یوں کہو کہ جو اللہ چاہے، اس کے بعد جو فلاں چاہے (احمد، ابوداؤد)

۴۷۷۹ - (۳۰) وَفِي رِوَايَةٍ مُنْقَطِعًا قَالَ: «لَا تَقُولُوا: مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ وَقُولُوا: مَا شَاءَ اللَّهُ وَحَدَهُ»... رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

۴۷۷۹: اور منقطع روایت میں ہے آپ نے فرمایا، تم یوں نہ کہو، جو اللہ چاہے اور جو محمد چاہے بلکہ کہو، جو اکیلا اللہ چاہے (شرح السنہ)

وضاحت: پہلی حدیث کی سند صحیح ہے البتہ دوسری حدیث کی سند ضعیف ہے۔ امام بیہقی نے سنن کبریٰ جلد ۲ صفحہ ۲۱۷ میں ابن عباس سے روایت ذکر کی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے آپ سے کہا، جو اللہ چاہے اور جو آپ چاہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ”تو مجھے اللہ کے ساتھ شریک کر رہا ہے یوں کہ، اللہ اکیلا جو چاہے“ علامہ البانی نے اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔ (احادیث مجھ رقم ۱۳۹)

۴۷۸۰ - (۳۱) وَهِنَّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُولُوا لِلْمُنَافِقِ سَيِّدًا، فَإِنَّهُ إِنْ يَكُ سَيِّدًا فَقَدْ اسْتَخَطَّكُمْ رَبُّكُمْ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۷۸۰: حَدَّثَنَا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نَبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيَانِ كَرْتِهِ هُنَّ أَيْ لِيْ فَرِيَا، قَمْ مَنَافِقَ كُؤ سِرْدَارِ
اور آقانه كوه۔ اس لئى كه اكر وه همارا سردار هے تو تم لے اپنے رب كو ناراض كر ديا (ابوداؤد)

الفصل الثالث

۴۷۸۱ - (۳۲) وَعَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ، قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ
الْمُسَيَّبِ، فَحَدَّثَنِي أَنَّ جَدَّهُ حَزْنًَا - قَدِمَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «مَا اسْمُكَ؟» قَالَ: اسْمِي
حَزْنٌ، قَالَ: «بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ» قَالَ: مَا أَنَا بِمَغْيِيرٍ اسْمًا سَمَّيْتَنِي بِهِ. قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: فَمَا
زَالَتْ فِينَا الْحُزُونَةُ بَعْدُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل

۴۷۸۱: عبد الحمید بن جبیر بن شیبہ بیان کرتے ہیں کہ میں سعید بن مسیب کے پاس بیٹھا تھا۔ اس نے مجھے
خبر دی کہ اس کا دادا جس کا نام ”حزن“ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ نے دریافت کیا ”تیرا نام کیا
ہے؟“ اس نے جواب دیا ”میرا نام ”حزن“ ہے۔ آپ نے فرمایا، ”بلکہ تو سہل یعنی آسانی والا ہے۔ اس نے کہا“ میں
اپنا وہ نام کبھی تبدیل نہیں کروں گا جو میرے والد نے رکھا ہے۔ ابن المسیب بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد
بیشہ ہم میں سختی رہی (بخاری)

۴۷۸۲ - (۳۳) وَعَنْ أَبِي وَهَبِ الْجَشْمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:
«تَسْمُوا أَنْسَاءَ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَحِبُّوا الْأَسْمَاءَ إِلَى اللهِ: عَبْدُ اللهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ، وَأَصْدَقُهَا حَارِثٌ
وَهَمَامٌ، أَفْبَحُهَا حَرْبٌ وَامْرَأَةٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۷۸۲: ابو وهب جشمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انبیاء کے
نام رکھو۔ اللہ کے نزدیک سب ناموں سے زیادہ محبوب نام عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں اور سب سے سچا نام
حارث اور ہمام ہے اور سب سے زیادہ قبیح نام ”حرب“ یعنی لڑائی اور ”امرا“ یعنی کڑوا ہے (ابوداؤد)
وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۳۳۹)

بَابُ الْبَيَانِ وَالشِّعْرِ

(خطابت اور شعر کے آداب)

الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

۴۷۸۳- (۱) وَعَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا، فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لِسِحْرًا... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۴۷۸۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مشرق کے علاقے سے دو شخص آئے ان دونوں نے تقریر کی۔ لوگوں نے ان کی تقریر پر تعجب کا اظہار کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ بعض تقریریں جاؤ ہوتی ہیں (بخاری)

وضاحت: اس حدیث سے مقصود یہ ہے کہ بظاہر بیان میں جو جازیت ہوتی ہے وہ ظاہری لحاظ سے ہے وگرنہ معنوی طور پر وہ بیان قابلِ مذمت ہوتا ہے۔ نیز مشرق کے علاقے کے دو شخصوں سے مراد عمرو بن الاشم اور زبیر قان بن بدر ہیں (مشکوٰۃ سعید محمد التمام جلد ۴ صفحہ ۳۳)

۴۷۸۴- (۲) وَعَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۷۸۴: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ بعض اشعار حکمت سے پُر ہوتے ہیں (بخاری)

۴۷۸۵- (۳) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُونَ» - قَالَهَا ثَلَاثًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۸۵: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تکلف کے ساتھ گفتگو کرنے والے جاہلی کے کنارے پر ہیں! اس بات کو آپ نے تین بار دہرایا (مسلم)

۴۷۸۶- (۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ - كَلِمَةٌ لَبِيدٌ - : أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا بَخَلَّ اللَّهُ بَاطِلٌ... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۷۸۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے زیادہ درست بات جو کسی شاعر نے کہی ہے، وہ لیبید کی بات ہے کہ ”خبردار! اللہ کے علاوہ تمام چیزیں فنا ہونے والی ہیں“ (بخاری، مسلم)

وضاحت: شعر کا دوسرا مصرع ہے ”وَكُلُّ نَعِيمٍ لِّاسْتِعْلَاقِ زَائِلٍ“ کہ ”تمام نعمتیں ختم ہونے والی ہیں“ اس سے مراد دنیا کی نعمتیں ہیں۔ یہ شاعر بعد میں مسلمان ہو گیا تھا اس کا مکمل نام لیبید بن ربیعہ العامری ہے۔ آپ نے اس کے اشعار کی تعریف کی ہے (مشکوٰۃ سعید عمر العلم جلد ۳ صفحہ ۳۴)

۴۷۸۷ - (۵) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَدِفْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا - فَقَالَ: «هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ أُمِّيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ شَيْءٌ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «هَيْه» - فَأَنْشَدْتُهُ بَيْتًا. فَقَالَ: «هَيْه» ثُمَّ أَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ: «هَيْه» حَتَّى أَنْشَدْتُهُ مِائَةً بَيْتٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۸۷: عمرو بن شریذ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں، اس نے بتایا کہ ایک روز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا۔ آپ نے مجھ سے پوچھا، کیا تمہارے پاس اُمیہ بن ابی الصلت کے کچھ اشعار محفوظ ہیں؟ میں نے جواب دیا، جی ہاں! آپ نے فرمایا، سنا۔ چنانچہ میں نے آپ کو ایک شعر سنایا۔ آپ نے فرمایا، اور سنا! اسی طرح آپ فرماتے رہے یہاں تک کہ میں نے ایک سو اشعار پڑھ دیئے (مسلم)

وضاحت: ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا، یہ شخص اشعار کی روشنی میں تو مسلمان دکھائی دیتا ہے؟ آپ نے اس کے کلام کو پسند کیا، معلوم ہوا کہ کسی کافر کے اشعار سننا ناجائز نہیں۔

(تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۰۵)

۴۷۸۸ - (۶) وَعَنْ جُنْدُبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي بَعْضِ الْمَشَاهِدِ وَقَدْ ذَمَّتْ إِصْبَعُهُ فَقَالَ:

«هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ ذَمِّتْ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتِ»
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۷۸۸: جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی جنگ میں انگلی زخمی ہو گئی تو آپ نے فرمایا، بس تو انگلی ہے جو زخمی ہو گئی، تجھے جو تکلیف پہنچی ہے وہ اللہ کے راستے میں ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: آپ نے یہ شعر تصدًا نہیں کہا تھا بلکہ اتفاقاً شعر جاری ہو گیا تھا (واللہ اعلم)

۴۷۸۹ - (۷) وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ: «أَهْجُ الْمُشْرِكِينَ، فَإِنَّ جِبْرِيلَ مَعَكَ» وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِحَسَّانٍ: «أَجِبْ

عَنْيَ، اَللّٰهُمَّ اَيَّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدْسِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۷۸۹: براء (بن عازب) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (جنگ) "قرظہ" کے دن حسان بن ثابت سے کہا، تم مشرکین کی مذمت کرو۔ اس میں کچھ شبہ نہیں کہ جبرائیل علیہ السلام تمہاری معاونت کرتے ہیں نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان سے فرمایا، میری جانب سے جواب دے، اے اللہ! روح القدس کے ساتھ اس کی مدد فرما (بخاری، مسلم)

۴۷۹۰: (۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَهْجُوا قُرَيْشًا؛ فَإِنَّهُ أَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ رَشَقِ النَّبْلِ». . . . زَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۹۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مسلمان شاعروں کو) حکم دیا کہ تم قریش کی مذمت کرو اس لئے کہ ان کی مذمت، ان کے لئے تیروں کی بوجھاڑ سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہے۔ (مسلم)

۴۷۹۱: (۹) وَعَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لِحَسَّانَ: «إِنَّ رُوْحَ الْقُدْسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللهِ وَرَسُولِهِ». وَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفَى وَاشْتَفَى». زَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۹۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے حسان کو بتایا، بلاشبہ (جبرائیل) روح القدس ہمیشہ تمہاری تائید کرتے رہتے ہیں، جب تک کہ تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مدافعت کرتا رہتا ہے نیز اس نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا، حسان نے ان کی مذمت کی، اس نے مسلمانوں کو بھی شفاء دی اور خود بھی شفاء یاب ہوا۔ یعنی مذمت کر کے اس نے مسلمانوں کے دلوں پر جو بوجھ تھا اس کو ہلکا کر دیا اور خود اپنے دل کے بوجھ کو بھی ہلکا کیا۔ (مسلم)

۴۷۹۲: (۱۰) وَعَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَنْقُلُ التَّرَابَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتَّى اغْتَبَرَّ بَطْنُهُ يَقُولُ:

وَاللّٰهُ لَوْ لَا اللهُ مَا اهْتَدَيْنَا
فَأَنْزَلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
إِنَّ الْأَوْلَىٰ— قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ: «أَيُّنَا أَيْبُنَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۷۹۲: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ خندق کے دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم متنی اٹھا رہے تھے یہاں تک کہ آپ کا پیٹ غبار آلود ہو گیا۔ آپ (اشعار) کہہ رہے تھے، اللہ کی قسم! اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم ہدایت یافتہ نہ ہوتے، نہ ہم صدقہ کرتے، نہ نمازیں ادا کرتے۔ اے اللہ! ہم پر طمانیت نازل فرما اور جب ہم دشمن سے ملیں تو ہمیں ثابت قدمی عطا فرما۔ بلاشبہ ان لوگوں نے ہمارے ساتھ زیادتی کی ہے، جب وہ ہمیں دین سے پھیرنا چاہیں گے تو ہم ان کی یہ بات کبھی نہیں مانیں گے۔ ”نہیں مانیں گے، نہیں مانیں گے“ کے الفاظ پر آپ کی آواز بلند ہو جاتی تھی (بخاری، مسلم)

وضاحت : رجزیہ اشعار عبداللہ بن رواحہؓ کے ہیں جنہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم بطور رجز پڑھ رہے تھے۔
(سیرت ابن ہشام)

۴۷۹۳- (۱۱) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَعَلَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يُخْفِرُونَ
الْحَنْدَقَ وَيَنْقَلُونَ التُّرَابَ وَهُمْ يَقُولُونَ:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا
يَقُولُ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يُجِيبُهُمْ:

«اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشَ الْآخِرَةِ
فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۷۹۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مہاجرین اور انصار خندق کھود رہے تھے، متنی اٹھا رہے تھے اور وہ یہ گیت گا رہے تھے۔ ”ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے جہاد پر محمدؐ کی بیعت کی ہے جب تک ہم زندہ ہیں“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کو جواب دیتے ہوئے فرماتے،
”اے اللہ! زندگی تو آخرت کی زندگی ہے، تو انصار اور مہاجرین کو معاف فرما“ (بخاری، مسلم)

۴۷۹۴- (۱۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَأَنْ
يَمْتَلِيءَ جَوْفَ رَجُلٍ قِيحًا يَرِيه - خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيءَ شِعْرًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۷۹۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی شخص کا پیٹ پیپ سے بھر جائے جس سے اس کے بھوسہ بھوسے متاثر ہوں، یہ اس بات سے بہتر ہے کہ اس کا پیٹ اشعار سے بھرا ہوا ہو (بخاری، مسلم)

الْفَصْلُ الثَّلَاثِي

۴۷۹۵- (۱۳) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ
تَعَالَى قَدْ أَنْزَلَ فِي الشِّعْرِ مَا أَنْزَلَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهِ وَلِسَانِهِ،

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَكَأَنَّمَا تَرْمُوهُمْ بِهِ نَضْحَ - النَّبِيلِ « رَوَاهُ فِي شَرْحِ السَّنَةِ .
 وَفِي «الْإِسْتِيعَابِ لِابْنِ عَبْدِ الْبَرِّ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَاذَا تُرَى فِي الشَّعْرِ: فَقَالَ:
 «إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهِ وَلِسَانِهِ» .

دوسری فصل

۳۷۹۵: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا، بے شک اللہ تعالیٰ نے اشعار کے بارے میں جو حکم نازل کیا ہے وہ معلوم ہے یعنی شعراء کو برا کہا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا، بلاشبہ مومن تلوار اور زبان کے ساتھ جماد کرتا ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے گویا تم اشعار کے ساتھ تیروں کی مانند بوچھاڑ کرتے ہو (شرح السنہ) اور ابن عبدالبر کی کتاب «الْإِسْتِيعَابِ» میں ہے کہ کعب بن مالک نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! اشعار کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ نے جواب دیا، بلاشبہ مومن شخص اپنی تلوار اور اپنی زبان کے ساتھ جماد کرتا ہے۔
 وضاحت: مقصود یہ ہے کہ اسلامی شعراء جب کفار کے بارے میں جھوٹے اشعار کہتے ہیں تو ان کے اثرات تیروں کی بوچھاڑ سے بھی زیادہ زور دار ہوتے ہیں۔ گویا اشعار کو مطلقاً مذموم قرار دینا درست نہیں۔ ہاں! وہ شعراء جو سیدھی راہ سے چلے گئے ہیں، ان کے اشعار مذموم ہیں۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۰۶)

۴۷۹۶ - (۱۴) وَهَذَا أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْحَيَاءُ وَالْعِيْ
 شُعْبَتَانِ مِنَ الْإِيمَانِ، وَالْبَدَأُ - ، وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ الْإِيمَانِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۳۷۹۶: ابوامامہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، شرم و حیا اور
 بڑی باتوں سے خاموش رہنا ایمان کی شاخیں ہیں اور بے ہودہ فضول باتیں کرنا نفاق کی شاخیں ہیں (ترمذی)

۴۷۹۷ - (۱۵) وَهَذَا أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ
 أَحَبُّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبُكُمْ مِنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا، وَإِنْ أَبْغَضْتُكُمْ إِلَيَّ وَأَبْعَدْتُكُمْ مِنِّي،
 مَسَاوِيَتِكُمْ أَخْلَاقًا، الْفَرَّارُونَ، الْمَتَشَدِّقُونَ - ، رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعْبِ
 الْإِيمَانِ» .

۳۷۹۷: ابو ثعلبہ خُصَيْبِيُّ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ تم میں
 سے سب سے زیادہ مجھے محبوب اور سب سے زیادہ میرے نزدیک قیامت کے دن وہ لوگ ہوں گے جو تم میں سب
 سے اچھے اخلاق کے مالک ہوں گے اور بلاشبہ میرے نزدیک سب سے زیادہ نفرت والے اور مجھ سے سب سے
 زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق برے ہیں، جو زیادہ باتیں بنانے والے ہیں، گفتگو میں غیر محتاط ہیں اور
 جو کبر و نخوت کے ساتھ منہ پھیر کر باتیں کرنے والے ہیں (بیہقی شُعْبِ الْإِيمَانِ)

۴۷۹۸- (۱۶) وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ عَنْ جَابِرٍ، وَفِي رِوَايَتِهِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ عَلِمْنَا التَّرْتَارُونَ وَالْمُتَشَدِّقُونَ، فَمَا الْمُتَفِيهُقُونَ؟ قَالَ: «الْمُتَكَبِّرُونَ».

۴۷۹۸: اور ترمذی نے بیہقی کی مانند جابر سے روایت کی ہے اور اس کی روایت میں ہے۔ انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم ان لوگوں کو جانتے ہیں جو زیادہ باتیں بناتے ہیں اور جو گفتگو میں غیر محتاط ہیں لیکن ”متفہقون“ سے مقصود کون ہیں؟ آپ نے فرمایا! ان سے مقصود متکبر لوگ ہیں۔

۴۷۹۹- (۱۷) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَقَوْمُ السَّاعَةَ حَتَّى يَخْرُجَ قَوْمٌ يَأْكُلُونَ بِالسِّيْتِهِمْ كَمَا تَأْكُلُ الْبَقْرَةُ بِالْسِنْتِهَا»... رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۴۷۹۹: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک ایسے ہوگے جو کھانے پر پزیر نہ ہوں گے، جو زبان کو کھانے پینے کا ذریعہ بنائیں گے جیسا کہ گائے زبان کے ساتھ چارہ کھاتی ہے (احمد)

۴۸۰۰- (۱۸) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ الْبَلْبِغُ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ كَمَا يَتَخَلَّلُ الْبَاقِرَةُ - بِلِسَانِهَا» : رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۴۸۰۰: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ اللہ اس شخص کو برا جانتا ہے جو چرب لسان ہے اور زبان کی چالاکی سے کماٹی کرتا ہے جیسا کہ گائے اپنی زبان کے ساتھ چارہ کھاتی ہے (ترمذی، ابوداؤد) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۴۸۰۱- (۱۹) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرَى بِنِي بَقَوْمٍ تُقْرَضُ بِشَمَاهُمُ بِمَقَارِيضٍ مِنَ النَّارِ، فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيْلُ! مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ خُطَبَاءُ أُمَّتِكَ الَّذِينَ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۴۸۰۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس رات مجھے معراج پر لے جایا گیا تو اس رات میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا، جتنے ہونٹوں کو آگ کی قینچیوں کے ساتھ کاٹا جا رہا تھا۔ میں نے دریافت کیا، اے جبرائیل! یہ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ لوگ آپ کی امت کے وہ خطیب ہیں جو ایسی باتیں کہتے تھے جن پر وہ خود عمل نہیں کرتے تھے (ترمذی) اور امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث ترمذی میں نہیں ہے۔ علامہ سیوطی نے اس

حدیث کو الجامع الکبیر میں ترمذی کے علاوہ دیگر محدثین کی جانب منسوب کیا ہے البتہ یہ حدیث مسند احمد میں ضعیف سند کے ساتھ موجود ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۵۳)

۴۸۰۲ - (۲۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَعَلَّمَ صَرْفَ الْكَلَامِ لِيَسْبِي بِهِ قُلُوبَ الرِّجَالِ أَوْ النَّاسِ - ، لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۸۰۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص گفتگو کے مختلف انداز سیکھتا ہے تاکہ اس کے ساتھ لوگوں کے دلوں کو مائل کرے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی نفل اور فرض عبادت کو قبول نہیں فرمائے گا (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث منقطع ہے، سخاک بن شرحبیل راوی کی ملاقات ابو ہریرہ سے ثابت نہیں (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۰۸، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۲۹۴)

۴۸۰۳ - (۲۱) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ يَوْمًا وَقَامَ رَجُلٌ فَأَكْثَرَ الْقَوْلَ. فَقَالَ عَمْرُو: لَوْ قَصَدَ فِي قَوْلِهِ - لَكَانَ خَيْرًا لَّهُ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَقَدْ رَأَيْتُ - أَوْ أَمِرْتُ - أَنْ أَتَجَوَّزَ فِي الْقَوْلِ، فَإِنَّ الْجَوَّازَ هُوَ خَيْرٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۸۰۳: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے ایک دن کچھ باتیں کیں اور ایک دوسرا شخص کھڑا ہوا، اس نے بہت زیادہ باتیں کیں تو عمرو نے کہا، اگر یہ شخص گفتگو میں میانہ روی اختیار کرتا تو اس کے لئے بہتر تھا۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا، میری رائے ہے یا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مختصر بات کر دوں اس لئے کہ مختصر بات کرنا ہی بہتر ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن اسماعیل اور اسماعیل بن عیاش دونوں راوی متکلم فیہ ہیں (المرج والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۶۵۰، تزیب الکمال جلد ۳ صفحہ ۲۳، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۳۰ تقریب التہذیب جلد ۳ صفحہ ۴۲، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۰۸)

۴۸۰۴ - (۲۲) وَعَنْ صَخْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ مِنَ الْبَيِّنَاتِ سِحْرًا، وَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا - ، وَإِنَّ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمًا، وَإِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۸۰۴: صخر بن عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا، بلاشبہ بعض باتیں جادو جیسا اثر رکھتی ہیں، بلاشبہ بعض علم کی باتیں جمالت ہوتی ہیں، بلاشبہ بعض اشعار حکمت سے پر ہوتے ہیں اور بلاشبہ بعض باتیں بوجھ ہوتی ہیں (ابوداؤد)

وضاحت ۱ : اس حدیث کی سند میں ابو جعفر نخعی راوی مجہول ہے۔ (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۰۸، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۹۳)

وضاحت ۲ : عالم فہم بعض اوقات کسی بات کو نہ جاننے کے باوجود یہ تکلف اس کے بارے میں کچھ بیان کر دیتا ہے جو درحقیقت جہالت کی بات ہوتی ہے اور بعض اوقات کسی نااہل کے آگے کسی عمدہ بات کو بیان کرتا ہے جو اس پر خواہ مخواہ کا بوجھ ڈالتا ہے۔ علماء کو ایسی باتوں سے احتراز کرنا چاہیے (واللہ اعلم)

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۴۸۰۵ - (۲۳) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَضَعُ لِحْسَانَ مَنِيرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُومُ عَلَيْهِ قَائِمًا، يُفَاخِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، أَوْ يَنَافِحُ - وَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ حَسَانَ بَرُوحِ الْقُدِّسِ مَا نَافِحَ أَوْ فَاخِرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل

۴۸۰۵ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسان کے لئے مسجد میں منبر کا انتظام فرماتے تھے۔ حسان منبر پر کھڑے ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مدافعت کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ حسان کی (جبرائیل) روح القدس کے ساتھ معاونت فرماتا ہے جب تک وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے مدافعت کرتا رہتا ہے (بخاری)

۴۸۰۶ - (۲۴) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ حَادٍ - يُقَالُ لَهُ: «أَنْجِشَةُ، وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «رُوَيْدَكَ يَا أَنْجِشَةُ لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيرَ». قَالَ قَتَادَةُ: يَعْنِي ضَعْفَةَ النِّسَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۸۰۶ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک فہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا "حدی خواں" تھا جس کو "انجشہ" کہا جاتا تھا، اس کی آواز بہت اچھی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا، "اے انجشہ! ٹھہر، ٹھہر... شیشوں کو چور نہ کر۔ قنادہ راوی نے بیان کیا کہ لفظ "القواریر" سے مقصود کزور عورتیں ہیں (بخاری، مسلم)

وضاحت : اس حدیث میں عورتوں کو شیشے سے تعبیر کیا گیا ہے اس لئے کہ جیسے شیشہ نازک ہوتا ہے اور معمولی سی ٹھوکر کے ساتھ ٹوٹ جاتا ہے، اسی طرح عورتیں بھی کزور ہوتی ہیں اور جب وہ خوب صورت آواز کو سنیں گی تو ان کے دل متاثر ہوں گے۔ "انجشہ" سیاہ قام انسان تھا اور جب وہ رجزیہ گیت خوب صورت آواز سے گاتا تھا تو اونٹ تیز چلنے لگ جاتے تھے۔ آپ کو یہ خطرہ لاحق ہوا کہ کہیں عورتیں اس کی خوب صورت آواز سن

کرفتنے میں جھلانہ ہو جائیں، اس لئے آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ بلند آواز کے ساتھ حدیٰ خوانی نہ کرے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اونٹ اس کی آواز سن کر تیز چلنا شروع کر دیں اور ان کے تیز چلنے کی وجہ سے کہیں عورتیں سواریوں سے گر نہ جائیں۔

(تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۰۸)

۴۸۰۷- (۲۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الشُّعْرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هُوَ كَلَامٌ، فَحَسَنُهُ حَسَنٌ، وَفَبِيحُهُ قَبِيحٌ». رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ.

۳۸۰۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں شعر کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا، شعر کلام ہی تو ہے۔ اچھا شعر بہتر کلام ہے اور بُرا شعر بُرا کلام ہے (دارقطنی)

۴۸۰۸- وَرَوَى الشَّافِعِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ، مُرْسَلًا.

۳۸۰۸: امام شافعی نے عروہ سے اس حدیث کو مرسلًا روایت کیا ہے۔

۴۸۰۹- (۲۶) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ نَسِيرٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْعُرْجِ — إِذْ عَرَّضَ شَاعِرٌ يُنْشِدُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خُذُوا الشَّيْطَانَ، أَوْ أَمْسِكُوا الشَّيْطَانَ، لِأَنَّهُ يَمْتَلِيءُ جَوْفَ رَجُلٍ قَبِيحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيءَ شِعْرًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۰۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دن وہ کا ذکر ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ”عرج“ علاقے میں سفر کر رہے تھے، اچانک ایک شاعر سامنے آیا، وہ اشعار کہنے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا، شیطان کو پکڑ لو یا شیطان کو روک لو۔ یقیناً ایک شخص کا پیٹ پیپ سے بھرا ہوا ہو تو (یہ پیپ) اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ اس کا پیٹ اشعار سے بھرا ہوا ہو (مسلم)

۴۸۱۰- (۲۷) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْغِنَاءُ يُبْسِتُ الْبِفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُبْسِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ». . . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۸۱۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گانا دلوں میں نفاق اُجاگر کرتا ہے جیسا کہ پانی کھیتی کو اُگاتا ہے (بہقی شعب الایمان)

۴۸۱۱- (۲۸) وَعَنْ نَافِعِ رَجِمَهُ اللَّهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي طَرِيقٍ، فَسَمِعَ بَرْقَارًا، فَوَضَعَ أَصْبَعِيهِ فِي أُذُنَيْهِ وَنَاءَ عَنِ الطَّرِيقِ إِلَى الْجَانِبِ الْآخِرِ —، ثُمَّ قَالَ لِي: «بَعْدَ أَنْ بَعُدَ: يَا نَافِعُ! هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا؟ قُلْتُ: لَا، فَرَفَعَ أَصْبَعِيهِ مِنْ أُذُنَيْهِ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَمِعَ صَوْتَ يِرَاعٍ — ، فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعَتْ . قَالَ نَافِعُ : وَكُنْتُ إِذْ ذَاكَ صَغِيرًا . رَوَاهُ أَحْمَدُ ، وَأَبُو دَاوُدَ .

۳۸۸ : نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں ابن عمرؓ کی معیت میں تھا، انہوں نے بانسری کی آواز سنی۔ چنانچہ انہوں نے اپنے دونوں کانوں میں اپنی دونوں انگلیاں ٹھونس لیں اور راستے سے ہٹ کر دوسری جانب چلنا شروع کر دیا (نافع نے کہا) کچھ دور جانے کے بعد ابن عمرؓ نے مجھ سے پوچھا، اے نافع! کیا تجھے کوئی آواز سنائی دے رہی ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا۔ اس پر انہوں نے اپنے دونوں کانوں سے انگلیاں نکال لیں اور بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، آپ نے بانسری کی آواز سنی تو آپ نے اسی طرح کیا تھا جیسا کہ میں نے کیا ہے۔ نافع نے بیان کیا کہ میں اس وقت عمر کے لحاظ سے نابالغ تھا (احمد، ابوداؤد)۔

بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ وَالْغَيْبَةِ وَالشَّتْمِ

(زبان کی حفاظت، غیبت اور گالی گلوچ سے احتراز)

الفصل الأول

۴۸۱۲ - (۱) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ يَضْمَنَ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ، أَضْمَنَ لَهُ الْجَنَّةَ»... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۳۸۱۳: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص مجھے اپنی زبان اور شرمگاہ کے بارے میں ضمانت دے گا، میں اسے جنت کی ضمانت دوں گا (بخاری) وضاحت: زبان کی ضمانت سے مقصود یہ ہے کہ قبیح باتیں نہ کی جائیں اور حرام اشیاء تناول نہ کی جائیں اور شرمگاہ کی ضمانت سے مراد شرمگاہ کو زنا وغیرہ سے محفوظ رکھنا ہے (واللہ اعلم)

۴۸۱۳ - (۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا، يَرْفَعُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا، يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا: «يَهْوِي بِهَا فِي النَّارِ أَبَعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ».

۳۸۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ ایک شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا کلمہ زبان سے نکالتا ہے حالانکہ وہ اس کو کوئی اہمیت نہیں دیتا تو اللہ تعالیٰ اس کلمہ کے کہنے پر اس کے درجات بلند فرماتا ہے اور بلاشبہ ایک شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا کلمہ کہتا ہے اور اس کو معمولی سمجھتا ہے تو اس معمولی کلمہ کی وجہ سے وہ جہنم رسید ہو گا (بخاری) نیز بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ اس کلمہ کی وجہ سے وہ مشرق اور مغرب میں جتنا فاصلہ ہے، اس سے زیادہ گہرائی تک جہنم میں گرتا ہے۔

۴۸۱۴ - (۳) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

سَبَابُ الْمُسْلِمِ فَسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۳: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے لڑائی کرنا کفر ہے (بخاری، مسلم) وضاحت: جو شخص کسی مسلمان سے لڑائی کرتا ہے اس پر کفر کا اطلاق بطور مبالغہ کے ہے تاکہ وہ اس قسم کے اقدام سے باز رہے یا یہ بطور تشبیہ کے کہا گیا ہے، اس لئے کہ کسی مسلمان سے لڑائی کرنا کسی مسلمان کا فعل نہیں ہو سکتا بلکہ کافر کا فعل ہو سکتا ہے۔ اس حدیث میں بلاشبہ مسلمانوں کے حق کو عظیم گردانا گیا ہے لیکن خوارج کا اس حدیث سے استدلال کرنا درست نہیں کہ کبیرہ گناہ کا مرتکب اسلام سے خارج ہو جاتا ہے جبکہ اس حدیث میں کفر سے مراد حقیقی کفر نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ آپس میں لڑائی کرنے سے کوئی شخص دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہو جاتا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اتَّخَذُوا مُلْحَقَاتٍ فَبِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ

ترجمہ: ”اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان کے درمیان صلح کرادیا کرو“ (الحجرات: ۹) اس آیت کریمہ میں لڑائی کرنے والے دونوں گروہوں کو مومن کہا گیا ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۱۰)

۴۸۱۵- (۴) وَفِي ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيهِ كَافِرٌ، فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدَهُمَا... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اپنے بھائی کو کافر کہتا ہے تو دونوں میں سے ایک ضرور اس کے وبال کو بھگتے گا (بخاری، مسلم)

وضاحت: اگرچہ اس حدیث کے کئی معانی بیان کیے گئے ہیں لیکن زیادہ راجح معنی یہ ہے کہ جو شخص ایسے انسان کو کافر کہتا ہے جس کے کمال اسلام کو وہ جانتا ہے اور اس کے بارے میں کسی قسم کا کچھ شک و شبہ بھی نہیں ہے تو اس صورت میں واضح ہے کہ کافر کہنے والا خود کافر ہے گویا اس نے خود ہی اپنے عقیدے کو کفر کہا۔

(تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۱۰)

۴۸۱۶- (۵) وَفِي أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَزِمُنِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ، وَلَا يَزِمِيهِ بِالْكَفْرِ إِلَّا أَرْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبَهُ كَذَلِكَ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۸۸: ابو ذر (بخاری) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کسی دوسرے شخص کو فسق یا کافر کہتا ہے تو اگر وہ شخص اس کا مستحق نہیں ہے تو اس کے کہنے کا گناہ اس کی طرف لوٹے گا (بخاری)

۴۸۱۷- (۶) وَمَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكَفْرِ، أَوْ قَالَ: عَدُوٌّ

اللہ۔ وَلَيْسَ كَذَلِكَ، إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۱۷: ابوذر (غفاری) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کسی مسلمان شخص کو کافر یا اللہ کا دشمن کہتا ہے جب کہ وہ ایسا نہیں ہے تو یہ کلمہ اس پر واپس لوٹے گا (بخاری، مسلم) ۴۸۱۸ - (۷)، ۴۸۱۹ - (۸) وَعَنْ أَنَسٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْمُسْتَبَانِ مَا قَالَا، فَعَلَى الْبَادِيءِ مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۱۸: ۳۸۱۹: انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو شخص جو ایک دوسرے کو گالی دے رہے ہوں تو اس کا گناہ اس شخص پر ہو گا جس نے ابتدا کی ہے بشرطیکہ مظلوم زیادتی نہ کرے (مسلم)

۴۸۲۰ - (۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَنْبَغِي لِصِدِّيقٍ أَنْ يَكُونَ لِعَانًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۲۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی مومن کے لئے لائق نہیں ہے کہ وہ (کسی دوسرے پر) لعنت بھیجنے والا ہو (مسلم)

۴۸۲۱ - (۱۰) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّعَانِينَ لَا يَكُونُونَ شُهَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۲۱: ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا، بلاشبہ لعنت بھیجنے والے قیامت کے دن لوگوں پر گواہ بننے والے اور سفارش کرنے والے نہیں ہوں گے (مسلم)

۴۸۲۲ - (۱۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا قَالَ الرَّجُلُ: هَلَكَ النَّاسُ؛ فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۲۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی شخص کہتا ہے کہ لوگ تباہ و برباد ہو گئے تو وہ شخص ان سب سے زیادہ تباہ و برباد ہے (مسلم)

۴۸۲۳ - (۱۲) وَصَنَّهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَتَجِدُونَ شَرَّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ، الَّذِي يَأْتِي هَوْلَاءَ بَوَّجِهِ، وَهَوْلَاءَ بَوَّجِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۲۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم قیامت کے دن تمام لوگوں سے زیادہ برا اس شخص کو پاؤ گے جو دوغلا ہے۔ ان لوگوں کے پاس کچھ بات کتا ہے اور دوسروں کے پاس کچھ کتا ہے (بخاری، مسلم)

۴۸۲۴- (۱۳) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: «نَمَامٌ».

۳۸۲۳: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا، جنت میں چنل خور داخل نہیں ہو گا۔ اور مسلم کی روایت میں لفظ ”نَمَامٌ“ ہے جبکہ دونوں کا معنی ایک ہے۔
وضاحت: چنل خور اپنی سزا پا لینے کے بعد جنت میں داخل ہو گا حدیث میں جو نفی کی گئی ہے اس سے مقصود یہ ہے کہ اس کا شمار ان لوگوں میں نہیں ہو گا جو سب سے پہلے بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔

(تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۸)

۴۸۲۵- (۱۴) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدْقًا، وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ، فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَابًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَ: «إِنَّ الصِّدْقَ بَرٌّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ. وَإِنَّ الْكَذِبَ فُجُورٌ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ».

۳۸۲۵: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم سچائی اختیار کرو اس لئے کہ سچائی نیکی کی جانب راہ دکھاتی ہے اور نیکی کام کرنا جنت کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ آدمی ہمیشہ سچی بات کرنا رہتا ہے اور سچائی کا طلب گار ہوتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ صدیق لکھا جاتا ہے اور تم جھوٹ سے کنارہ کش رہو اس لئے کہ جھوٹ نافرمانیوں کی جانب دھکیلا ہے اور نافرمانی دوزخ میں پہنچاتی ہے۔ ایک شخص ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کا طلب گار رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے نزدیک کذاب لکھا جاتا ہے (بخاری، مسلم)

اور مسلم کی روایت میں ہے، بلاشبہ سچ بولنا نیکی کام ہے اور نیکی جنت کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور جھوٹ بولنا برا کام ہے اور برا کام دوزخ کی طرف لے جاتا ہے۔

۴۸۲۶- (۱۵) وَعَنْ أُمِّ كَلثُومٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصَلِّحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُولُ خَيْرًا وَيَسْمِي خَيْرًا»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۳۶: اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو جھوٹ بول کر لوگوں کے درمیان صلح کراتا ہے، اچھی بات کہتا ہے اور اچھی بات پیش کرتا ہے۔
(بخاری، مسلم)

۴۸۲۷- (۱۶) وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا زَأَيْتُمُ الْمَدَائِحِينَ فَاحْتُوا فِي وَجُوهِهِمُ الشَّرَابَ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۴۷: مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو مبالغہ آرائی کے ساتھ تعریف کرتے ہیں تو ان کے منہ میں مٹی ڈالو (مسلم)
وضاحت: اس حدیث میں وعید مبالغہ آرائی کی حد تک تعریف کرنے والوں کے لیے ہے، ایسے لوگوں کو کچھ نہیں دینا چاہیے ورنہ کسی کی صحیح تعریف کرنا تو جائز ہے (واللہ اعلم)

۴۸۲۸- (۱۷) وَعَنِ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتْنِي رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «وَلَنْكَ قَطَعْتَ عُنُقَ أَخِيكَ» فَلَانَا «مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا لَمْ مُحَالَةً فَلْيَقُلْ: أَحْسَبُ فَلَانَا، وَاللَّهُ حَسِيبُهُ، إِنْ كَانَ يُرَى أَنَّهُ كَذَلِكَ، وَلَا يُزَكِّي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا».

۳۸۴۸: ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ایک دوسرے شخص کی تعریف کی۔ آپ نے تین مرتبہ فرمایا، تیرے لیے ہلاکت ہو تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی۔ (آپ نے فرمایا) اگر تم میں سے کوئی شخص کسی کی تعریف ضرور کرنا چاہتا ہے تو وہ کہے کہ فلاں کے بارے میں میرا یہ خیال ہے... ورنہ اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں حقیقت سے آگاہ ہے (یہ بھی اس صورت میں کہے) جب کہ وہ حقیقت میں اسے ایسا پائے لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک آپ کسی کو پاکیزہ قرار نہیں دے سکتے۔

(بخاری، مسلم)

۴۸۲۹- (۱۸) وَعَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «اتَدْرُونَ مَا الْغِيْبَةُ؟» قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُهُ». قِيلَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ؟ قَالَ: «إِنْ كَانَ فِيهِ مَا نَقُولُ فَقَدْ اغْتَبْتَهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا نَقُولُ فَقَدْ بَهْتَهُ» — رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةٍ: «إِذَا قُلْتَ لِأَخِيكَ مَا فِيهِ فَقَدْ اغْتَبْتَهُ، وَإِذَا قُلْتَ مَا لَيْسَ فِيهِ فَقَدْ بَهْتَهُ».

۳۸۴۹: ابوبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا، اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی اس کا زیادہ علم رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، تم اپنے بھائی کو ان الفاظ کے ساتھ یاد کرو جنہیں وہ پسند نہیں کرتا۔ دریافت کیا گیا کہ اگر میرے (کسی) بھائی میں

وہ ناپسندیدہ بات موجود ہو جو میں کہہ رہا ہوں تو پھر اس کے بارے میں آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اگر اس میں وہ بات موجود ہے جو تو کہہ رہا ہے تو اس صورت میں تو نے اس کی غیبت کی اور اگر اس میں وہ بات موجود نہیں جو تو کہہ رہا ہے تو اس صورت میں تو نے اس پر بہتان لگایا (مسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ اگر تو اپنے بھائی کے بارے میں وہ بات کہتا ہے جو اس میں موجود ہے تو تو اس کی غیبت کرتا ہے اور اگر تو ایسی بات کہتا ہے جو اس میں موجود نہیں ہے تو تو اس پر بہتان لگاتا ہے۔

۴۸۳۰- (۱۹) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: «إِذْنُوا لَهُ، فَيَسْ أَخُو الْعَيْشِرَةِ» فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ ﷺ فِي وَجْهِهِ وَأَبْسَطَ إِلَيْهِ. فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قُلْتَ لَهُ: كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِي وَجْهِهِ، وَأَبْسَطْتَ إِلَيْهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَتَى عَاهَدْتَنِي— فَحَاشَا؟؟ إِنْ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنَزَلَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ إِتْقَاءَ شِرِّهِ» وَفِي رِوَايَةٍ: «إِتْقَاءَ فَحِشِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۸۳۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آنے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے فرمایا: اسے اجازت دو اور فرمایا: یہ شخص اپنے قبیلہ کا برا انسان ہے۔ جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ خندہ پیشانی کے ساتھ پیش آئے اور مسکرا دیئے۔ جب وہ شخص چلا گیا تو عائشہ نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اس شخص کے بارے میں ایسے ایسے الفاظ ادا کیے تھے (پھر بھی) آپ اسے خندہ پیشانی سے ملے جب کہ آپ کے چہرہ پر مسکراہٹ بھی تھی؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اے عائشہ!) تو نے مجھے محسوس ہوا کہ میں نے والا کب پایا ہے؟ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن وہ لوگ برے مقام والے ہوں گے جنہیں لوگوں نے (ان کے) شر سے محفوظ رہنے کے لیے چھوڑ دیا ہو گا اور ایک روایت میں ہے کہ ان کی بری باتوں سے بچاؤ اختیار کرنے کے لئے چھوڑ دیا (بخاری، مسلم)

وضاحت: جو شخص آپ کے پاس حاضر ہوا تھا اس کا نام عُنَيْنُ بْنُ حَصْنٍ تھا اگرچہ یہ شخص بعد میں مسلمان ہو گیا لیکن اس وقت مسلمان نہ تھا اور آپ کے ارشاد کے مطابق اسلام لانے کے بعد بھی یہ شخص دینائے عرب میں بے وقوف سمجھا جاتا تھا۔ معلوم ہوا کہ اس قسم کے انسان کی غیبت کرنا صرف اس وقت جائز ہے جب مقصود دین اور دنیا کی بھلائی ہو (واللہ اعلم)

۴۸۳۱- (۲۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ أُمَّتٍ مُعَافَى إِلَّا الْمُجَاهِرُونَ—، وَإِنْ مِنَ الْمَجَانَةِ— أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ عَمَلًا بِاللَّيْلِ ثُمَّ يَصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللَّهُ. فَيَقُولُ: يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا، وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللَّهِ عَنْهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَذِكْرُ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ، فِي بَابِ الصِّيَافَةِ».

۳۸۳۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری تمام امت کو معافی حاصل ہو جائے گی لیکن ان لوگوں کو معافی نہیں ملے گی جو کھلم کھلا بے حیائی کرنے والے ہیں بلاشبہ یہ بد معاشی اور غنڈہ پن ہے کہ آدمی رات کو کوئی غلط کام کرے اور صبح اٹھ کر کہے 'لوگو! میں نے گزشتہ رات فلاں کام کیا.... جب کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے برے فعل پر پردہ ڈالا تھا لیکن وہ صبح اٹھ کر اللہ تعالیٰ کے پردہ کو فاش کر دیتا ہے (بخاری، مسلم)

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کہ ”جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے۔“ کا ذکر باب التیاضہ میں گذر چکا ہے۔

الفصل الثانی

۴۸۳۲- (۲۱) عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَرَكَ الْكُذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بَنِي لَهُ فِي رَبِيعِ الْجَنَّةِ -، وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بَنِي لَهُ فِي وَسْطِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ بَنِي لَهُ فِي أَعْلَاهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَكَذَلِكَ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ». وَفِي «الْمَصَابِيحِ» قَالَ: غَرِيبٌ.

دوسری فصل

۳۸۳۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے جھوٹ بولنا چھوڑ دیا حالانکہ وہ صحیح نہ تھا تو اس کے لئے جنت کے کناروں میں محل تعمیر ہو گا اور جس شخص نے جھگڑے کی بات کو چھوڑ دیا حالانکہ وہ حق پر تھا تو اس کے لئے جنت کے درمیان محل تعمیر ہو گا اور جس شخص کے اخلاق اچھے ہوئے تو اس کے لئے جنت کے بلند مقام پر محل تعمیر ہو گا (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے اور اسی طرح شرح السنہ میں ہے اور مصابیح میں ہے کہ امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔

۴۸۳۳- (۲۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَتَدْرُونَ مَا أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ؟ تَقْوَى اللَّهِ، وَحُسْنُ الْخُلُقِ. أَتَدْرُونَ مَا أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ؟ الْأَجْوَابَانِ: الْفَمُّ وَالْفَرْجُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۸۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تم جانتے ہو کہ لوگوں کو جنت میں کون سی چیز زیادہ داخل کرے گی؟ وہ اللہ کا ڈر اور بہترین اخلاق ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ لوگوں کو کثرت کے ساتھ کون سی چیز جہنم میں داخل کرے گی؟ وہ دو کھوکھلی چیزیں، زبان اور شرمگاہ ہیں۔

(ترمذی، ابن ماجہ)

۴۸۳۴- (۲۳) وَعَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
 وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَعْلَمُ مَبْلَغَهَا يَكْتُبُ اللَّهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ.
 وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنَ الشَّرِّ مَا يَعْلَمُ مَبْلَغَهَا يَكْتُبُ اللَّهُ بِهَا عَلَيْهِ سَخَطَهُ إِلَى يَوْمِ
 يَلْقَاهُ». رَوَاهُ «فِي شَرْحِ السُّنَنِ». وَرَوَى مَالِكٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ.

۳۸۳۳: بلال بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ ایک
 شخص کلمہ خیر کہتا ہے حالانکہ وہ اس کی قدر و منزلت کو نہیں جانتا تو اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کے نامہ اعمال
 میں قیامت کے دن اپنی رضا مندی ثبت فرما دیتے ہیں اور بلاشبہ ایک آدمی، بری بات زبان پر لاتا ہے جبکہ وہ اس
 کی حقیقت کو نہیں جانتا تو اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کے نامہ اعمال میں قیامت کے دن تک اپنی ناراضگی ثبت
 فرما دیتے ہیں (شرح السنہ)

نیز امام مالک، امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے اس کی مثل بیان کیا ہے۔

۴۸۳۵- (۲۴) وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَيْلٌ لِمَنْ يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ، وَيَلُ لَّهُ، وَيَلُ لَّهُ». رَوَاهُ
 أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۸۳۵: بھز بن حکیم اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا، وہ شخص تباہ و برباد ہو گیا جو لوگوں کو خوش کرنے کے لئے جھوٹ بولتا ہے۔ اس کے لئے دوزخ ہے، اس کے
 لئے دوزخ ہے (احمد، ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

۴۸۳۶- (۲۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْعَبْدَ
 لَيَقُولُ الْكَلِمَةَ لَا يَقُولُهَا إِلَّا لِيُضْحِكَ بِهِ النَّاسَ - ، يَهُوِي بِهَا أَبْعَدَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ،
 وَإِنَّهُ لَيَزِلُّ عَنْ لِسَانِهِ أَشَدَّ مِمَّا يَزِلُّ عَنْ قَدَمِهِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۸۳۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ ایک شخص
 ایک بات صرف اس لئے کہتا ہے تاکہ لوگوں کو اس سے ہنسائے، وہ شخص اس بات کی وجہ سے آسمان اور زمین
 کے درمیان کی مسافت سے زیادہ گہرے مقام میں گرایا جائے گا اور بلاشبہ آدمی اپنے پاؤں کے بھٹنے سے اتنا نہیں
 گرتا جتنا اپنی زبان کی لغزش کی وجہ سے گرتا ہے (بیہقی شعبہ ایمان)

۴۸۳۷- (۲۶) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
 «مَنْ صَمَتَ نَجًا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَالبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۸۳۷: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص

فاموش رہا، نجات پا گیا (احمد، ترمذی، دارمی، بیہقی، شعب الایمان)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں عبداللہ بن ایسہ راوی ضعیف ہے (الجرح و التعديل جلد ۵ صفحہ ۶۸۲، التاریخ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۵۷۴، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۷۵، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۱۳)

۴۸۳۸ - (۲۷) وَعَنْ عُقَبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقُلْتُ: مَا النَّجَاةُ؟ فَقَالَ: «إِمْلاكَ عَلَيْكَ لِسَانَكَ، وَلَيْسَعَكَ بَيْتُكَ، وَأَبِكْ عَلَيَّ خَطِيئَتِكَ» رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۴۸۳۸: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے دریافت کیا، نجات کیسے ہوگی؟ آپ نے فرمایا، اپنی زبان پر قابو رکھ، بلا ضرورت گھر سے نہ نکل اور اپنے گناہ پر آنسو بہا (احمد، ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں متعدد روایہ ضعیف ہیں (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۱۳)

۴۸۳۹ - (۲۸) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، رَفَعَهُ، قَالَ: «إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ، فَإِنَّ لَأَعْضَاءَ كُلِّهَا تَكْفِيرُ اللِّسَانِ، فَتَقُولُ: اتَّقِ اللَّهَ فِينَا، فَإِنَّا نَحْنُ بِكَ، فَإِنِ اسْتَقَمَّتْ اسْتَقَمْنَا، إِنْ اغْوَجَّتْ اغْوَجْنَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۸۳۹: ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہ اس حدیث کو مرفوع بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب انسان صبح کرتا ہے تو اس کے تمام اعضاء زبان کی منت سماجت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے بارے میں تجھے اللہ پاک سے ڈرنا چاہیے بلاشبہ ہم تیرے ساتھ ہیں، اگر تو درست رہے گی تو ہم بھی درست رہیں گے اور اگر تجھ میں بُڑھاپن آگیا تو ہم بھی سیدھے راستے سے ہٹ جائیں گے (ترمذی)

وضاحت: ایک حدیث میں دل کو مرکزی عضو قرار دیا گیا ہے جبکہ اس حدیث میں زبان کو مرکزی عضو کہا گیا ہے۔ مطابقت اس طرح ہے کہ زبان دل کی ترجمان ہے، جب کسی کام کی نسبت زبان کی طرف ہوگی تو یہ نسبت مجازی ہوگی جبکہ حقیقی نسبت دل کی طرف ہوتی ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۱۳)

۴۸۴۰ - (۲۹) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مِنْ حَسَنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعِينِيهِ»... رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَحْمَدُ.

۴۸۴۰: علی بن حسین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فضول باتوں کو موڑ دینا، آدمی کے اسلام کی اچھائی کی دلیل ہے (مالک، احمد)

۴۸۴۱ - (۳۰) وَرَوَاهُ أَبُو مَاجَهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ يَمَانَ» عَنْهُمَا.

۳۸۳۱: نیز ابن ماجہ نے اس حدیث کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے نیز ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں علی بن حسین اور ابو ہریرہ سے بیان کیا ہے۔

۴۸۴۲ - (۳۱) وَهَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: تَوَفَّى رَجُلٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ. فَقَالَ رَجُلٌ: آيِسِرَ بِالْجَنَّةِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَوْلَا تَذَرِينِي، فَلَعَلَّهُ تَكَلَّمَ فِيمَا لَا يَعْنِيهِ، أَوْ يَخْلُ بِمَا لَا يَنْقُصُهُ»... رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۸۳۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک صحابی فوت ہو گیا چنانچہ ایک شخص نے اس کے بارے میں کہا، تیرے لئے جنت کی خوشخبری ہو (اس کی یہ بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تو ہمیں جانتا شاید اس نے کوئی لایعنی بات کہی ہو یا اس نے اس چیز سے بخل کیا ہو جس کے خرچ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا (ترمذی)

وضاحت: بخل سے مراد صدقہ اور زکوٰۃ نہ دینا ہے، درحقیقت اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے مال میں کمی نہیں ہوتی بلکہ مال پاک ہوتا ہے اور اللہ کے فضل سے اس میں اضافہ ہوتا رہتا ہے (واللہ اعلم)

۴۸۴۳ - (۳۲) وَهَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا أَحْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ؟ قَالَ: فَأَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ وَقَالَ: «هَذَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَصَحَّحَهُ.

۳۸۳۳: سُفْيَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَقَفِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں میں نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! میرے لئے آپ سے زیادہ کس چیز سے خطرہ محسوس کرتے ہیں؟ سُفْيَانُ کہتے ہیں کہ آپ نے اپنی زبان کو پکڑا اور فرمایا، اس سے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۴۸۴۴ - (۳۳) وَهَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِثْلَ مَنْ نَتْنٍ مَا جَاءَ بِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۸۳۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی شخص جھوٹ بولتا ہے تو جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے فرشتہ اس سے ایک میل دور ہو جاتا ہے (ترمذی) وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالرحیم بن ہارون راوی متروک الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۶۰۸)

۴۸۴۵ - (۳۴) وَهَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدَةَ الْخَضْرَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «كَبُرَتْ خِيَانَةٌ أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِيثًا هُوَ لَكَ بِهِ مُصَدِّقٌ وَأَنْتَ بِهِ كَاذِبٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۸۴۵: سُفْيَانُ بْنُ أَسَدٍ حَضَرِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيَانُ كَرْتِهِ فِي مِثْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَنَةِ
أَبُو نَجْرَةَ قَالَ: سَبَّ مِنْ بِيَدِ خِيَانَتِهِ يَوْمَ كَرْتِهِ بِمَا كَانَتْ تَحْتَهُ مِنْ بَابِهَا فِي سَنَةِ
جَبَّ كَرْتِهِ تَوَجُّهُتُ بُولًا هُوَ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بقیۃ بن ولید راوی کلمہ فیہ اور اس کا اُستاد مجہول ہے (الجرح والتحلیل
جلد ۲ صفحہ ۱۷۲۸، میزان الاعتدال جلد ۱، صفحہ ۳۳، تقریب التہذیب جلد ۱، صفحہ ۱۰۵، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۱۵)
۴۸۴۶ - (۳۵) وَعَنْ عُمَارِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ ذَا
وَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا، كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ». . . رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ .

۴۸۴۶: عَمَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيَانُ كَرْتِهِ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَضْرَةِ دُنْيَا فِي دَوْلَةٍ تَمَّ
قِيَامَتِ كَرْتِهِ فِي دُنْيَا فِي كَرْتِهِ فِي دَوْلَةٍ (داری)
وضاحت: اصل کتابوں میں "لسان" کا لفظ مفرد ہے فقہاء نہیں ہے اور سُفْيَانُ ابوداؤد میں لفظ مفرد ہے اس
صورت میں ترجمہ یہ ہو گا کہ اس کی زبان آگ کی ہو گی (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۳۱۳)

۴۸۴۷ - (۳۶) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ
الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ، وَلَا بِاللَّعَّانِ، وَلَا بِالْفَاحِشِ، وَلَا بِالْبَيْدِيِّ، وَلَا بِالْتِّرْمِذِيِّ، وَالْيَهُودِيُّ فِي
شُعْبِ الْإِيمَانِ». حَؤْفَى أَخْرَجَ لَهُ: «وَالْفَاحِشِ الْبَيْدِيُّ». وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ.

۴۸۴۷: ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيَانُ كَرْتِهِ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَرْتِهِ فِي سَنَةِ
طَعْنُ كَرْتِهِ فِي سَنَةِ وَاللَّعَّانِ وَالْفَاحِشِ وَالْبَيْدِيِّ وَالْيَهُودِيُّ فِي سَنَةِ (تذوی)
یعنی شُعْبِ الْإِيمَانِ اور اس کی دوسری روایت میں "اور نہ فاحش یا تہذیبی کرنے والا ہے حیاء" کے الفاظ ہیں۔ امام
تذوی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۴۸۴۸ - (۳۷) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَكُونُ
الْمُؤْمِنُ لَعَّانًا». وَفِي رِوَايَةٍ: «لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُونَ لَعَّانًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۴۸۴۸: ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بَيَانُ كَرْتِهِ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَرْتِهِ فِي سَنَةِ
لَعْنَةُ كَرْتِهِ فِي سَنَةِ وَاللَّعَّانِ وَالْفَاحِشِ وَالْبَيْدِيُّ وَالْيَهُودِيُّ فِي سَنَةِ (تذوی)
یعنی شُعْبِ الْإِيمَانِ اور اس کی دوسری روایت میں "اور نہ فاحش یا تہذیبی کرنے والا ہے حیاء" کے الفاظ ہیں۔ امام
تذوی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں کثیر بن زید راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۰۳، تنقیح
الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۱۵)

۴۸۴۹ - (۳۸) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَلَاعَنُوا بِلَعْنَةِ اللَّهِ، وَلَا يَغْضَبِ اللَّهُ، وَلَا يَجْهَتُمْ». وَفِي رِوَايَةٍ «وَلَا بِالنَّارِ». رَوَاهُ الْيَرْمُذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۸۴۹: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم ایک دوسرے پر اللہ کی لعنت کے ساتھ بد دعا نہ کرو اور نہ یہ کہو کہ تم پر اللہ کا غضب ہو اور نہ یہ کہو کہ تم جہنمی ہو اور ایک روایت میں ہے اور نہ یہ کہو کہ تم آگ میں داخل کیے جاؤ گے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

۴۸۵۰ - (۳۹) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «وَأَنَّ الْعَبْدَ إِذَا لَعَنَ شَيْئًا صَعِدَتْ اللَّعْنَةُ إِلَى السَّمَاءِ، فَتُعَلِّقُ أَبْوَابَ السَّمَاءِ دُونَهَا، ثُمَّ تَهَيِّطُ إِلَى الْأَرْضِ فَتُعَلِّقُ أَبْوَابَهَا دُونَهَا، ثُمَّ تَأْخُذُ يَمِينًا وَشِمَالًا، فَإِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ إِلَى الذِّئْبِ لَعْنًا، فَإِنْ كَانَ لِذَلِكَ أَهْلًا، وَإِلَّا رَجَعَتْ إِلَى قَائِلِهَا» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۸۵۰: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، بلاشبہ جب کوئی شخص کسی پر لعنت بھیجتا ہے تو یہ لعنت آسمان کی جانب بلند ہوتی ہے لیکن آسمان کے دروازے اس کے لیے بند ہو جاتے ہیں پھر یہ لعنت زمین کی جانب آتی ہے زمین کے دروازے بھی اس کے لیے بند ہو جاتے ہیں بعد ازاں وہ دائیں اور بائیں جانب جانا چاہتی ہے جب وہ کوئی گزرگاہ نہیں پاتی تو اس شخص کی جانب لوٹ آتی ہے جس پر لعنت کی گئی تھی، اگر وہ شخص لعنت کا مستحق ہوتا ہے اور اگر نہیں تو لعنت کہنے والے کی طرف لوٹ آتی ہے (ابوداؤد)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مکتوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۶۳)

۴۸۵۱ - (۴۰) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا نَارَعَتُهُ الرِّيحُ - رِدَاءَهُ فَلَعَنَهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَلَا تَلْعَنُهَا فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ، وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتْ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ». رَوَاهُ الْيَرْمُذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۸۵۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ تیز ہوا ایک شخص کی چادر کو اس سے چھین رہی تھی اس نے ہوا پر لعنت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آندھی پر لعنت نہ بھیجو اس لیے کہ آندھی کو حکم دیا گیا ہے اور جو شخص کسی پر لعنت بھیجتا ہے جب کہ وہ اس کا مستحق نہیں ہوتا تو لعنت اس پر واپس آ جاتی ہے (ترمذی، ابوداؤد)

۴۸۵۲ - (۴۱) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَلَا يُبَلِّغُنِي أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِي عَنْ أَحَدٍ شَيْئًا، فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَخْرَجَ إِلَيْكُمْ وَأَنَا سَلِيمٌ الصُّدْرِ».

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۸۵۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے صحابہ کرام میں سے کوئی شخص مجھے میرے صحابہ کرام کے بارے میں کسی قسم کی غلط بات نہ پہنچائے۔ اس لیے کہ میں پسند کرتا ہوں کہ جب بھی میں تمہارے پاس آؤں تو میرا دل صاف ہو (ابوداؤد)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۴۹)

۴۸۵۳ - (۴۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةٍ كَذَا وَكَذَا - تَعْنِي قَصِيْرَةً - فَقَالَ: «لَقَدْ قُلْتَ كَلِمَةً لَوْ مَرَجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ»... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۳۸۵۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے (آپ کی بیوی) صفیہ کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ وہ ایسی ایسی ہے یعنی وہ چھوٹے قد والی ہے۔ آپ نے فرمایا، اے عائشہ! تو ایسا کلمہ زبان پر لائی ہے کہ اگر اسے سمندر کے برابر پانی میں ملایا جائے تو وہ اس پر غالب آجائے (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

۴۸۵۴ - (۴۳) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ، وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۸۵۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قبیح بات جہاں کہیں بھی ہو قابل ملامت ہے اور شرم و حیا جہاں کہیں بھی ہو باعث فخر ہے (ترمذی)

۴۸۵۵ - (۴۴) وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ مُعَاذِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ عَصَى أَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَعْمَلَهُ». - يَعْنِي مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ - . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ، لِأَنَّ خَالِدًا لَمْ يُدْرِكْ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ.

۳۸۵۵: خالد بن معدانؓ معاذ بن معدان سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو اس کے کسی گناہ پر ملامت کرتا ہے تو وہ اس وقت تک فوت نہیں ہو گا جب تک کہ وہ گناہ اس سے سرزد نہیں ہو گا لیکن اس گناہ سے مقصود وہ گناہ ہے جس سے وہ تائب ہو گیا تھا (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔ اس حدیث کی سند متصل نہیں ہے اس لیے کہ خالد راوی کی معاذ بن جبل سے ملاقات نہیں ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن حسن بن ابی یزید ہمدانی راوی ضعیف اور متروک الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۸۳، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۲۱)

۴۸۵۶- (۴۵) وَعَنْ وَائِلَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَطْهَرِ الشَّمَانَةَ لِأَخِيكَ فَيَرْحِمَهُ اللَّهُ وَيَتَّبِعِكَ». رَوَاهُ الْبِرْمَيْذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۸۵۶: وائِلہ (بن اشع لیشی) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے مسلمان بھائی کی معیبت پر خوشی کا اظہار نہ کر (اس لیے کہ خوشی کے اظہار کی صورت میں) اس پر تو اللہ تعالیٰ رحم فرمائے گا لیکن تجھے اس معیبت میں گرفتار کر دے گا (تذبی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمر بن اسماعیل راوی متروک الحدیث ہے، ابن معین نے اسے کذاب قرار دیا ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۸۲، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۲، ضعیف ترمذی صفحہ ۲۸۷)

۴۸۵۷- (۴۶) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا أُحِبُّ أَنْ يَنْحَكِبْتُ أَحَدًا— وَإِنْ لِي كَذَا وَكَذَا». رَوَاهُ الْبِرْمَيْذِيُّ وَصَحَّحَهُ.

۳۸۵۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے پسند نہیں کہ میں کسی کے قول و فعل کی نقل اتاروں اگرچہ مجھے اتنا کچھ دیا جائے (تذبی) امام ترمذی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۴۸۵۸- (۴۷) وَعَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ أَهْرَابِيُّ، فَأَنَاحَ رَاجِلَتَهُ، ثُمَّ عَقَلَهَا، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا سَلَّمَ أَتَى رَاجِلَتَهُ فَأَطْلَقَهَا، ثُمَّ رَكِبَ، ثُمَّ نَادَى: اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تُشْرِكْ فِي رَحْمَتِنَا أَحَدًا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَتَقُولُونَ هُوَ أَصْلُ أُمَّ بَيْعِرَةَ—؟ أَلَمْ تَسْمَعُوا إِلَى مَا قَالَ؟» قَالُوا: بَلَى. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

وَذَكَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ «كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا» فِي «بَابِ الْإِعْتِصَامِ» فِي الْفُصْلِ الْأَوَّلِ.

۳۸۵۸: جب نبی صلی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک وہابی شخص آیا، اس نے اپنا اونٹ بٹھایا، پھر اس کا گلٹنا رہی سے ہاندا، سبھ نبوی میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ جب نماز سے سلام پھیر کر فارغ ہوا تو اپنی سواری کے پاس آیا، اس کا گلٹنا کھولا اور اس پر سوار ہو گیا پھر اس نے ہاواز پلٹے کہا، اے اللہ! مجھ پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت کر لیکن ہماری رحمت میں کسی اور کو شریک نہ کر۔ اس کا یہ کلمہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارا کیا خیال ہے وہ زیادہ جانت والا ہے یا اس کا اونٹ زیادہ جانت والا ہے، کیا تم نے نہیں سنا جو اس نے کہا ہے؟ صحابہ کرام نے کہا بالکل سنا ہے (ابوداؤد) اور ابودھرہ سے مروی حدیث (جس میں ہے کہ) «کسی شخص کے لئے یہی گناہ بس کفایت کرتا ہے» باب

الاعتصام میں ذکر ہو چکی ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو عبد اللہ جمہی راوی مجہول ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۲۱)

الْفَضْلُ الثَّلَاثُ

۴۸۵۹ - (۴۸) هَنَّ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالَى، وَاهْتَزَلَهُ الْعَرْشُ»، رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

تیسری فصل

۳۸۵۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب فاسق شخص کی تعریف کی جاتی ہے تو رب تعالیٰ تعریف کرنے والے شخص پر ناراض ہوتے ہیں اور اس کی بے جا تعریف کرنے کے سبب عرش کانپنے لگتا ہے (بیہقی شعب الایمان)
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، علامہ عراقی نے بھی اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۶۳ تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۱۷)

۴۸۶۰ - (۴۹) وَهَنَّ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى الْخِلَالِ كُلِّهَا إِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ»... رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۳۸۶۰: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایماندار شخص میں جہلت کے لحاظ سے تمام عادات ہوتی ہیں البتہ خیانت اور کذب بیانی نہیں ہوتی (احمد نیز امام بیہقی نے اس حدیث کو شعب الایمان میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک راوی مجہول ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۱۷)

۴۸۶۱ - (۵۰) وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ .

۳۸۶۱: نیز امام بیہقی نے اس حدیث کو شعب الایمان میں سعد بن ابی وقاص سے روایت کیا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۱۷)

۴۸۶۲ - (۵۱) وَهَنَّ صَفْوَانَ بْنِ سَلِيمٍ، أَنَّهُ قَبِلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «أَيَكُونُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا؟ قَالَ: «نَعَمْ». فَقِيلَ لَهُ: «أَيَكُونُ الْمُؤْمِنُ بَخِيلًا؟ قَالَ: «نَعَمْ». فَقِيلَ: «أَيَكُونُ الْمُؤْمِنُ كَذَّابًا؟ قَالَ: «لَا». رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» مُرْسَلًا.

۳۸۶۲: صفوان بن سلیم بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا کہ کیا ایماندار

فحس طبعاً بزدل ہو سکتا ہے؟ آپ نے اثبات میں جواب دیا۔ پھر آپ سے دریافت کیا گیا کہ کیا ایماندار فحس طبعاً جھوٹ بولنے والا ہو سکتا ہے؟ آپ نے نفی میں جواب دیا (مالک) امام بیہقی نے اس حدیث کو شعب الایمان میں مرسل طور پر ذکر کیا ہے۔

۴۸۶۳ - (۵۲) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَتَمَثَّلُ فِي صُورَةِ الرَّجُلِ، فَيَأْتِي الْقَوْمَ فَيُحَدِّثُهُمْ بِالْحَدِيثِ مِنَ الْكُذِبِ فَيَتَفَرَّقُونَ؛ فَيَقُولُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ: سَمِعْتُ رَجُلًا أَعْرَفُ وَجْهَهُ وَلَا أَدْرِي مَا اسْمُهُ يُحَدِّثُ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.»

۳۸۶۳: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں شیطان کسی فحس کی شکل دھار لیتا ہے اور لوگوں کے پاس جاتا ہے، انہیں جھوٹی باتیں بتاتا ہے۔ لوگ جب اس مجلس سے منتشر ہو جاتے ہیں تو ان میں سے ایک فحس کتا ہے کہ میں نے ایک فحس سے سنا ہے جس کے چرے سے تو میں آشنا ہوں لیکن اس کے نام سے بے خبر ہوں وہ فلاں فلاں بات بتاتا تھا (مسلم)

وضاحت: اس حدیث کے مفہوم سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی فحس بظاہر احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتا ہے لیکن حقیقتاً وہ کذب بیانی سے کام لیتا ہے۔ یہ کذب نہایت ہیچ قسم کا کذب ہے بلکہ کفر ہے۔ ہر کہنے والے کی بات کو صحیح تسلیم نہیں کرنا چاہیے بلکہ چھان بین کرنی چاہیے کہ وہ فحس ہیچ کہہ رہا ہے یا غلط نسبت کر رہا ہے، تحقیق کے بعد نقل کرنا مناسب ہے۔ اس مضمون کی ایک حدیث ہے کہ کسی فحس کے جھوٹا ہونے کے لئے بس یہی بات کافی ہے کہ وہ جو بات سنتا ہے وہ آگے سے بیان کرتا ہے (مرقات جلد ۹ صفحہ ۲۱۱)

۴۸۶۴ - (۵۳) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ، قَالَ: آتَيْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَوَجَدْتُهُ فِي الْمَسْجِدِ مُخْتَبِئًا بِكِسَاءٍ أَسْوَدَ وَحَدَهُ. فَقُلْتُ: يَا أَبَا ذَرٍّ! مَا هَذِهِ الْوَحْدَةُ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِنَ جَلِيسِ السُّوءِ، وَالْجَلِيسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِنَ الْوَحْدَةِ وَإِمْلَاءُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِنَ السُّكُوتِ، وَالسُّكُوتُ خَيْرٌ مِنَ إِمْلَاءِ الشَّرِّ.»

۳۸۶۳: عمران بن حطان بیان کرتے ہیں کہ میں ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، میں نے انہیں مسجد میں پایا، وہ اکیلے سیاہ چادر لپیٹے ہوئے تھے۔ میں نے دریافت کیا، اے ابوذر! یہ تمہاری کیسی ہے؟ انہوں نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا، تمہاری برے ہم نشین سے بہتر ہے اور اچھا ہم نشین تمہاری سے بہتر ہے اور اچھی باتیں تحریر کرنا خاموشی سے بہتر ہے اور خاموش رہنا بری باتوں کے تحریر کرانے سے بہتر ہے (بیہقی شعب الایمان)

۴۸۶۵ - (۵۴) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَقَامُ الرَّجُلِ بِالصَّمْتِ أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّينَ سَنَةً.»

۳۸۶۵: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی شخص کا خاموش رہنا ساٹھ سال کی عبادت سے افضل ہے (یعنی شُعب الایمان)

۴۸۶۶- (۵۵) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرْتُ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ إِلَى أَنْ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَوْصِنِي قَالَ: «أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ، فَإِنَّهُ أَزِينٌ لِأَمْرِكَ كُلِّهِ» قُلْتُ: زِدْنِي قَالَ: «عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَإِنَّهُ ذَكَرٌ لَكَ فِي السَّمَاءِ، وَنُورٌ لَكَ فِي الْأَرْضِ». قُلْتُ: زِدْنِي. قَالَ: «عَلَيْكَ بِطَوْلِ الصَّمْتِ -، فَإِنَّهُ مَطْرَدَةٌ لِلشَّيْطَانِ وَعَوْنٌ لَكَ عَلَى أَمْرٍ دِينِكَ» قُلْتُ: زِدْنِي. قَالَ: «إِيَّاكَ وَكَثْرَةَ الصَّحْحِ، فَإِنَّهُ يُمَيِّتُ الْقَلْبَ، وَيَذْهَبُ بِنُورِ الْوَجْهِ» - قُلْتُ: زِدْنِي. قَالَ: «قُلِ الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا». قُلْتُ: زِدْنِي. قَالَ: «لَا تَخَفْ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَأَيِّمٍ». قُلْتُ: زِدْنِي. قَالَ: «لِيَحْجُزَكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ».

۳۸۶۶: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا پھر ابوذر نے طویل حدیث بیان کی یہاں تک کہ بتایا میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مجھے وصیت فرمائیے؟ آپ نے فرمایا، میں تجھے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا ڈر تیرے تمام کاموں کو زینت بخش دے گا۔ میں نے عرض کیا، مجھے اور وصیت فرمائیں؟ آپ نے فرمایا، تجھے قرآن پاک کی تلاوت اور اللہ عزوجل کے ذکر میں مصروف رہنا چاہیے اس سے آسمانوں میں تیرا تذکرہ ہو گا اور زمین میں تجھے روشنی عطا ہو گی۔ میں نے عرض کیا، مجھے اور وصیت فرمائیں؟ آپ نے فرمایا، تجھے زیادہ خاموش رہنا چاہیے اس سے شیطان تجھ سے بھاگ جائے گا اور تجھے تیرے دینی امور میں مدد حاصل ہو گی۔ میں نے عرض کیا، مجھے مزید وصیت فرمائیں؟ آپ نے فرمایا، تجھے زیادہ ہنسنے سے بچنا چاہیے اس لیے کہ زیادہ ہنسا دل کو غافل کر دیتا ہے اور چہرے کی رونق کو ختم کر دیتا ہے۔ میں نے عرض کیا، مجھے مزید وصیت فرمائیں؟ آپ نے فرمایا، سچی بات کہہ، اگرچہ تلخ ہی کیوں نہ ہو۔ میں نے عرض کیا، مزید وصیت فرمائیں؟ آپ نے فرمایا، اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے ہرگز نہ ڈر۔ میں نے عرض کیا، مجھے مزید وصیت فرمائیں؟ آپ نے فرمایا، تجھے اپنی خامیوں کا علم ہے، اس وجہ سے لوگوں کو برا بھلا نہ کہہ (بلکہ اپنی فکر کر) (یعنی شُعب الایمان)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس حدیث کے تمام طرق میں کلام ہے نیز اس کی سند میں ابراہیم بن ہشام راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۷۲، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۱۷)

۴۸۶۷- (۵۶) وَعَنْ أَنَسِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! أَلَا أَدُلُّكَ عَلَىٰ خَصْلَتَيْنِ هُمَا أَخْفُ عَلَى الظَّهِيرِ -، وَأَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ؟» قَالَ: قُلْتُ: بَلَى. قَالَ: «طَوْلُ الصَّمْتِ، وَحُسْنُ الْخُلُقِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهِمَا».

۳۸۶۷: انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، اے ابوذر! کیا میں تجھے ایسی دو باتیں نہ بتاؤں جو (عمل کے لحاظ سے) خفیہ ہیں اور وزن کے لحاظ سے ثقیل ہیں؟ (ابوذر کہتے ہیں) میں نے عرض کیا، ضرور بتائیں۔ آپ نے فرمایا، وہ زیادہ خاموشی اور حُسنِ علق ہے، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، لوگ جو عمل کرتے ہیں ان میں سے کوئی بھی ان دونوں کے برابر نہیں۔

(بیہقی شُعَبُ الْإِيمَانِ)

۴۸۶۸ - (۵۷) وَفَن عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِأَبِي بَكْرٍ وَهُوَ يَلْعَنُ بَعْضَ رَقِيبِهِ، فَالْتَمَتَ إِلَيْهِ فَقَالَ: «لَعَانَيْنِ وَصَلِدَيْقَيْنِ؟ كَلَّا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ» - فَأَعْتَقَ أَبُو بَكْرٍ يَوْمَئِذٍ بَعْضَ رَقِيبِهِ، ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: لَا أَعْسُدُ. رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الْحُمْسَةَ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۸۶۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر کے پاس سے گزرے، ابو بکر اپنے کسی غلام کو لعن طعن کر رہے تھے۔ آپ نے ابو بکر کی طرف التفات کیا اور فرمایا، تعجب ہے! لعنت کرنے والا اور صدیق؟ ہرگز نہیں، کعبہ کے رب کی قسم! یعنی دونوں وصف جمع نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ ابو بکر نے اُس دن اپنے بعض غلاموں کو آزاد کر دیا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ آئندہ میں ایسا نہیں کروں گا (بیہقی شُعَبُ الْإِيمَانِ)

۴۸۶۹ - (۵۸) وَفَن أَسْلَمَ، قَالَ: إِنْ عُمَرَ دَخَلَ يَوْمًا عَلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَهُوَ يَجِدُ لِسَانَهُ. فَقَالَ عُمَرُ: مَهْ، غَفَرَ اللَّهُ لَكَ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ: إِنْ هَذَا أَوْزَدَنِي الْمَوَارِدَ... زَوَاهُ مَالِكٌ.

۳۸۶۹: اسلم بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ ایک دن ابو بکر صدیق کے پاس گئے جب کہ وہ اپنی زبان کھینچ رہے تھے۔ عمر نے کہا، چھوڑ دو! اللہ تعالیٰ نے آپ کے گناہ معاف کر دیئے ہیں۔ ابو بکر نے جواب دیا، زبان ہی نے مجھے ہلاکتوں میں داخل کیا ہے (مالک)

۴۸۷۰ - (۵۹) وَفَن عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «وَأَصْمَمُوا إِلَيَّ يَسْتَأْمِنُونَ أَنْفُسِكُمْ أَصْمَمُوا لَكُمْ الْخَنَةَ: أَصْدَقُوا إِذَا حَدَّثْتُمْ، وَأَوْفُوا إِذَا وَعَدْتُمْ، وَأَدُّوا إِذَا اتَّيَسَّمْتُمْ، وَاحْفَظُوا فُرُوجَكُمْ، وَغَضُّوا أَبْصَارَكُمْ، وَكَفُّوا أَيْدِيَكُمْ».

۳۸۷۰: عبادة بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم اپنے بارے میں مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو، میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا۔ جب بات کرو تو سچی کرو، جب وعدہ کرو تو ایفا کرو، جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو لوٹا کر دو، اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو، اپنی نگاہوں کو نیچا رکھو اور اپنے

ہاتھوں کو (ظلم سے) روکے رکھو (احمر، بیہقی شعب الایمان)
وضاحت: اس حدیث کی سند منقطع ہے، مطلب راوی کا عہدہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔
(تلخیص الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۸)

۴۸۷۱- (۶۰) ۴۸۷۲- (۶۱) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ، وَأَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «خِيَارُ عِبَادِ اللَّهِ الَّذِينَ إِذَا رُؤُوا ذُكِرَ اللَّهُ. وَشِرَارُ عِبَادِ اللَّهِ الْمَشَاوُونَ بِالنَّمِيمَةِ، وَالْمَفْرُقُونَ بَيْنَ الْأَجْبَةِ، الْبَاغُونَ الْبِرَاءَ الْعَنَتِ... رَوَاهُمَا أَحْمَدُ، وَابْنُ بَيْهَقٍ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۸۷۲: ۳۸۷۱: عبدالرحمان بن غنم اور اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کے بہترین بندے وہ ہیں کہ جب ان کو دیکھا جاتا ہے تو اللہ یاد آتا ہے اور اللہ کے بدترین بندے وہ ہیں جو چغل خوری کرتے ہیں، دوستوں میں جدائی ڈالتے ہیں اور بے عیب لوگوں کو تنگ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ (احمر، بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شہین حوشب راوی حکم فیہ ہے (التاریخ الکبیر جلد ۲ صفحہ ۲۷۳۰، المرجح والتحریر جلد ۳ صفحہ ۳۸۸، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۸۳، تلخیص الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۸)

۴۸۷۳- (۶۲) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلَيْنِ صَلَّيَا صَلَاةَ الظُّهْرِ أَوْ العَصْرِ، وَكَانَا صَائِمَيْنِ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ قَالَ: «أَعِيدَا وَضُوءَ كَمَا وَصَلَاتُكُمَا، وَامْضِيَا فِي صَوْمِكُمَا، وَأَقْضِيَاهُ يَوْمًا آخَرَ». قَالَ: لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «أَعْتَبْتُمْ فَلَانَا».

۳۸۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت بیان کرتے ہیں کہ دو آدمیوں نے ظہر یا عصر کی نماز ادا کی اور وہ دونوں روزے سے تھے، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے (ان دونوں کے بارے میں) فرمایا، تم وضو اور نماز دہراؤ (البتہ) روزہ رکھے رہو اور کسی دوسرے دن میں اس کی تھا دو۔ انہوں نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کس لیے؟ آپ نے فرمایا، تم نے فلاں انسان کی غیبت کی ہے۔

(بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند مطوم نہیں ہو سکی البتہ اس حدیث کے متن سے اس حدیث کے ضعف کا پتہ چلتا ہے۔ (تلخیص الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۸)

۴۸۷۴- (۶۳) ۴۸۷۵- (۶۴) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَجَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْغَيْبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزَّانَا». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ الْغَيْبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزَّانَا؟ قَالَ: «إِنَّ الرَّجُلَ لِيَزْنِي فَيَتُوبُ، فَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِ» - وَفِي رِوَايَةٍ: «فَيَتُوبُ فَيَغْفِرُ اللَّهُ لَهُ، وَإِنْ

صَاحِبِ الْغَيْبَةِ لَا يُغْفَرُ لَهُ حَتَّى يَغْفِرَهَا لَهُ صَاحِبُهُ».

۳۸۷۳: ۳۸۷۵: ابوسعید خدری اور جابر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، غیبتِ زنا سے بھی سخت (گناہ) ہے۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول! غیبتِ زنا سے سخت (گناہ) کیسے ہے؟ آپ نے فرمایا، ایک شخص زنا کرتا ہے پھر وہ توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے اور اسے معاف کر دیتا ہے لیکن غیبت کرنے والے شخص کو اس وقت تک معافی نہیں ملتی جب تک کہ وہ شخص معاف نہ کرے جس کی غیبت کی ہے (بیہقی شعب الایمان)

۴۸۷۶ - (۶۵) وَفِي رَوَايَةِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «صَاحِبُ الزِّنَا يَتُوبُ، وَصَاحِبُ الْغَيْبَةِ لَيْسَ لَهُ تَوْبَةٌ»... رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۸۷۶: نیز انس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا، زانی کے لئے توبہ ہے جب کہ غیبت کرنے والے شخص کے لئے توبہ نہیں ہے (بیہقی شعب الایمان)
وضاحت: اس حدیث کے تمام طرق ضعیف ہیں (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۱۹)

۴۸۷۷ - (۶۶) وَعَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ مِنْ كَفَّارَةٍ الْغَيْبَةِ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لِمَنْ اغْتَبْتَهُ، تَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ» وَقَالَ: فِي هَذَا الْأَسْنَادِ ضَعْفٌ.

۳۸۷۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ آپ نے جس شخص کی غیبت کی ہے اس کے لئے مغفرت کی دعا یوں کریں، اے اللہ! ہمیں اور اس کو معاف فرما (بیہقی فی الدعوات الکبیر) امام بیہقی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبسہ بن سلیمان کوئی راوی متروک الحدیث ہے نیز اس حدیث کی سند کے تمام طرق ضعیف ہیں (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۱۹)

بَابُ الْوَعْدِ (وعدے کی اہمیت)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۴۸۷۸- (۱) عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا مَاتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَجَاءَ أَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ — فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَيْنٌ، أَوْ كَانَتْ لَهُ قِبَلَهُ عِدَّةٌ فَلْيَأْتِنَا. قَالَ جَابِرٌ: فَقُلْتُ: وَعَدَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُعْطِينِي هَكَذَا، وَهَكَذَا، وَهَكَذَا. فَسَطَّ يَدِيهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالَ جَابِرٌ: فَحَتَّابِي حَتِيَّةً، فَعَدَدْتُهَا فَاذَاهِيَ خَمْسِمِائَةٍ، وَقَالَ: خُذْ مِثْلَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۳۸۷۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے اور ابو بکر کے پاس علاء بن حضرمی کی طرف سے مال آیا تو ابو بکر نے اعلان کیا کہ جس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قرض لیا ہے یا آپ نے اس سے کوئی وعدہ کیا ہے تو وہ ہمارے پاس آئے۔ جابر نے بیان کیا میں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ آپ مجھے اتنا اتنا (مال) دیں گے، آپ نے تین بار اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیلا دیا تھا۔ جابر نے بیان کیا کہ ابو بکر نے مجھے دونوں ہاتھ بھر کر ایک بار مال دیا میں نے اس کو شمار کیا تو وہ پانچ سو تھا اور ابو بکر نے کہا اس سے دو گنا (اور) لے (بخاری، مسلم)

وضاحت: علاء بن حضرمی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین کا گورنر مقرر کیا تھا آپ کی وفات کے بعد ابو بکر نے انہیں اسی منصب پر قائم رکھا۔ انہوں نے وہاں سے ابو بکر کی خدمت میں مال بھیجا تھا۔ معلوم ہوا کہ فوت شدہ کے قرضہ کو ادا کرنا اور اس کے وعدے کا ایفاء کرنا مستحب ہے۔ یہ وارث اور غیر وارث دونوں کر سکتے ہیں۔ (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۱۹)

الْفَصْلُ الثَّانِي

۴۸۷۹- (۲) عَنْ أَبِي جَحِيْفَةَ —، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَيَّضًا قَدْ شَابَ، وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ، وَأَمْرٌ لَنَا بِثَلَاثَةِ عَشَرَ قَلْوَصًا —، فَذَهَبْنَا نَقْبِضُهَا، فَاتَانَا مَوْتُهُ. فَلَمْ

يُعْطُونَا شَيْئًا. فَلَمَّا قَامَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عِدَةٌ فَلْيَجِيءْ، فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَاخْبَرْتُهُ، فَأَمَرَ لَنَا بِهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۴۸۷۹: ابوجعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ گورے رنگ کے تھے، پھلپا شروع ہو چکا تھا اور حسن بن علی آپ کے ساتھ مشاہدہ تھے۔ آپ نے ہمیں تمہرے اونٹ دینے کا حکم دیا چنانچہ ہم اونٹ لینے کے لئے گئے تو ہمیں آپ کی وفات کی خبر پہنچی، ہمیں کچھ نہ ملا۔ جب ابوبکر خلیفہ بنے تو انہوں نے اعلان کیا کہ جس شخص سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ وعدہ کر رکھا ہے وہ ہمارے پاس آئے چنانچہ میں ابوبکر کے پاس پہنچا اور میں نے انہیں یہ بات بتائی تو انہوں نے ہمیں اونٹ عطا کرنے کا حکم دیا (ترمذی)

۴۸۸۰ - (۳) وَقَدْ عَنَدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْعَسْمَاءِ، قَالَ: بَاتَيْتُ - النَّبِيَّ ﷺ قَبْلَ أَنْ يُبْعَثَ، وَبَيَّيْتُ لَهُ بَيْتَهُ - ، فَوَعَدْتُهُ أَنْ آيْتَهُ بِهَا فِي مَكَانِهِ، فَتَسَيَّتُ، فَذَكَرْتُ بَعْدَ ثَلَاثِ، فَإِذَا هُوَ فِي مَكَانِهِ، فَقَالَ: «لَقَدْ شَقَقْتُ عَلَيَّ - ، أَنَا هَهُنَا مُنْذُ ثَلَاثِ أَنْتَظِرُكَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۸۸۰: عبد اللہ بن ابی عسماء بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ کی بھت سے قبل آپ سے کوئی چیز خریدی، آپ کی رقم کا (صیری طرف) کچھ ہوا رہ گیا۔ اس کا میں نے آپ سے وعدہ کیا کہ میں آپ کے پاس اسی جگہ لاتا ہوں لیکن میں بھول گیا تین روز کے بعد مجھے یاد آیا تو دیکھا کہ آپ اسی جگہ تھے۔ آپ نے فرمایا: تو نے مجھے سختی میں ڈالا، تین روز سے حیرا انتظار کر رہا ہوں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبد اللہ بن ابی الحارث راوی قابلِ حجت نہیں ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۳، مشکوٰۃ علامہ اہلبائی جلد ۳ صفحہ ۷۸)

۴۸۸۱ - (۴) وَقَدْ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: وَإِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ أَخَاهُ وَمِنْ بَيْتِهِ أَنْ يَفِيَّ لَهُ، فَلَمْ يَفِ وَلَمْ يَجِيءْ لِلْمِعَادِ - ، فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۴۸۸۱: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے (سلمان) بھائی سے وعدہ کرتا ہے کہ اس کی نیت یہ ہے کہ وہ وعدہ پورا کرے گا لیکن (باہر مجبوی) اُس نے وعدہ پورا نہیں کیا یا وہ وعدہ کے مطابق نہیں آیا تو اس پر کچھ گناہ نہیں (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ اہلبائی جلد ۳ صفحہ ۷۸، ضعیف ترمذی صفحہ ۳۰۳)

۴۸۸۲ - (۵) وَقَدْ عَنَدَ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَعَيْتُنِي أُمَّيَ يَوْمًا

وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَاعِدٌ فِي بَيْتِنَا، فَقَالَتْ: هَا - تَعَالَ أُعْطِيكَ - . فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أَرَدْتِ أَنْ تُعْطِيَهُ؟» قَالَتْ: أَرَدْتُ أَنْ أُعْطِيَهُ تَمْرًا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمَا إِنَّكَ لَوَلَّمْتِ نُعْطِيَهُ - شَيْئًا كَيْبَتْ عَلَيْكَ كَذِبَةٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» .

۳۸۸۲: عبد اللہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ نے مجھے بلایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف فرما تھے۔ والدہ نے کہا 'آؤ میں تمہیں کچھ دینا چاہتی ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا 'آپ سے کیا دینا چاہتی تمہیں؟ انہوں نے جواب دیا 'میں اسے کھجور دینے کا ارادہ رکھتی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'خبردار! اگر تو اسے کوئی چیز نہ دیتی تو میرے نامہ اعمال میں ایک جھوٹ لکھ دیا جاتا (ابوداؤد، بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: عبد اللہ بن عامر رضی اللہ عنہ آپ کی زندگی میں پیدا ہوئے لیکن انہوں نے آپ سے کچھ سنا نہیں نیز اس حدیث کی سند میں ایک راوی مجہول ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۲۰)۔

۴۸۸۳- (۶) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ وَعَدَ رَجُلًا فَلَمْ يَأْتِ أَحَدَهُمَا إِلَى وَقْتِ الصَّلَاةِ - ، وَذَهَبَ الَّذِي جَاءَ لِيُصَلِّيَ - ، فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ». رَوَاهُ رِزِينَ.

۳۸۸۳: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'جو شخص کسی شخص سے وعدہ کرتا ہے اور نماز کے وقت تک ان میں سے ایک نہیں آتا اور آنے کا وعدہ کرنے والا نماز ادا کرنے کے لئے چلا جاتا ہے تو اس پر کچھ گناہ نہیں ہے (رزین)

وضاحت: رزین کے روایت کردہ الفاظ سے یہ حدیث نہیں ملی البتہ زید بن ارقم کی حدیث اور الفاظ کے ساتھ دوسری فصل میں گزر چکی ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۲۰)

بَابُ الْمَزَاحِ

(مزاح و خوش طبعی کرنا)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۴۸۸۴ - (۱) عَنْ أَنَسٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : إِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لِيُخَالِطَنَا حَتَّى يَقُولَ لِأَخِي لِي صَغِيرٍ : « يَا أَبَا عُمَيْرٍ - ! مَا فَعَلَ النَّعْمِيُّ - ؟ » كَانَ لَهُ نُغَيْرٌ يَلْعَبُ بِهِ فَمَاتَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

پہلی فصل

۴۸۸۴ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے کھل کر رہتے۔ یہاں تک کہ میرے چھوٹے بھائی سے کہتے، اے ابو عمیر! بلبل کو کیا ہوا؟ ابو عمیر کی ایک بلبل تھی جس کے ساتھ وہ کھیلا کرتا تھا اور وہ مرگئی تھی (بخاری، مسلم)

وضاحت : رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عمیر سے اس لئے کہا کہ جب ابو عمیر کی بلبل مرگئی تو اس کے مرنے پر وہ غمزہ ہو گیا تھا تو آپ نے اس کا غم دور کرنے کی خاطر اس سے خوش طبعی کرتے ہوئے ایسا کہا تاکہ اس کا غم دور ہو جائے۔ معلوم ہوا کہ چھوٹے بچوں کے ساتھ اس قسم کی خوش طبعی کرنا درست ہے۔

(تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۲۰)

الْفَصْلُ الثَّانِي

۴۸۸۵ - (۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّكَ تُدَاعِبُنَا . قَالَ : « إِنِّي لَا أَقُولُ إِلَّا حَقًّا » - . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

دوسری فصل

۴۸۸۵ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں صحابہ کرام نے (تجرب کے ساتھ) اس بات کا اظہار کیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ تو ہمارے ساتھ ہنسی مذاق بھی کر لیتے ہیں؟ آپ نے وضاحت کی کہ میں ہنسی مذاق میں بھی صرف سچی بات کہتا ہوں (ترمذی)

وضاحت : سعید مقبری کی ابو ہریرہ سے مروی یہ حدیث مرسل ہے نیز اسامہ بن زید لیشی راوی مختلف فیہ ہے

(میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۱۷۴، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۲۱)

۴۸۸۶ - (۳) وَعَنْ أَنَسٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ - ،
فَقَالَ : « إِنِّي حَامِلُكَ عَلَيَّ وَلِدٌ نَاقَةٌ ؟ » - فَقَالَ : مَا أَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :
« وَهَلْ تَلِدُ الْإِبِلُ إِلَّا التَّوْقُ ؟ » . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَأَبُو دَاوُدَ .

۴۸۸۶ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری کا
مطالعہ کیا؟ آپ نے فرمایا: میں تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کراؤں گا۔ اس نے کہا: اونٹنی کا بچہ میرے کس کام کا؟
(اس کا وہم دور کرتے ہوئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب اونٹ، اونٹنیوں کے بچے ہیں۔

(ترمذی، ابوداؤد)

۴۸۸۷ - (۴) وَعَنْهُ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ : « يَا ذَا الْأُدْنَيْنِ ! » - . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ - ،
وَالْتِّرْمِذِيُّ .

۴۸۸۷ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ خوش طبعی
کرتے ہوئے اسے دوکانوں والا کہہ کر پکارا (ابوداؤد، ترمذی)

۴۸۸۸ - (۵) وَعَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ لِامْرَأَةٍ عَجُوزٍ : « إِنَّهُ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَجُوزٌ »
فَقَالَتْ : وَمَا لِهُنَّ ؟ وَكَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ . فَقَالَ لَهَا : « أَمَا تَقْرئين الْقُرْآنَ ؟ » « إِنَّا أَنْشَأْنَا هُنَّ
إِنْشَاءً . فَجَعَلْنَا هُنَّ أَبْكَارًا » - . رَوَاهُ رِزِينَ . وَفِي « شَرْحِ السَّنَةِ » بِلَفْظِ « الْمَصَابِيحِ » .

۴۸۸۸ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھی عورت سے کہا کہ جنت
میں کوئی بوڑھی عورت نہیں جائے گی۔ اس نے دریافت کیا، کیا وجہ کہ وہ جنت میں نہیں جائے گی؟ وہ عورت
قرآن پاک پڑھی ہوئی تھی چنانچہ آپ نے اس سے فرمایا، کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا ہے؟ (ارشاد باری تعالیٰ ہے)
”ہم نے حوروں کو پیدا کیا تو ان کو کنواریاں بنایا“ (رزین) اور شرح السنۃ میں مصابیح کے الفاظ ہیں۔

وضاحت : ان الفاظ سے روایت نہیں ملی البتہ ”ترمذی“ میں حسن بصری سے اس مضمون کی ایک مرسل
روایت ہے لیکن اس کی سند میں کلام ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳۲۱ صفحہ ۳۲۱)

۴۸۸۹ - (۶) وَعَنْهُ ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ اسْمُهُ زَاهِرَ بْنَ حِرَامٍ ، وَكَانَ يَهْدِي
لِلنَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْبَادِيَةِ ، فَبَجَّهَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : « إِنَّ زَاهِرًا
بَادِيَتَنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوهُ » - . وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّهُ ، وَكَانَ دَمِيمًا . فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ يَوْمًا وَهُوَ
يَبِيعُ مَتَاعَهُ ، فَاحْتَضَنَهُ مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ لَا يُبْصِرُهُ . فَقَالَ : أَرْسِلْنِي ، مَنْ هَذَا ؟ فَالْتَفَتَ فَعَرَفَ
النَّبِيَّ ﷺ ، فَجَعَلَ لَا يَأْلُو مَا أَلْزَقَ ظَهْرَهُ بِصَدْرِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ عَرَفَهُ ، وَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ
يَقُولُ : « مَنْ يَشْتَرِي الْعَبْدَ ؟ » فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِذَا وَاللَّهِ تَجِدْتَنِي كَأَسِيدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ :
« لَكِنَّ عِنْدَ اللَّهِ لَسْتُ بِكَأَسِيدٍ » رَوَاهُ فِي « شَرْحِ السَّنَةِ » .

۴۸۸۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رسالتی انسان کا نام ظاہرین حرام تھا، وہ شخص جنگل سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تخائف لاتا تھا اور جب وہ شخص (واپس) جانے کا ارادہ کرتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے (شہری سامان ضرورت کے مطابق) دیا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس میں کچھ شک نہیں کہ ”ظاہر“ جنگل میں ہمارا کارندہ ہے اور ہم شہر میں اس کے کارندے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس سے محبت فرماتے تھے، اگرچہ وہ بد صورت تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز تشریف لائے جبکہ وہ اپنا سامان بیچ رہا تھا تو آپ نے اس کو پیچھے سے اپنے بازوؤں کے حصار میں لے لیا مگر اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا تھا چنانچہ اس نے پکارا، مجھے چھوڑو! کون ہے؟ اس نے آپ کی طرف مڑ کر دیکھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا چنانچہ وہ پورا زور لگائے لگا کہ اپنی کمر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے کے ساتھ ملائے رکھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پکارنے لگے اس غلام کو کون خریدے گا؟ اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول اللہ کی قسم! اگر آپ مجھے پیچھے سے تو بہت کم قیمت ملے گی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا، البتہ اللہ کے ہاں تو بے قیمت نہیں ہے (شرح السنہ)

۴۸۹۰ - (۷) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ الْأَشَجَعِيِّ، قَالَ: آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ بُبُوكَ، وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمَ —، فَسَلَّمْتُ، فَرَدَّ عَلَيَّ، وَقَالَ: «أَدْخُلْ» فَقُلْتُ: أَكَلَيْتَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «كُلُّكَ»، فَدَخَلْتُ. قَالَ عُمُتَانُ بْنُ أَبِي الْعَاتِكَةِ: إِنَّمَا قَالَ: «أَدْخُلْ كَلَيْتَا مِنْ صِغَرِ الْقُبَّةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۸۹۰: عوف بن مالک اشجعی بیان کرتے ہیں کہ میں جنگِ بوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ پھڑے کے خیمے میں تشریف فرما تھے، میں نے سلام کیا۔ آپ نے میرے سلام کا جواب دیا اور فرمایا، اندر آ جاؤ۔ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کیا میں سارے کا سارا آ جاؤں؟ آپ نے فرمایا، تمام کا تمام۔ چنانچہ میں اندر آ گیا۔ عثمان بن ابی العاتکہ نے بیان کیا کہ اس شخص نے خیمے کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے کہا کہ میں سارے کا سارا داخل ہو جاؤں (ابوداؤد)

۴۸۹۱ - (۸) وَعَنْ الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِيًا، فَلَمَّا دَخَلَ تَنَاوَلَهَا لِيَلْطِمَهَا وَقَالَ: لَا أَرَاكَ تَرْفَعِينَ صَوْتَكِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْجُرُهُ —، وَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُغَضَّبًا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ: «كَيْفَ رَأَيْتَنِي أَنْفَذْتُكَ مِنَ الرَّجُلِ؟». قَالَتْ: فَمَكَثَ أَبُو بَكْرٍ آيَاتًا، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ فَوَجَدَهُمَا قَدْ اضْطَلَحَا، فَقَالَ لَهُمَا: ادْخِلَانِي فِي سَلِيمِكُمَا كَمَا ادْخَلْتُمَانِي فِي حَرْبِكُمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «قَدْ فَعَلْنَا، قَدْ فَعَلْنَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۸۹۱: ثعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب

کی۔ ابوبکر نے عائشہ کی بلند آواز سنی جب وہ اندر گئے تو انہوں نے عائشہ کو طمانچہ مارنا چاہا اور کہا 'میں (پھر) نہ دیکھوں کہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی آواز کو بلند کرتی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر کو روک رہے تھے۔ ابوبکر ناراض ہو کر باہر چلے گئے جب ابوبکر باہر گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'عائشہ میرا کیا خیال ہے، میں نے تجھے امن سے بچا لیا؟ راوی نے بیان کیا 'ابوبکر نے چند دن کے بعد پھر (اندر آنے کی) اجازت طلب کی تو ابوبکر نے دیکھا کہ ان دونوں میں صلح ہے، انہوں نے دونوں سے کہا کہ آپ مجھے اپنی صلح میں بھی شریک کریں جیسا کہ آپ نے مجھے اپنی لڑائی میں شریک کیا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'ہم نے آپ کو شریک کر لیا، ہم نے آپ کو شریک کر لیا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یونس بن بکر کوئی راوی ضعیف ہے۔ (الجرح والتعديل جلد ۵ صفحہ ۳۰۷)
تذیب التذیب جلد ۶ صفحہ ۲۱۷، تنقیح الرواة جلد ۲ صفحہ ۳۲۲

۴۸۹۳ - (۹) وَهَنَّ ابْنُ عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : وَلَا تُمَارِ أَخَاكَ ، وَلَا تُمَارِضْهُ ، وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلَفْهُ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَقَالَ : هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ .
وَهَذَا الْبَابُ خَالَ عَنِ الْفَصْلِ الثَّلَاثِ .

۳۸۹۳ : ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا 'اپنے (مسلمان) بھائی سے بھگڑا نہ کر، نہ اس سے انہی مذاق کر اور نہ ہی اس سے وعدہ خلافی کہ۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے (ترمذی)
وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں یث بن ابی سلیم کوئی راوی کو جوہر علماء نے ضعیف قرار دیا ہے (الاعمال و معارف الرجال جلد ۳۸۹ صفحہ ۵۷۷، تذیب الکمال صفحہ ۳۲۲، ضعیف ترمذی صفحہ ۲۲۵)

بَابُ الْمَفَاخِرَةِ وَالْعَصِيَّةِ (فخر اور جاہلی تعصب کی ممانعت)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۴۸۹۳- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ؟ قَالَ: «أَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَنْفَاهُمْ». قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسَأَلُكَ. قَالَ: «فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ خَلِيلِ اللَّهِ». قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسَأَلُكَ قَالَ: «فَعَنْ مُعَادِينَ الْعَرَبِ تَسْأَلُونَنِي؟» قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: «فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَتَهُوا» — مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۳۸۹۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون لوگ زیادہ عزت والے ہیں؟ آپ نے فرمایا، اللہ پاک کے ہاں وہ لوگ زیادہ عزت والے ہیں جو زیادہ پرہیزگار ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا، ہم آپ سے یہ بات دریافت نہیں کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا، تمام لوگوں سے زیادہ عزت والے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر یوسف علیہ السلام ہیں جو اللہ کے پیغمبر یعقوب بن ابراہیم ظلیل اللہ کے بیٹے ہیں۔ انہوں نے دریافت کیا، ہم آپ سے اس بات کا سوال نہیں کر رہے ہیں۔ آپ نے دریافت کیا تو کیا تم مجھ سے عرب کے قبائل کے بارے میں دریافت کر رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں! بالکل آپ نے فرمایا، تم میں سے جو (لوگ) جاہلیت میں بہتر ہیں وہی تم میں سے اسلام میں بہتر ہیں بشرطیکہ وہ دین کو سمجھ لیں (بخاری، مسلم)

۴۸۹۴- (۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ، يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۸۹۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام معزز ہیں، وہ معزز کے بیٹے (وہ آگے) معزز کے بیٹے (وہ آگے) معزز کے بیٹے ہیں (بخاری)

وضاحت: کریم، تمام خوبیوں کے حامل قابلِ تعریف، شریف اور فیاض شخص کو کہتے ہیں (المبند صفحہ ۸۷۳)

۴۸۹۵- (۳) وَعَنْ الْبِرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: فِي يَوْمٍ حُنَيْنٍ كَانَ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ أَخِذًا بِعِتَابِ بَعْلَتِهِ، يَعْزِي بَعْلَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا غَشِيَهُ الْمُسْرِكُونَ، نَزَلَ فَجَعَلَ يَقُولُ:

«أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبُ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلَبِ»

قَالَ: فَمَارُئِي مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ أَشَدُّ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۹۵: براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے جنگِ حنین کے دن کے بارے میں بتایا کہ ابوسفیان بن حارث نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چتر کی لگام کو پکڑا ہوا تھا، جب مشرکین آپ کے قریب پہنچ گئے تو آپ (اے) سواری سے) نیچے اتر پڑے اور آپ اعلان کر رہے تھے ”میں (اللہ کا) پیغمبر ہوں (اس میں کچھ) غلط بیانی نہیں ہے، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں“ راوی نے بیان کیا کہ اس روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ بہادر کسی شخص کو نہیں پایا گیا (بخاری، مسلم)

۴۸۹۶- (۴) وَعَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ذَاكَ ابْنُ رَاهِمٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۹۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا، اے (وہ شخص) جو تمام مخلوق سے بہتر ہے۔ (اس کی یہ بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمام مخلوق سے بہتر تو ابراہیم علیہ السلام ہیں (مسلم) وضاحت: آپ نے یہ کلمات بطور تواضع کے فرمائے ہیں، وگرنہ ایسی کئی صحیح احادیث موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام بنی نوع انسان پر شرف اور برتری حاصل ہے۔ (تفصیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۲۳)

۴۸۹۷- (۵) وَعَنْ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُطْرُقُنِي كَمَا أَطْرَبَ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ، فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ، فَقُولُوا: عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۹۷: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم مبالغہ آرائی سے میری تعریف نہ کیا کرو جس طرح عیسائیوں نے عیسیٰ بن مریم کی تعریف کی۔ بس! میں تو اس کا بندہ ہوں، تم (مجھے) اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو (بخاری، مسلم)

۴۸۹۸- (۶) وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارِ الْمُجَاشِعِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ: أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَفْخَرُ أَحَدٌ عَلَيَّ أَحَدٍ، وَلَا يَتَّبِعِي أَحَدٌ عَلَيَّ أَحَدٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۹۸: عیاض بن جراح جاشعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ پاک نے میری جانب اس بات کی وحی فرمائی کہ لوگو! تواضع اختیار کرو تاکہ کوئی شخص کسی دوسرے شخص پر فخر نہ کرے اور نہ زیادتی کرے (مسلم)

الفصل الثانی

۴۸۹۹ - (۷) هَنَّ ابْنُ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيْتَنَّهُنَّ أَقْوَامٌ يَفْتَحِرُونَ بِآبَائِهِمُ الَّذِينَ مَاتُوا، إِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِّنْ جَهَنَّمَ، أَوْ لَيَكُونُنَّ أَهْوَنَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الْجُعَلِ - الَّذِي يَدْهِدُهُ - الْخِرَاءَ بِأَنفِهِ إِنْ اللَّهُ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُيبَهُ - الْجَاهِلِيَّةِ، وَفَحَرَهَا بِالْأَبَاءِ، إِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ، أَوْ فَاجِرٌ شَقِيٌّ، النَّاسُ كُلُّهُمْ بَنُو آدَمَ، وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل

۳۸۹۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: وہ لوگ باز آجائیں جو اپنے ان آباؤ اجداد پر فخر کرتے ہیں جو فوت ہو چکے ہیں حالانکہ وہ جہنم میں دہک رہے ہیں وہ لوگ اللہ پاک کے نزدیک گندگی کے اس کیزے سے زیادہ ذلیل ہوں گے جو اپنی ناک کے ساتھ گندگی کو چلاتا ہے اس میں کچھ شہ نہیں ہے اللہ پاک نے ہمارے لئے جاہلیت کے فخر کو ختم کر دیا ہے جو فخر آباؤ اجداد کے ساتھ کیا جاتا تھا جس انسان دھسم کے ہیں، موسیٰ پر بیزار گاریا فاجر بد بخت۔ تمام لوگ آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے ہیں۔ (ترمذی، ابو داؤد)

۴۹۰۰ - (۸) وَمِنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ: «إِنْ طَلَقْتُ فِي وَفْدِ بَنِي عَامِرٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: أَنْتَ سَيِّدُنَا. فَقَالَ: وَالسَّيِّدُ اللَّهُ، فقلْنَا وَأَفْضَلُنَا فَضْلًا، وَأَعْظَمُنَا طَوْلًا. فَقَالَ: «قُولُوا قَوْلَكُمْ، أَوْ بَعْضَ قَوْلِكُمْ، وَلَا يَسْتَجِرْ بَيْنَكُمْ الشَّيْطَانُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ

۳۹۰۰: مطرف بن عبد اللہ بن عقیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں بنو عامر کے وفد میں (شامل ہو کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ہم نے عرض کیا: آپ ہمارے آقا ہیں۔ آپ نے فرمایا: آقا تو بس اللہ ہے۔ ہم نے عرض کیا: آپ ہم سب سے زیادہ فضیلت والے ہیں اور ہم سب سے زیادہ عطیات دینے والے ہیں۔ (اس پر) آپ نے فرمایا: تم اس طرح کی بات کہو یا اس سے بھی کم تر کہو لیکن (خیال رہے کہ) شیطان تمہیں (کوئی ناجائز بات کہنے پر) دلیر نہ کر دے (احمد، ابو داؤد)

وضاحت: اس حدیث میں اللہ پاک کو اس لقب کے ساتھ حقیقی طور پر خاص کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام

حقوق کے آقا ہیں لیکن اس کا یہ مفہوم نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجازی طور پر انسانوں کے آقا نہیں ہیں۔ اسی لئے آپؐ نے فرمایا، میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں اور یہ بات میں فخر کے طور پر نہیں کہتا بلکہ اظہار حقیقت کے لئے کہتا ہوں (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۲۳)

۴۹۰۱ - (۹) وَعَنْ الْحَسَنِ، عَنِ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْحَسَبُ الْمَالُ، وَالكَرَمُ التَّقْوَى»۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۹۰۱: حسن، سمرہ رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حسب مال ہے اور کرم تقویٰ ہے (ترمذی، ابن ماجہ)

۴۹۰۲ - (۱۰) وَعَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ تَعَزَّى بِعَزَائِ الْجَاهِلِيَّةِ - ، فَأَعْضُوهُ بِهَنْ أَبِيهِ وَلَا تَكْنُؤُوا». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

۴۹۰۲: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا، جو شخص جاہلی نسب کی طرف نسبت کرتا ہے (اور فخر کرتا ہے) تو تم اسے کہو کہ اپنے باپ کی شرمگاہ اپنے منہ میں لے اور اس میں ہرگز کنایہ نہ کرو (شرح السنہ)

۴۹۰۳ - (۱۱) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُقْبَةَ، عَنِ أَبِي عُقْبَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَكَانَ مَوْلَى مِنْ أَهْلِ فَارِسَ - ، قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَحَدًا، فَضَرَبْتُ رَجُلًا مِنْ الْمُشْرِكِينَ، فَقُلْتُ: خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْعَلَامُ الْفَارِسِيُّ! فَالْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ: «هَلَّا قُلْتُ: خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْعَلَامُ الْأَنْصَارِيُّ؟». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۹۰۳: عبدالرحمان (اپنے والد) ابی عقبہ سے بیان کرتا ہے اور یہ شخص آزاد کردہ فارسی غلام تھا۔ اس نے بیان کیا کہ میں جنگِ احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تھا میں نے ایک مشرک انسان کو تلوار مارتے ہوئے کہہ دیا کہ یہ گمراہ زخم میری جانب سے لے اور میں فارسی التسل ہوں۔ (یہ کلمہ سن کر) آپؐ میری جانب متوجہ ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا، تو نے یہ کیوں نہ کہا؟ تلوار کا یہ زخم میری جانب سے لے اور میں انصاری جوان ہوں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے اور اس نے "حدیثاً" کے لفظ کے ساتھ حدیث بیان نہیں کی (المرج والتعديل جلد ۷ صفحہ ۱۰۸، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۶۸، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۲۳، تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۲۳)

۴۹۰۴ - (۱۲) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ نَصَرَ قَوْمَهُ عَلَى غَيْرِ الْحَقِّ فَهُوَ كَالْبَعِيرِ الَّذِي رَدِّيَ - ، فَهُوَ يُنْرَعُ بِدَنْبِهِ»۔ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۹۰۴: ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، جو شخص اپنی قوم کی ناجائز مدد کرتا ہے وہ اس اُونٹ کی طرح ہے جو (کنویں میں) گر گیا ہے اور اس کی دم پکڑ کر اسے (کنویں سے) نکالا جا رہا ہے (ابوداؤد)

۴۹۰۵- (۱۳) وَعَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا الْعَصِيَّةُ؟ قَالَ: «أَنْ تُعِينَنَّ قَوْمَكَ عَلَى الظُّلْمِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۹۰۵: واہلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! عصیت کسے کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ تو ظلم میں اپنی قوم کی معاونت کرے (ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں عباد بن کثیر بھری راوی متکلم فیہ ہے (الضعفاء القیصر صفحہ ۲۲، تقریب التذیب جلد ۱ صفحہ ۳۹۸، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۲۳، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۷۴)

۴۹۰۶- (۱۴) وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «خَيْرُكُمْ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِيرَتِهِ مَا لَمْ يَأْتُمْ». - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۹۰۶: سُرَاقَةُ بن مالک بن جُعْشُم بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا، تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنے قبیلے کی جانب سے مدافعت کرتا ہے بشرطیکہ وہ ناجائز مدافعت نہ کرے (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث منقطع ہے، سعید بن مسیب نے سُرَاقَةُ بن مالک سے نہیں سنا نیز اس حدیث کی سند میں ایوب بن سوید شیبانی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۸۷، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۲۳، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۳۳۷۴، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۵۰۶)

۴۹۰۷- (۱۵) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا إِلَى عَصِيَّةٍ، وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَصِيَّةً، وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلَى عَصِيَّةٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۹۰۷: جُبَيْرِ بن مُطْعِم بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ شخص ہم میں سے نہیں جو عصیت کی طرف دعوت دیتا ہے اور وہ شخص ہم میں سے نہیں جو عصیت کی بنیاد پر لڑائی لڑتا ہے اور وہ شخص بھی ہم میں سے نہیں جو عصیت پر فوج ہوتا ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن عبد الرحمن کئی راوی مجہول ہے، صحیح مسلم میں اس مفہوم کی حدیث موجود ہے اس لئے معنوی لحاظ سے یہ حدیث صحیح ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۲۵، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۳۳۷۴، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۵۰۷)

۴۹۰۸ - (۱۶) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۹۰۸: ابو الدرداء نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، کسی چیز سے تیری محبت تجھے اندھا اور برا کر دیتی ہے (ابوداؤد)
وضاحت: یعنی محبوب کے عیب، محبت کو نظر نہیں آتے نہ ہی وہ انہیں سننے کے لئے تیار ہوتا ہے نیز اس حدیث کی سند میں ابوبکر راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۲۵)

الفصل الثالث

۴۹۰۹ - (۱۷) وَعَنْ عَبْدِ بَنِ كَثِيرٍ الشَّامِيِّ، مِنْ أَهْلِ فِلَسْطِينَ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهَا فَيْسَلَةٌ، أَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَمِنَ الْعَصِيْبَةُ أَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهُ؟ قَالَ: «لَا، وَلَكِنْ مِنَ الْعَصِيْبَةِ أَنْ يُنْصَرَ الرَّجُلُ قَوْمَهُ عَلَى الظُّلْمِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَةَ.

تیسری فصل

۴۹۰۹: عبادة بن کثیر شامی، جو اہل فلسطین میں سے ہیں، اپنے خاندان کی ایک عورت سے بیان کرتے ہیں جس کا نام ”فیسلا“ تھا اس نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، انہوں نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کیا کسی شخص کا اپنی قوم سے محبت کرنا بھی عصیت ہے؟ آپ نے فرمایا، نہیں! البتہ عصیت یہ ہے کہ ایک شخص ظلم میں اپنی قوم کی مدد کرے (احمد، ابن ماجہ)

۴۹۱۰ - (۱۸) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنْسَابُكُمْ هَذِهِ لَيْسَتْ بِمَسْبُوبَةٍ عَلَى أَحَدٍ، كَلَّكُمْ بَنُو آدَمَ طَفُ الصَّاعِ بِالصَّاعِ لَمْ تَمَلُّوهُ -، لَيْسَ لِأَحَدٍ عَلَى أَحَدٍ فَضْلٌ إِلَّا يَدِينُ وَتَقْوَى، كَفَى بِالرَّجُلِ أَنْ يَكُونَ بَدِيئًا - فَاحْشَا بِخِيَلًا -». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَةَ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۴۹۱۰: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارے یہ انساب کسی کے لئے باعث عار نہیں ہیں تم سب آدم کی اولاد ہو اور برابر ہو جیسے ایک صاع دوسرے صاع کے برابر ہوتا ہے جب کہ صاع خالی ہو۔ کسی شخص کو دوسرے شخص پر صرف دینداری اور پرہیز گاری کے سبب فضیلت حاصل ہو سکتی ہے۔ کسی شخص کے لئے عار کے لحاظ سے یہی بات کافی ہے کہ وہ زبان دراز، فحش گو اور بخیل ہو (احمد، بیہقی شعب الایمان)

بَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ (نیکی اور صلہ رحمی)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۴۹۱۱ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ أَحَقُّ بِحَسَنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ: «أُمَّكَ». قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «أُمَّكَ». قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «أُمَّكَ». قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «أَبُوكَ». وَفِي رِوَايَةٍ، قَالَ: «أُمَّكَ، ثُمَّ أُمَّكَ، ثُمَّ أُمَّكَ، ثُمَّ أَبَاكَ، ثُمَّ أَدْنَاكَ أَدْنَاكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۴۹۱۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے دریافت کیا 'اے اللہ کے رسول! میرے قریبی عزیزوں میں سے اچھے برتاؤ کا کون زیادہ حقدار ہے؟ آپ نے فرمایا 'تیری والدہ۔ اس نے دریافت کیا 'پھر کون؟ آپ نے فرمایا 'تیری والدہ۔ اس نے دریافت کیا 'پھر کون؟ آپ نے فرمایا 'تیرا والد اور ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا 'اپنی والدہ کے ساتھ (نیکی کر) پھر اپنی والدہ کے ساتھ پھر اپنی والدہ کے ساتھ پھر اپنے والد کے ساتھ پھر جو تیرا جتنا جتنا زیادہ قریبی ہے اس کے ساتھ (بخاری، مسلم)

وضاحت: تین بار والدہ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا گیا ہے اس کی یہ توجیہ بھی مناسب ہے کہ والدہ حمل کا بوجھ اٹھاتی ہے، وضع حمل کی مشقت سے دوچار ہوتی ہے اور پھر دودھ پلانے کی ذمہ داری بھی قبول کرتی ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۲۱)

۴۹۱۲ - (۲) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «رَغِمَ أَنْفُهُ، رَغِمَ أَنْفُهُ، رَغِمَ أَنْفُهُ». قِيلَ: مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ، أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا، ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۹۱۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جائے' اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جائے۔ (آپ نے تین بار فرمایا) آپ سے دریافت کیا گیا 'اے اللہ کے رسول! کس کی ناک؟ آپ نے فرمایا 'اس شخص کی جس نے

اپنے ماں باپ دونوں کو یا ایک کو بڑھاپے کے وقت پایا اور وہ جنت میں داخل نہ ہوا (مسلم)

۴۹۱۳ - (۳) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: قَدِمْتُ عَلَى أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فَمِنِّي عَهْدٌ قُرَيْشٍ - ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ أُمِّي قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ - أَفَأَصِلُهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ صِلِيهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۱۳ : اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں۔ میرے پاس میری والدہ آئیں، وہ مشرکہ تھیں (جبکہ) قریش کے ساتھ (صلح کا) معاہدہ ہوا تھا۔ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میری والدہ میرے پاس آئی ہیں اور وہ (مجھ سے) بہتر سلوک کی طلب گار ہیں۔ کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کروں؟ آپ نے فرمایا، ہاں! ان کے ساتھ صلہ رحمی کر (بخاری، مسلم)

وضاحت : صحیح روایت میں لفظ ”راغبہ“ ہے۔ اس کا معنی یہ ہے کہ وہ اسلام لانے کو بڑا سمجھتی ہے معلوم ہوا کہ ایسی حالت میں بھی قریبی رشتہ دار سے صلہ رحمی کرنا جائز ہے اگرچہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو۔

(تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۲۶)

۴۹۱۴ - (۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ آلَ أَبِي - فُلَانٍ - لَيَسْئَلُنِي بِأَوْلِيَاءِهِ، إِنَّمَا وَلِيَّتِي اللَّهُ وَصَالِحِ الْمُؤْمِنِينَ، وَلَكِنْ لَهُمْ رَجْمٌ أَبْلَغُهَا بِلَالِهَا» - . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۱۴ : عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، بیشک آل ابی فلاں میرے دوست نہیں ہیں۔ میرا دوست تو اللہ پاک اور وہ ایماندار لوگ ہیں جو نیک ہیں البتہ آل ابی فلاں کے ساتھ میرا رشتہ ہے، میں ان کے ساتھ اس رشتہ کی وجہ سے صلہ رحمی کرتا رہوں گا۔ (بخاری، مسلم)

وضاحت : آل ابی فلاں سے مراد بنو ابی طالب ہیں جیسا کہ ”مستخرج ابو نعیم“ میں ان کا ذکر ہے راوی نے ان کا نام کسی متوقع فساد کے پیش نظر نہیں لیا (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۲۶)

۴۹۱۵ - (۵) وَعَنِ الْمُغِيرَةِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ، وَوَادَ النَّسَابِ، وَمَنْعًا وَهَاتِ - . وَكَرِهَ لَكُمْ قَيْلٌ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۱۵ : مغیرہ (بن شعبہ) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ اللہ پاک نے تم پر ماں کی نافرمانی کرنے، بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے، خود نہ دینے اور لوگوں سے عطیہ طلب کرنے کو حرام قرار دیا ہے اور تمہارے لئے زیادہ باتیں کرنے کو حرام قرار دیا ہے۔ نیز زیادہ سوال کرنا یا لایعنی سوال کرنا اور مال کو (حرام راستے میں) خرچ کرنا بھی حرام قرار دیا ہے (بخاری، مسلم)

۴۹۱۶۔ (۶) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَهَلْ يَسْتَمُّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: «نَعَمْ، يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ، فَيَسُبُّ أُمَّهُ؛ وَيَسُبُّ أُمَّهُ، فَيَسُبُّ أُمَّهُ»۔ مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۱۶: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کبیرہ گناہوں میں سے ہے کہ کوئی شخص اپنے ماں باپ کو گالی دے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! بھلا کوئی شخص اپنے ماں باپ کو گالی دے سکتا ہے؟ فرمایا، ہاں! جو کسی کے باپ کو گالی دتا ہے وہ (جواب میں) اس کے باپ کو گالی دتا ہے، جو کسی کی ماں کو گالی دتا ہے تو وہ اس کی ماں کو گالی دتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

۴۹۱۷۔ (۷) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ آيَةِ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ أَهْلَ وَدِيَانِهِ بَعْدَ أَنْ يُوتَى»۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۹۱۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ بہت بڑی نیکی کسی شخص کا اپنے والد کے دوستوں سے اچھا سلوک کرنا ہے جبکہ والد فوت ہو گیا ہو یا سفر میں چلا گیا ہو (مسلم)

۴۹۱۸۔ (۸) وَعَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسَيِّطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ فِي آثَرِهِ»۔ مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۱۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کے رزق میں اضافہ ہو اور اس کی عمر میں اضافہ ہو تو وہ صلہ رحمی کرے (بخاری، مسلم)

وضاحت: قرآن پاک کی آیت میں وضاحت ہے کہ جب کسی کی موت کا وقت قریب آجاتا ہے تو پھر ایک لمحہ بھر بھی تقدیم و تاخیر نہیں ہو سکتی اور یہ حدیث قرآن پاک کی آیت کے خلاف ہے پس ان دونوں میں مطابقت کی صورت یہ ہے کہ حدیث میں جس عمر کا ذکر ہے اس کا تعلق اس فرشتے کے ساتھ ہے جس کو عمر پر مقرر کیا گیا ہے اور قرآن پاک کی آیت کا تعلق اللہ پاک کے علم کے ساتھ ہے اس کی مثال یہ ہے کہ فرشتے سے مثال یوں کہہ دیا جائے گا کہ فلاں شخص کی عمر سو سال ہوگی۔ اگر وہ صلہ رحمی کرے گا اور اگر وہ صلہ رحمی نہ کرے گا تو اس کی عمر ساٹھ سال ہوگی اور اللہ پاک کے علم میں یہ بات ثابت ہے کہ وہ صلہ رحمی کرے گا یا نہیں پس اللہ پاک کے علم کے لحاظ سے تقدیم و تاخیر نہیں، فرشتے کے علم کے لحاظ سے کسی بیشی ہوتی ہے اور اس کی جانب اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں بھی اشارہ ہے۔

يَسْئَلُوا اللَّهَ مَا يَشَاءُ وَيُثَبِّتُ بِهِ وَعِندَهُ أَهْلُ الْكِتَابِ ○

”اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے قائم رکھتا ہے اور اس کے پاس اصل کتاب ہے۔“

تفصیل کے لیے دیکھیں (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۲)

۴۹۱۹۔ (۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَلَقَ اللَّهُ

الْخَلْقِ، فَلَمَّا فَرَّغَ مِنْهَا قَامَتِ الرَّجْمُ فَأَخَذَتْ بِحَقْوِي الرَّحْمَنِ — فَقَالَ: مَهْ؟ قَالَتْ: هَذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ. قَالَ: «أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مِنْ وَصْلِكَ، وَأَقْطَعُ مِنْ قَطْعِكَ؟ قَالَتْ: بَلَى يَا رَبِّ! قَالَ: فَذَلِكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۱۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ پاک نے مخلوق کو پیدا فرمایا جب اللہ پاک اس سے فارغ ہوا تو رشتہ داری کھڑی ہو گئی اور اس نے اللہ پاک کے تہنید کو پکڑ لیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا، ہٹ جا۔ اس نے کہا، یہ اس شخص کا مقام ہے جو تیرے ساتھ قطع رحمی سے پناہ مانگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، کیا تجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں اس شخص کو (اپنے ساتھ) ملاؤں جو تجھ کو ملائے اور میں اس شخص سے قطع تعلق کروں جو مجھ سے قطع تعلق کرے؟ اُس نے جواب دیا، پروردگار! درست ہے اللہ پاک نے فرمایا، پس یہ تیرے لئے ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: یہ حدیث ان صفات کو بیان کر رہی ہے جو مشابہات میں سے ہیں ہمارے لئے ایسی صفات پر ایمان لانا اور اس کے علم کو اللہ پاک کے سپرد کرنا لازم ہے البتہ مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رشتہ داری نے اللہ پاک کے عرش کے پایوں میں سے ایک پائے کو پکڑا اور فریاد کی (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۷۷)

۴۹۲۰ - (۱۰) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الرَّجْمُ شَجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ — فَقَالَ اللَّهُ: مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ» — . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۲۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رشتہ داری یعنی رحم کا لفظ زحمان سے مشتق ہے اللہ پاک نے اعلان فرمایا کہ جو تجھے ملائے گا میں اسے (اپنے ساتھ) ملاؤں گا اور جو تجھے توڑے گا میں اس سے قطع تعلق کروں گا (بخاری)

۴۹۲۱ - (۱۱) وَعَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الرَّجْمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ: مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللَّهُ، وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللَّهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۲۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رشتہ داری عرش کے ساتھ معلق ہے، وہ اعلان کرتی ہے کہ جو مجھے ملائے گا اُسے اللہ پاک (اپنے ساتھ) ملائے گا اور جو مجھے توڑے گا اللہ پاک اس سے قطع تعلق کرے گا (بخاری، مسلم)

۴۹۲۲ - (۱۲) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ».

۳۹۲۲: جبیب بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قطع رحمی کرنے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس سے مراد وہ شخص ہے جو قطعِ رحمی کو بلا سبب حلال گردانتا ہے، ایسا شخص ان لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہو گا جو اولِ اول جنت میں داخل ہوں گے بہر حال اس حدیث میں قطعِ رحمی کرنے والے انسان کے لئے انتہائی سخت وعید ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۲۸)

۴۹۲۳ - (۱۳) وَهْنُ ابْنِ عَمِيْرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ الْوَالِصِلُ بِالْمُكْفَايِءِ - ، وَلَكِنَّ الْوَالِصِلَ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَجْمُهُ وَصَلَّهَا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۳۹۲۳: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ شخص صلہِ رحمی کرنے والا نہیں ہے جو صلہِ رحمی کا بدلہ دیتا ہے البتہ وہ شخص صلہِ رحمی کرنے والا ہے جس سے صلہِ رحمی نہیں کی جاتی مگر وہ صلہِ رحمی کرتا ہے (بخاری)

۴۹۲۴ - (۱۴) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنْ لِي قَرَابَةً أَصْلَهُمْ وَيَقْطَعُونِي، وَأَحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسَيِّئُونَ إِلَيَّ، وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ. فَقَالَ: «لَيْسَ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسْفَهُمُ الْمَلَّ - ، وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللهِ ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَيَّ ذَلِكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۲۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے بیان کیا، اے اللہ کے رسول! میرے کچھ رشتہ دار ہیں میں ان سے صلہِ رحمی کرتا ہوں اور وہ مجھ سے قطعِ رحمی کرتے ہیں، میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ بُرا سلوک کرتے ہیں، میں ان سے درگزر کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ جہالت سے پیش آتے ہیں آپ نے فرمایا، اگر تیری بات درست ہے تو گویا تو ان کے منہ میں گرم خاکستر ڈال رہا ہے اور اللہ پاک کی جانب سے تیرے ساتھ ہمیشہ (ایک فرشتہ) ان کے خلاف مددگار رہے گا جب تک تو اس کی پابندی کرے گا (مسلم)

الفصل الثانی

۴۹۲۵ - (۱۵) هَنْ ثَوْبَانَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَرُدُّ الْقَدَرُ إِلَّا الْبَدْعَاءُ، وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيبُهُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

دوسری فصل

۳۹۲۵: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تقدیر کو دعویٰ بدل سکتی ہے اور نیک اعمال سے ہی عمر میں اضافہ ہو سکتا ہے اس میں کچھ شبہ نہیں کہ گناہ کے سبب انسان رزق سے محروم ہو جاتا ہے (ابن ماجہ)

۴۹۲۶- (۱۶) **وَمَنْ عَائِشَةَ**، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيهَا قِرَاءَةً، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: حَارِثَةُ بْنُ التُّعْمَانِ، كَذَلِكَمُ الْبِرُّ، كَذَلِكَمُ الْبِرُّ». وَكَانَ أَبَرُّ النَّسَائِ بِأَمِّهِ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ»، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ». وَفِي رَوَايَتَيْهِمَا - قَالَ: «نِمْتُ فَرَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ» بَدَلًا: «دَخَلْتُ الْجَنَّةَ».

۴۹۲۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے وہاں پڑھنے کی آواز سنی میں نے استفسار کیا، یہ کون ہے؟ جواب ملا، حارثہ بن نعمان ہے نیک سلوک کا یہی بدلہ ہوتا ہے۔ یہ شخص اپنی والدہ کا سب لوگوں سے بڑھ کر خدمت گزار تھا (شرح السنۃ، بیہقی شعب الایمان) اور ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا، میں سو گیا تو میں نے (خواب میں) خود کو جنت میں پایا۔ ان دونوں کی ایک روایت میں اس کے بدلے ”میں جنت میں داخل ہوا۔“ کے الفاظ ہیں۔

۴۹۲۷- (۱۷) **وَمَنْ عَبْدُ اللهِ بْنِ عَمْرٍو**، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «رَضِيَ الرَّبُّ فِي رِضَى الْوَالِدِ، وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۹۲۷: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پروردگار کی رضامندی والد کی رضا میں ہے اور پروردگار کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے (ترمذی) وضاحت: اس حدیث کا موقوف ہونا صحیح ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۲۸)

۴۹۲۸- (۱۸) **وَمَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ**، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا آتَاهُ، فَقَالَ: إِنَّ لِي امْرَأَةً وَإِنَّ أُمَّي تَأْمُرُنِي بِطَلَاقِهَا، فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، فَإِنْ شِئْتَ فَحَافِظْ عَلَيَّ الْبَابِ أَوْ ضَيِّعْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۹۲۸: أبو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص اس کے پاس آیا اور بیان کیا کہ میری بیوی ہے اور میری والدہ مجھے اس کو طلاق دینے کا حکم دیتی ہے چنانچہ أبو الدرداء نے اس سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا، والد جنت کے دروازوں میں سے بہت اچھا دروازہ ہے پس اگر آپ چاہیں تو اس دروازے کی حفاظت کریں یا (اسے) ضائع کر دیں (ترمذی، ابن ماجہ) وضاحت: والد یا والدہ اپنے بیٹے کو حکم دیں کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے تو اسے طلاق دے دینی چاہیے۔ بشرطیکہ کوئی شرعی عذر نہ ہو (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۲۸)

۴۹۲۹- (۱۹) **وَمَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ**، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَنْ أَبَرُّ؟ قَالَ: «أُمُّكَ» قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «أُمُّكَ» قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «أُمُّكَ» قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «أُمُّكَ» قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «أَبَاكَ» ثُمَّ الْأَقْرَبُ فَلِأَقْرَبِ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ دَاوُدَ.

۴۹۲۹: ہزبن حکیم اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا میں نے عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! میں کس کے ساتھ احسان کروں؟ آپ نے فرمایا 'اپنی والدہ کے ساتھ۔ میں نے عرض کیا 'پھر کس سے؟ آپ نے فرمایا 'اپنی والدہ سے۔ میں نے عرض کیا پھر کس سے؟ آپ نے فرمایا 'اپنے والد سے' پھر قریبی رشتہ داروں سے علیٰ حسب المراتب۔
(ترمذی، ابوداؤد)

۴۹۳۰- (۲۰) وَمَنْ عَبَدَ الرَّحْمَنَ بْنَ عَوْفٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَنَا اللَّهُ، وَأَنَا الرَّحْمَنُ، خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنْ اسْمِي، فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَتْهُ، وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَّه»۔ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۹۳۰: عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا 'اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں میں اللہ ہوں اور میں رحمان ہوں' میں نے رشتہ داری کو پیدا فرمایا اور میں نے اس کے لئے اپنے نام سے نام نکالا پس جو شخص رشتہ داری کو ملائے گا میں اس کو ملاؤں گا اور جو شخص رشتہ داری کو توڑے گا میں اس کو توڑوں گا (ابوداؤد)

۴۹۳۱- (۲۱) وَمَنْ عَبَدَ اللَّهُ بِنِ ابْنِ أَوْفَى، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ قَاتِعُ الرَّحِمِ»۔ رَوَاهُ التَّبَهِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۴۹۳۱: عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا 'ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل نہیں ہوتی جن میں کوئی شخص قطع رحمی کرنے والا ہے۔
(بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سلیمان بن زید راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۰۸ تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۲۹)

۴۹۳۲- (۲۲) وَمَنْ ابْنُ بَكْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ دَنْبٍ آخَرِي أَنْ يَعْجَلَ اللَّهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا، مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ، مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ»۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۹۳۲: ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'زیادتی کرنے اور قطع رحمی کرنے کے سوا کوئی ایسا گناہ نہیں ہے کہ اللہ پاک اس کے کرنے والے کو دنیا میں بھی جلد سزا دے اور آخرت میں بھی اسے سزا سے ہٹا کرے (ترمذی، ابوداؤد)

۴۹۳۳- (۲۳) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْأَنُ، وَلَا عَاقٌ، وَلَا مُدْمِنٌ خَمْرٍ، - رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَالذَّارِمِيُّ.

۴۹۳۳: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: احسان جتانے والا والدین کی نافرمانی کرنے والا اور ہمیشہ شراب پینے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا (نسائی، دارمی) وضاحت: اس حدیث کی سند میں نہیٹ اور جابان دونوں راوی ضعیف ہیں نیز حدیث کی سند میں انقطاع ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۷۷، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۲۹)

۴۹۳۴- (۲۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَعَلَّمُوا مِنْ أَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُونَ بِهِ أَرْحَامَكُمْ، فَإِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْأَهْلِ، مَثْرَةٌ فِي الْمَالِ، مَنَسَةٌ فِي الْأَثْرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۴۹۳۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے نسب ناموں کے بارے میں معلومات حاصل کرو تاکہ تم صلہ رحمی کر سکو اس لئے کہ صلہ رحمی اہل و عیال میں محبت، مال کی زیادتی اور عمر میں اضافہ (کا باعث) ہے (ترمذی) امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۴۹۳۵- (۳۵) وَعَنْ ابْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا آمَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيمًا، فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: «هَلْ لَكَ مِنْ أُمِّ؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «وَهَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ؟». قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَبَرِّهَا». - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۹۳۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بلاشبہ میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے، کیا میرے لئے توبہ ہے؟ آپ نے فرمایا: تیری والدہ ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپ نے دریافت کیا: کیا تیری خالہ ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا: اُس سے اچھا سلوک کر (ترمذی)

۴۹۳۶- (۲۶) وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ بَقِيَ مِنْ بَرِّ أَبِي سُنَيَّةٍ؟ أَيْرُهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا؟ قَالَ: نَعَمْ، الصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا، وَالْإِسْتِغْفَارُ لَهُمَا، وَإِنْفَادُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا، وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تَوْصُلُ إِلَّا بِهِمَا، وَإِكْرَامُ صَدِيقَيْهِمَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۹۳۶: ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے، آپ کے پاس بنو سلمہ سے ایک شخص آیا۔ اس نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! کیا

میرے والدین کے فوت ہونے کے بعد کوئی ایسا نیک سلوک ہے جو میں اپنے والدین کے ساتھ کر سکوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں والدین کے لئے دعا کرنا، ان کے لئے بخشش کی دعا مانگنا، ان کے بعد ان کے وعدوں کو پورا کرنا، ان کے اقارب کے ساتھ صلہ رحمی کرنا اور ان کے دوستوں کی عزت کرنا (والدین کے ساتھ نیک سلوک ہیں)

(ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۹۱، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۳۸۰، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۵۰۸)

۴۹۳۷- (۲۷) وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْتَسِمُ لَحْمًا بِالْجِعْرَانَةِ— إِذْ أَقْبَلَتْ امْرَأَةٌ حَتَّى دَنَّتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَبَسَطَ لَهَا رِدَاعَهُ، فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ. فَقُلْتُ: مَنْ هِيَ؟ فَقَالُوا: هِيَ أُمُّهَ الَّتِي أَرْضَعْتَهُ— رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۹۳۷: ابوالطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے مشاہدہ کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ (مقام) میں گوشت تقسیم کر رہے تھے، اچانک ایک عورت آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب گئی آپ نے اس کے لئے اپنی چادر بچھائی، وہ اس پر بیٹھ گئی۔ میں نے پوچھا، یہ کون ہے؟ صحابہ کرام نے بتایا یہ آپ کی رضاعی والدہ ہیں (ابوداؤد)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۳۸۰)

الفصل الثالث

۴۹۳۸- (۲۸) عَنْ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «بَيْنَمَا ثَلَاثَةٌ نَفَرٍ يَتَمَشَوْنَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ، فَمَالُوا إِلَى غَارٍ فِي الْجَبَلِ، فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ، فَطَبَّقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَنْظِرُوا أَعْمَالَ عَمَلْتُمُوهَا لِلَّهِ صَالِحَةً، فَادْعُوا اللَّهَ بِهَا لَعَلَّه يُفَرِّجُهَا. فَقَالَ أَحَدُهُمْ: اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، وَلِي صَبِيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ أَرْضَعِي عَلَيْهِنَّ، فَإِذَا رَحْتُ عَلَيْهِنَّ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَيْهِمَا قَبْلَ وَلَدِي، وَإِنَّهُ قَدْ نَأَى بِي الشَّجَرُ—، فَمَا آتَيْتُ حَتَّى أَمْسَيْتُ—، فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا، فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ، فَحَبْتُ بِالْحِلَابِ—، فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُوسِهِمَا أَكْبَرَهُ أَنْ أَوْقِظَهُمَا، وَأَكْرَهُ أَنْ أَبْدَأَ بِالصَّبِيِّ قَبْلَهُمَا وَالصَّبِيَّةَ يَتَضَاعُونَ— عِنْدَ قَدَمِي، فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَائِبِينَ وَدَأْبَهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ، فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَيْ قَعْلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَأَفْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ. فَفَرَّجَ اللَّهُ لَهُمْ حَتَّى يَرَوْنَ السَّمَاءَ.

قَالَ الثَّانِي: اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ كَانَتْ لِيْ بِنْتُ عَمِّ اُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرَّجَالُ النِّسَاءَ، فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا، فَأَبَتْ حَتَّى آتَيْتَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ، فَسَعَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ، فَلَقَيْتُهَا بِهَا، فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رَجُلَيْهَا. قَالَتْ: يَا عَبْدَ اللَّهِ! اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ، فَقُمْتُ عَنْهَا اَللّٰهُمَّ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَيْتِي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَأَفْرُجْ لَنَا مِنْهَا، فَفَرَّجَ لَهُمْ فُرْجَةً.

وَقَالَ الْآخِرُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا يَفْرُقُ — أُرْزَى، فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ: أَعْطِنِي حَقِّي. فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ، فَتَرَكَهُ وَرَزِيبَ عَنْهُ، فَلَمْ أَرْزَعْهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقْرًا وَرَاعِيَتَهَا، فَجَاءَنِي فَقَالَ: اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَطْلُمْنِي وَأَعْطِنِي حَقِّي. فَقُلْتُ: إِذْهَبْ إِلَى ذَلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيَتِهَا، فَقَالَ: اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَهْرَأِي. فَقُلْتُ: إِنَّ لَا أَهْرَأُ بِكَ فَحَدِّ ذَلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيَتِهَا فَآخِذْهُ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَيْتِي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَأَفْرُجْ مَا بَقِيَ فَفَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُمْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۳۹۳۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ تین شخص چل رہے تھے انہیں بارش نے آلیا چنانچہ وہ پہاڑ کی کسی غار میں چھپ گئے۔ (انفاقاً) غار کے منہ پر پہاڑ سے ایک پتھر آگرا جس نے ان کے لئے (باہر نکلنے کا راستہ) بند کر دیا تو انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ (کچھ ایسے نیک اعمال سوچو جو تم نے اللہ پاک کے لئے کیئے ہیں۔ پس ان کا واسطہ دے کر اللہ پاک سے دُعا کو شاید اللہ تعالیٰ اس مصیبت سے نجات عطا فرمائے چنانچہ ان میں سے ایک نے (یوں) دعا کی 'اے اللہ! میرے والدین بہت بوڑھے تھے اور چھوٹے چھوٹے بچے تھے' میں ان کے گزارے کے لئے (بکریاں) چراتا تھا جب میں شام کو واپس لوٹا اور (بکریوں کا دودھ) دوہتا تو میں اپنے بچوں سے پہلے اپنے والدین کو دودھ پلاتا تھا (لیکن ایک روز) مجھے دور جا کر چارہ دستیاب ہوا میں واپس نہ آسکا یہاں تک کہ شام ہو گئی میں نے دیکھا کہ وہ دونوں سو چکے تھے۔ حسب معمول میں نے دودھ نکالا اور دودھ کا برتن لے کر ان دونوں کے سرانے کھڑا ہو گیا مجھے پسند نہ تھا کہ میں انہیں بیدار کروں اور مجھے یہ بھی پسند نہ تھا کہ میں ماں باپ سے پہلے بچوں کو دودھ پلاؤں جبکہ بچے میرے پاؤں میں بھوک کی وجہ سے بلک رہے تھے چنانچہ میرا اور بچوں کا طلوع فجر تک یہی حال رہا (اے اللہ) اگر تیرے علم میں یہ بات ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا تلاش کرنے کے لئے کیا ہے تو ہمارے لئے اتنا سوراخ کر دے کہ جس سے ہم آسمان کو دیکھ پائیں تو اللہ پاک نے ان کے لئے اتنا سوراخ کر دیا کہ انہیں آسمان نظر آنے لگا۔

دوسرے شخص نے دعا کی 'اے اللہ! میرے بچا کی بیٹی تھی' مجھے اس سے اس قدر نجات تھی جتنی کہ موز زیادہ سے زیادہ عورتوں سے محبت کرتے ہیں چنانچہ میں نے اس سے خواہش پوری کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس نے کہا کہ میں اس وقت تک نہیں مانوں گی جب تک کہ تم مجھے سو (۱۰۰) دینار نہ دو۔ میں نے کوشش کی یہاں تک کہ میں

نے سو (۱۰۰) دن جمع کر لئے۔ میں وہ دنار لے کر اس کو ملا جب میں اس کے پاؤں کے درمیان بیٹھا تو اس نے کہا کہ اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر اور (میرا) پردہ بکارت ضائع نہ کر۔ چنانچہ میں اس کے پاس سے کھڑا ہو گیا۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا طلب کرتے ہوئے کیا ہے تو ہمارے لئے راستہ کھول دے چنانچہ ان کے لئے تھوڑا سا راستہ اور کھل گیا۔

تیسرے نے دعا کی، اے اللہ پاک! میں نے ایک مزدور چاولوں کے ایک پیانے پر رکھا تھا جب اس نے کام مکمل کر لیا تو اس نے کہا کہ مجھے میرا حق دیجئے میں نے اس کے سامنے اس کا حق پیش کر دیا وہ اس کو معمولی سمجھتے ہوئے اسے چھوڑ کر چل دیا چنانچہ میں ان چاولوں کی کاشت کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے اس سے کچھ نکل اور ان کا چرواہا حاصل کر لیا پھر وہ شخص میرے پاس آیا اور اس نے کہا، اللہ پاک سے ڈر اور مجھ پر ظلم نہ کر اور میرا حق عطا کر۔ میں نے (اس سے) کہا، ان بیلوں اور ان کے چرواہے کو لے جا۔ اس نے کہا، اللہ سے ڈر اور میرے ساتھ خوش طبعی نہ کر۔ میں نے (جواب میں) کہا، میں تیرے ساتھ خوش طبعی نہیں کر رہا ہوں تو ان بیلوں کو اور ان کے چرواہے کو لے جا۔ چنانچہ اس نے ان کو پکڑا اور لے گیا (اے اللہ!) اگر تیرے علم میں یہ بات ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا حاصل کرنے کے لئے کیا ہے تو (فار کا) جو حصہ بند ہے اسے بھی کھول دے پس اللہ پاک نے ان کا راستہ کھول دیا (بخاری، مسلم)

۴۹۳۹ - (۲۹) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ جَاهِمَةَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَدْتُ أَنْ أَعْرُوزَ وَقَدْ جِئْتُ أَسْتَشِيرُكَ. فَقَالَ: «هَلْ لَكَ مِنْ أُمَّ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَالزَّمْهَا، فَإِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رَجُلَيْهَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالتَّبَهِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۴۹۳۹: معاویہ بن جاحمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جاحمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں جماد کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں اور میں آپ سے مشورہ طلب کرنے آیا ہوں۔ آپ نے دریافت کیا، کیا تیری ماں ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا، اس کی خدمت کو لازم سمجھ، یقیناً جنت اس کے پاؤں تلے ہے (احمد، نسائی، بیہقی، شعب الایمان)

۴۹۴۰ - (۳۰) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ أُحِبُّهَا، وَكَانَ عَمْرٌ يَكْرَهُهَا. فَقَالَ لِي: طَلِّقْهَا، فَأَبَيْتُ، فَأَتَانِي عُمَرُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «طَلِّقْهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۹۴۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میرے نکاح میں ایک عورت تھی جس سے میں محبت کرتا جبکہ (میرے والد) عمر اس کو ناپسند سمجھتے تھے۔ انہوں نے مجھے حکم دیا کہ اُسے طلاق دے۔ میں نے انکار کیا تو عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے اور آپ کے پاس اس کا ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اسے طلاق دینے کا حکم دیا (ترمذی، ابوداؤد)

۴۹۴۱- (۳۱) وَهَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا حَقَّ
الْوَالِدَيْنِ عَلَيَّ وَلَدِهِمَا؟ قَالَ: «هُمَا جَسْتِكَ وَتَارُكَ»۔ زَوْاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۹۳۱: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! ماں باپ کا
اولاد پر کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا، ماں باپ تیری جنت اور دوزخ ہیں (ابن ماجہ)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن زید بن جعدان اور اس کا استاد قاسم بن عبدالرحمان دونوں راوی
ضعیف ہیں (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۳۰، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۹۶)

۴۹۴۲- (۳۲) وَهَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْعَبْدَ
لَيَمُوتُ وَالِدَاهُ أَوْ أَحَدَهُمَا وَإِنَّهُ لَهُمَا لَعَّاقٌ، فَلَا يَزَالُ يَدْعُو لَهُمَا وَتَسْتَعْفِفُ لَهُمَا حَتَّى يَكْتُبَهُ اللَّهُ
بَارًا».

۳۹۳۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک شخص کے والدین،
دونوں یا ان میں سے ایک فوت ہو جاتا ہے جبکہ وہ شخص انکا نافرمان تھا (لیکن ان کی وفات کے بعد) وہ ان دونوں
کے لئے مسلسل مغفرت کی دعا کرتا ہے تو اللہ پاک اس کو نیکی کا لکھ دیتے ہیں (یعنی شعب الایمان)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحییٰ بن عقبہ راوی کذاب اور منکر الحدیث ہے، امام ابن جوزی نے اس
حدیث کو موضوعات میں شمار کیا ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۳۱، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۳۸۲)

۴۹۴۳- (۳۳) وَهَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ
أَصْبَحَ مُطِيعًا لِلَّهِ فِيهِ وَالَّذِيهِ أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوحَانِ مِنَ الْجَنَّةِ، وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا، وَمَنْ
أَمْسَى عَاصِيًا لِلَّهِ فِيهِ وَالَّذِيهِ أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوحَانِ مِنَ النَّارِ، إِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا، قَالَ
رَجُلٌ: وَإِنْ ظَلَمَاهُ؟ قَالَ: «وَإِنْ ظَلَمَاهُ، وَإِنْ ظَلَمَاهُ».

۳۹۳۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اس حال
میں صبح کرتا ہے کہ وہ اللہ پاک کی رضا کے لئے اپنے والدین کا مطیع ہے تو اس کے لئے جنت کے دو دروازے
کھل جاتے ہیں اور اگر ایک ہے تو ایک دروازہ کھل جاتا ہے اور جو شخص اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اپنے
والدین کا نافرمان ہے تو اس کے لئے دوزخ کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر ایک ہے تو ایک دروازہ کھل
جاتا ہے اس شخص نے کہا، اگرچہ والدین ظلم کریں۔ آپ نے فرمایا، اگرچہ وہ ظلم کریں۔ اگرچہ وہ ظلم کریں۔
(یعنی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن نضی سرخی راوی کذاب اور ابان بن ابی العباس غایت درجہ
ضعیف ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۳۱، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۳۸۲)

۴۹۴۴ - (۳۴) وَفَنَّهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ وَلَدٍ بَارٍ يَنْظُرُ إِلَى وَالِدَيْهِ نَظْرَةً رَحْمَةً إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَبَّةً مَبْرُورَةً». قَالُوا: «وَأَنْ نَظَرَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ؟ قَالَ: «نَعَمْ، اللَّهُ أَكْبَرُ وَأَطْيَبُ».

۳۹۳۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو بھی نیکو کار لڑکا اپنے والدین کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے تو اللہ پاک اس کے لئے اس کے ہر دیکھنے کے بدلے حج مبرور کا ثواب ثبت فرماتے ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا، اگرچہ وہ روزانہ سو بار دیکھے۔ آپ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا، اللہ بہت بڑا ہے اور (تمہیں سے) پاک ہے (یعنی شعب الایمان)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو موضوع قرار دیا ہے (مکتوبہ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۳۸۳)

۴۹۴۵ - (۳۵) وَهَنَّ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ الذُّنُوبِ يَغْفِرُ اللَّهُ مِنْهَا مَا شَاءَ إِلَّا عَفْوَكَ الْوَالِدَيْنِ فَإِنَّهُ يُعَجَّلُ لِصَاحِبِهِ فِي الْحَيَاةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ».

۳۹۳۵: ابو بکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، والدین کی نافرمانی کے علاوہ اگر اللہ چاہے تو سبھی گناہوں کو معاف کر سکتا ہے۔ والدین کے نافرمان کو موت سے پہلے دنیا کی زندگی میں ہی عذاب میں جلا کر دیا جاتا ہے (یعنی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بکار بن عبدالعزیز راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۳۱ تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۳۱)

۴۹۴۶ - (۳۶) وَهَنَّ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «حَقُّ كَيْسِرِ الْأَخْوَةِ عَلَى صَفْتِ رَيْمٍ حَوْءُ الْوَالِدِ عَلَى زَأْبِهِ» — زَوَى السَّهْقِيُّ الْأَحَادِيثُ الْخَمْسَةَ رِئِي «شُعَبُ الْإِيمَانِ».

۳۹۳۶: سعید بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یوں بھائیوں کا چھوٹے بھائیوں پر اتنا ہی حق ہے جس قدر کہ والدین کا اولاد پر حق ہے (یعنی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں واقدی راوی ضعیف ہے (الضعفاء الصغیر ۳۳۳، المروءین جلد ۲ صفحہ ۲۹۰، تاریخ بغداد جلد ۳ صفحہ ۳۳۱، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۳۱، مکتوبہ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۳۸۳)

بَابُ الشَّفَقَةِ وَالرَّحْمَةِ عَلَى الْخَلْقِ (اللہ کی مخلوق سے شفقت کرنا اور ان پر ترس کھانا)

الفصل الأول

۴۹۴۷- (۱) عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۳۹۳۷: جریر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا (بخاری، مسلم)

۴۹۴۸- (۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «أَتَقْبَلُونَ الصَّبِيَّانَ؟ فَمَا نُقْبَلُهُمْ». فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوْ أَمْلِكُ لَكَ أَنْ تَنْزِعَ اللَّهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ؟». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۳۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے (عجب کے ساتھ) دریافت کیا کہ کیا تم بچوں کا بوسہ لیتے ہو؟ ہم تو نہیں لیتے (اس کی یہ بات سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر اللہ پاک نے تیرے دل سے رحم کو نکال دیا ہے تو میرے بس میں نہیں کہ تیرے دل میں رحم ڈالوں) (بخاری، مسلم)

۴۹۴۹- (۳) وَمَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ وَمَعَهَا ابْتَنَانِ لَهَا تَسَالِينِ، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ، فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا، فَسَمَّيْتُهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا، وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا، ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ، فَحَدَّثْتُهُ، فَقَالَ: «مَنْ ابْتَلَى مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۳۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت آئی، اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں تھیں وہ مجھ سے (کھانے کا) سوال کر رہی تھی۔ اس وقت میرے پاس صرف ایک کھجور تھی۔ میں نے وہ اس کو دے دی چنانچہ اس نے اس ایک کھجور کو اپنی دونوں بیٹیوں کے درمیان تقسیم کر دیا اور خود اس سے نہ کھایا اس

کے بعد وہ کھڑی ہوئی اور باہر چلی گئی (اس دوران) نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میں نے آپ کو ساری بات بتائی آپ نے فرمایا، جس شخص کی صرف بیٹیاں ہوں اور نہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرے تو وہ اس کے لئے دوزخ سے رکاوٹ نہیں گی (بخاری، مسلم)

۴۹۵۰ - (۴) وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ عَالَ - جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا - جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ هَكَذَا» وَضَمَّ أَصَابِعَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۵۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص دو لڑکیوں کی کفالت کرتا رہا یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں تو قیامت کے دن میں اور وہ شخص اس طرح آئیں گے اور آپ نے انہیں کو ملا کر اشارہ کیا (مسلم)

۴۹۵۱ - (۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «السَّاعِي عَلَى الْأَزْمِلَةِ وَالْمُسْكِينِ كَالسَّاعِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ». وَأَحْسِبُهُ قَالَ: «كَالْقَائِمِ لَا يَفْتَرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يَفْطِرُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۵۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بیوہ اور مسکین کا خیال رکھنے والا (ثواب میں) اس شخص کی طرح ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتا ہے اور راوی کہتا ہے، میرا خیال ہے آپ نے فرمایا کہ وہ اس شخص کی طرح ہے جو رات کو قیام کرتا ہے، سستی نہیں کرتا اور دن کو روزہ رکھتا ہے انظار میں کرتا (بخاری، مسلم)

۴۹۵۲ - (۶) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ لَهُ، وَلِغَيْرِهِ -، فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا» وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ وَالْوَسْطَى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۵۲: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا خواہ وہ یتیم اس کا رشتہ دار ہو یا اجنبی، جنت میں اس طرح ہوں گے اور آپ نے انگلی سے شادت اور درمیانی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا اور ان کے درمیان کچھ فرق کیا (بخاری)

۴۹۵۳ - (۷) وَعَنْ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحِمِهِمْ وَتَوَادِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى عَضْوًا - تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهْرِ وَالْحُمَى». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۵۳: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم ایمانداروں کو آپس میں رحم کرنے، محبت اور شفقت کرنے کے لحاظ سے ایک جسم کی مانند پاؤ گے کہ جب (جسم کا) کوئی عضو

تیار ہوتا ہے تو اس کی وجہ سے تمام جسم بیدار رہتا ہے اور بخار میں مبتلا ہوتا ہے (بخاری، مسلم)

۴۹۵۴ - (۸) وَصَفَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمُؤْمِنُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ، إِنْ اشْتَكَى

عَيْنُهُ اشْتَكَى كُلَّهُ، وَإِنْ اشْتَكَى رَأْسَهُ اشْتَكَى كُلَّهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۹۵۳: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمام ایماندار ایک شخص کی مانند ہیں اگر اس کی آنکھ میں درد ہوتا ہے تو اس کا تمام جسم تکلیف محسوس کرتا ہے اور اگر اس کے سر میں درد ہوتا ہے تو اس کا تمام جسم تکلیف محسوس کرتا ہے (مسلم)

۴۹۵۵ - (۹) وَقَالَ أَبُو مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ

كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا، ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۵۵: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، ایماندار (دوسرے) ایماندار کے لئے عمارت کی مانند ہے گویا عمارت کے ایک حصے نے دوسرے حصے کو مضبوط کیا ہوا ہے بعد ازاں آپ نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسری میں داخل کیا (بخاری، مسلم)

۴۹۵۶ - (۱۰) وَصَفَهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا آتَاهُ السَّائِلُ أَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ

قَالَ: «إِسْفَعُوا فُلْتُوا جِرْوًا وَيَقْضَى اللَّهُ مَعْلَى لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شَاءَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۵۶: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جب آپ کے پاس سائل یا ضرورت مند آتا تو آپ فرماتے کہ (اس کے لئے) سفارش کرو، ہمیں ثواب ملے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان پر جو چاہتا ہے فیصلہ کرتا ہے یعنی میرا دین یا نہ دینا سب اللہ پاک کی تقدیر کے ساتھ ہے۔

(بخاری، مسلم)

۴۹۵۷ - (۱۱) وَقَالَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنْصُرْ أَخَاكَ

ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا». فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنْصُرُهُ مَظْلُومًا، فَكَيْفَ أَنْصُرُهُ ظَالِمًا؟ قَالَ: «تَمَتَّعْ مِنَ الظَّلِيمِ، فَذَلِكَ نَصْرُكَ يَا أُمَّةَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۵۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے بھائی کی مدد کرواؤ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک شخص نے دریافت کیا (جب) وہ مظلوم ہو گا تو میں اس کی مدد کروں گا (اگر) وہ ظالم ہے تو میں اس کی کیسے مدد کروں؟ آپ نے فرمایا، آپ اُسے ظلم سے روکیں یہی اس کی مدد کرنا ہے (بخاری، مسلم)

۴۹۵۸ - (۱۲) وَقَالَ ابْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْمُسْلِمُ أَخُو

الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ، وَلَا يَسْتَلِمُهُ، —، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةٍ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنَ مُسْلِمٍ كَرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ كَرْبَةً مِنْ كَرْبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ

الْفِيَامَةِ . مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۴۹۵۸ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر ظلم کرے اور نہ اس کی مدد چھوڑے اور جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی ضرورت پوری کرتا ہے تو اللہ اس کی ضرورت پوری کرتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان کی پریشانی کو دور کرتا ہے تو اللہ پاک قیامت کے دن اس کی پریشانیوں کو دور فرمائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کے عیب کو چھپاتا ہے اللہ پاک قیامت کے دن اس کے عیوب پر پردہ ڈالے گا (بخاری، مسلم)

۴۹۵۹ - (۱۳) وَهَذَا مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَالْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ، وَلَا يَخْذُلُهُ، وَلَا يَحْقِرُهُ—، الْتَقَوَى هَهُنَا، وَيُسِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مِرَابٍ وَيَحْسِبُ امْرِيءٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ: دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۹۵۹ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اس پر ظلم نہ کرے، نہ اس کی مدد چھوڑے اور نہ ہی اسے حقیر سمجھے۔ تقویٰ کا مقام یہاں (دل میں) ہے آپ نے سینے کی جانب تین بار اشارہ کیا (اور فرمایا) کسی شخص کے لئے یہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے، ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون، مال اور عزت حرام ہے (مسلم)

۴۹۶۰ - (۱۴) وَهَذَا مِنْ عِيَاضِ بْنِ جِمَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ: ذُو سُلْطَانٍ مُقْبِطٌ مُتَّصِدِقٌ مُؤْتَفِقٌ، وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رَقِيقٌ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبَى وَمُسْلِمٍ، وَعَقِيفٌ مُتَعَقِفٌ ذُو عِيَالٍ. وَأَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ: الضَّعِيفُ الَّذِي لَا زُبْرَةَ الَّذِينَ هُمْ فِيكُمْ تَبِعَ لَا يَتَعَوَّنُ أَهْلًا وَلَا مَالًا، وَالْخَائِنُ الَّذِي لَا يَخْفَى لَهُ طَمَعٌ وَإِنْ دَقَّ إِلَّا خَانَهُ، وَرَجُلٌ لَا يُضْبِغُ وَلَا يُمْسِي إِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ، وَذَكَرَ الْبُخْلُ أَوْ الْكُذِبَ، وَالسِّنْطِيزِمَ— الْفَحَّاشَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۹۶۰ : عیاض بن جمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت کے حقدار تین شخص ہیں (پہلا) وہ صاحب اقتدار جو عادل ہے صدقہ کرنے والا ہے جسے نیک کاموں کی تلقین دی گئی ہے اور (دوسرا) وہ شخص جو رحم دل ہے اس کا دل ہر قریبی رشتہ دار اور مسلمان کے لئے نرم ہے اور (تیسرا) وہ شخص جو حرام اور سوال سے بچتا ہے اہل و عیال والا ہے۔ نیز (آپ نے فرمایا) جہنمی پانچ لوگ ہیں (پہلا) وہ کمزور شخص جس کی کوئی رائے نہیں ہے جو تم میں پیچھے گئے والا ہے (یعنی خادم ہے) ایسے لوگ بیوی اور مال کے خواہاں نہیں ہوتے اور (دوسرا) وہ خائن جس کا لالچ مٹتی نہیں ہے اگرچہ معمولی چیز ہو اور وہ پھر بھی خیانت کرتا ہے اور (تیسرا) وہ شخص جو صبح و شام تیرے اہل اور تیرے مال کے بارے میں تجھے دھوکہ دیتا ہے اور (چوتھا) آپ نے بخیل یا

کتاب کا ذکر کیا اور (پانچواں) وہ بد خلق جو کثرت کے ساتھ فحش باتیں کرتا ہے (مسلم)

۴۹۶۱- (۱۵) **وَمَنْ أَنَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي**

بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۱۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی شخص اس وقت تک (کامل) ایماندار نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہ چیز محبوب نہ جائے جو وہ اپنے لیے محبوب جانتا ہے (بخاری، مسلم)

۴۹۶۲- (۱۶) **وَمَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَاللَّهُ لَا**

يُؤْمِنُ، وَاللَّهُ لَا يُؤْمِنُ، وَاللَّهُ لَا يُؤْمِنُ». قِيلَ: مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «الَّذِي لَا يَأْمَنُ بَجَارَةِ بَوَائِقِهِ»۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کی قسم! ایماندار نہیں ہے اللہ کی قسم! ایماندار نہیں ہے اللہ کی قسم! ایماندار نہیں ہے (آپ سے) دریافت کیا گیا، اے اللہ کے رسول! کون ایماندار نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا، وہ شخص جس کا پڑوسی اس کے قتلوں سے امن میں نہیں ہے (بخاری، مسلم)

۴۹۶۳- (۱۷) **وَمَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ**

مَنْ لَا يَأْمَنُ بَجَارَةِ بَوَائِقِهِ»۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۱۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہو سکتا جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہیں ہے (مسلم)

۴۹۶۴- (۱۸) **وَمَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا زَالَ**

جِبْرِئِيلُ— يُؤْمِنُنِي بِالْجَارِ، حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورِنِي». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۱۳: عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، جبرائیل پڑوسی کے بارے میں ہمیشہ مجھے وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے خیال کر لیا کہ وہ اسے ضرور وارث بنائیں گے (بخاری، مسلم)

۴۹۶۵- (۱۹) **وَمَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:**

«إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَجَانَى— إِثْنَانٌ دُونَ الْآخِرِ، حَتَّى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ، مِنْ أَجْلِ أَنْ يَحْزَنَهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۶۵: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں تین شخص موجود ہوں تو (ان میں سے) دو شخص تیرے کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی نہ کریں جب تک کہ اور لوگ نہ آجائیں اس لئے کہ تیرے شخص کو اس سے غم لاحق ہو گا (بخاری، مسلم)

۴۹۶۶- (۲۰) وَهَنْ تَيْمِيمِ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْيَدَيْنِ النَّصِيحَةُ، ثَلَاثًا. قُلْنَا: لِمَنْ؟ قَالَ: «لِلَّهِ، وَلِكِتَابِهِ، وَلِرَسُولِهِ وَلِأَيِّمَةِ الْمُسْلِمِينَ، وَعَامَّتِهِمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۹۶۶: تميم دارنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا، دین خیر خواہی کا نام ہے۔ ہم نے دریافت کیا، کس کے لئے؟ آپ نے فرمایا، اللہ پاک کے لئے، اس کی کتاب کے لئے، اس کے پیغمبر کے لئے، مسلمان خلفاء کے لئے اور عام مسلمانوں کے لئے (مسلم)

۴۹۶۷- (۲۱) وَهَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنَّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۶۷: جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۴۹۶۸- (۲۲) هَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ الصَّادِقَ الْمَضدُوقَ ﷺ يَقُولُ: «لَا تُتْرَعُ الرَّحْمَةُ إِلَّا مِنْ شِقِيٍّ»... رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۴۹۶۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے ابوالقاسم صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، رحمت تو صرف بد بخت انسان سے چھین لی جاتی ہے (احمد، ترمذی)

۴۹۶۹- (۲۳) وَهَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْكَرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ، إِزْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمَكُمُ مَنْ فِي السَّمَاءِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۴۹۶۹: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رحم کرنے والوں پر اللہ رحم کرتا ہے، تم اہل زمین پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا (ابوداؤد، ترمذی)

۴۹۷۰- (۲۴) وَهَنَّ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَلَمْ يُوقِرْ كَبِيرَنَا، وَيَتَأَمَّرَ بِالْمَعْرُوفِ، وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۹۷۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا، ہمارے بڑوں کی عزت نہیں کرتا، نیکی کی تلقین نہیں کرتا اور برائی سے نہیں روکتا (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یث بن ابی سلیم راوی منکرم فیہ ہے (الاعلیٰ و معرفۃ الرجال جلد ۱ صفحہ ۳۸۹، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۸، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۳۵، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۳۸۷)

۴۹۷۱- (۲۵) وَهَنَّ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أَكْرَمَ شَابٌ شَيْخًا مِنْ أَجْلِ سِتِّهِ إِلَّا قَبِضَ اللَّهُ لَهُ عِنْدَ سِتِّهِ مِنْ يُكْرَمُهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۹۷۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو نوجوان کسی بوڑھے انسان کی اس کے عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے عزت کرتا ہے تو اللہ پاک اس کے عمر رسیدہ ہونے کے وقت ایسے شخص کو مقرر فرمائے گا جو اس کی عزت کرے گا (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۳۵، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۳۸۷، ضعیف ترمذی صفحہ ۲۲۷)

۴۹۷۲- (۲۶) وَهَنَّ ابْنُ مُوسَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللَّهِ إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ، وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْعَالِي فِيهِ وَلَا الْجَانِي عَنْهُ، وَإِكْرَامَ السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۹۷۲: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، درج ذیل امور اللہ پاک کی عظمت میں سے ہیں۔ کسی بوڑھے مسلمان کی عزت کرنا، اس شخص کی عزت کرنا جو قرآن پاک کا محافظ ہے وہ نہ اس میں غلط کرتا ہے اور نہ (خلاوت سے) اعراض کرتا ہے اور عادل بادشاہ کی عزت کرنا۔ (ابوداؤد، شعبی شعب الایمان)

۴۹۷۳- (۲۷) وَهَنَّ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُحْسَنُ إِلَيْهِ، وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُسَاءُ إِلَيْهِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۳۹۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمانوں میں بہتر گھر وہ ہے جس میں یتیم رہتا ہے اور اس کے ساتھ احسان کیا جاتا ہے اور مسلمانوں میں بُرا گھر وہ ہے جس میں یتیم

رہتا ہے اور اس کے ساتھ بدسلوکی کی جاتی ہے (ابن ماجہ)
وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۹۷)
احادیث ضعیفہ علامہ البانی حدیث نمبر ۴۳

۴۹۷۴ - (۲۸) وَهَنْ أَبِي أُسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ مَسَحَ رَأْسَ يَتِيمٍ لَمْ يَمْسَحْهُ إِلَّا لِلَّهِ، كَانَ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ نَمْرٌ عَلَيْهَا يَدُهُ حَسَنَاتٌ، وَمَنْ أَحْسَنَ إِلَى يَتِيمَةٍ أَوْ يَتِيمٍ عِنْدَهُ كُنْتُ أَنَا وَهَوْنِي. الْجَنَّةُ كَهَاتَيْنِ، وَقَرَنَ بَيْنَ اضْبَعَيْهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۹۷۳: ابوالائمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص یتیم کے سر پر صرف اللہ پاک کی رضا کے لئے ہاتھ پھیرتا ہے تو اس کے لئے ہر اس بال کے بدلے جس پر سے اس کا ہاتھ گزرا ہے نیکیاں ثبت ہوں گی اور جو شخص کسی یتیم لڑکی یا یتیم لڑکے کے ساتھ احسان کرتا ہے تو میں اور وہ جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے اور آپ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملا کر اشارہ کیا (صحیح ترمذی)
امام ترمذی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ثابت ورجہ ضعیف ہے، اس کی سند میں عبید اللہ، علی بن یزید اور قاسم بن عبدالرحمان ایسے راوی ہیں جنہوں نے حدیث کو وضع کیا ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۱۱ و جلد ۳۳ صفحہ ۳۷۳، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۶، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۳۵)

۴۹۷۵ - (۲۹) وَهَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَوَى يَتِيمًا إِلَى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُ الْجَنَّةَ الْبَتَّةَ، إِلَّا أَنْ يَعْمَلَ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ». وَمَنْ عَالَ ثَلَاثَ بَنَاتٍ أَوْ مِثْلَهُنَّ مِنَ الْأَخْوَاتِ فَأَذْبَهُنَّ وَرَجَمَهُنَّ حَتَّى يُغْنِيَهُنَّ اللَّهُ أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُ الْجَنَّةَ. فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَوَانْتَيْنِ؟ قَالَ: «وَأَنْتَيْنِ» حَتَّى لَوْ قَالُوا: أَوْ وَاحِدَةً؟ لَقَالَ: «وَاحِدَةً» وَمَنْ أَذْهَبَ اللَّهُ بِكَرِيمَتَيْهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ. قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا كَرِيمَتَاهُ؟ قَالَ: «عَيْنَاهُ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

۳۹۷۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کسی یتیم کو اپنے کھانے اور پینے میں شریک کرتا ہے اللہ پاک اس کے لئے لازمی طور پر جنت واجب کرتا ہے البتہ اگر وہ کوئی ایسا گناہ کرے جو قابل معافی نہیں اور جو شخص تین بیٹیوں یا تین بہنوں کی پرورش کرتا ہے، انہیں ادب سکھاتا ہے اور ان پر شفقت کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ پاک ان کو خود تکمیل بخاتا ہے تو اللہ پاک اس کے لئے جنت واجب کرتا ہے۔ ایک شخص نے دریافت کیا، کیا وہ بھی؟ آپ نے فرمایا، ہاں! وہ بھی۔ یہاں تک کہ اگر وہ کہہ دے، کیا ایک بھی؟ تو آپ ایک بھی کہہ دیتے اور جس شخص کی دو پیاری چیزوں کو اللہ پاک لے جائے وہ

جنت کا مستحق ہوتا ہے۔ آپ سے دریافت کیا گیا، اے اللہ کے رسول! وہ دو محبوب چیزیں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا،
دونوں آنکھیں ہیں (شرح السنہ)

۴۹۷۶- (۳۰) وَهْنُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَأَنَّ
يُؤَدَّبَ الرَّجُلَ وَلَدَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ، وَنَاصِحٌ الرَّاوي لَيْسَ عِنْدَ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ بِالْقَوِي.

۳۹۷۶: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص اپنی
اولاد کو ادب سکھائے تو یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ وہ ایک صاع صدقہ کرے (ترمذی) امام ترمذی نے
اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے نیز ناصح راوی محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔
وضاحت: یہ حدیث سند کے لحاظ سے قابل استدلال نہیں ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۳۸)

۴۹۷۷- (۳۱) وَهْنُ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:
«مَا نَحَلَ - وَالِدٌ وَلَدَهُ مِنْ نُحْلٍ أَفْضَلَ مِنْ آدَبٍ حَسَنٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي
«شُعَبِ الْإِيمَانِ»، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا عِنْدِي حَدِيثٌ مُرْسَلٌ.

۳۹۷۷: ایوب بن موسیٰ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا، والد اپنی اولاد کو اچھے ادب سے بہتر کوئی عطیہ نہیں دیتا (ترمذی، شعب الایمان) اور امام ترمذی نے
اس حدیث کو مرسل قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عامر بن ابی عامر خزاز راوی سنی الحفظ ہے پس حدیث مرسل ہونے کے
ساتھ ساتھ غایت درجہ ضعیف بھی ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۶۰، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۳۳)

۴۹۷۸- (۳۲) وَهْنُ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ:
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنَا وَامْرَأَةٌ سَفَعَاءُ الْحَدِيثِ - كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». وَأَوْمَأَ يَزِيدُ بْنُ ذَرِيْعٍ إِلَى
الْوَسْطِيِّ وَالسَّبَابَةِ «امْرَأَةٌ أَمَتْ مِنْ زَوْجِهَا - ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ، حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلَى
بِتَامَاهَا حَتَّى بَاتُوا - أَوْمَأُوا». رَوَاهُ أَبُو ذَاوُدَ.

۳۹۷۸: عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اور
وہ عورت جس کے رخساروں کا رنگ تبدیل ہو چکا ہے قیامت کے دن ان دو (الکلیوں) کی طرح ہوں گے اور یزید
بن ذریع راوی نے درمیانی انگلی اور انگشت شہادت کی جانب اشارہ کیا (اور کہا کہ اس سے مراد ایسی عورت ہے
جو بیوہ ہو چکی ہے، حسب نسب والی اور خوبصورت ہے اس نے اپنے آپ کو اپنے یتیم بچوں کی پرورش کے لئے
روکے رکھا یہاں تک کہ وہ بیوے ہو گئے یا فوت ہو گئے (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہونے کے ساتھ ساتھ منقطع بھی ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۳۸)

۴۹۷۹ - (۳۳) وَهْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ أَنْتَى فَلَمْ يَبْدَهَا وَلَمْ يُبَيِّنْهَا، وَلَمْ يُؤْتِرْ وَلَدَهُ عَلَيْهَا - يَعْنِي الذُّكُورَ - أَخَذَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۹۷۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی اس نے اس کو زندہ دفن نہیں کیا اور اس کو ذلت کے ساتھ نہیں رکھا (اور) نہ لڑکوں کو اس پر ترجیح دی تو اللہ پاک اس کو جنت میں داخل فرمائے گا (ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، ابن ہدیٰ راوی مستور ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۳، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۳۸۹، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۵۰۹)

۴۹۸۰ - (۳۴) وَهْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ اغْتَيْبَ عِنْدَهُ أَخُوهُ الْمُسْلِمِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى نَصْرِهِ فَتَصْرَهُ؛ نَصْرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. فَإِنْ لَمْ يَنْصُرْهُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى نَصْرِهِ؛ أَذْرَكَهُ اللَّهُ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ» - رَوَاهُ فِي «شَرْحِ الشُّنَّةِ».

۴۹۸۰: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، جس شخص کے پاس اس کے مسلمان بھائی کی غیبت ہو اور وہ اس کی مدد کرنے پر قدرت رکھتا ہو اور اس نے اس کی مدد کی تو اللہ پاک دنیا اور آخرت میں اس کی مدد فرمائے گا لیکن اگر اس نے اسکی مدد نہ کی جبکہ وہ اس کی مدد کرنے پر قادر تھا تو اللہ پاک اس کو اس کی وجہ سے دنیا اور آخرت میں سزا دے گا (شرح الشنۃ)

۴۹۸۱ - (۳۵) وَهْنِ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ ذَبَّ عَنِ لَحْمٍ أَخِيهِ بِالْمَغِيْبَةِ - كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۴۹۸۱: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اپنے بھائی کی غیبت سن کر اس کی فیر حاضری میں مدافعت کرتا ہے تو اللہ پاک پر لازم ہو گا کہ اسے دوزخ سے رہائی عطا فرمائیں (صحیح شعب الایمان)

۴۹۸۲ - (۳۶) وَهْنِ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَرُدُّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَرْتَدَّ عَنْهُ نَارُ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: «وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ» - رَوَاهُ فِي «شَرْحِ الشُّنَّةِ».

۴۹۸۲: ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، جو مسلمان اپنے بھائی کی عزت کی مدافعت کرتا ہے تو اللہ پاک پر لازم ہو گا کہ وہ قیامت کے دن اس سے

جہنم کی آگ کو دور فرمائیں پھر یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) ”اور ایمانداروں کی مدد ہم پر لازم تھی“
(شرح السنہ)

۴۹۸۳ - (۳۷) وَهَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ أَمْرٍ مِنْ مُسْلِمٍ يَخْذُلُ أَمْرًا مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ يُشْتَهَكُ فِيهِ حُرْمَتُهُ وَيُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِزِّهِ إِلَّا خَذَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ وَمَا مِنْ أَمْرٍ مِنْ مُسْلِمٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ [فِيهِ] - مِنْ عِزِّهِ وَيُشْتَهَكُ فِيهِ مِنْ حُرْمَتِهِ إِلَّا نَصَرَهُ اللَّهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۹۸۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان کی ایسے موقع پر مدد نہیں کرتا جہاں اس کی حرمت پامال ہوتی ہے اور اس کی بے عزتی کی جاتی ہے تو اللہ پاک اس کی مدد ایسے مقام میں نہیں فرمائے گا جہاں وہ مدد کا محتاج ہو گا اور اگر مسلمان کسی دوسرے مسلمان کی ایسے موقع پر مدد کرتا ہے جہاں اس کی عزت کم ہوتی ہے اور اس کی حرمت پامال ہوتی ہے تو اللہ پاک ایسے مقام میں اس کی مدد فرمائیں گے جہاں وہ مدد کا طالب ہو گا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن بشیر راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۲۳ تنقیح الرذالہ جلد ۳ صفحہ ۳۳)

۴۹۸۴ - (۳۸) وَهَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ رَأَى عَوْرَةَ فَسْتَرَهَا كَانَ كَمَنْ أَحْيَا مَوْتًا مَوْدَةً». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ.

۴۹۸۳: عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے کوئی عیب دیکھا اور اس پر پردہ ڈالا وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے زندہ و رگور کی جانے والی لڑکی کو بچا لیا (احمد ترمذی) اور امام ترمذی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے، ان الفاظ کے ساتھ یہ حدیث ابوداؤد میں بھی ہے۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۳۹۰)

۴۹۸۵ - (۳۹) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ أَخَذَكُمْ مِرَاةُ أَخِيهِ، فَإِنْ رَأَى بِهِ آذَى فَلْيُمِطْ عَنْهُ» - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَرَأَى دَاوُدَ: «الْمُؤْمِنُ مِرَاةُ الْمُؤْمِنِ، وَالْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ، يَكْفُفُ عَنْهُ صَبِيغَتَهُ، وَيَحْوَطُهُ مِنْ وَرَائِهِ».

۴۹۸۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ تم میں سے ہر آدمی اپنے بھائی کے لئے آئینہ ہے اگر اس میں کسی عیب کو دیکھے تو وہ اس سے دور کرے (ترمذی) امام ترمذی نے

حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے اور اس کی ایک اور روایت ابو داؤد میں ہے کہ مومن، مومن کا آئینہ ہے اور مومن، مومن کا بھائی ہے وہ اس سے اس کے نقصان کو روکے اور اس کی غیر حاضری میں اس کی پوری پوری مدد کرے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں یحییٰ بن عبید اللہ راوی ضعیف اور اس کا والد عبید اللہ غیر معروف ہے نیز دوسری حدیث بھی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۰۵، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۵۳، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۳۷)

۴۹۸۶ - (۴۰) وَهَنَّ مَعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَمَنْ حَمَى مُؤْمِنًا مِنْ مُتَأَفِّفٍ بَعَثَ اللَّهُ مَلَكًا يَحْمِي لِحْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ رَضِيَ مُسْلِمًا بِشَيْءٍ يُرِيدُ بِهِ شَيْنَهُ حَبَسَهُ اللَّهُ عَلَى جَسْرِ جَهَنَّمَ حَتَّى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۹۸۶: معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کسی مومن کی کسی متافف کے مقابلہ میں حمایت کرتا ہے تو اللہ پاک ایسا فرشتہ بھیجے گا جو اس کے جسم کو قیامت کے دن دوزخ کی آگ سے محفوظ رکھے گا اور جو شخص کسی مسلمان کو کسی عیب کے ساتھ قسم کرتا ہے (اور) اس کا ارادہ اس کو بدنام کرنے کا ہے تو اللہ پاک دوزخ کے پل پر اس کو روک دے گا یہاں تک کہ وہ اپنے اس گناہ سے صاف ہو جائے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سہل بن معاذ راوی ضعیف اور اسماعیل بن یحییٰ راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۳۱، جلد ۳ صفحہ ۲۵۳، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۳۸)

۴۹۸۷ - (۴۱) وَهَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَخَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ، وَخَيْرُ الْجِيرَانِ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۴۹۸۷: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ پاک کے نزدیک بہترین ساتھی وہ ہے جو اپنے رفقاء کے ساتھ اچھا رہے اور اللہ پاک کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے ساتھ بہتر رہے (ترمذی، دارمی) اور امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

۴۹۸۸ - (۴۲) وَهَنَّ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ إِذَا أَحْسَنْتُ أَوْ إِذَا أَسَأْتُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا سَمِعْتَ جِيرَانَكَ يَقُولُونَ: قَدْ أَحْسَنْتَ؛ فَقَدْ أَحْسَنْتَ، وَإِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُولُونَ: قَدْ أَسَأْتُ؛ فَقَدْ أَسَأْتُ» - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۴۹۸۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا 'اے اللہ کے رسول مجھے کیسے معلوم ہو کہ میں نے نیکی کی ہے یا بدی؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'جب تو نے کبھی ہمدردی نہ کرے تو نے اچھا کام کیا ہے تو واقعی تو نے اچھا کام کیا ہے اور جب تو ان سے نہ کرے کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ تو نے غلط کام کیا ہے تو واقعی تو نے غلط کام کیا ہے (ابن ماجہ)

۴۹۸۹ - (۴۳) وَهِنَّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَنْزَلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ»: رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۹۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'لوگوں کے ساتھ ان کے مرتبہ کے لحاظ سے سلوک کرو (ابوداؤد)

الْفَضْلُ الثَّلَاثُ

۴۹۹۰ - (۴۴) هَنَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي قُرَادٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَصَّأَ يَوْمًا، فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَتَمَسَّحُونَ بِوَضُوئِهِ. فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا يَحْمِلُكُمْ عَلَى هَذَا؟» قَالُوا: حُبُّ اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُحِبَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أَوْ يُحِبَّهُ اللَّهُ وَرَسُولَهُ فَلْيُصَدِّقْ حَدِيثَهُ إِذَا حَدَّثَ، وَلْيُؤَدِّ أَمَانَتَهُ إِذَا أُؤْتِمِنَ، وَلْيُحْسِنْ جَوَازَ مَنْ جَاوَزَهُ».

تیسری فصل

۴۹۹۰: عبدالرحمان بن ابی قراذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن وضو کیا آپ کے صحابہ کرام (آپ کے اعضاء سے کرنے والے) وضو کے پانی کو اپنے جسم پر مل رہے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا 'تم اس طرح کیوں کر رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا 'اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ محبت (کا اظہار) ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'جس شخص کو پسند ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ محبت کرے یا اس کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول محبت کریں تو اسے چاہیے کہ جب وہ بات کہے تو سچی کہے اور جب اس کے ہاں امانت رکھی جائے تو امانت کا حق ادا کرے اور اپنے ہمسایوں سے اچھا برتاؤ کرے (یعنی شُعب الایمان)

۴۹۹۱ - (۴۵) وَهِنَّ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِي يَتَّبِعُ وَجَارَهُ جَانِحٌ إِلَى جَنْبِهِ»۔ رَوَاهُمَا ابْنُ أَبِي عَرِينَةَ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۴۹۹۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: وہ شخص مومن نہیں جو سیر ہو کر مکائے اور اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا رہے (یعنی شعب الایمان) ۴۹۹۲- (۴۶) وَهَنَّ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ فَلَانَةَ تُذَكِّرُ مِنْ كَثْرَةِ صَلَاتِهَا وَصِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا، غَيْرَ أَنَّهُ تُوذِي جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا. قَالَ: «هِيَ فِي النَّارِ». قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَإِنَّ فَلَانَةَ تُذَكِّرُ فَلَةَ صِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا وَصَلَاتِهَا، وَإِنَّهَا تَصَدِّقُ بِالْأَثْوَارِ مِنَ الْأَقِطِ—، وَلَا تُؤذِي بِلِسَانِهَا جِيْرَانَهَا قَالَ: «هِيَ فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۴۹۹۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! فلاں عورت کے بارے میں چمچا ہے کہ وہ کثرت کے ساتھ نوافل ادا کرتی ہے، نفل روزے رکھتی ہے اور نفل صدقہ کرتی ہے البتہ زبان سے اپنے پڑوسیوں کو تکلیف پہنچاتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ دوزخ میں ہے۔ اس شخص نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! فلاں عورت کے بارے میں چمچا ہے کہ وہ نفل روزے رکھتی ہے، نفل صدقہ کم دیتی ہے اور نوافل کم پڑھتی ہے، صرف خیر کے کلاموں کا صدقہ کرتی ہے اور اپنی زبان کے ساتھ اپنے پڑوسیوں کو تکلیف نہیں دیتی۔ آپ نے فرمایا: وہ جنت میں ہے (احمد، بیہقی شعب الایمان)

۴۹۹۳- (۴۷) وَهَنَّ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَفَ عَلَى نَاسٍ جُلُوسٍ فَقَالَ: وَالْأَخْبِرِكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ؟ قَالَ: فَسَكَتُوا فَقَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا فَقَالَ: «خَيْرِكُمْ مَنْ يُرْجِي خَيْرُهُ وَيُؤْمِنُ شَرُّهُ، وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا يُرْجِي خَيْرُهُ وَلَا يُؤْمِنُ شَرُّهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ». وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۹۹۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے لوگوں کے پاس کھڑے ہوئے جو بیٹھے ہوئے تھے آپ نے ان سے فرمایا: میں تمہیں نہ بتاؤں کہ تم میں بہتر کون اور بدتر کون ہیں؟ (راوی نے بیان کیا کہ) لوگ خاموش رہے۔ آپ نے یہ کلمات تین بار دہرائے۔ ایک شخص نے عرض کیا: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! آپ ہمیں بتائیں کہ ہم میں سے کون بہتر اور کون بدتر ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ لوگ تم میں سے بہتر ہیں جن سے خیر کی امید کی جاتی ہے اور ان کے شر سے محفوظ رہا جاتا ہے اور وہ لوگ بدتر ہیں جن سے خیر کی امید نہیں اور نہ ان کے شر سے بچا جاسکتا ہے (ترمذی، بیہقی شعب الایمان)

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

۴۹۹۴- (۴۸) وَهَنَّ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَرْزَاقَكُمْ، إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ

وَمَنْ لَا يُحِبُّ، وَلَا يُعْطِي الدِّينَ إِلَّا مَنْ أَحَبَّ فَمَنْ أَعْطَاهُ اللهُ الدِّينَ فَقَدْ أَحَبَّهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُسْلِمُ عَبْدٌ حَتَّى يُسْلِمَ قَلْبَهُ وَلِسَانَهُ، وَلَا يُؤْمِنُ حَتَّى يَأْمَنَ جَارَهُ بَوَاقِعَهُ.

۳۹۹۳: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس میں کچھ شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان اخلاق کو (یوں) تقسیم کر دیا ہے جس طرح تمہارے درمیان تمہارے رزق کو تقسیم کر دیا ہے، اس میں کچھ شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ دنیا اس شخص کو دیتا ہے جس کو اچھا سمجھتا ہے اور اس شخص کو بھی دیتا ہے جس کو اچھا نہیں جانتا (لیکن) دین اس شخص کو عطا کرتا ہے جس کو وہ اچھا سمجھتا ہے پس جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے دین (اسلام) کا عطیہ دیا اس کو اللہ نے اچھا سمجھا۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی شخص اس وقت تک مسلمان نہیں ہوتا جب تک اس کا دل اور اس کی زبان مسلمان نہیں ہو جاتے اور اس وقت تک مومن نہیں ہوتا جب تک کہ اس کا پردیسی اس کی شرارتوں سے بے خوف نہیں ہو جاتا (احمد، بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابان بن اسحاق راوی لیتن الہدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۵ صفحہ ۲۴۹) الرداء جلد ۳ صفحہ ۳۲۹

۴۹۹۵ - (۴۹) وَقَدْ أَبَى هُرَيْرَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْمُؤْمِنُ مَأْتَفٌ - وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ لَا يَأْتَفُ وَلَا يُؤْتَفُ، وَاهُمَا أَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۳۹۹۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن محبت کرتا ہے اور اس سے بھی محبت کی جاتی ہے اور اس شخص میں کچھ خیر نہیں جو محبت نہیں کرتا اور نہ اس سے محبت کی جاتی ہے (احمد، بیہقی شعب الایمان)

۴۹۹۶ - (۵۰) وَقَدْ أَنَسَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَضَى لِأَخِي مِنْ أُمَّتِي حَاجَةً يَرِيدُ أَنْ يُبْرِئَهُ بِهَا فَقَدْ سَرَّنِي، وَمَنْ سَرَّنِي فَقَدْ سَرَّ اللهُ، وَمَنْ سَرَّ اللهُ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ».

۳۹۹۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے میری امت میں سے کسی شخص کی ضرورت کو پورا کیا، وہ اس طرح اس کو خوش کرنا چاہتا ہے تو اس نے مجھے خوش کیا اور جس شخص نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ تعالیٰ کو خوش کیا اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کو خوش کیا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۳۳۳)

۴۹۹۷- (۵۱) وَصَّهٖ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ آغَاثَ مَلْهُوْفًا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ ثَلَاثًا وَسَبْعِينَ مَغْفِرَةً، وَاحِدَةً فِيهَا صَلَاحُ أَمْرِهِ كُلِّهِ، وَثِنْتَانِ وَسَبْعُونَ لَهُ دَرَجَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

۴۹۹۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کسی مصیبت زدہ کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے تتر (۷۳) مغفرتیں ثبت فرماتا ہے ان میں سے ایک ہی سے اس کے تمام معاملات درست ہو جائیں گے اور باقی تتر مغفرتیں قیامت کے دن اس کے درجات کے حصول کا باعث ہوں گی (یعنی شعب الایمان)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، عباد بن عبد الصمد راوی سے مروی اکثر احادیث موضوع ہیں (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۶۹، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۳۰، مشکوٰۃ علامہ ألبانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۹۲)

۴۹۹۸- (۵۲) (۵۳) وَصَّهٖ، وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْخَلْقُ عِيَالُ اللَّهِ، فَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَى اللَّهِ مَنْ أَحْسَنَ إِلَى عِيَالِهِ». زَوَى النَّبِيِّ الْأَحَادِيثُ الثَّلَاثَةَ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۴۹۹۸: انس اور عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مخلوق اللہ کی عیال ہے وہ شخص اللہ کو زیادہ محبوب ہے جو اللہ کی عیال کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتا ہے (یعنی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یوسف بن عطیہ سفار راوی متروک الحدیث ہے (التاریخ الکبیر جلد ۸ صفحہ ۳۲۲، تقریب التذیب جلد ۲ صفحہ ۳۸۱، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۳۰، مشکوٰۃ علامہ ألبانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۹۲)

۵۰۰۰- (۵۴) وَقَدْ عَقَّبَهُ بَنُو عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَوَّلُ خَصْمَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَارَانِ» — رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۵۰۰۰: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن اول جھگڑنے والے دونوں پڑوسی ہوں گے (احمد)

وضاحت: قیامت کے روز جن چیزوں کا پہلے پہل فیصلہ ہو گا ان میں پڑوسیوں کے ایک دوسرے پر حقوق شامل ہوں گے (واللہ اعلم)

۵۰۰۱- (۵۵) وَقَدْ أَبَى مُزِينَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا شَكَأَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَسْوَةَ قَلْبِهِ، قَالَ: «إِمْسَحْ زَأْسَ النَّبِيِّ، وَأَطْعِمِ الْمَسْكِينِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے دل کی قسوت لے۔ آپ نے فرمایا، نبی کے سر پر ہاتھ پھیرا اور مسکین کو کھانا کھلا (احمد)

۵۰۰۲- (۵۶) وَهَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «وَالَا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَفْضَلِ الصَّدَقَةِ؟ ابْنَتُكَ مَرْدُودَةٌ إِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَأَيْبٌ غَيْرُكَ» — رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۵۰۰۲: سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيَانِ كَرْتِي هِي نَبِيٍّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فَرَايَا، كَمَا فِي هَمِيصِ أَفْضَلِ صَدَقَةِ كِي بَارِي فِي نَهْ تَمَادِي؟ تَمِيرِي بِنْتِي جَسِي تَمِيرِي جَانِبِ وَاهِي كَرِيَا كَمَا هِي (أَوْر) تَمِيرِي سِوَا اس كَا كُوْنِي كَفِيلِ هَمِيصِ يَمِينِي إِنْسَانِ كَا سَبُّ سِي بَمْتَرِنِ صَدَقَةِ اِهْنِي مَطْلَقِي بِنْتِي كِي كَفَالَتِ كَرْتَا هِي (ابْنِ مَاجَةَ) وَضَاحَتِ: عَلَامَةُ نَاصِرِ الدِّينِ أَلْبَانِي فِي اس حَدِيثِ كِي سَنَدِ كُو ضَعِيفِ قَرَارِ دِيَا هِي (مَكْتُوْبَةُ عَلَامَةِ أَلْبَانِي جِلْد ۳ صِلْحَةُ ۱۳۹۳، ضَعِيفِ ابْنِ مَاجَةَ صِلْحَةُ ۲۹۶)

بَابُ الْحُبِّ فِي اللَّهِ وَمِنَ اللَّهِ

(اللہ کے لئے کسی سے محبت کرنا اور اللہ کی جانب سے بندے سے محبت)

الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

۵۰۰۳- (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْأَزْوَاجُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ، فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ، وَمَا تَنَافَرَ مِنْهَا اِخْتَلَفَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۵۰۰۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'آزواج مختلف قسم کے لشکر ہیں، جو آزواج متعارف ہوتے ہیں (یعنی صفات اور اخلاق میں متوافق ہوتے ہیں) دنیا میں ان میں اتفاق ہوتا ہے اور جن میں توافق نہیں ہوتا ان میں اختلاف ہوتا ہے (بخاری)

وضاحت: معلوم ہوا کہ آزواج اعراض میں اور وہ اجسام سے پہلے تھیں نیز آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کی تخلیق اجسام اور آزواج سے ہے۔ آزواج کی دو قسمیں ہیں، ایک قسم وہ ہے جو خیر کی جانب جھکاؤ رکھتی ہے جب کہ دوسری قسم شر کی جانب جھکاؤ رکھتی ہے۔ پس اچھے اور نیک قسم کے افراد اپنے ہم مثل کے ساتھ محبت کرتے ہیں، اتحاد اور اتفاق رکھتے ہیں جبکہ بدکردار قسم کے لوگ اپنا تعلق اپنے جیسوں کے ساتھ رکھتے ہیں، ان ہی کی جانب میلان رکھتے ہیں اور ان ہی سے محبت کرتے ہیں لیکن صالحین سے اختلاف رکھتے ہیں جبکہ صالحین بھی بدکردار لوگوں کو اچھا نہیں جانتے۔ اس کی وضاحت اس واقعہ سے بھی ہوتی ہے کہ مکہ مکرمہ میں ایک عورت مزاج کو پسند کرتی تھی وہ مدینہ منورہ آئی تو وہاں اس نے اپنی ہم مزاج عورت کے ہاں قیام کیا۔ جب عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس بات کی خبر ہوئی تو انہوں نے فرمایا، 'رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد درست ہے کہ آزواج کا میلان اپنے ہم مثل کی طرف ہوتا ہے (فتح الباری جلد ۱۸، تصحیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۴)

۵۰۰۴- (۲) وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۵۰۰۳: نیز مسلم نے اس حدیث کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۵۰۰۵- (۳) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرَائِيلَ - فَقَالَ: إِنِّي أَحِبُّ فَلَانًا فَأَجِبْهُ، قَالَ: فَيَجِبُهُ جِبْرَائِيلُ - ، ثُمَّ يَنَادِي فِي السَّمَاءِ فَيَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فَلَانًا فَأَجِبُوهُ، فَيَجِبُهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ - . وَإِذَا أَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرَائِيلَ - فَيَقُولُ: إِنِّي أَبْغِضُ فَلَانًا فَأَبْغِضُوهُ، فَيَبْغِضُوهُ جِبْرَائِيلُ - ، ثُمَّ يَنَادِي فِي أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ فَلَانًا فَأَبْغِضُوهُ، قَالَ: فَيَبْغِضُونَهُ، ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْأَرْضِ - . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۰۰۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ جب اللہ پاک کسی بندے کو محبوب جانتے ہیں تو جبرائیل علیہ السلام کو بلائے ہیں، اسے حکم دیتے ہیں کہ میں فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کہ راوی نے بیان کیا کہ (پھر) جبرائیل علیہ السلام اس شخص سے محبت کرتے ہیں بعد ازاں آسمان میں اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ اللہ پاک فلاں شخص سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔ چنانچہ آسمان والے اس سے محبت کرتے ہیں اس کے بعد زمین میں بھی اس کی مقبولیت ہو جاتی ہے اور جب اللہ پاک کسی بندے کو برا جانتے ہیں تو جبرائیل علیہ السلام کو بلا کر حکم دیتے ہیں کہ میں فلاں شخص کو بُرا جانتا ہوں تم بھی اسے بُرا جانو۔ راوی نے بیان کیا چنانچہ جبرائیل علیہ السلام اُسے بُرا جانتے ہیں پھر آسمان والوں میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ پاک فلاں شخص کو برا جانتے ہیں تم بھی اس کو بُرا جانو۔ راوی نے بیان کیا کہ لوگ اس کو بُرا جانتے ہیں پھر زمین والوں کے دلوں میں بھی اس کے خلاف نفرت بھردی جاتی ہے (مسلم)

۵۰۰۶- (۴) وَهَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَيُّنَ الْمُتَحَابِّينَ بِجَلَالِي؟ أَيُّيَوْمَ أَظْلَمْتُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۰۰۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس میں کچھ شبہ نہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میری تعظیم کی وجہ سے آپس میں محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ آج میں ان کو اپنے سائے میں جگہ دوں گا جبکہ (آج کے دن) میرے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں (مسلم)

۵۰۰۷- (۵) وَهَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخَاهُ لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى، فَأَرَادَ اللَّهُ لَهُ عَلَى مَذْرَجَتِهِ - مَلَكًا قَالَ: أَيُّنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: أُرِيدُ أَخَاهُ لِي فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ. قَالَ: هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تُرِيدُهَا - ؟ قَالَ: لَا، غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللَّهِ، قَالَ: فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكَ بِأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۰۰۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کسی دوسری بستی میں اپنے بھائی سے ملاقات کرنے کو چلا تو اللہ پاک نے اس کے راستے پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا اس نے پوچھا، تو کہاں

جا رہا ہے؟ اُس نے جواب دیا، میں اس بہتی میں اپنے بھائی سے ملاقات کا ارادہ رکھتا ہوں۔ اس نے دریافت کیا، کیا تو اس کا سر پرست ہے کہ اس کی گھداشت کے لئے جا رہا ہے؟ اُس نے نفی میں جواب دیا اور کہا، ہاں! اتنی بات ہے کہ میں اس سے اللہ کی رضا کے لئے محبت کرتا ہوں۔ فرشتے نے بتایا کہ میں تیری طرف اللہ کا پیغام لے کر آیا ہوں کہ جس طرح تو اس سے محبت کرتا ہے اللہ پاک بھی تجھ سے محبت کرتا ہے (مسلم)

۵۰۰۸ - (۶) وَهَنَّ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَهُ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ -؟ فَقَالَ: «الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۰۰۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! آپ اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو ایسے لوگوں سے محبت کرتا ہے جن جیسے اعمال وہ نہیں کر سکتا؟ آپ نے فرمایا، آدمی اس شخص کے ساتھ ہو گا جس سے وہ محبت کرتا تھا۔

(بخاری، مسلم)

۵۰۰۹ - (۷) وَهَنَّ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: «وَبِنَلِّكَ! وَمَا أَعْدَدْتُ لَهَا؟». قَالَ: «مَا أَعْدَدْتُ لَهَا إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ». قَالَ: «أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ». قَالَ أَنَسُ: «فَمَا زَأَيْتُ الْمُسْلِمِينَ فِرْحَانًا يَسْتَبِيءُ بِتَعَدِّ الْإِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۰۰۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! قیامت کب ہوگی؟ آپ نے فرمایا، تجھ پر انوس! تو نے قیامت کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اُس نے جواب دیا، میں نے قیامت کے لئے صرف یہ تیاری کی ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا، تو اُس شخص کے ساتھ ہو گا جس کے ساتھ تیری محبت ہے۔ انس نے بیان کیا، میں نے مسلمانوں کو دیکھا کہ وہ اسلام (لانے) کے بعد کسی بات پر اتنے خوش نہیں ہوئے جتنے وہ اس بات پر خوش ہوئے (بخاری، مسلم)

۵۰۱۰ - (۸) وَهَنَّ ابْنُ مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالسُّوءِ، كَحَامِلِ الْمَسْكِ وَنَافِخِ الْكَبِيرِ -؛ فَحَامِلُ الْمَسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيكَ - وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً؛ وَنَافِخِ الْكَبِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ بِنَابِكَ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا خَبِيثَةً». - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۰۱۰: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اچھے اور برے ساتھی کی مثال اس شخص کی ہے جو کستوری رکھنے والا ہے اور اس کی ہے جو بھٹی میں (آگ) بھڑکانے والا ہے

پس کستوری والا یا تو تجھے (بلا قیمت) کستوری کا عطیہ دے یا تو اس سے کستوری خرید لے گا اور یا تو اس سے عمدہ خوشبو پائے گا اور بھٹی میں پھونک مارنے والا یا تو تیرے کپڑوں کو جلا دے گا یا تو اس سے بدبو پائے گا۔
(بخاری، مسلم)

الْفَضْلُ الثَّانِي

۵۰۱۱ - (۹) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِي، وَالْمُتَجَالِسِينَ فِي، وَالْمُتَزَاوِرِينَ فِي، وَالْمُتَبَادِلِينَ فِي». رَوَاهُ مَالِكٌ. وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ، قَالَ: «يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: الْمُتَحَابُّونَ فِي جَلَالِي لَهُمْ مَنَابِرٌ مِنْ نُورٍ يَغْطِيهِمُ النَّيُّونَ وَالشَّهَادَةُ».

دوسری فصل

۵۰۱۱: مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيَانِ كَرْتِهِ فِي مِثْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَا أَيْ فِي فَرَايَا، اللَّهُ پَاكُ فَرَمَاتِي هِي كِه مِيرِي مَحَبَّتِ اِيسِي لُوكُوں كِي لِي كَاهِتِ هِي جُو مِيرِي وَجِهِي سِي مَحَبَّتِ كَرْتِي هِي اُور مِيرِي وَجِهِي سِي مَلِ پِيْلِي هِي اُور مِيرِي وَجِهِي سِي مَلَقَاتِي كَرْتِي هِي اُور مِيرِي وَجِهِي سِي مَالِ خُرُوجِ كَرْتِي هِي (مَالِك) اُور تِرْمِذِي كِي رِوَايَتِ مِي هِي اللَّهُ پَاكُ فَرَمَاتِي هِي كِه مِيرِي تَعْقِيمِ كِي لِي جُو لُوكُ اِيسِي مِي مَحَبَّتِ كَرْتِي هِي اِن كِي لِي نُورِ كِي مَنَبِرُ هُونِ كِي، اِن پَرِ اَنْبِيَاءُ اُور شُهَدَاءُ رَحْمَكُ كَرِيں كِي۔

۵۰۱۲ - (۱۰) وَهَذَا مِنْ رِوَايَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ لَأَنْسَاءَ مَا هُمْ بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ، يَغْطِيهِمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشَّهَدَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللَّهِ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تُخْبِرُنَا مَنْ هُمْ؟ قَالَ: «هُمْ قَوْمٌ تَخَابَوْا بِرُوحِ اللَّهِ، عَلَى غَيْرِ أَرْحَامِ بَيْنِهِمْ، وَلَا أَمْوَالٍ يَتَعَاطَوْنَهَا، فَوَاللَّهِ إِنْ وُجُوهُهُمْ لَنُورٌ، وَإِنَّهُمْ لَعَلَى نُورٍ، لَا يَخَافُونَ إِذَا خَافَ النَّاسُ، وَلَا يَخْزَنُونَ إِذَا خَزَنَ النَّاسُ، وَقَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا يَخْزَنُونَ﴾ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۰۱۲: عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيَانِ كَرْتِهِ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي فَرَايَا، اِس مِيں كُچھ كُچھ نِيسِي كِه اَللّٰهُ پَاكُ كِي بَدُوں مِيں سِي كُچھ لُوكُ اِيسِي هِي جُو نِه پِيغْمِيرِ هِي اُور نِه شَهِيدِ (لِيكِن) پِيغْمِيرِ اُور شَهِيدِ لُوكُ قِيَامَتِ كِي دِنِ اَللّٰهُ كِي هِي اِن كِي مَقَامِ وَرَتَبِي پَرِ رِشْكُ كَرِيں كِي۔ مَحَابِي كِرَامَتِي لِي عَرْضِ كِيَا، اِي اَللّٰهُ كِي رَسُولُ! اِيپُ هِيں تَا نِيں كِه وَه كُونِ لُوكُ هِيں؟ اِيپُ لِي فَرَايَا، وَه اِيسِي لُوكُ هِيں جُو اَللّٰهُ كِي رَحْمَتِ سِي بِلَا كُسِي رِشْتِي دَارِي كِي اُور بِلَا كُسِي مَالِي لِي دِيْنِ كِي اِيسِي مِي مَحَبَّتِ كَرْتِي هِي هِي اَللّٰهُ كِي قِسْمِ! بِلَا شَبِهِي اِن كِي چِرِي رُوشِنِ هُونِ كِي اُور بِلَا شَبِهِي وَه لُوكُ رُوشِنِي پَرِ هُونِ كِي، جَبِ لُوكُوں كُو خُوفِ لَاحِقِ هُو كَا تُو اِنِيں كُو كِي خُوفِ نِيسِي هُو كَا اُور جَبِ لُوكُ

غناک ہوں گے تو انہیں کوئی غم نہ ہو گا۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) ”خبروار! بے شک اللہ پاک کے اولیاء کو نہ ڈر ہو گا اور نہ وہ غناک ہوں گے“ (ابوداؤد)

۵۰۱۳- (۱۱) وَرَوَاهُ فِي «شَرْحِ الشُّنَّةِ» عَنْ أَبِي مَالِكٍ بِلَفْظِ «الْمَصَابِيحِ» مَعَ زَوَائِدٍ وَكَذَلِكَ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۰۱۳: نیز اس حدیث کو شرح الشُّنَّةِ میں مصابیح کے الفاظ کے ساتھ کچھ زائد الفاظ کے ساتھ ابومالک نے بیان کیا ہے اور اسی طرح شُعَبِ الْإِيمَانِ میں ہے۔

۵۰۱۴- (۱۲) وَهَذَا مِنْ أَبِي عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَبِي ذَرٍّ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! أَيُّ عَزَى الْإِيمَانِ أَوْثَقُ؟» قَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَغْلَمُ. قَالَ: «وَالْمَوَالَاةُ فِي اللَّهِ، وَالْحُبُّ فِي اللَّهِ، وَالْبُغْضُ فِي اللَّهِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۰۱۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا، اے ابوذر! ایمان کا کونسا حلقہ سب سے زیادہ مضبوط ہے؟ اس نے بتایا کہ اللہ اور اس کے رسول جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، اللہ پاک کی خوشنودی کے لئے موافقت کرنا اور اللہ کے لئے محبت کرنا اور اسی کے لئے ناراضگی اختیار کرنا (یعنی شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۵۰۱۵- (۱۳) وَهَذَا مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا عَادَ الْمُسْلِمُ أَخَاهُ أَوْ زَارَهُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: طِبَّتْ وَطَابَ مَمْشَاكَ، وَتَبَوَّاتُ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۵۰۱۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب مسلمان اپنے بھائی کی عمارت پر سی کرتا ہے یا اس سے ملاقات کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تو بہتر ہے، تمہارا چلنا بہتر ہے اور جنت میں تمہارا ٹھکانہ ہے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔
وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں یحییٰ بن سنان راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۳۳ تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۳۲)

۵۰۱۶- (۱۴) وَهَذَا مِنْ الْمُقَدِّمِ بْنِ مَعْدِيكَرِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِذَا أَحَبَّ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَلْيُخْبِرْهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ»، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۵۰۱۶: مقدّم بن معدیکریب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، جب کوئی شخص اپنے بھائی سے محبت کرے تو اسے بتائے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے (ابوداؤد ترمذی)
۵۰۱۷- (۱۵) وَهَذَا مِنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «مَرَّ رَجُلٌ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَعِنْدَهُ نَاسٌ».

فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ عِنْدَهُ: إِنِّي لَأُحِبُّ هَذَا اللَّهَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَعْلَمْتَهُ؟». قَالَ: لَا. قَالَ: «قُمْ إِلَيْهِ فَأَعْلِمَهُ». فَقَامَ إِلَيْهِ فَأَعْلَمَهُ فَقَالَ: أَحَبُّكَ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ. قَالَ: ثُمَّ رَجَعَ. فَسَأَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَأَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ، وَلَكَ مَا أَحْتَسِبُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ». وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ: «الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ وَلَهُ مَا اِكْتَسَبَ».

۵۰۱۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور آپ کے پاس کچھ لوگ تھے ان لوگوں میں سے جو آپ کے پاس تھے ایک آدمی نے کہا میں اللہ کی (رضا) کے لئے اس گزرنے والے سے محبت کرتا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے اسے بتایا ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا اٹھ! اُس کے پاس جا اور اُسے بتا۔ وہ اُس کی جانب گیا اور اُس نے اُس کو بتایا۔ اس شخص نے کہا وہ ذات تجھ سے محبت کرے جس کے لئے تو نے مجھ سے محبت کی ہے۔ راوی نے کہا پھر وہ انسان واپس لوٹا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا۔ اس نے آپ کو ان الفاظ کے بارے میں خبر دی جو اس نے کہے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس شخص کے ساتھ ہو گا جس سے تو محبت کرتا ہے اور تجھے تیرا ثواب حاصل ہو گا (یعنی شعب الایمان) اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ آدمی اس شخص کے ساتھ ہو گا جس کے ساتھ وہ محبت کرتا ہے اور جو کوشش اُس نے کی اُس کا بدلہ اُسے ملے گا۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مبارک بن فضالہ راوی کثرت سے تدلیس کرتا تھا نیز ابوہشام رقی اور اشعث بن سوار کندی ضعیف راوی ہیں البتہ اس جملے تک کہ "اللہ تجھ سے محبت کرے جس کے لئے تو نے مجھ سے محبت کی ہے" کی سند حسن ہے (المرجح والتعديل جلد ۸ صفحہ ۱۵۵، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۳۱، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۳۹۷) (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۳۳)

۵۰۱۸ - (۱۶) وَهَنَّ ابْنُ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا تُصَاحِبِ إِلَّا الْمُؤْمِنًا - وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيًّا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالذَّارِمِيُّ.

۵۰۱۸: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، صرف مومن انسان کو اپنا ساتھی بنا اور صرف پرہیزگار آدمی تیرا کھانا کھائے (ترمذی، ابو داؤد، دارمی)

۵۰۱۹ - (۱۷) وَهَنَّ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمَرْءُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ، فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ أَبِي عَرَبٍ، وَشُعَبُ الْإِيمَانِ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: «هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ». وَقَالَ الشَّوَايِبِيُّ: «إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ».

۵۰۱۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر شخص اپنے اپنے دوست

کے دین پر ہوتا ہے پس چاہیے کہ تم میں سے ہر شخص غور کرے کہ کون اس کا دوست ہے؟ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، بیہقی شعب الایمان) اور امام ترمذی نے بیان کیا کہ یہ حدیث حسنِ غریب ہے اور امام نووی نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

۵۰۲۰- (۱۸) وَهَذَا يَزِيدُ بْنُ نَعَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا آخَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْيَسْأَلْهُ عَنِ اسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ، وَمِمَّنْ هُوَ؟ فَإِنَّهُ أَوْصَلُ لِلْمَوَدَّةِ...» زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۰۲۰: یزید بن نعامة رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی شخص کسی شخص سے بھائی چارہ قائم کرے تو وہ اس سے اس کا نام اور اس کے والد کا نام معلوم کرے نیز معلوم کرے کہ وہ کس قبیلہ سے ہے؟ یہ بات محبت کو قائم رکھنے والی ہے (ترمذی) وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۳۹۷)

الفصل الثالث

۵۰۲۱- (۱۹) هَذَا أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «اتَدْرُونَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى؟» قَالَ قَائِلٌ: «الصَّلَاةُ وَالزَّكَاةُ.» وَقَالَ قَائِلٌ: «الْجِهَادُ.» قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَأَنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى الْحُبُّ فِي اللَّهِ وَالْبُغْضُ فِي اللَّهِ.» زَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ الْفَضْلُ الْأَيْخِرِيُّ.

تیسری فصل

۵۰۲۱: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے فرمایا، تم جانتے ہو کہ کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے؟ ایک شخص نے کہا، نماز اور زکوٰۃ ہے اور دوسرے نے کہا، جہاد ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کے نزدیک تمام اعمال میں سے زیادہ اچھا عمل اللہ کی رضا کے لئے محبت کرنا اور اسی کی رضا کے لئے دشمنی کرنا ہے (احمد) اور ابوداؤد نے اس حدیث کا آخری حصہ بیان کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (تذکرۃ الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۴۳)

۵۰۲۲- (۲۰) وَهَذَا أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أَحَبُّ عَبْدًا عَبْدًا لِلَّهِ إِلَّا أَكْرَمَ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ.» زَوَاهُ أَحْمَدُ.

۵۰۲۲: ابو اُمّہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کسی شخص سے اللہ کے لئے محبت کرتا ہے تو وہ اپنے پروردگار کی عظمت کا معترف ہے (احمد)

۵۰۲۳- (۲۱) وَهَنْ أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِكُمْ؟» قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «خَيْرًا كُمْ الَّذِينَ إِذَا رُؤُوا ذُكِرَ اللَّهُ... رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۵۰۲۳: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ تم میں سے کون بہتر ہیں؟ انہوں نے عرض کیا، ضرور اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا، تم میں سے بہترن لوگ وہ ہیں کہ جب ان کو دیکھا جاتا ہے تو اللہ یاد آتا ہے (ابن ماجہ) وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۳۳۸)

۵۰۲۴- (۲۲) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ أَنَّ عَبْدَيْنِ تَحَابَّأ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَاحِدٌ فِي الْمَشْرِقِ وَآخَرُ فِي الْمَغْرِبِ؛ لَجَمَعَ اللَّهُ بَيْنَهُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ». يَقُولُ: هَذَا الَّذِي كُنْتُ نَجِيهَ فِيَّ.

۵۰۲۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر دو شخص اللہ کی رضا کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، ان میں سے ایک مشرق میں رہتا ہے اور دوسرا مغرب میں رہتا ہے تو قیامت کے دن اللہ ان دونوں کو اکٹھا کر دے گا اور کہے گا کہ یہ وہ شخص ہے جس سے تو میری رضا کے لئے محبت کرتا تھا (یعنی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (تتبع الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۴۴)

۵۰۲۵- (۲۳) وَهَنْ أَبِي رَزِينٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى مَلَائِكَةِ هَذَا الْأَمْرِ الَّذِي تُصِيبُ بِهِ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ عَلَيْكَ بِمَجَالِسِ أَهْلِ الذِّكْرِ، وَإِذَا خَلَوْتَ فَحَرِّكْ لِسَانَكَ مَا اسْتَطَعْتَ بِذِكْرِ اللَّهِ، وَاجِبٌ فِي اللَّهِ وَابْتِغِضْ فِي اللَّهِ، يَا أَبَا رَزِينِ! أَهْلٌ شَعُرْتُ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ زَائِرًا أَخَاهُ، شَيْعَةً سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ، كُلُّهُمْ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ وَيَقُولُونَ: رَبَّنَا إِنَّهُ وَصَلَ فَيْكَ، فَصَلِّهِ؟ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَعْمَلَ جَسَدَكَ فِي ذَلِكَ فَافْعَلْ».

۵۰۲۵: ابو رزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا کہ کیا میں تجھے ایسی بات کی خبر نہ دوں جس پر تمام اسلام کا دار و مدار ہے، جس کے سبب تو دنیا اور آخرت کی بھلائی حاصل کر پائے گا۔ آپ نے فرمایا، تجھے ذکر کی مجلسوں میں جانا چاہیے اور جب تو تھا ہو تو اپنی ہمت کے مطابق اپنی زبان کو اللہ کے ذکر کے ساتھ حرکت دے اور اللہ کے لئے محبت کر اور اللہ کے لئے دشمنی کر۔

رزین! کیا تجھے معلوم ہے کہ ایک شخص جب اپنے گھر سے اپنے بھائی کی ملاقات کے لئے نکلا ہے تو ستر ہزار فرشتے اُس کے ساتھ ہوتے ہیں، وہ اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور دُعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! اس نے میری رضا کے لئے تعلق قائم کیا پس تو اس سے تعلق قائم فرما۔ اگر تجھ میں استطاعت ہے کہ تو اپنے جسم کو اس کام میں لگائے تو ضرور (ایسا) کر (بیہقی شُعَبِ الْإِيمَانِ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (تفہیم الرّواة جلد ۳ صفحہ ۳۴۴)

۵۰۲۶- (۲۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَعُمْدًا مِنْ يَاقُوتٍ عَلَيْهَا عَرْفٌ مِنْ زَبْرُجَدٍ، لَهَا أَبْوَابٌ مُفْتَحَةٌ تُصَيِّئُ كَمَا يُصَيِّئُ الْكَوْكَبُ الدَّرِيءُ». فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ يَسْكُنُهَا؟ قَالَ: «الْمُتَحَابُّونَ فِي اللَّهِ، وَالْمُتَجَالِسُونَ فِي اللَّهِ، وَالْمُتَلَقُّونَ فِي اللَّهِ» رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۰۲۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ نے فرمایا، بلاشبہ جنت میں یاقوت کے ستون ہیں جن پر زمرد کے (بنے ہوئے) عملات ہیں ان کے دروازے کھلے ہیں وہ یوں روشن ہیں جیسا کہ چمکتا ہوا ستارہ روشن ہوتا ہے۔ انہوں نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! ان میں کون رہائش پذیر ہو گا؟ آپ نے فرمایا، وہ لوگ جو اللہ کی رضا کے لئے آپس میں محبت کرتے ہیں اور اللہ کی رضا کے لئے مل کر بیٹھتے ہیں اور اللہ کی رضا کے لئے ملاقاتیں کرتے ہیں (بیہقی شُعَبِ الْإِيمَانِ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یوسف بن یعقوب قاضی راوی ضعیف ہے (تفہیم الرّواة جلد ۳ صفحہ ۳۴۴)

بَابُ مَا يُنْهَى عَنْهُ مِنَ التَّهَاجُرِ وَالْتَقَاطِ وَاتِّبَاعِ الْعَوَارِثِ (وہ امور جن سے روکا جاتا ہے)

ترکِ ملاقات، قطعِ تعلق اور عیوب کا تجسس
الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۵۰۲۷۔ (۱) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَلَا يَجِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيْتَالٍ، يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۰۲۷: ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی شخص کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ تعلقات اس طرح منقطع کرے کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے ملیں تو یہ شخص ادھر نہ پھیرے اور وہ ادھر نہ پھیرے اور ان دونوں میں سے بہتر وہ شخص ہے جو پہلے سلام کے گا (بخاری، مسلم)

۵۰۲۸۔ (۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلَا تَحَسُّوْا، وَلَا تَجَسُّوْا - وَلَا تَنَاجِسُوْا - وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا - وَكُونُوْا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا». وَفِي رِوَايَةٍ: «وَلَا تَنَافَسُوْا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۰۲۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم اپنے آپ کو بدگمانی سے دور رکھو کیونکہ بدگمانی بہت بڑا جھوٹ ہے اور تم کسی کے عیب تلاش نہ کرو، نہ جاسوسی کرو، نہ دھوکا دو، نہ حسد کرو، نہ بغض رکھو اور نہ دشمنی کرو۔ اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن کر رہو اور ایک روایت میں ہے کہ تم جھگڑا نہ کرو (بخاری، مسلم)

۵۰۲۹۔ (۳) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءٌ» فَيَقَالُ: أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَضْطَلِحَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۰۲۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پیر اور جمعرات کے روز جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور ہر اس شخص کو معاف کر دیا جاتا ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا البتہ وہ شخص جس کی اس کے بھائی کے ساتھ دشمنی ہے تو کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کو رہنے دو یہاں تک کہ دونوں صلح کر لیں (مسلم)

۵۰۳۰۔ (۴) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تُعْرَضُ أَعْمَالُ النَّاسِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ إِلَّا عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءٌ، فَيَقَالُ: أُنْزِكُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَفِيئَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۰۳۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگوں کے اعمال ہفتے میں دو بار پیر اور جمعرات کے دن پیش کئے جاتے ہیں تو ہر اس شخص کو معاف کر دیا جاتا ہے جو مومن ہوتا ہے البتہ وہ شخص جس کے اور اس کے بھائی کے درمیان دشمنی ہے تو کہا جاتا ہے انہیں مملت دو یہاں تک کہ یہ دونوں اتفاق کر لیں (مسلم)

۵۰۳۱۔ (۵) وَعَنْ أُمِّ كَلثُومَ بِنْتِ عَفْفَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُضْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُولُ خَيْرًا وَيُنْمِي خَيْرًا»۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَزَادَ مُسْلِمٌ قَالَتْ: وَلَمْ أَسْمَعَهُ - تُعْنِي النَّبِيَّ ﷺ - يُرْتَضِ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ كَذِبٌ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ: الْحَرْبِ، وَالْإِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ، وَحَدِيثِ الرَّجُلِ إِمْرَأَتَهُ وَحَدِيثِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا.

وَذَكَرَ حَدِيثُ جَابِرٍ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ آيَسَ» فِي «بَابِ الْوَسْوَسَةِ».

۵۰۳۱: اُمّ کلثوم بنت عفّہ بن ابی معیط رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، وہ شخص جو مومن نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان صلح کراتا ہے اور اچھی بات کہتا ہے اور اچھی بات پہنچاتا ہے (بخاری، مسلم)۔

اور مسلم میں اضافہ ہے، اُمّ کلثوم کہتی ہیں کہ میں نے آپ کو ان باتوں میں جنہیں لوگ جھوٹ کہتے ہیں صرف تین موقعوں پر جھوٹ کی اجازت دیتے سنا اس کے سوا آپ نے جھوٹ کی اجازت نہیں دی۔ جگہ کے دوران لوگوں کے درمیان صلح کروانے وقت نیز خاوند اور بیوی کی آپس کی گفتگو کے وقت۔

اور جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کہ ”شیطان ناامید ہو چکا ہے“ باب الوسوسہ میں ذکر کی گئی ہے۔

الفصل الثانی

۵۰۳۲۔ (۶) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَجِلُّ الْكِذْبُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ: كِذْبُ الرَّجُلِ إِمْرَأَتَهُ لِيُرْضِيَهَا، وَالْكِذْبُ فِي الْحَرْبِ، وَالْكِذْبُ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۵۰۳۲: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، صرف تین جگہ میں جھوٹ بولنا جائز ہے خاندان کا اپنی بیوی سے جھوٹ بولنا تاکہ اسے خوش کر دے اور لڑائی میں جھوٹ بولنا نیز لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے جھوٹ بولنا (احمد، ترمذی) وضاحت: اس حدیث کی سند میں شہر بن حوشب راوی تنظیم یہ ہے (التاریخ الکبیر جلد ۴ صفحہ ۲۷۳۰ میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۸۳، تقریب التہذیب جلد ۳ صفحہ ۳۵۵، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۲۶)

۵۰۳۳۔ (۷) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَكُونُ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَجْهُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثَةٍ؛ فَإِذَا لَقِيَهُ سَلَّمَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذَلِكَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِأَيْمِهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۰۳۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی مسلمان کے لئے درست نہیں کہ وہ کسی مسلمان سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھے۔ جب اُس سے ملاقات کرے تو تین بار سلام کے اگر وہ اس کے سلام کا جواب نہیں دے گا تو (قطع تعلق کا) گناہ اس پر ہو گا (ابوداؤد)

۵۰۳۴۔ (۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَجِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَاتَ — دَخَلَ النَّارَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۵۰۳۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے جو شخص تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے گا اور فوت ہو جائے گا تو وہ دوزخ میں داخل ہو گا (احمد، ابوداؤد)

۵۰۳۵۔ (۹) وَعَنْ أَبِي خِرَازِمٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفِكَ ذِمَّةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۰۳۵: ابو خراش سُلمی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، جو شخص اپنے بھائی کو سال بھر چھوڑے رکھے پس اس کا گناہ، اس کے قتل کے برابر ہے (ابوداؤد)
وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۴۰۱)

۵۰۳۶- (۱۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَجِلُّ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَإِنْ مَرَّتْ بِهِ ثَلَاثٌ فَلْيَلْقَهُ فَلْيَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَإِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَدْ اشْتَرَكَ فِي الْأَجْرِ، وَإِنْ لَمْ يَرُدَّهُ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِالْإِثْمِ وَخَرَجَ الْمُسْلِمُ مِنَ الْهَجْرَةِ.»
رواہ ابو داؤد.

۵۰۳۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی مومن کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی مومن کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے جب تین دن گزر جائیں تو وہ اُس سے ملاقات کرے اور اسے سلام کہے اگر وہ سلام کا جواب دے تو دونوں ثواب میں شریک ہو گئے اور اگر سلام کا جواب نہ دے تو گناہ اس پر ہو گا اور سلام کہنے والا ترکِ تعلق کے گناہ سے بری ہو جائے گا (ابوداؤد)
وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۴۰۱)

۵۰۳۷- (۱۱) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَالْأَخْبِرْكُمْ بِأَفْضَلِ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ وَالصَّلَاةِ؟». قَالَ: قُلْنَا: بَلَى. قَالَ: «إِصْلَاحُ ذَاتِ النَّبِيِّ، وَفَسَادُ ذَاتِ النَّبِيِّ هِيَ الْحَالِقَةُ». - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۵۰۳۷: ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا میں تمہیں روزہ، صدقہ اور نماز سے افضل کام نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا، کیوں نہیں! آپ نے فرمایا، آپس میں صلح رکھنا جب کہ آپس کا بغاوت ایسی خصلت ہے جو دینِ اسلام کو ختم کر دیتی ہے (ابوداؤد ترمذی) اور امام ترمذی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۵۰۳۸- (۱۲) وَعَنْ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «دَبُّ الْيَنْكُمُ ذَاةَ الْأُمَّةِ قَبْلَكُمْ الْحَسَدُ، وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ، لَا أَقُولُ: تَخْلِقُ الشُّعْرَ، وَلَكِنْ تَخْلِقُ الدِّينَ.» - رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۵۰۳۸: زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہاری طرف پہلی اُمتوں کی بیماری حد نخل ہو گئی ہے اور بغض ایسی خصلت ہے جو موہڑے والی ہے میں تمہیں کتا کہ بغض ہالوں کو موہڑتا ہے البتہ دین کو موہڑتا ہے (احمد، ترمذی)

۵۰۳۹ - (۱۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ؛ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۰۳۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، تم اپنے آپ کو حد سے بچاؤ اس لئے کہ حد نیکیوں کو اس طرح ضائع کرتا ہے جیسا کہ گ کڑیوں کو جسم کر دیتی ہے۔

(ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابراہیم بن ابی اسید راوی تو صحیح ہے لیکن اس کا دادا بھول ہے۔

(تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۴۷)

۵۰۴۰ - (۱۴) وَفَضْلُهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَسَوْءَ ذَاتِ النَّبِيِّ؛ فَإِنَّهَا الْحَالِقَةُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۰۴۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، اپنے آپ کو آپس کی ناچاقی سے بچاؤ اس لئے کہ وہ دین اسلام کو ختم کر دیتی ہے (ترمذی)

۵۰۴۱ - (۱۵) وَعَنْ أَبِي حَبِزَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ: «مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللَّهُ بِهِ، وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللَّهُ عَلَيْهِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: «هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ».

۵۰۴۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص (کسی مسلمان کی) تکلیف دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو تکلیف پہنچائے گا اور جو شخص (کسی مسلمان کی) مشقت میں ڈالتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو مشقت میں ڈالے گا (ابن ماجہ، ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو فریب کہا۔
وضاحت: ابو ہریرہ سے مراد مالک بن قیس مازنی ہے، یہ جنگِ اُحد اور اس کے بعد کے معرکوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے (مشکوٰۃ سعید اللہام جلد ۳ صفحہ ۸۱)

۵۰۴۲ - (۱۶) وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَلْعُونٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا أَوْ مُكْرِبًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: «هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ».

۵۰۴۲: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ شخص ملعون ہے جو کسی مومن کو تکلیف دیتا ہے یا اس کے ساتھ مکر کرتا ہے (ترمذی)
امام ترمذی نے اس حدیث کو فریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوسلمہ کندی راوی مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۷۷)

۵۰۴۳۔ (۱۷) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَعِدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمِنْبَرَ، فَتَادَى بِصَوْتٍ رَفِيعٍ — فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يُفَضِّصِ الْإِيمَانَ إِلَى قَلْبِهِ! لَا تُؤَدُّوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تُعَيِّرُوهُمْ، وَلَا تُسَبِّحُوا عَوْرَاتِهِمْ؛ فَإِنَّهُ مَنْ يَتَّبِعْ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ يَتَّبِعِ اللهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ يَتَّبِعِ اللهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي جَوْفِ رَحِيلِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۰۴۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے آپ نے بلند آواز کے ساتھ اعلان فرمایا، اے لوگو! جو زبان کے ساتھ اسلام لائے ہو اور ان کے دل تک اسلام نہیں پہنچا تم مسلمانوں کو ایذا نہ پہنچاؤ، نہ ان کو عار دلاؤ اور نہ ہی ان کے عیوب ڈنڈھو کیونکہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے عیب تلاش کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے عیب ڈھونڈے گا اور جس شخص کے عیب کا اللہ تعالیٰ پیچھا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کر دے گا اگرچہ وہ اپنے گھر کے پردے میں ہو (ترمذی)

۵۰۴۴۔ (۱۸) وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِنَّ مِنْ أَرْبَى الرَّبَا الْأَسْطَلَّةَ فِي عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ» — رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۰۴۴: سعید بن زید رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، بے شک بہت بڑا سود مسلمان کی عزت کو ناجائز طور پر پامال کرنا ہے (ابوداؤد، بیہقی، شعب الایمان)

۵۰۴۵۔ (۱۹) وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَمَّا عَرَجَ بِي رَبِّي مَرَزْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمِشُونَ وُجُوهُهُمْ وَصُدُورَهُمْ، فَقُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِئِيلُ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ وَيَقْعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۰۴۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب میرا پروردگار مجھے سراج پر لے گیا تو میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے، وہ اپنے چروں اور سینوں کو (ناخنوں کے ساتھ) چھیل رہے تھے۔ میں نے دریافت کیا، اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ اس نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے اور ان کی عزتیں پامال کرتے تھے (ابوداؤد)

۵۰۴۶۔ (۲۰) وَعَنْ الْمُسْتَوْرِدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ أَكَلَ بَرَجُلٍ مُسْلِمٍ أَكَلَهُ — فَإِنَّ اللهَ يُطْعِمُهُ مِثْلَهَا مِنْ جَهَنَّمَ، وَمَنْ كَسَى — ثَوْبًا بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ؛ فَإِنَّ اللهَ يَكْسُوهُ مِثْلَهُ مِنْ جَهَنَّمَ، وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مَقَامَ سَمْعَةَ وَرَبِيَاءَ؛ فَإِنَّ اللهَ يَقُومُ لَهُ مَقَامَ سَمْعَةَ وَرَبِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۰۴۶: مُتَّوَرِدٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نَبِيٌّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيَانِ كَرْتِهِ فِي أَنْ يَأْتِيَ بِمَنْعِ كَسِي الْمَسْلَمَانِ كِي غَيْبَتِ كَرَكِي كَمَا تَأْتِي تُو اللهُ بِأَكْ كِ اس كُو اس كِي مِثْلِ جَنَّمَ سِي كَمَا لَأِي كَا اُورِ جُو مَنَعِ كَسِي مَسْلَمَانِ كِي غَيْبَتِ كَرَكِي لِبَاسِ يَمْتَأِي سِي تُو اس كُو اس كِي مِثْلِ جَنَّمَ سِي لِبَاسِ يَمْتَأِي كَا اُورِ جُو مَنَعِ كَسِي مَنَعِ كِي وَجْهِي سِي شَرْتِ اُورِ رِيَا كَارِي كِي جِگِي مِي كَهْرًا كَرِي كَا لِيْنِي بِرِ سِرْعَامِ زَلِيلِ كَرِي كَا (اِبُو دَاوُد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بقیۃ بن ولید اور عبدالرحمان بن ثوبان راوی ضعیف ہیں (میزان الاعتدال جلد ۳۳۱ صفحہ ۵۵۱، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۳۸)

۵۰۴۷- (۲۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «حُسْنُ الظَّنِّ مِنَ حُسْنِ الْعِبَادَةِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۵۰۴۷: اِبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَيَانِ كَرْتِهِ فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي فَرَمَا، حُسْنِ ظَنِّ اِتَّحِي عِبَادَتِ مِي شَائِلِ سِي (اِحْمَدُ، اِبُو دَاوُد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوشبل بصری راوی مجہول ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۳۸)

۵۰۴۸- (۲۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِعْتَلَّ بَعْضُ لَصْفِيَّةَ وَعِنْدَ زَيْنَبَ فَضُلُّ ظَهْرِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِي زَيْنَبَ: «أَعْطِيهَا بَعْضًا». فَقَالَتْ: أَنَا أُعْطِي تِلْكَ الْيَهُودِيَّةَ! فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَهَجَرَهَا ذَا الْحَجَّةِ وَالْمُحَرَّمِ وَبَعْضَ صَفَرِي. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

وَذِكْرَ حَدِيثِ مَعَاذِ بِنِ اَنْسِ: «مَنْ حَمَى مُؤْمِنًا» فِي «بَابِ الشَّفَقَةِ وَالرَّحْمَةِ».

۵۰۴۸: عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بَيَانِ كَرْتِي فِي كِي صَنِيعِي كَا اُونْتِ بِيَارِ هُو مِيَا اُورِ زَيْنَبِي كِي پَاسِ زَائِدِ سَوَارِي تَحِي۔ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي زَيْنَبِي سِي كَمَا كِي تَمِ صَنِيعِي كُو اُونْتِ وِي وِي۔ اُس لِي كَمَا مِي اِس يَهُودِي كُو وِي؟ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اس كِي اس بات پر) ناراض ہو گئے چنانچہ آپ لِي اس سِي ذُو الْحِجَّةِ، مَحْرَمِ اُورِ كِچھِ دِنِ صَفَرِ كِي قَطْعِ تَعْلُقِ كَمَا (اِبُو دَاوُد) اُورِ مَعَاذِ بِنِ اَنْسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سِي مَرُوِي حَدِيثِ جِس مِي سِي كِي سِي جُو مَنَعِ كَسِي مَوْمِنِ كِي حِفَاظَتِ كَرْتَا سِي «شَفَقَتِ اُورِ رَحْمَتِ كِي بَابِ مِي ذِكْرِ هُو چُكِي سِي۔»

الفصل الثالث

۵۰۴۹- (۲۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «رَأَى عَيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ عَيْسَى: سَرَقْتَ؟ قَالَ: كَلَّا، وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ. فَقَالَ عَيْسَى: آمَنْتُ بِاللَّهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِي». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۵۰۴۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عیسیٰ بن مریم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ چوری کر رہا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام نے اُسے کہا، تو نے چوری کی ہے اُس نے کہا، ہرگز نہیں اُس ذات کی قسم! جس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام نے فوراً کہا، میں اللہ پر ایمان لایا اور میں نے اپنی آنکھ کو جھوٹا قرار دیا (مسلم)

۵۰۵۰- (۲۴) وَهَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَأَذَ الْفَقْرُ أَنْ يَكُونَ كُفْرًا، وَكَأَذَ الْحَسَدُ أَنْ يَغْلِبَ الْقَدْرَ».

۵۰۵۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قریب ہے کہ فقر کفر تک پہنچا دے اور حسد تقدیر پر غالب آجائے (بیہقی شعب الایمان) وضاحت: اس حدیث کی سند میں حجاج راوی قوی نہیں ہے نیز اس حدیث کے تمام طرق ضعیف ہیں (تفصیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۳۹، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۳۰۳)

۵۰۵۱- (۲۵) وَهَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ اعْتَذَرَ إِلَيَّ أَخِيهِ فَلَمْ يَعْذُرْهُ، أَوْ لَمْ يَقْبَلْ عُذْرَهُ؛ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ خَطِيئَةِ صَاحِبِ مَكْسٍ». رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ»، وَقَالَ: الْمَكْسُ: الْعَشَارُ.

۵۰۵۱: جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی سے معذرت کرتا ہے وہ اس کو معذور نہیں جانتا یا اُس کا عذر قبول نہیں کرتا تو اُس کو اتنا گناہ ہو گا جتنا ظلم کے ساتھ محصول (TAX) لینے والے کو ہوتا ہے (بیہقی شعب الایمان) امام بیہقی نے بیان کیا ہے کہ "مکس" سے مراد وہ شخص ہے جو تجارت سے دسواں حصہ محصول لیتا ہے۔ وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۳۰۳)

بَابُ الْحَذَرِ وَالتَّانِي فِي الْأُمُورِ (معاملات میں سوچ و بچار اور احتیاط کرنی چاہیے)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۵۰۵۲ - (۱) وَقَدْ أَبَى مَرْثِيَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يُلْدَعُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۰۵۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا (بخاری، مسلم)

وضاحت: آپ کے اس ارشاد گرامی کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ شاعر کو جنگ بدر میں قید کر لیا پھر اس پر احسان کر کے اور اُس سے یہ عہد لے کر کہ وہ آپ کے خلاف اشتعال انگیزی نہیں کرے گا اور نہ جھوٹے اشعار کہے گا، اُسے چھوڑ دیا۔ وہ اپنی قوم کے پاس چلا گیا اور اس نے دوبارہ اشتعال انگیزی شروع کر دی پھر وہ جنگ احد میں قید کیا گیا، آپ نے اسے تیغ کرنے کا حکم دیا۔ اس نے احسان کے لئے درخواست کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا پس یہ حدیث ضربُ اللہ بن گئی اس سے پہلے یہ ضربُ اللہ میں سنی گئی تھی (تنقیح الرذاة جلد ۳ صفحہ ۳۳۹)

۵۰۵۳ - (۲) وَقَدْ أَبَى عَبَّاسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِأَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ: «إِنَّ فَيْكَ لَحَصَلَتَيْنِ يُجِبُهُمَا اللَّهُ: الْحِلْمُ وَالْأَنَاءَةُ». زَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۰۵۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ عبد القیس کے رئیس "أشجج" سے کہا کہ تمھ میں ایسی دو خصلتیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ محبوب جانتا ہے۔ کہ بردباری اور معاملات کے بارہ میں غور و فکر ہے (مسلم)

الْفَصْلُ الثَّانِي

۵۰۵۴ - (۳) هَنَّ سَهْلُ بْنُ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ:

وَالْآنَاةُ مِنَ اللَّهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي عَبْدِ الْمُهَيْمِنِ بْنِ عَبَّاسِ الرَّائِي مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ.

دوسری فصل

۵۰۵۴: سل بن سعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بروباری اللہ کی جانب سے ہے اور جلد بازی شیطان کی جانب سے ہے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے اور بعض محدثین نے عبدالمہین بن عباس راوی کے بارے میں اس کے حافظے کے لحاظ سے کلام کیا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالمہین راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۶۷۱) تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۳۹

۵۰۵۵- (۴) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا خَلِيمَ إِلَّا ذُو عَثْرَةٍ، وَلَا خَكِيمَ إِلَّا ذُو تَجْرِبَةٍ» رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۵۰۵۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بروبارس وہ شخص ہوتا ہے جو لغزشیں کرتا رہا اور ڈانا بس وہ شخص ہوتا ہے جو تجربہ کار ہے (احمد، ترمذی) نیز امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب کہا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں وراج راوی منکر الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۴) تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۵۰، ضعیف ترمذی صفحہ ۲۲۶

۵۰۵۶- (۵) وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ: أَوْصِنِي. فَقَالَ: (خُذِ الْأَمْرَ بِالتَّوْبَةِ، فَإِنَّ رَأَيْتَ فِي عَاقِبَتِهِ خَيْرًا فَأَمْضِهِ، وَإِنْ خِفْتَ غَيًّا فَأَمْسِكْ). رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

۵۰۵۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ مجھے وصیت کریں۔ آپ نے فرمایا، ہر کام میں غور و فکر کر، اگر اس کا انجام اچھا معلوم ہو تو وہ کام کر اور اگر بُرے انجام کا خوف ہو تو ترک جا (شرح السنہ)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابان بن ابی عیاش راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۱۰) تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۵۰

۵۰۵۷- (۶) وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ الْأَعْمَشُ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «التُّؤَدَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ خَيْرٌ إِلَّا فِي عَمَلِ الْآخِرَةِ»... رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۰۵۷: مُعْتَبَرُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَيْسَهُ وَالِدٌ مِنْ رِوَايَاتِهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْحَسَنُ وَالْحُسْنُ - وَالْتُّؤَدَةُ وَالْإِقْتِصَادُ - جُزْءٌ مِنْ أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي تَأْخِيرِهِ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع اور ٹک ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۵۰)

۵۰۵۸ - (۷) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «السَّمْتُ الْحَسَنُ - وَالْتُّؤَدَةُ وَالْإِقْتِصَادُ - جُزْءٌ مِنْ أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۰۵۸: عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پسندیدہ عادات، تامل کرنا اور میانہ روی اختیار کرنا نبوت کے چوبیس حصوں میں سے ایک حصہ ہیں (ترمذی)

۵۰۵۹ - (۸) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْهُدَى الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ وَالْإِقْتِصَادَ جُزْءٌ مِنْ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۰۵۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ اچھے اخلاق، اچھی عادات اور میانہ روی نبوت کے پچیس حصوں میں سے ایک حصہ ہیں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں موجود راوی قابوس بن ابی نعیم کا حافظہ ردی تھا (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۶۷، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۵۰)

۵۰۶۰ - (۹) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيثَ ثُمَّ التَّقَتَّ؛ فَهِيَ أَمَانَةٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۵۰۶۰: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا، جب کوئی شخص بات کرتا ہے اور ادھر ادھر دیکھتا ہے تو وہ بات امانت ہے (ترمذی، ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبد الرحمن بن عطاء قرظی راوی میں محل نظر ہے، اس کے پاس مکر احادیث تھیں (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۵۰)

۵۰۶۱ - (۱۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِأَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ الْتَيْهَانَ: «هَلْ لَكَ خَادِمٌ؟» فَقَالَ: لَا. قَالَ: «فَإِذَا أَنَا سَبَيْتُ قَائِمًا». فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِرَأْسَيْنِ، فَأَتَاهُ أَبُو الْهَيْثَمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِخْتَرْتُ مِنْهُمَا». فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! إِخْتَرْتَنِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَرٌ». خُذْ هَذَا فَإِنِّي رَأَيْتُهُ يُصَلِّي، وَاسْتَوْصَ بِهِ مَعْرُوفًا. رَوَاهُ

التِّرْمِذِيُّ.

۵۰۶۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو العیثم بن ایتھان سے دریافت کیا کہ کیا آپ کا کوئی خادم ہے؟ اُس نے نفی میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا، جب ہمارے پاس قیدی آجائیں تو ہمارے پاس آنا چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو قیدی آئے تو ابو العیثم آپ کے پاس آیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ان میں سے ایک کو پسند کر لے۔ اس نے عرض کیا، اے اللہ کے پیغمبر مجھے آپ پسند کریں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ جس سے مشورہ کیا جاتا ہے وہ امین ہوتا ہے، آپ اس کو لے جائیں میں نے اسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور اُس کے ساتھ اچھا سلوک کرنا (ترمذی)

۵۰۶۲۔ (۱۱) وَهَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ إِلَّا ثَلَاثَةَ مَجَالِسَ: سَفَكُ دَمٍ حَرَامٍ، أَوْ قَرْحِ حَرَامٍ، أَوْ اقْتِطَاعِ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

وَذَكَرَ حَدِيثُ ابْنِ سَعِينٍ: «إِنَّ أَعْظَمَ الْأَمَانَةِ، فِي «بَابِ الْمَبَاشَرَةِ» فِي «الْفَضْلِ

الْأَوَّلِ».

۵۰۶۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین مجالس کے علاوہ مجلس (کی بات) امانت ہوتی ہے۔ بے گناہ خون گرانے یا حرام کاری کرنے یا کسی کا مال ناحق چھیننے (ابوداؤد) اور ابوسعید (خُدیری) سے مروی حدیث ”بے شک بہت بڑی امانت“ کو بابُ الباشرہ کی پہلی فصل میں ذکر کیا گیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابنِ اخی جابر راوی بھول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۵)

الْفَضْلُ الثَّلَاثُ

۵۰۶۳۔ (۱۲) هَنَّ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْعَقْلَ قَالَ لَهُ: قُمْ، فَقَامَ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: اذْبُرْ، فَادْبَرَ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: أَقْبِلْ، فَأَقْبَلَ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: أَعُدْ، فَقَعَدَ، ثُمَّ قَالَ: مَا خَلَقْتُ خَلْقًا هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ وَلَا أَفْضَلُ مِنْكَ وَلَا أَحْسَنُ مِنْكَ، يَكُ أَخَذُ، وَيَبُكُ أُعْطِنُ، وَيَبُكُ أُعْرَفُ، وَيَبُكُ أَعَابُ، وَيَبُكُ النَّوَابُ، وَعَلَيْكَ الْعِقَابُ». وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ.

تیسری فصل

۵۰۶۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، جب اللہ تعالیٰ نے

عقل کو پیدا کیا تو اُسے کہا، کڑی ہو وہ کڑی ہو گئی پھر اُسے کہا، پیٹھ پھیر لے اُس نے پیٹھ پھیر لی پھر اُسے کہا آ جا، چنانچہ وہ آ گئی پھر اُسے کہا، بیٹھ جا تو وہ بیٹھ گئی پھر اُسے کہا، میں نے کسی مخلوق کو تجھ سے بہتر، تجھ سے افضل اور تجھ سے زیادہ عمدہ پیدا نہیں کیا۔ میں تیرے ساتھ مؤاخذہ کروں گا اور میں تیرے سبب عطا کروں گا اور میں تیرے ساتھ پہچانا جاؤں گا اور میں تیرے ساتھ ڈانٹ پلاؤں گا اور تیرے ساتھ ہی ثواب ہے اور تیرے ساتھ ہی سزا ہے۔ اس حدیث کے بارے میں بعض علماء نے کلام کیا ہے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: یہ حدیث موضوع ہے، جیسا کہ ابن جوزی، ابن تیمیہ اور دیگر محدثین نے بیان کیا ہے نیز عقل کے بارے میں جس قدر روایات مروی ہیں ان میں سے کوئی بھی صحیح نہیں ہے (مشکوٰۃ علامہ اکبانی جلد ۳ صفحہ ۳۰۶، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۵۱، مشکوٰۃ سعید اللہام جلد ۳ صفحہ ۸۵)

۵۰۶۴ - (۱۳) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الرَّجُلَ لَيَكُونُ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ». حَتَّى ذَكَرَ سِهَامَ الْخَيْرِ كُلَّهَا: «وَمَا يُجْزَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا بِقَدْرِ عَقْلِهِ».

۵۰۶۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس میں کچھ شک نہیں کہ ایک شخص نماز ادا کرتا ہے، روزے رکھتا ہے، زکوٰۃ ادا کرتا ہے، حج اور عمرہ ادا کرتا ہے یہاں تک کہ آپ نے تمام اچھے کاموں کا ذکر کیا (لیکن) اس شخص کو قیامت کے دن صرف اس کی عقل کے بقدر ثواب حاصل ہو گا (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں منصور بن حقیر راوی ضعیف ہے، امام یحییٰ بن معین نے اس حدیث کو باطل قرار دیا ہے (تاریخ بغداد جلد ۱۳ صفحہ ۸۰، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۵۱)

۵۰۶۵ - (۱۴) وَهْنُ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! لَا عَقْلَ كَالْتَدْبِيرِ، وَلَا وَزَعَ كَالْكَفِّ، وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ».

۵۰۶۵: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھے مخاطب کر کے) فرمایا، اے ابو ذر! تدبیر جیسی کوئی عقل نہیں، اپنے آپ کو مشبہات سے روکنے جیسی کوئی پرہیزگاری نہیں اور عمدہ اخلاق جیسا کوئی شرف نہیں (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں ابراہیم بن ہشام راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۵۱)

۵۰۶۶ - (۱۵) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْأَقْتِصَادُ فِي النِّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيشَةِ، وَالتَّوَدُّدُ إِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ، وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ»، رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الْأَرْبَعَةَ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۰۶۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'اخراجات میں میانہ روی اختیار کرنا نصف گزران ہے اور لوگوں سے محبت استوار کرنا نصف عقل ہے اور عمدہ طریقہ سے پوچھنا نصف علم ہے (یعنی شُعبِ الْإِيمَانِ)

بَابُ الرَّفْقِ وَالْحَيَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ

(نرمی، حیا اور حسنِ اخلاق)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۵۰۶۷- (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى رَفِيقٌ يُحِبُّ الرَّفْقَ، وَيُعْطِي عَلَى الرَّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ، وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: قَالَ لِعَائِشَةَ: «عَلَيْكَ بِالرَّفْقِ، وَأَبَاكَ وَالْعُنْفَ وَالْمُحْسَنَ، إِنَّ الرَّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ، وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ».

پہلی فصل

۵۰۶۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'اس میں کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے، نرمی کرنے کو محبوب جانتا ہے اور نرمی کرنے پر جو عطیہ دیتا ہے وہ سختی پر نہیں دیتا بلکہ اس کے علاوہ پر بھی نہیں دیتا (مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے عائشہ سے فرمایا، نرمی اختیار کرنا خود کو سختی اور قحش باتوں سے دور رکھنا بلاشبہ نرمی جس میں بھی ہوتی ہے اس کو زینت عطا کرتی ہے اور نرمی جس سے بھی نکل جاتی ہے اس کو معیوب بنا دیتی ہے۔

۵۰۶۸- (۲) وَعَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ يُحْرِمِ الرَّفْقَ يُحْرِمِ

الْحَيَاءَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۰۶۸: جریر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، جو شخص نرمی سے

محروم کیا گیا وہ ہر قسم کی بھلائی سے محروم کیا گیا (مسلم)

۵۰۶۹- (۳) وَعَنِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ

الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَعْظُمُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «دَعُهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ».

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۰۶۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو شرم و حیاء کے بارے میں ڈانٹ رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے چھوڑو شرم و حیاء ایمان ہے (بخاری، مسلم)

۵۰۷۰- (۴) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ». وَفِي رِوَايَةٍ: «الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۰۷۰: عمران بن حصین رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شرم و حیاء سے صرف بھلائی پیدا ہوتی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ شرم و حیاء میں خیر ہی خیر ہے (بخاری، مسلم)

۵۰۷۱- (۵) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ الْأُولَى: إِذَا لَمْ تَسْتَحِي فَاضْغَعْ مَا شِئْتَ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۰۷۱: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بے شک لوگوں کو پہلے انبیاء کے کلام میں سے جو ملا ہے اس میں سے یہ بات ہے کہ جب تجھ میں شرم نہیں تو تو جو چاہے کر (بخاری)

۵۰۷۲- (۶) وَعَنْ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِنِّمِ فَقَالَ: «الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْإِنِّمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَكَوَيْهَتْ أَنْ يُطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۰۷۲: نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا، نیکی اچھا خلق ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھلے اور تو اس بات کو ناپسند کرے کہ لوگوں کو اس کا پتہ چلے (مسلم)

۵۰۷۳- (۷) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۰۷۳: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ تم میں سے مجھے زیادہ محبوب وہ ہیں جن کے تم میں سے اخلاق اچھے ہیں (بخاری)

۵۰۷۴- (۸) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۰۷۴: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے بہتر (لوگ) وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں (بخاری، مسلم)

الْفَصْلُ الثَّلَاثِي

۵۰۷۵- (۹) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرَّفْقِ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرَّفْقِ حُرِمَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ الشُّنَّةِ».

دوسری فصل

۵۰۷۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص نرمی کا حصہ عطا کیا گیا وہ دنیا اور آخرت کی تمام بھلائیوں کا حصہ دیا گیا اور جو شخص نرمی سے محروم کیا گیا وہ دنیا اور آخرت کی بھلائیوں سے محروم کیا گیا (شرح الشنہ)

۵۰۷۶- (۱۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْإِيمَانُ مِنَ الْإِيمَانِ، وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ. وَالْبَدَأُ مِنَ الْجَفَاءِ، وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۵۰۷۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حیا ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں لے جائے گا اور فحش باتیں بد خلقی ہیں اور بد خلقی دوزخ میں لے جائے گی (احمد، ترمذی)

۵۰۷۷- (۱۱) وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ، قَالَ: قَالَوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا خَيْرٌ مَا أُعْطِيَ الْإِنْسَانُ؟ قَالَ: «الْخَلْقُ الْحَسَنُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۰۷۷: مزینہ قبیلہ کا ایک شخص بیان کرتا ہے کہ صحابہ کرام نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! انسان کو جو کچھ عطا کیا گیا ہے اس میں سب سے بہتر چیز کون سی ہے؟ آپ نے فرمایا، اچھا خلق (یعنی شعب الایمان)

۵۰۷۸- (۱۲) وَفِي «شَرْحِ الشُّنَّةِ» عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ.

۵۰۷۸: اور شرح الشنہ میں اسامہ بن شریک سے (بھی اسی طرح) روایت ہے۔

۵۰۷۹- (۱۳) وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَاظُ - وَلَا الْجَعَطْرِيُّ» - قَالَ - : وَالْجَوَاظُ: الْعَلِيظُ الْقَطْرُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي «سُنَنِهِ». وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» وَصَاحِبُ «جَامِعِ الْأَصُولِ» فِيهِ عَنْ حَارِثَةَ. وَكَذَا

فِي «شَرَحِ السُّنَنِ» عَنْهُ، وَلَفْظُهُ: قَالَ: «يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَاظُ الْجَعْفَرِيُّ». يُقَالُ: الْجَعْفَرِيُّ: الْفَطُّ الْعَلِيظُ.

۵۰۷۹: حَارِثُ بْنُ وَهَبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَيَانُ كَرْتِي هِيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُفْرَايَا، جَنَّتْ فِي كَوْتِي مَحْتِ مَزَاجٍ أَوْ بِدِاخْلَاقِ مَعْصُومٍ وَاطْلٍ نَمِيْسٍ هُوَ كَا- رَاوِي لِي بَيَانُ كَرْتِي كَمَا كَلَفَ «جَوَاظًا» سِي مَعْصُومِ مَزَاجٍ هِي- (مَنْ ابُو دَاوُدَ، يَهْتَبِي شَعْبَ الْإِيْمَانِ)

اور جامع الاصول کے مؤلف نے جامع الاصول میں حارث سے اور اسی طرح شرح السنہ میں بھی حارث سے مروی ہے اور وہاں الفاظ یہ ہیں کہ "جنت میں بد اخلاق تکبر نہیں جائے گا۔" بیان کیا جاتا ہے کہ (لفظ) "جعفرتی" سے مقصود تہ مزاج معص ہے۔

۵۰۸۰- (۱۳) وَفِي نُسْخِ «الْمَصَابِيحِ» - عَنْ عِكْرَمَةَ بِنِ وَهْبٍ وَلَفْظُهُ قَالَ: وَالْجَوَاظُ: الَّذِي جَمَعَ وَمَنَعَ. وَالْجَعْفَرِيُّ: الْعَلِيظُ الْفَطُّ.

۵۰۸۰: اور مصابیح کے بعض نسخوں میں عکرمہ بن وہب سے روایت ہے اور اس کے الفاظ ہیں کہ آپ نے فرمایا، "جَوَاظًا" وہ معص ہے جو مال جمع کرتا ہے اور خرچ نہیں کرتا اور "جعفرتی" وہ معص ہے جو تہ مزاج بد اخلاق ہے۔

۵۰۸۱- (۱۴) وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ الْفَضْلُ الْأَوَّلُ. وَأَنْ أَتَقَلَّ شَيْءٌ يُوضَعُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُلِقَ حَسَنٌ، وَإِنَّ اللَّهَ يُبَغِضُ الْفَاجِسَ الْبَنِيءَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ الْفَضْلُ الْأَوَّلُ.

۵۰۸۱: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا بلاشبہ زیادہ دینی عمل (جسے) قیامت کے دن مومن (معص) کے ترازو میں رکھا جائے گا (وہ) اچھا خلق ہے اور بلاشبہ اللہ پاک اس معص کو برا جانتا ہے جو فحش کلام (اور) اول نول بکتا ہے (تہذیبی) امام تہذیبی نے بیان کیا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوداؤد نے صرف پہلے جملے کو ذکر کیا ہے۔

۵۰۸۲- (۱۵) وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ الْفَضْلُ الْأَوَّلُ. وَأَنْ أَتَقَلَّ شَيْءٌ يُوضَعُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُلِقَ حَسَنٌ، وَإِنَّ اللَّهَ يُبَغِضُ الْفَاجِسَ الْبَنِيءَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ الْفَضْلُ الْأَوَّلُ.

۵۰۸۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا ہے تک مومن (معص) اچھے خلق کی وجہ سے (اس معص کے) مرتبے پر پہنچ جائے گا جو رات کو قیام کرتا ہے اور دن کو روزے رکھتا ہے (ابوداؤد)

۵۰۸۳- (۱۶) وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ الْفَضْلُ الْأَوَّلُ. وَأَنْ أَتَقَلَّ شَيْءٌ يُوضَعُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُلِقَ حَسَنٌ، وَإِنَّ اللَّهَ يُبَغِضُ الْفَاجِسَ الْبَنِيءَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ الْفَضْلُ الْأَوَّلُ.

جَيْشَمَا كُنْتُ، وَاتَّبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمَحُّهَا، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقِي حَسَنٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ
وَالْتِّرَمِذِيُّ، وَالذَّارِمِيُّ.

۵۰۸۳: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ تو جہاں بھی ہو اللہ سے ڈر اور اگر بڑا کام ہو جائے تو اس کے بعد اچھا عمل کر۔ اچھا عمل بڑے عمل کو ختم کر دے گا اور لوگوں کے ساتھ اچھے خلق کے ساتھ معاملہ کر (احمد، ترمذی، دارمی)

۵۰۸۴- (۱۷) وَقَدْ عَنِدَ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ وَيَمَنُ تَحْرُمُ النَّارُ عَلَيْهِ؟ عَلَى كُلِّ هَيْبٍ لَيْنٍ قَرِيبٍ سَهْلٍ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرَمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۵۰۸۳: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا میں تمہیں ایسے شخص کی خبر نہ دوں جو دوزخ پر حرام ہے اور جس پر دوزخ حرام ہے (آپ نے فرمایا، وہ ایسا شخص ہے) جو نرم مزاج ہے، 'علم الطبع' ہے (لوگوں کے) قریب رہتا ہے (معاملات میں) درگزر کرتا ہے (احمد، ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن قریب قرار دیا۔

۵۰۸۵- (۱۸) وَقَدْ آوَى هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «الْمُؤْمِنُ غَيْرُ كَرِيمٍ—، وَالْفَاجِرُ خَبْثٌ لَيْئِمٌ». . . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرَمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۵۰۸۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، مومن (شخص دنیا کے معاملات سے) قائل (اور) چشم پوشی کرنے والا ہوتا ہے اور فاجر انسان دھوکہ باز (اور) پھیل ہوتا ہے (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بشر بن رافع حائل قائلِ حجت میں ہے (میزان الاحوال جلد ۱ صفحہ ۳۱۷) تلخیص الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۵۳

۵۰۸۶- (۱۹) وَقَدْ مَكَحُولٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمُؤْمِنُونَ هَيَبُونَ لَيْتُونَ كَالْجَمَلِ الْأَيْفِ— إِنْ قِيدَ إِنْقَادًا، وَإِنْ أُبَيْخَ عَلَى صَخْرَةٍ اسْتَنَاحَ». رَوَاهُ التِّرَمِذِيُّ مُرْسَلًا.

۵۰۸۶: مخول بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایماندار لوگ نرم مزاج (اور) شریف لوگ ہوتے ہیں، اس اونٹ کی مانند جس کی ناک میں (ککڑی) ڈالی گئی ہے اگر اسے چلایا جائے تو وہ چلتا ہے اور اگر اسے کسی پتھر بٹھایا جائے (تب بھی) بیٹھ جاتا ہے (ترمذی نے اس حدیث کو مرسل بیان کیا ہے)

۵۰۸۷- (۲۰) وَقَدْ ابْنِ عِمْرَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «وَالْمُسْلِمُ الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَضْبِرُ عَلَى آذَانِهِمْ أَفْضَلُ مِنَ الَّذِي لَا يُخَالِطُهُمْ وَلَا يَضْبِرُ عَلَى آذَانِهِمْ». رَوَاهُ

التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۵۰۸۷: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، ایسا مسلمان محض جو لوگوں کے ساتھ کھل کر رہتا ہے اور ان کے تکلیف (پہنچانے) پر مبر کرتا ہے اس محض سے افضل ہے جو لوگوں کے ساتھ کھل کر نہیں رہتا اور نہ لوگوں کی تکلیف پر مبر کرتا ہے (ترمذی، ابن ماجہ)

۵۰۸۸- (۲۱) وَصَن سَهْلُ بْنُ مَعَاذٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ:

«مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُنْقِذَهُ دَعَاهُ اللَّهُ عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُخَيَّرَهُ فِي أَبِي الْحُوْرِ شَاءَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ دَاوُدَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۵۰۸۸: سهل بن معاذ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص غصہ پی جاتا ہے حالانکہ وہ اس ہمت پر قادر تھا کہ غصہ نکال سکے تو اللہ پاک اس کو قیامت کے دن تمام مخلوق کے سامنے بلائے گا اور اس کو اختیار دے گا کہ خودوں میں سے جس خور کو وہ چاہے پسند کر لے (ترمذی، ابوداؤد) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالرحمن بن میمون اور سهل بن معاذ دونوں روای ضعیف ہیں (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۳۱ تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۵۳)

۵۰۸۹- (۲۲) وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ دَاوُدَ، عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ وَهَبٍ، عَنْ زُجَلٍ مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: «مَلَأَ اللَّهُ قَلْبَهُ أَمْنًا وَإِيمَانًا». وَذَكَرَ حَدِيثُ سُؤَيْدٍ: «مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبٍ جَمَالٍ، فِي كِتَابِ اللَّبَاسِ».

۵۰۸۹: اور ابوداؤد کی روایت میں سُؤید بن وَهَب سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے بیٹوں میں سے ایک محض سے وہ اپنے والد سے بیان کرتا ہے کہ اللہ پاک اُس (غصہ پینے والے محض) کے دل کو امن اور ایمان سے لبریز کر دے گا اور سُؤید (سے مروی) حدیث ”جو شخص خوبصورت لباس پہنتا چھوڑ دے“ کا ذکر کتاب اللباس میں کیا گیا ہے۔

الْفَضْلُ الثَّلَاثُ

۵۰۹۰- (۲۳) صَن زَيْدُ بْنُ طَلْحَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقًا وَخُلُقُ الْإِسْلَامِ الْهَيَاءُ». رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا.

تیسری فصل

۵۰۹۰: زید بن طلحہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ ہر دین میں اخلاق والے

ہوتے ہیں اور اسلام کا خلق حیا ہے (مالک نے اس حدیث کو مُرْسَلًا بیان کیا)

۵۰۹۱ - (۲۴) و ۵۰۹۲ - (۲۵) وَرَوَاهُ أَبُو مَاجَةَ وَابْنُ بَيْهَقٍ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ»،
عَنْ أَنَسٍ، وَابْنِ عَبَّاسٍ.

۵۰۹۱ : اور ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں انسؓ اور ابن عباسؓ سے اسی طرح بیان کیا۔
وضاحت : ابن ماجہ کی سند میں ضعف ہے اور انسؓ سے مروی حدیث بھی ضعیف ہے اس لئے کہ اس کی
روایت میں معاویہ بن یحییٰ صدیقی راوی ضعیف ہے اور ابن عباسؓ سے مروی حدیث کی سند بھی ضعیف ہے
(المجرح والتعديل جلد ۶ صفحہ ۳۵۷، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۹، تقریب التذیب جلد ۲ صفحہ ۸، تنقیح الرواة
جلد ۳ صفحہ ۳۵۵)

۵۰۹۳ - (۲۶) وَعَنْ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْحَيَاءَ
وَالْإِيمَانَ قَرْنَانِ جَمِيعًا، فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الْآخَرُ».

۵۰۹۳ : ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک حیا اور ایمان اکٹھے
طے ہوئے ہیں۔ جب ان میں سے ایک ختم ہو جاتا ہے تو دوسرا بھی ختم ہو جاتا ہے (بیہقی شعب الایمان)

۵۰۹۴ - (۲۷) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ: «فَإِذَا سُلِبَ أَحَدُهُمَا تَبِعَهُ الْآخَرُ». رَوَاهُ
الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۰۹۴ : اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ جب ان دونوں میں سے ایک چھین جاتا ہے تو
دوسرا اس کے پیچھے چلا جاتا ہے (بیہقی شعب الایمان)

۵۰۹۵ - (۲۸) وَعَنْ مُعَاذِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ آخِرُ مَا وَصَّيَنِي بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ
حِينَ وَضَعْتُ رِجْلِي فِي الْغُرُزِ— أَنْ قَالَ: «يَا مُعَاذُ! أَحْسِنْ خُلُقَكَ لِلنَّاسِ». رَوَاهُ مَالِكٌ.

۵۰۹۵ : معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آخری وصیت (اس
وقت) فرمائی جب میں نے اپنا پاؤں سواری کی رکاب میں رکھا۔ آپ نے فرمایا: اے معاذ! لوگوں کے ساتھ اچھے
اخلاق سے پیش آنا (مالک)

وضاحت : یہ حدیث منقطع ہے اور ان الفاظ کے ساتھ نہ معاذؓ سے اور نہ ان کے علاوہ کسی اور سے کوئی
حدیث پائی جاتی ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۵۵)

۵۰۹۶ - (۲۹) وَعَنْ مَالِكِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، بَلَّغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «بُعِثْتُ لِأَتِمِّمْ
حُسْنَ الْأَخْلَاقِ» رَوَاهُ فِي «الْمَوْطَأِ».

۵۰۹۶ : اور امام مالکؓ کے بلاغات سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اچھے اخلاق کی تکمیل
کے لئے بھیجا گیا ہوں۔

۵۰۹۷۔ (۳۰) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ .

۵۰۹۷: نیز اس حدیث کو امام احمد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا ہے۔

۵۰۹۸۔ (۳۱) وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا نَظَرَ فِي

الْمِرَاةِ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي حَسَّنَ خَلْقِي وَخَلَقَنِي، وَزَانَ مِثِّي مَا شَانَ مِنْ غَيْرِي». رَوَاهُ
الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» مُرْسَلًا .

۵۰۹۸: جعفر بن محمد اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آئینہ دیکھتے تو یہ دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) ”تمام حمد و ثنا اللہ کے لئے ہے جس نے میری پیدائش اور میرے اخلاق کو بہتر بنایا اور مجھے نہت عطا کی جب کہ میرے غیر کو بد زیب بنایا (یعنی نے شعب الایمان میں مُرْسَلًا بیان کیا ہے) وضاحت: اس حدیث کی سند میں داؤد بن معمر راوی غایت درجہ ضعیف ہے (الطَّلُ و معرفۃ الرجال جلد ۱ ص ۳۵۵، میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۲۰، تاریخ بغداد جلد ۸ ص ۳۶۱، تنقیح الرواة جلد ۳ ص ۳۵۵)

۵۰۹۹۔ (۳۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِي فَأَحْسِنْ خَلْقِي». رَوَاهُ أَحْمَدُ .

۵۰۹۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ تو نے میری پیدائش کو بہتر بنایا پس میرے اخلاق کو بہتر بنا“ (احمد)

۵۱۰۰۔ (۳۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا أَنْبِئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ؟» قَالُوا: بَلَى قَالَ: «خِيَارُكُمْ أَطْوَلُكُمْ أَعْمَارًا، وَأَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا». رَوَاهُ أَحْمَدُ .

۵۱۰۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ تم میں سے بہتر کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا ”تم میں سے سب سے بہتر لوگ وہ ہیں جن کی عمریں لمبی اور اخلاق اچھے ہیں (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے اور اس نے ”حدیث“ کے معنیہ کے ساتھ روایت نہیں کی (المرجح والتعديل جلد ۱ ص ۱۰۸، میزان الاعتدال جلد ۳ ص ۶۸۸، ترویج التہذیب جلد ۲ ص ۱۳۳، تنقیح الرواة جلد ۳ ص ۳۵۶)

۵۱۰۱۔ (۳۴) وَصَنَّهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالدَّازِمِيُّ .

۵۱۰۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”وہ لوگ زیادہ مکمل ایمان والے ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں (ابوداؤد، دارمی)

۵۱۰۲ - (۳۵) وَصَفَهُ، أَنْ رَجُلًا شَتَمَ أَبَا بَكْرٍ، وَالنَّبِيَّ ﷺ جَالِسٌ يَتَمَعَّبُ وَيَتَبَسَّمُ، فَلَمَّا أَكْثَرَ رَدُّ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهِ، فَغَضِبَ النَّبِيُّ ﷺ، وَقَامَ فَلَحِقَهُ أَبُو بَكْرٍ، وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَأَنْ يَشْتِمَنِي وَأَنْتَ جَالِسٌ، فَلَمَّا رَدَدْتُ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهِ غَضِبْتَ وَقَمْتِ. قَالَ: وَكَأَنْ مَعَكَ مَلَكٌ يَرُدُّ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَدَدْتُ عَلَيْهِ وَقَعَ الشَّيْطَانُ. ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ! ثَلَاثٌ كُلُّهُنَّ حَقٌّ: مَا مِنْ عَبْدٍ ظَلِمَ بِمَظْلَمَةٍ فَبَغِضَ عَنْهَا لِلَّهِ عِزًّا وَجَلًّا إِلَّا أَعَزَّ اللَّهُ بِهَا نَصْرَهُ، وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ عَطِيَّةٍ - يُرِيدُ بِهَا صِلَةَ الْإِلَهِ بِهَا كَثْرَةً، وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ يُرِيدُ بِهَا كَثْرَةَ الْإِلَهِ بِهَا قَلَةً. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۵۱۰۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ابو بکر کو گالی دی اور وہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے، آپ متعجب تھے اور مسکرا رہے تھے۔ جب اس شخص نے زیادہ برا بھلا کرنا شروع کیا تو ابو بکر نے بھی اس کی بعض باتوں کا جواب دیا۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو کر کھڑے ہو گئے۔ ابو بکر آپ سے ملے اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول! یہ شخص مجھے گالیاں دے رہا تھا تو آپ تشریف فرما تھے۔ جب میں نے اس کی بعض باتوں کا جواب دیا تو آپ ناراض ہو گئے اور کھڑے ہوئے (اور چل دیئے) آپ نے فرمایا، تمہارے ساتھ ایک فرشتہ تھا جو اُسے جواب دے رہا تھا جب تو نے اُسے جواب دینا شروع کیا تو شیطان اُٹھا پھر آپ نے فرمایا، اے ابو بکر! تین چیزیں حق ہیں۔ جس شخص پر ظلم کیا جائے اور وہ اللہ کی رضا کے لئے چشم پوشی کرے تو اللہ پاک اس چشم پوشی کی وجہ سے اس کی بے مثال مدد فرماتے ہیں اور جو شخص بھی علیہ دینے کا دروازہ کھولتا ہے (اور اُس کا) مقصد صلہ رحمی کرنا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے زیادہ عطا فرماتے ہیں اور جو شخص سوال کرنے کے دروازے کو کھولتا ہے (اور اُس کا) مقصد زیادہ مال حاصل کرنا ہے تو اللہ پاک اس کے مال میں بہت کمی کر دیتے ہیں (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن عجلان راوی کلمہ فیہ ہے (میران الاحوال جلد ۳ صفحہ ۳۳۳) تنبیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۵۶

۵۱۰۳ - (۳۶) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يُرِيدُ اللَّهُ بِأَهْلِ بَيْتٍ رِفْقًا إِلَّا نَفَعَهُمْ، وَلَا يَحْرِمُهُمْ إِسَاءَةً - الْأَضْرَهُمْ»، رَوَاهُ النَّبِهَيْتِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۱۰۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ پاک جب کسی خاندان کو نرمی عطا کرتا ہے تو انہیں قائم چھوڑتا ہے اور جب اسے نرمی سے محروم کرتا ہے تو اسے نقصان پہنچاتا ہے (یعنی شعب الایمان)

بَابُ الْغَضَبِ وَالْكِبْرِ

(غضب اور تکبر)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۵۱۰۴ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَوْصِنِي. قَالَ: «لَا تَغْضَبْ». فَرَدَّ ذَلِكَ مِرَارًا قَالَ: «لَا تَغْضَبْ». . . زَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۵۱۰۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک صحابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ مجھے وصیت کریں۔ آپ نے فرمایا، 'غضب ترک کر دے۔ آپ نے اس کلمہ کو بار بار دہرایا کہ 'غضب ترک کر دے' (بخاری)

۵۱۰۵ - (۲) وَفَضْلُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَلَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرْعَةِ -، إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۱۰۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ شخص پہلوان نہیں جو (دوسرے کو) بچھاڑتا ہے، پہلوان صرف وہ شخص ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

۵۱۰۶ - (۳) وَفَنَّ حَارِثَةُ بْنُ وَهَبٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَالْأَخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّجْنَةِ؟ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَّضِعٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبْرَهُ. أَلَا أَخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عَتَلٍ جَوَاطِبِ مُسْتَكْبِرٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: «كُلُّ جَوَاطِبٍ زَنِيمٍ - مُتَّكِبٍ».

۵۱۰۶: حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں تمہیں نہ بتاؤں کہ کون لوگ جنتی ہیں؟ وہ لوگ جو ضعیف ہیں، عاجزی کرنے والے ہیں، اگر وہ اللہ کی قسم اٹھا کر کوئی بات کہے، میں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پورا فرماتے ہیں۔ میں تمہیں نہ بتاؤں کہ دوزخی کون ہیں؟ وہ لوگ جو جھگڑالو، بد اخلاق، بخیل اور تکبر ہیں (بخاری، مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ وہ لوگ جو بد اخلاق، بد نام اور تکبر ہیں۔

۵۱۰۷ - (۴) وَفِي ابْنِ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَزْدَلٍ - مِنْ إِيْمَانٍ. وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَزْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۱۰۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص دوزخ میں نہیں جائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اور وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہے (مسلم)

۵۱۰۸ - (۵) وَفِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ. فَقَالَ رَجُلٌ: إِنْ الرَّجُلُ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَتَعَلُّهُ حَسَنًا. قَالَ: إِنْ اللَّهُ تَعَالَى جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ. الْكِبْرُ بَطْرٌ - الْحَقِي وَغَمَطُ النَّاسِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۱۰۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہے وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ ایک شخص نے دریافت کیا: بلاشبہ ہر شخص پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس اور اس کا جو تا فرہ صورت ہو۔ آپ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ صاحبِ جمال ہے وہ جمال کو محبوب جانتا ہے۔ تکبر، حق بات کا انکار کرنا اور لوگوں کو حقیر جانتا ہے (مسلم)

۵۱۰۹ - (۶) وَفِي ابْنِ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ لَا يَكْتُمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ». وَفِي رِوَايَةٍ: «وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابُ أَلِيمٌ»: شَيْخُ زَائِنٍ - ، وَمَبْلِكُ كَذَّابٍ - ، وَعَائِلٌ - ، مُسْتَكْبِرٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۱۰۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ ہکلام ہو گا نہ انہیں پاکیزہ کرے گا اور ایک روایت میں ہے کہ نہ ان کی جانب نظرِ رحمت کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہو گا۔ (تین اشخاص میں سے ایک) بوزخا والی (دوسرا) جھوٹا حاکم اور (تیسرا) تکبر فقیروں (مسلم)

۵۱۱۰ - (۷) وَفِيهِ، قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي، وَالْعِظْمَةُ إِزَارِي، فَمَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا أَدْخَلْتُهُ النَّارَ». وَفِي رِوَايَةٍ: «قَدْ فَتَنَّا فِي النَّارِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۱۱۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: کبریاؤ میری چادر ہے اور عظمت میرا تہبند ہے پس جو شخص مجھ سے ان دونوں میں سے کسی کو چھینتا ہے اسے دوزخ میں داخل کروں گا اور ایک روایت میں ہے کہ اسے دوزخ میں پھینکیں گے (مسلم)

الْفَضْلُ الثَّلَاثِي

۵۱۱۱- (۸) هَنَّ سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :
لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهِ - حَتَّى يُكْتَبَ فِي الْجَبَّارِينَ ، فَيُصِيبُهُ مَا أَصَابَهُمْ . رَوَاهُ
الْتِّرْمِذِيُّ .

دوسری فصل

۵۱۱۱: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک شخص ہمیشہ اپنے آپ کو (ونچا) لے جاتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے سب سے زیادہ کلمہ دیا جاتا ہے چنانچہ وہ اسی عذاب سے ہٹتا رہتا ہے جس سے سب سے زیادہ ہٹتا رہتا ہے (ترمذی)

۵۱۱۲- (۹) وَهَنَّ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «يُحْسَرُ الْمُتَكَبِّرُونَ أَمْثَالَ الذَّرِّ - يَنْزِمُ الْقِيَامَةَ ، فِي صُورِ الرِّجَالِ
يَغْشَاهُمْ الذَّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ ، يُسَاقُونَ إِلَى سِجِّينَ فِي جَهَنَّمَ يُسْمَى : بُولَسَ ، تَعْلَوْهُمْ نَارُ
الْأَيْتَارِ ، يُسَقُونَ مِنْ عَصَاةِ أَهْلِ النَّارِ طِينَةَ الْخَبَالِ ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۵۱۱۲: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں
آپ نے فرمایا، قیامت کے دن سب سے زیادہ کلمہ دیا جائے گا، ذلت نے ان پر ہر
طرف سے گھیرا ڈال رکھا ہو گا انہیں جہنم کے ایک قید خانے کی طرف ہانکا جائے گا جسے "بولس" کہا جاتا ہو گا ان
پر زبردست آگ سلا ہو گی اس میں اہل جہنم کی پھپھی اور پھوپھ کے لئے دی جائے گی (ترمذی)

۵۱۱۳- (۱۰) وَهَنَّ عَطِيَّةُ بْنُ عَزْرَةَ السَّعْدِيُّ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ ، وَإِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ ، وَإِنَّمَا يُطْعَمُ النَّارُ
بِالْمَاءِ ، فَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ . . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۵۱۱۳: عطیہ بن عزرہ سعیدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ عصب
شیطان کی جانب سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ کو پانی کے ساتھ بجھایا جاتا ہے پس جب تم
میں سے کوئی شخص عصب میں ہو تو اسے چاہیے کہ وہ وضو کرے (ابوداؤد)

۵۱۱۴- (۱۱) وَهَنَّ أَبِي ذَرٍّ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «إِذَا غَضِبَ
أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ ، فَإِنَّ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَإِلَّا فَلْيُطْطَجِعْ . . . رَوَاهُ أَحْمَدُ ،
وَالْتِّرْمِذِيُّ .

۵۸۳: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کسی شخص کو غصہ آئے تو وہ بیٹھ جائے اگر اس کا غصہ دور ہو جائے (تو اچھی بات ہے) وگرنہ وہ لیٹ جائے۔
(احمد، ترمذی)

۵۱۱۵- (۱۲) وَهَنَ اسْمَاءُ بِنْتُ عَمِيْسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «بِشْسِ الْعَبْدِ عَبْدُ تَخِيلٍ - وَأَخْتَالٍ، وَنَيْسَى الْكَيْبِرِ الْمُتَعَالِ، بِشْسِ الْعَبْدِ عَبْدُ تَجَبَّرٍ وَاعْتَدَى، وَنَيْسَى الْجَبَّارِ الْأَعْلَى، بِشْسِ الْعَبْدِ عَبْدُ سَهَى وَلَهَى، وَنَيْسَى الْمُقَابِرِ وَالْبَلْبَى، بِشْسِ الْعَبْدِ عَبْدُ عَتَى وَطَفَى، وَنَيْسَى الْمُبْتَدَأِ وَالْمُسْتَهَى، بِشْسِ الْعَبْدِ عَبْدُ يَخْتِيلُ الدُّنْيَا بِالْدِّينِ - بِشْسِ الْعَبْدِ عَبْدُ يَخْتِيلُ الدِّينَ بِالشُّبُهَاتِ - ، بِشْسِ الْعَبْدِ عَبْدُ طَمَعٍ - يَقُوْدُهُ، بِشْسِ الْعَبْدِ عَبْدُ هَوَى - يُضِلُّهُ، بِشْسِ الْعَبْدِ عَبْدُ رُغْبٍ - يُذِلُّهُ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ أَبِي عَرِيْبٍ. «شُعْبُ الْإِيْمَانِ». وَقَالَا: لَيْسَ اسْتَاذُهُ بِالْقَوِيِّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ اَيْضًا: هَذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۵۸۵: اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ وہ شخص بُرا ہے جو تکبر ہے، تکبر کے ساتھ چلتا ہے اور اس ذات کو بھول جاتا ہے جو بڑی ہے بلند ہے۔ وہ شخص بُرا ہے جو ظلم کرتا ہے، حدود سے تجاوز کرتا ہے اور بلند مرتبہ زبردست اللہ تعالیٰ کو بھول جاتا ہے۔ وہ شخص بُرا ہے جو غافل ہو جاتا ہے، کھیل کود میں لگ جاتا ہے نیز قبرستان اور اپنے بوسیدہ ہونے کو بھول جاتا ہے۔ وہ شخص بُرا ہے جو فساد چلاتا ہے، حد سے تجاوز کرتا ہے اور اپنے آقا اور امت کو بھول جاتا ہے۔ وہ شخص بُرا ہے جو دنیا کو دین کے بدلے تلاش کرتا ہے۔ وہ شخص بُرا ہے جو دین کو شہادت کے ساتھ خراب کرتا ہے۔ بدترین بندہ، طمع کا بندہ ہے جو اسے لئے پھرتی ہے۔ بدترین بندہ، خواہش کا بندہ ہے جو اُسے گمراہ کرتی ہے۔ بدترین بندہ، حرص کا بندہ ہے جو اسے ذلیل کرتی ہے (ترمذی، بیہقی شعب الایمان) اور امام ترمذی اور امام بیہقی نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے نیز امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔
وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں زید بن عطیہ راوی بھول ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۵۸) ضعیف ترمذی صفحہ ۲۷۸)

الفصل الثالث

۵۱۱۶- (۱۳) قَالَ ابْنُ عَمْرٍو، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جُرْعَةٍ غَيْظٍ يَكْظِمُهَا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ تَعَالَى». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

تیسری فصل

۵۸۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص اللہ کی رضا

کی طلب میں غصہ کا گھونٹ پی جاتا ہے تو اللہ کے ہاں اس سے بہتر گھونٹ کوئی نہیں (احمد)
وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں عامر بن علی راوی ضعیف اور یونس بن سعید راوی مجہول
ہیں (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۵۳، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۵۹)

۵۱۱۷- (۱۴) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿ادْفَع بِالَّتِي هِيَ

أَحْسَنُ﴾. قَالَ: أَلَصَّبْتُ عِنْدَ الْغَضَبِ، وَالْعَفْوُ عِنْدَ الْإِسَاءَةِ، فَإِذَا فَعَلُوا عَصَمَهُمُ اللَّهُ وَخَصَّصَ
لَهُمْ عَدُوَّهُمْ كَأَنَّهُ وَلِيُّ حَمِيمٍ قَرِيبٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا.

۵۱۱۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ پاک کے اس ارشاد (جس کا ترجمہ ہے کہ) ”اچسن طریقے سے
جواب دو“ کے بارے میں فرمایا (کہ اس سے تصور) غصہ کے وقت صبر کرنا اور زیادتی کے وقت معاف کرنا ہے
جب لوگ ایسا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو پچائے گا اور ان کا دشمن ان کے سامنے ٹھکے گا گویا کہ وہ طاقت ور ہے
قریبی دوست ہے (امام بخاری نے اس کو مطلق بیان کیا ہے)

۵۱۱۸- (۱۵) وَقَالَ بَنُ بِنِ حَكِيمٍ، عَنِ ابْنِهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْغَضَبَ لَيُغَيِّدُ الْإِيمَانَ كَمَا يُغَيِّدُ الصَّبْرُ - الْعَسَلُ».

۵۱۱۸: بن بزیر بن حکیم اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بلاشبہ غصہ ایمان کو نقصان پہنچاتا ہے جیسا کہ ”صبر“ شد کو خراب کرتا ہے

وضاحت: اس حدیث کی سند میں موجود بن بزیر حکیم راوی میں کلام ہے۔ نیز ”صبر“ سے مراد صبر نامی
درخت کا اٹھائی کرنا پانی ہے جو شد کے غمہ ذائقہ کو فاسد کرتا ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۵۹، مکتوٰۃ سعید
العام جلد ۳ صفحہ ۹۳)

۵۱۱۹- (۱۶) وَهَذَا عَمْرٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ!

تَوَاضَعُوا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ رَفَعَهُ اللَّهُ، فَهُوَ فِي نَفْسِهِ صَغِيرٌ،
وَفِي أَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيمٌ، وَمَنْ تَكَبَّرَ وَهَضَعَهُ اللَّهُ، فَهُوَ فِي أَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيرٌ، وَفِي نَفْسِهِ كَبِيرٌ،
حَتَّى لَوْ أَنَّهُمْ عَلِيَهُمْ مِنْ كُلِّ أَوْخِزْبِيرٍ».

۵۱۱۹: عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر (کھڑے ہو کر) فرمایا: اے لوگو! تواضع اختیار کرو اس لئے کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے کہ جو شخص اللہ کی رضا کے لئے تواضع اختیار کرتا
ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بلند فرماتا ہے پس وہ اپنے آپ میں معمولی ہوتا ہے (لیکن) لوگوں کی نظروں میں بڑا ہوتا
ہے اور جو شخص تکبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کرتا ہے وہ لوگوں کی نظروں میں حقیر اور اپنے آپ میں بڑا
ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ لوگوں کے نزدیک گتے یا خنزیر سے بھی زیادہ ذلیل ہوتا ہے (یعنی شعب الایمان)

۵۱۲۰۔ (۱۷) وَهَنْ أَيْنَ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَقَالَ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا رَبِّ! مَنْ أَعَزُّ عِبَادِكَ عِنْدَكَ؟ قَالَ: مَنْ إِذَا قَدَّرَ غَفْرًا.

۵۳۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے سوال کیا، اے میرے پروردگار! تیرے بندوں میں سے کونسا بندہ تیرے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا ہے؟ اللہ نے فرمایا، وہ شخص جسے جب قدرت حاصل ہوتی ہے تو وہ معاف کر دیتا ہے (یعنی شَعْبُ الْإِيمَانِ) وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۵۹)

۵۱۲۱۔ (۱۸) وَقَنَّ أَنَسَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ خَزَنَ لِسَانَهُ سَتَرَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهُ كَفَّ اللَّهُ عَنْهُ عَذَابَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ اعْتَذَرَ إِلَى اللَّهِ قَبْلَ اللَّهِ عَذْرَهُ».

۵۳۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اپنی زبان کی حفاظت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے عیب پر پردہ ڈالتا ہے اور جو شخص غصہ روکتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے اپنے عذاب کو روک لے گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے سامنے معذرت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عذر کو قبول کرتا ہے (یعنی شَعْبُ الْإِيمَانِ)

۵۱۲۲۔ (۱۹) وَقَنَّ أَيْنَ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثٌ مُنْجِيَاتٌ، وَثَلَاثٌ مُهْلِكَاتٌ؛ فَأَمَّا الْمُنْجِيَاتُ: فَتَقْوَى اللَّهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ، وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِي الرِّضَى وَالسَّخِطِ، وَالْقَصْدُ فِي الْغِنَى - وَالْفَقْرِ. وَأَمَّا الْمُهْلِكَاتُ: فَهَوَى مُتَّبِعٌ، وَشَحْ مُطَاعٌ، وَاعْتِجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ، وَهِيَ أَشَدُّهُنَّ». رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَخَادِيثُ الْخَمْسَةَ فِي «شَعْبِ الْإِيمَانِ».

۵۱۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین باتیں نجات دینے والی اور تین برباد کر دینے والی ہیں۔ نجات دینے والی باتیں خلوت و جلوت میں اللہ تعالیٰ کا ڈر، خوشی اور ناخوشی میں سچی بات کہنا اور غنا اور فقیری میں مہمانہ روی اختیار کرنا ہیں اور برباد کرنے والی باتیں، ایسی خواہش جس کے پیچھے لگا جاتا ہے، ایسا کمال جس کی اطاعت کی جاتی ہے اور کسی شخص کا خود کو بڑا قرار دینا ہے۔ یہ آخری بات ان سب میں سے زیادہ نقصان پہنچانے والی ہے (یعنی شَعْبُ الْإِيمَانِ)

بَابُ الظُّلْمِ (ظلم کی مذمت)

الفصل الأول

۵۱۲۳- (۱) وَهَنَّ ابْنُ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۱۲۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ظلم (کے سبب) قیامت کے دن (ظلم کرنے والا) اندھیروں میں ہو گا (بخاری، مسلم)

۵۱۲۴- (۲) وَهَنَّ أَبِي مُوسَى، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ لَيُنَالِي لِلظَّالِمِ - حَتَّى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يَفْلِتْهُ» ثُمَّ قَرَأَ «وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ». الْآيَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۱۲۴: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ اللہ پاک ظالم کو ڈھیل دیتا ہے لیکن جب اسے پکڑ لیتا ہے تو وہ بچ کر نہیں نکل سکتا۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) ”اور اسی طرح تیرے پروردگار کی پکڑ ہے جب وہ ہستی والوں کو پکڑ لیتا ہے جب کہ وہ ظالم ہوتے ہیں“ (بخاری، مسلم)

۵۱۲۵- (۳) وَهَنَّ ابْنُ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا مَرَّ بِالْحِجْرِ - قَالَ: «لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ، أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ» ثُمَّ قَنَعَ - رَأْسُهُ وَاسْتَرْعَ السَّيْرَ حَتَّى اجْتَاَزَ الْوَادِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۱۲۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر قوم ثمود کی بستیوں سے ہوا تو آپ نے فرمایا، ان لوگوں کے گھروں میں داخل نہ ہونا جنہوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا البتہ روتے ہوئے (گزر سکتے ہو) کہیں تمہیں بھی وہ عذاب اپنی لپیٹ میں نہ لے لے جس نے ان کو اپنی لپیٹ میں لیا تھا۔ بعد ازاں آپ نے اپنے سر کو نیچا کیا اور تیز تیز چلتے ہوئے وادی سے گزر گئے (بخاری، مسلم)

۵۱۲۶ - (۴) وَفَن آئِن هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيهِ مِنْ عَرَضِهِ أَوْ سُنِيٍّ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا، إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدَرِ مَظْلَمَتِهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتٍ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۱۲۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کی بے عزتی کی یا کچھ اور زیادتی کی تو اسے چاہیے کہ وہ اس سے آج معافی مانگ لے، اس سے پہلے کہ (جب) دینار اور درہم نہ ہوں گے۔ اگر اس کے نیک اعمال ہوں گے تو اس کی زیادتی کے مطابق ان میں کمی کر دی جائے گی اور اگر اس کے نیک کام نہیں ہوں گے تو اس سے متعلقہ شخص کی برائیوں کو لے کر اس پر لاوا دیا جائے گا (بخاری)

۵۱۲۷ - (۵) وَفَنهُ، أَنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: «اتَذَرُونَ مَا الْمُفْلِسُ؟» قَالُوا: «الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ». فَقَالَ: «إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ، وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا، وَقَذَفَ هَذَا، وَأَكَلَ مَالَ هَذَا، وَسَفَكَ دَمَ هَذَا، وَضَرَبَ هَذَا، فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، فَإِنْ فِينَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۱۲۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا، ہم میں مفلس وہ شخص ہے جس کے پاس مال ہے نہ سالانہ۔ آپ نے فرمایا، میری امت میں وہ شخص مفلس ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ کے ساتھ آئے گا (جبکہ) اس نے کسی کو برا بھلا کہا ہو گا، کسی پر تمسٹ لگائی ہو گی، کسی کا مال چھینا ہو گا، کسی کا خون گرایا ہو گا اور کسی کو مارا بیٹھا ہو گا تو اس کی نیکیاں انہیں دے دی جائیں گی اگر اس کی نیکیاں اس سے پہلے ختم ہو جائیں گی کہ اس کے ذمہ عائد حقوق کا معاوضہ بن سکیں تو ان کی غلطیاں لے کر اس پر رکھی جائیں گی پھر اسے دوزخ میں پھینک دیا جائے گا (مسلم)

۵۱۲۸ - (۶) وَفَنهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَتَوُودُنَّ الْحُقُوقَ إِلَىٰ أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حَتَّىٰ يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنََاءِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَذَكَرَ حَدِيثُ جَابِرٍ: «اتَّقُوا الظُّلْمَ». فِي «بَابِ الْإِنْفَاقِ».

۵۱۲۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہیں قیامت کے دن حقوق کو ان کے مالکوں کو ادا کرنا پڑے گا یہاں تک کہ جس بکری کے سینک نہیں ہیں اس کو سینک والی بکری سے

قصاص دلایا جائے گا (مسلم) اور جاہل سے مروی حدیث کہ ”تم ظلم سے بچو“ باب الإِثْقَابِ میں ذکر کی گئی ہے۔

الْفَضْلُ الثَّانِي

۵۱۲۹۔ (۷) عَنْ حُدَيْفَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَكُونُوا اِمْعَةً، تَقُولُونَ: اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنًا، وَاِنْ ظَلَمُوا ظَلَمْنَا، وَاَلَيْكِنْ وَطِنُوا اَنْفُسَكُمْ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوا، وَاِنْ اَسَاؤُوا فَلَا تَظْلِمُوا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۵۱۲۹: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلا سوچے بچھے کسی کے پیچھے نہ لگو کہ تم کو کہ اگر لوگ اچھے کام کریں گے تو ہم بھی اچھے کام کریں گے اور اگر لوگ ظلم کریں گے تو ہم بھی ظلم کریں گے البتہ تم اپنے آپ کو پتہ بناؤ۔ اگر لوگ اچھے کام کریں تو تم بھی اچھے کرو اور اگر لوگ بُرے کام کریں تو تم ظلم نہ کرو (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں ابوشام رقاہی راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۶۰، ضعیف ترمذی صفحہ ۳۷۳)

۵۱۳۰۔ (۸) وَهَنْ مُعَاوِيَةَ، أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنْ اِكْتِسِبَ إِلَيَّ كِتَابًا تَوْصِيَنِي فِيهِ وَلَا تُكَيِّرِي. فَكَتَبَتْ: سَلَامٌ عَلَيْكَ؛ أَمَا بَعْدُ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ التَّمَسَّ رَضِيَ اللهُ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللهُ مَوْؤَنَةَ النَّاسِ، وَمَنْ التَّمَسَّ رَضِيَ النَّاسُ بِسَخَطِ اللهِ وَكَلَهُ اللهُ إِلَى النَّاسِ» وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۱۳۰: معاویہ رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی جانب لکھا کہ آپ میری جانب تحریر بھیجیں جس میں مجھے وصیت کریں (البتہ) تحریر طویل نہ ہو۔ چنانچہ عائشہ نے تحریر کیا: ”تھ پر سلام ہو“ تا بعد! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا: ”جس شخص نے اللہ کی رضا کو لوگوں کو ناراض کر کے تلاش کیا اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کی تکلیف سے بچائے گا اور جس شخص نے لوگوں کی رضا کو اللہ کو ناراض کر کے حاصل کیا تو اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے سپرد کر دے گا“ اور تھ پر سلام ہو (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک راوی مجہول ہے البتہ موقوف حدیث صحیح ہے۔

(تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۶۱)

الْفَضْلُ الثَّلَاثُ

۵۱۳۱۔ (۹) عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ

يَلْبِسُوا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ ﴿ . شَقَّ ذَلِكَ عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللهِ: اَيْتَا لَمْ يَظْلِمِ نَفْسَهُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ ذَاكَ؛ اِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ، اَلَمْ تَسْمَعُوْا قَوْلَ لَقْمَانَ لابْنِهِ: ﴿يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ﴾ . وَفِي رِوَايَةٍ: «لَيْسَ هُوَ كَمَا تَظُنُّوْنَ، اِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لَقْمَانُ لابْنِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۵۳۱: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) ”وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو شرک کے ساتھ نہ ملایا“ چنانچہ یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام پر دُشوار گزری اور انہوں نے دریافت کیا ”اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کون وہ شخص ہے جس نے اپنے آپ پر ظلم نہیں کیا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”یہ بات نہیں ہے اس سے مراد تو شرک ہے۔ کیا تم نے لقمان علیہ السلام کا قول نہیں سنا (انہوں نے) اپنے بیٹے سے کہا ”اے میرے بیٹے! تو شرک نہ کر“ شرک ہی ظلم ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اس سے مقصود وہ معنی نہیں جو تم خیال کرتے ہو بلکہ مقصود وہ ہے جو لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا (بخاری، مسلم)

۵۱۳۲ - (۱۰) وَفِي ابْنِ اُمَامَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَةٌ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عَبْدٌ اَذْهَبَ اٰخِرَتَهُ بِدُنْيَا غَيْرِهِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۵۳۲: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”قیامت کے دن تمام لوگوں میں سے زیادہ برے مرتبے والا وہ شخص ہو گا جس نے اپنی آخرت کو کسی دوسرے کی دنیا کے لیے بھلا کر دیا (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں شریح حوشب راوی حکم فیہ ہے (الدرر الکبیر جلد ۴ صفحہ ۲۷۳، البحر والتعمیر جلد ۴ صفحہ ۲۲۸، تقریب التہذیب جلد ۳ صفحہ ۳۵۵، تصحیح الراۃ جلد ۳ صفحہ ۳۷۸)

۵۱۳۳ - (۱۱) وَفِي عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلدُّوَابُّ سِنُّ ثَلَاثَةٍ: دِيْوَانَ لَا يَغْفِرُهُ اللهُ: اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ. يَقُوْلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُشْرَكَ بِهِ﴾ - ، وَدِيْوَانٌ لَا يَثْرِكُهُ اللهُ: ظَلَمَ الْعِبَادِ فَيَمَّا بَيْنَهُمْ حَتَّى يَقْتَصِرَ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ - ، وَدِيْوَانٌ لَا يَغْبَأُ اللهُ بِهِ ظَلَمَ الْعِبَادِ فَيَمَّا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللّٰهِ، فَاِنَّ شَاءَ اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَاِنْ شَاءَ تَجَاوَزَ عَنْهُ».

۵۳۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اعمال نامے تین قسم کے ہیں، ایک عمل جسے اللہ معاف نہیں کرے گا وہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ فرماتا ہے ”بے

تک اللہ اس بات کو معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور ایک عمل نامہ (ایسا ہے) جس کو اللہ تعالیٰ (بلا حساب) نہیں چھوڑے گا، وہ لوگوں کا آپس میں ایک دوسرے پر ظلم کرنا ہے یہاں تک کہ بعض کو بعض سے بدلہ دلایا جائے گا اور ایک عمل نامہ وہ ہے جس کی اللہ کو کچھ پروا نہیں وہ اللہ کے حقوق کا نہ ادا کرنا ہے پس یہ اللہ کی مرضی پر منحصر ہے اگر چاہے تو اسے عذاب میں جلا کر دے اور چاہے تو اسے معاف کر دے۔

(بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں صدقہ بن ابی موسیٰ راوی ضعیف ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۶، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۹)

۵۱۳۴- (۱۲) وَعَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، فَإِنَّمَا يَسْأَلُ اللَّهُ تَعَالَى حَقَّهُ، وَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمْنَعُ ذَا حَقٍّ حَقَّهُ».

۵۱۳۴: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے آپ کو مظلوم کی بددعا سے بچاؤ اس لئے کہ مظلوم اللہ تعالیٰ سے اپنے حق کا سوال کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی حق والے سے اس کے حق کو نہیں روکتا (بیہقی شعب الایمان)

۵۱۳۵- (۱۳) وَعَنْ أَوْسِ بْنِ شُرَيْبٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ مَسَىٰ مَعَ ظَالِمٍ لِيُقَوِّمَهُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ ظَالِمٌ، فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْإِسْلَامِ».

۵۱۳۵: اوس بن شریب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا، جو شخص ظالم کے ساتھ اس کو تقویت دینے کے لئے چلا اور وہ جانتا ہے کہ وہ ظالم ہے تو وہ اسلام سے نکل گیا (بیہقی شعب الایمان)

۵۱۳۶- (۱۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ: إِنَّ الظَّالِمَ لَا يَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهُ. فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: بَلَىٰ وَاللَّهِ، حَتَّىٰ الْجُبَارَىٰ لَتَمُوتُ فِيهِ وَكِرْهَا هَزْلًا لِّلظَّالِمِ. الرَّوَّى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الْأَرْبَعَةَ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۱۳۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے ایک شخص سے سنا جو کہتا تھا کہ ظالم صرف اپنے آپ کو نقصان پہنچاتا ہے۔ (اس کی یہ بات سن کر ابو ہریرہ نے وضاحت کی کیوں نہیں، اللہ کی قسم! یہاں تک کہ جاری پرندہ اپنے گونے میں ظالم کے ظلم کی وجہ سے لاغر ہو کر مر جاتا ہے (بیہقی شعب الایمان)

بَابُ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ

(اچھی باتوں کا حکم دینا)

الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

۵۱۳۷- (۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيَغْيِرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَوْضَعُ الْإِيمَانِ»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۵۱۳۷: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا تم میں سے جو شخص کسی غیر شرعی کام کو دیکھے تو اپنے ہاتھ سے اُسے روکے اگر (ہاتھ سے روکنے کی) طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے اور اگر (زبان سے روکنے کی) طاقت نہیں تو دل سے (برا جائے) اور دل سے بُرا جانا ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے (مسلم)

۵۱۳۸- (۲) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَثَلُ الْمُدْهِنِ - فِي حُدُودِ اللَّهِ وَالْوَأَقِعِ فِيهَا، مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهْمُوا سَفِينَتَهُ، فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَسْفَلِهَا، وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَعْلَاهَا، فَكَانَ الَّذِي فِي أَسْفَلِهَا يَمُرُّ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِينَ فِي أَعْلَاهَا، فَتَأْذُوهُمْ بِهٖ، فَاتَّخَذُوا سَاسًا، فَجَعَلَ يَنْفُرُ اسْفَلَ السَّفِينَةِ، فَأَتَوْهُ فَقَالُوا: مَا لَكَ؟ قَالَ: تَأْذِيْتُمْ بِي وَلَا بُدَّ لِي مِنَ الْمَاءِ. فَإِنْ أَخَذُوا عَلَيَّ يَدِيهِ أَنْجُوهُ وَنَجَّوْا أَنْفُسَهُمْ، وَإِنْ تَرَكَوهُ أَهْلَكَوهُ وَأَهْلَكَوْا أَنْفُسَهُمْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۱۳۸: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی حدود میں برائی کو نہ روکنے والے اور اس کا مرتکب ہونے والے کی مثال ان لوگوں کی مانند ہے جنہوں نے کسی کشتی میں (بیٹھنے کی جگہ کے لئے) قرعہ اندازی کی۔ کچھ لوگ کشتی کے نچلے حصے میں اور کچھ لوگ اوپر کے حصے میں چلے گئے تو جو لوگ اس کے نچلے حصے میں تھے وہ ان لوگوں کے پاس سے پانی لے کر گزرتے جو کشتی کے اوپر والے حصے میں تھے، انہیں اس سے تکلیف ہوئی (اس لئے انہوں نے نچلے حصے والوں کو اوپر آنے سے روک دیا) چنانچہ (نچلے

حتمے والوں میں سے) ایک شخص نے کہا ادا اٹھایا اور کشتی کے نچلے حصے میں سوراخ کرنا چاہا تو اوپر کے حصے والے اس کے پاس آئے اور اس سے کہا 'تجھے کیا ہو گیا ہے؟ اس نے جواب دیا 'تم میرے (اوپر جانے) سے تکلیف محسوس کرتے ہو جبکہ مجھے پانی کی ضرورت ہے' اگر وہ اس کے ہاتھ پکڑ لیں گے تو اسے بھی نجات دلا دیں گے اور خود بھی نجات پا جائیں گے اور اگر اسے کچھ نہ کہیں گے تو اسے بھی موت کے حوالے کر دیں گے اور اپنے آپ کو بھی جاہ کر دیں گے (بخاری)

۵۱۳۹ - (۳) وَقَدْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُلْقَى فِي النَّارِ، فَيَتَذَلَّقُ أَقْتَابَهُ» - فِي النَّارِ. فَيَطْحَنُ فِيهَا كَطْحَنِ الْحِمَارِ بِرِجَاهٍ -، فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُولُونَ: أَيْ فُلَانٌ! مَا شَأْنُكَ؟ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ: كُنْتُ أَمْرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آئِيهِ، وَأَنْهَأَكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآئِيهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۱۳۹: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'قیامت کے روز ایک شخص کو لایا جائے گا' اسے دوزخ میں گرا دیا جائے گا تو اس کی انتڑیاں دوزخ میں تیزی کے ساتھ باہر نکل آئیں گی پس وہ شخص اپنی انتڑیوں کے گرد چکر لگاتا رہے گا جیسا کہ گرد مچلی کے ارد گرد گھومتا رہتا ہے۔ اہل جہنم اس شخص کے پاس اکٹھے ہو جائیں گے اور کہیں گے 'اے فلاں انسان! تیرا کیا حال ہے؟ کیا تو ہمیں نیک کاموں کا حکم نہیں دیا کرتا تھا اور بُرے کاموں سے نہیں روکتا تھا؟ وہ جواب دے گا۔ میں تمہیں اچھے کاموں کا حکم دیتا تھا اور خود وہ کام نہیں کرتا تھا اور میں تمہیں بُرے کاموں سے روکتا تھا اور خود بُرے کام کرتا تھا (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۵۱۴۰ - (۴) عَنْ حُذَيْفَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرَنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ عِنْدِهِ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهُ وَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۵۱۴۰: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم اچھے کاموں کا حکم دیتے رہنا اور برے کاموں سے روکتے رہنا ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی جانب سے عذاب مسلط کر دے پھر تم اس سے ڈکا کر گے لیکن تمہاری دُعا قبول نہ ہوگی (ترمذی)

۵۱۴۱ - (۵) وَقَدْ أَعْرَسَ بِنِ عَمِيرَةَ -، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا عَمِلَتِ الْخَطِيئَةَ فِي الْأَرْضِ مِنْ شَهْدَتِهَا فَكِرْهَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا، وَمَنْ غَابَ عَنْهَا

فَرَضِيهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۱۴۱: عرس بن عمیرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، جب زمین پر برائی ہوتی ہے تو جو شخص اس کا مشاہدہ کرتا ہے اور اسے برا جانتا ہے تو وہ ان لوگوں کی طرح ہے جو وہاں موجود نہیں اور جو شخص وہاں موجود نہیں اور اس نے اس کام کو اچھا سمجھا تو وہ ان لوگوں کی طرح ہے جو وہاں موجود ہیں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں منیرہ بن زیاد موصلی راوی ضعیف ہے (تصحیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۶۳)

۵۱۴۲ - (۶) وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّكُمْ تَقْرَأُونَ هَذِهِ الْآيَةَ: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا تَبْسُرْكُم مِّنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ». فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا مُنْكَرًا فَلَمْ يُغَيِّرُوهُ يُوشِكُ أَنْ يَعْتَمَهُمُ اللَّهُ بِعِقَابِهِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ: «إِذَا رَأَوْا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ يَعْتَمَهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ». وَفِي أُخْرَى لَهُ: «مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي ثُمَّ يَقْدِرُونَ عَلَى أَنْ يُغَيِّرُوا ثُمَّ لَا يُغَيِّرُونَ إِلَّا يُوشِكُ أَنْ يَعْتَمَهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ». وَفِي أُخْرَى لَهُ: «مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي هُمْ أَكْثَرُ مِمَّنْ يَعْمَلُهُ».

۵۱۴۲: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اے لوگو! تم اس آیت کی تلاوت کرتے ہو (جس کا ترجمہ ہے) "اے لوگو! جو ایمان کا دعویٰ کرتے ہو، تم اپنے آپ کو محفوظ کر لو تمہیں وہ لوگ کچھ نقصان نہیں پہنچائیں گے جو سیدھی راہ سے بھٹک چکے ہیں جبکہ تم سیدھی راہ پر ہو۔" ابوبکر صدیق نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا، جب لوگ کس برے کام کو دیکھیں اور اس کو نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ پاک اپنا عذاب سبھی پر مسلط کر دے (ابن ماجہ، ترمذی) اور امام ترمذی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ جب لوگ ظالم کو دیکھیں اور اس کے ظلم کو نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ سبھی کو عذاب میں گرفتار کر دے اور اس کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ جن لوگوں میں بھی نافرمانی کے کام ہوتے ہیں اور وہ ان کے روکنے کی قدرت رکھتے ہیں لیکن روکتے نہیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو عذاب میں گرفتار کر دے اور ابوداؤد کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ جس قوم میں بھی نافرمانیاں ہوتی ہیں اور ان میں زیادہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو گناہ تو نہیں کرتے مگر روکتے بھی نہیں تو وہ بھی عذاب میں گرفتار ہوں گے۔

۵۱۴۳ - (۷) وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُونُ فِي قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي، يَقْدِرُونَ عَلَى أَنْ يُغَيِّرُوا عَلَيْهِ وَلَا يُغَيِّرُونَ، إِلَّا أَصَابَهُمُ اللَّهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ قَبْلَ أَنْ يَمُوتُوا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۵۱۳۳: جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ جو لوگ ایسے لوگوں میں رہتے ہیں جن میں نافرمانیاں ہوتی ہیں اور وہ نافرمانیوں کو ختم کرنے کی قدرت رکھتے ہوئے بھی انہیں ختم نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کو موت سے پہلے ہی عذاب میں گرفتار کرے گا (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۵۱۴۴ - (۸) وَهَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿عَلَيْكُمْ أَنْفُسِكُمْ لَا يَصُرُّكُمْ مَنِ صَلَّى إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ - . فَقَالَ: أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «بَلِ انْتَمِرُوا بِالْمَعْرُوفِ، وَتَنَاهَا عَنِ الْمُنْكَرِ، حَتَّى إِذَا رَأَيْتَ شُحْحًا مَطَاعًا، وَهَوَى مُتَبَعًا، وَدُنْيَا مُؤَثَّرَةً، وَاعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ، وَرَأَيْتَ أَمْرًا لَا بَدَلَ لَكَ مِنْهُ؛ فَعَلَيْكَ نَفْسُكَ، وَدَعْ أَمْرَ الْعَوَامِ، فَإِنَّ وِرَاءَكُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ، فَمَنْ صَبَرَ فِيهِمْ قَبِضَ عَلَيَّ الْجَمْرِ، لِلْعَامِلِ فِيهِمْ أَجْرُ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِهِ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: «أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْكُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ .

۵۱۳۳: ابو ثعلبہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں بیان کرتے ہیں (جس کا ترجمہ ہے) ”تم اپنے آپ کی حفاظت کرو، تمہیں گمراہ لوگ کچھ ضرر نہیں پہنچائیں گے جبکہ تم ہدایت پر ہو۔“ اس نے وضاحت کی خبردار! اللہ کی قسم! میں نے اس آیت کے پارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپؐ نے فرمایا، بلکہ تم اچھے کاموں کا حکم دو اور برے کاموں سے روکو اور جب تم دیکھو کہ بخل عام ہے اور خواہشات کی اطاعت کی جاتی ہے اور دنیا کو (دین پر) ترجیح دی جاتی ہے اور ہر شخص اپنی رائے کو پسند کرتا ہے اور تم ایسے معاملات دیکھو جن سے تم علیحدہ نہیں رہ سکتے بلکہ اندیشہ ہو کہ تم بھی ان میں مبتلا ہو جاؤ گے تو تم اپنے آپ کو بچاؤ اور دیگر لوگوں کے معاملات کو ان کے حال پر چھوڑ دو اس لیے کہ مستقل میں صبر کرنے کا دور ہو گا جو شخص ان دنوں میں صبر کرنے کا گویا اس نے انگاروں کو (اپنے ہاتھ میں) لیا اس دور میں صحیح کام کرنے والے شخص کو پچاس انسانوں کا ثواب حاصل ہو گا۔ جو (اس دور کے علاوہ دنوں میں) اس جیسے اعمال کرتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ان کے پچاس انسانوں کا ثواب مراد ہے؟ یا (تم میں سے پچاس انسانوں کا) آپؐ نے فرمایا، تم میں سے پچاس انسانوں کا ثواب مراد ہے (ترمذی، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مکتوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۲۳، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۲۳)

۵۱۴۵ - (۹) وَهَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَطِيبًا بَعْدَ الْعَصْرِ، فَلَمْ يَدْعُ شَيْئًا يَكُونُ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا ذَكَرَهُ، حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ، وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ، وَكَانَ فِيمَا قَالَ: «إِنَّ الدُّنْيَا حُلُوهُ خَضِرَةٌ، وَإِنَّ اللَّهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا، فَنَظَرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ، أَلَا فَاتَقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النَّسَاءَ» وَذَكَرَ: «إِنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءً يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهِ»

فِي الدُّنْيَا، وَلَا غَدْرَ أَكْبَرَ مِنْ غَدْرِ أَمِيرِ الْعَامَةِ، يُغْرَزُ لِرِوَاؤِهِ عِنْدَ إِسْتِهِ. قَالَ: «وَلَا يَمْتَنَعَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ يَقُولَ بِحَقِّي إِذَا عَلِمَهُ» وَفِي رِوَايَةٍ: «إِنْ رَأَى مُنْكَرًا أَنْ يُعَيِّرَهُ» فَبَكَى أَبُو سَعِيدٍ، وَقَالَ: قَدْ رَأَيْتَاهُ فَمَتَعْتِنَا هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ تَتَكَلَّمَ فِيهِ. ثُمَّ قَالَ: «أَلَا إِنَّ بَنِي آدَمَ خَلِقُوا عَلَى طَبَقَاتٍ شَتَّى، فَمِنْهُمْ مَنْ يُؤَلَّدُ مُؤْمِنًا، وَيَحْيَى مُؤْمِنًا، وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا؛ وَمِنْهُمْ مَنْ يُؤَلَّدُ كَافِرًا، وَيَحْيَى كَافِرًا، وَيَمُوتُ كَافِرًا؛ وَمِنْهُمْ مَنْ يُؤَلَّدُ مُؤْمِنًا، وَيَحْيَى مُؤْمِنًا، وَيَمُوتُ كَافِرًا؛ وَمِنْهُمْ مَنْ يُؤَلَّدُ كَافِرًا، وَيَحْيَى كَافِرًا، وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا» قَالَ: وَذَكَرَ الْعَضْبُ «فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ سَرِيعَ الْعَضْبِ سَرِيعَ الْفَيْءِ، فَأَخَذَاهُمَا بِالْأُخْرَى؛ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ بَطِيءَ الْعَضْبِ بَطِيءَ الْفَيْءِ - فَأَخَذَاهُمَا بِالْأُخْرَى، وَخِيَارُكُمْ مَنْ يَكُونُ بَطِيءَ الْعَضْبِ سَرِيعَ الْفَيْءِ، وَشِيَارُكُمْ مَنْ يَكُونُ سَرِيعَ الْعَضْبِ بَطِيءَ الْفَيْءِ». قَالَ: «اتَّقُوا الْعَضْبَ؛ فَإِنَّهُ جَمْرَةٌ عَلَى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ، أَلَا تَرَوْنَ إِلَى انْتِفَاحِ أَوْذَاجِهِ؟ وَحُمْرَةِ عَيْنَيْهِ؟ فَمَنْ أَحْسَسَ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ فَلْيُضْطَجِعْ وَلْيَتَلَبَّدْ بِالْأَرْضِ» قَالَ: وَذَكَرَ الدُّنْيَانَ فَقَالَ: «مِنْكُمْ مَنْ يَكُونُ حَسَنَ الْقَضَاءِ، وَإِذَا كَانَ لَهُ أَفْحَسَ فِي الطَّلَبِ -، فَأَخَذَاهُمَا بِالْأُخْرَى؛ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ سَيِّئَ الْقَضَاءِ -، وَإِنْ كَانَ لَهُ أَجْمَلُ فِي الطَّلَبِ -، فَأَخَذَاهُمَا بِالْأُخْرَى. وَخِيَارُكُمْ مَنْ إِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدُّنْيَانُ أَحْسَنَ الْقَضَاءِ، وَإِنْ كَانَ لَهُ أَجْمَلُ فِي الطَّلَبِ؛ وَشِيَارُكُمْ مَنْ إِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدُّنْيَانُ أَسَاءَ الْقَضَاءِ وَإِنْ كَانَ لَهُ أَفْحَسَ فِي الطَّلَبِ». حَتَّى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ عَلَى رُؤُوسِ النَّخْلِ - وَأَطْرَافِ الْحِيطَانِ فَقَالَ: «أَمَّا أَنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَانِ فِيمَا مَضَى مِنْهَا إِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ هَذَا فِيمَا مَضَى مِنْهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۱۳۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز کے بعد ہم میں کھڑے ہوئے۔ آپ نے خطبہ دیا اور قیامت تک جو کچھ ہوئے والا تھا سبھی کچھ آپ نے بیان فرما دیا۔ کچھ لوگوں نے ان باتوں کو محفوظ رکھا اور کچھ لوگ بھول گئے آپ نے جو باتیں فرمائیں ان میں یہ بات بھی تھی کہ ”دنیا لذیذ ہے، ہری بھری ہے اور اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا میں خلیفہ بنانے والا ہے، اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے کہ تم کس طرح کے اعمال کرتے ہو۔ خبردار! تم دنیا سے کنارہ کش رہو نیز عورتوں کے (کمرہ فریب) سے بچاؤ اختیار کرو۔“ نیز آپ نے ذکر کیا کہ ”قیامت کے دن ہر اس شخص کے لئے جس نے دھوکہ دیا ہو گا دنیا میں اس کے دھوکے کے مطابق جہنم ہو گا اور مسلمانوں کے امیر کا دھوکہ بڑا دھوکہ ہے اس کا جہنم اس کی پیٹھ کے قریب لگایا گیا ہو گا۔“ آپ نے فرمایا، ”تم میں سے کسی شخص کو لوگوں کا رعب و دہدہ، اُسے سچی بات کہنے سے نہ روکے جب کہ اسے اس بات کا علم ہو۔“ اور ایک روایت میں ہے کہ ”جب وہ کسی بڑے قہل کو دیکھے تو اسے ختم کرے“ (یہ بات کہتے ہوئے) ابوسعیدؓ رونے لگے اور انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے برے کاموں کو دیکھا لیکن لوگوں کے خوف نے

اس کے بارے میں کلام کرنے سے ہمیں روک دیا۔ بعد ازاں آپ نے فرمایا، ”خبردار! آدم کی اولاد مختلف طبقات پر پیدا کی گئی ہے ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو مومن پیدا ہوئے اور مومن ہی زندہ رہے اور ایمان کی حالت میں ہی فوت ہوئے اور کچھ ایسے ہیں جو کفر کی حالت میں پیدا ہوئے اور کفر پر زندہ رہے اور کفر پر ہی فوت ہوئے اور کچھ ایسے ہیں جو مومن پیدا ہوئے اور مومن زندہ رہے لیکن کفر پر فوت ہوئے اور کچھ ایسے ہیں جو کافر پیدا ہوئے اور کافر زندہ رہے لیکن ایمان پر فوت ہوئے۔“ راوی نے بیان کیا اور آپ نے غصہ کے وصف کا ذکر کیا کہ ”کچھ لوگ جلد غصہ میں آجاتے ہیں (اور) جلد ہی غصہ چھوڑ دیتے ہیں تو ان میں سے ایک کیفیت دوسری کے مقابلہ میں ہے ایسے شخص قابل ستائش نہیں اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو دیر سے غصہ میں آتے ہیں اور دیر سے غصہ ختم کرتے ہیں تو ان میں سے ایک کیفیت دوسری کے مقابلہ میں ہے (ایسے شخص بھی قابل تعریف نہیں) جبکہ تم میں سے بہتر لوگ وہ ہیں جو دیر سے غصہ میں آتے ہیں (لیکن ان کا غصہ) جلد زائل ہو جاتا ہے اور تم میں بہت بڑے لوگ وہ ہیں جو جلد غصہ میں آتے ہیں (اور ان کا غصہ) دیر سے جاتا ہے۔“ آپ نے فرمایا، ”تم غصہ سے بچو کیونکہ غصہ انسان کے دل پر آگ کا شعلہ ہے۔ کیا تم ملاحظہ نہیں کرتے کہ غصہ کی حالت میں اس کی رنگیں پھول جاتی ہیں؟ اس کی دونوں آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں؟ پس اگر کسی کو ایسی کسی بات کا احساس ہو تو وہ لیٹ جائے بلکہ زمین کے ساتھ چمٹ جائے“ (راوی نے بیان کیا) اور آپ نے قرض کا ذکر کیا اور کہا کہ ”تم میں سے کچھ لوگ اچھے انداز سے ادائیگی کرتے ہیں مگر جب انہیں قرض لینا ہو تو قرض کے وصول کرنے میں (ادب کے حد) پھلانگ جاتے ہیں تو ان میں سے ایک کیفیت دوسری کے مقابلہ میں ہے یہ وصف قابل ستائش نہیں اور کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو ادائیگی میں ناجائز ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں لیکن اگر انہیں قرض لینا ہو تو اس میں نرمی اختیار کرتے ہیں تو ان میں سے ایک کیفیت دوسری کیفیت کے مقابلہ میں ہے یہ وصف بھی قابل ستائش نہیں البتہ تم میں سے بہتر لوگ وہ ہیں کہ جب انہوں نے (واجب الادا) قرض دینا ہوتا ہے تو اچھے انداز سے ادا کرتے ہیں اور اگر انہیں قرض لینا ہوتا ہے تو اچھے انداز سے مطالبہ کرتے ہیں اور تم میں بڑے لوگ وہ ہیں کہ جب انہوں نے (واجب الادا) قرض دینا ہوتا ہے تو اس کی ادائیگی غلط کرتے ہیں اور اگر انہیں قرض لینا ہوتا ہے تو مطالبہ میں قس متنگو کرتے ہیں“ یہاں تک کہ جب سورج کجوروں کے درختوں کی چوٹیوں پر اور دیواروں کے کناروں پر چلا گیا تو آپ نے فرمایا، خبردار! اس میں کچھ شک نہیں کہ جس قدر دنیا جا چکی ہے اس کے مقابلہ میں جو باقی ہے وہ اتنی ہی ہے جتنا کہ اس دن کا باقی حصہ گزرے ہوئے دن کے مقابلے میں ہے (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، ماس کی سند میں علی بن زید بن جعدان راوی ضعیف ہے (الجرح والتعديل جلد ۶ صفحہ ۱۰۲، تخریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۷۷، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۶۳، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۲۲۳)

۵۱۴۶۔ (۱۰) وَهَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَلَنْ يَهْلِكَ النَّاسُ حَتَّى يُعْدِرُوا مِنْ أَنْفُسِهِمْ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۱۴۶: ابو البختری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا، لوگ اس وقت تک ہرگز جاہ و بریاد نہ ہوں گے جب تک کہ وہ اپنے گناہوں کو درست ثابت کرنے کے لئے جھوٹے عذر نہ کرنے لگیں گے (ابوداؤد)

۵۱۴۷- (۱۱) وَقَدْ عَدِيَ بْنِ عَدِي الْكِنْدِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَوْلَى لَنَا أَنَّهُ سَمِعَ جَدِّي - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ حَتَّى يَرَوْا الْمُتَنَكِّرِينَ ظَهْرَانِيهِمْ وَهُمْ قَادِرُونَ عَلَى أَنْ يُنْكِرُوهُ فَلَا يُنْكِرُوا؛ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَذَّبَ اللَّهُ الْعَامَّةَ وَالْخَاصَّةَ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ الشَّيْءِ».

۵۱۴۷: عدی بن عدی کندی بیان کرتے ہیں کہ ہمیں ہمارے آزاد کردہ غلام نے بتایا، اس نے میرے دادا (میرہ کندی) سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے، اس میں کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ عام لوگوں کو خاص لوگوں کی وجہ سے عذاب میں مبتلا نہیں کرتا حتیٰ کہ وہ غلط کاموں کو اپنے سامنے دیکھیں اور انہیں ان غلط کاموں پر ٹوکنے کی قدرت بھی ہو لیکن وہ نہ ٹوکیں۔ جب وہ ایسا کریں گے (یعنی لوگوں کو غلط کاموں سے نہ ٹوکیں گے) تو اللہ تعالیٰ عام اور خاص (سبھی) کو عذاب میں مبتلا کرے گا (شرح الشیء)

۵۱۴۸- (۱۲) وَقَدْ عَدِيَ بْنِ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَمَّا وَقَعَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي الْمَعَاصِي نَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا، فَجَالَسُوهُمْ فِي مَجَالِسِهِمْ، وَأَكَلُوهُمْ وَشَارَبُوهُمْ، فَضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ، فَلَعَنَهُمْ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ». قَالَ: فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ مُتَكِنًا فَقَالَ: «لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى تَأْطِرُوهُمْ أَطْرًا» - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَتِهِ قَالَ: «كَلَّا وَاللَّهِ لَتَأْمُرَنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَلَتَأْخُذَنَّ عَلَى يَدِي الظَّالِمِ، وَلَتَأْطِرُنَّ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا، وَلَتَقْضُرُنَّ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا، أَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللَّهُ بِقُلُوبِ بَعْضِكُمْ عَلَى بَعْضٍ نُمَّ لِيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ».

۵۱۴۸: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ”بنی اسرائیل جب نافرمانیوں میں مبتلا ہو گئے تو ان کے علماء نے ان کو روکا، وہ باز نہ آئے تو علماء ان کی مجلسوں میں شریک ہوئے اور ان کے ساتھ کھاتے پیتے رہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بد عمل لوگوں کے دلوں کی سیاہی دوسرے کے دلوں پر ڈال دی اور ان کو داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان پر ملعون قرار دے دیا یہ اس لئے کہ وہ نافرمان تھے اور حد سے تجاوز کر گئے تھے۔“ راوی نے بیان کیا (اس کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھیک طرح سے بیٹھ گئے جبکہ آپ (اس سے پہلے) ٹھیک لگائے ہوئے تھے آپ نے فرمایا، تم (عذاب سے نجات) نہیں پاؤ گے اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہاں تک کہ تم انہیں برائیوں سے روکو (ترمذی، ابوداؤد) اور

ابوداؤد کی روایت میں ہے آپ نے فرمایا: ”ہرگز نہیں! اللہ کی قسم! نیکی کی تلقین کرتے رہنا اور برائی سے روکے رکھنا اور ظالم کے ہاتھ کو پکڑنا اور اسے حق کی طرف موڑنا اور اسے حق پر جمائے رکھنا ورنہ اللہ تعالیٰ ہمارے کچھ لوگوں کے دلوں کو دوسرے لوگوں کے ساتھ غلط ملط کر دے گا پھر وہ ہمیں بھی طعون قرار دے گا جیسا کہ اس نے ان کو (یعنی یہود کو) طعون قرار دیا۔“

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف اور منقطع ہے ابو سعید نے اپنے والد عبد اللہ سے نہیں سنا (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۱۵، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۳۲۵، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۳۰)

۵۱۴۹ - (۱۳) وَهَنَّ أَنَسُ ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِي بِي رِجَالًا تَقْرُضُ شِفَاهَهُمْ بِمَقَارِنِضٍ مِنْ نَارٍ، قُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِئِيلُ؟ - قَالَ: هَؤُلَاءِ خُطَبَاءُ مِنْ أُمَّتِكَ يَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَنَسُونَ أَنْفُسَهُمْ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ الشُّعْبِ»، وَالتَّبَهُّقِيِّ فِي «شُعْبِ الْإِيمَانِ» وَفِي رِوَايَتِهِ قَالَ: «خُطَبَاءُ مِنْ أُمَّتِكَ الَّذِينَ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ، وَيَقْرَأُونَ كِتَابَ اللهِ وَلَا يَعْمَلُونَ».

۵۱۴۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس رات مجھے اسراء کرایا گیا میں نے کچھ ایسے لوگوں کو دیکھا جن کے ہونٹ آگ کی لپٹیوں کے ساتھ کاٹے جا رہے تھے۔ میں نے دریافت کیا: جبرائیل یہ کون لوگ ہیں؟ اس نے بتایا: یہ آپ کی امت کے خطیب لوگ ہیں جو لوگوں کو اچھی بات کا حکم دیتے تھے اور خود کو فراموش کر جاتے تھے“ (شرح الشعب، بیہقی شعب الایمان) اور بیہقی کی روایت میں ہے کہ جبرائیل نے کہا کہ ”آپ کی امت کے وہ خطیب لوگ ہیں جو بات کہتے تھے (لیکن) اس پر عمل نہیں کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتے تھے (لیکن) اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔“

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۳۲۵)

۵۱۵۰ - (۱۴) وَهَنَّ عُمَارُ بْنُ يَاسِرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَنْزَلَتِ الْمَائِدَةُ مِنَ السَّمَاءِ خُبْرًا وَلَحْمًا، وَأُمِرُوا أَنْ لَا يَخُونُوا وَلَا يَدْخِرُوا الْعَبْدَ، فَخَانُوا وَادْخَرُوا وَزَفَعُوا الْعَبْدَ، فَمَسِخُوا قِرْدَةً وَخَنَازِيرًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۱۵۰: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مائدہ ۲-ان سے چپاتوں اور گوشت کا دسترخوان اتارا گیا تھا اور انہیں (یعنی یہود کو) حکم دیا گیا تھا کہ خیانت نہ کریں اور کل کے لئے ذخیرہ اندوزی نہ کریں لیکن انہوں نے خیانت کی اور کل کے لئے ذخیرہ اندوزی کی تو انہیں بندوں اور خزیروں کی شکل میں تبدیل کر دیا گیا (تفسیر)“

وضاحت: یہ حدیث موضوع ہے، اس کا کوئی اصل نہیں (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۲۲)

الفصل الثالث

۵۱۵۱- (۱۵) هُنَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّهُ نَصِيبُ أُمَّتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ مِنْ سُلْطَانِهِمْ شَدَائِدٌ، لَا يَنْجُو مِنْهُ إِلَّا رَجُلٌ عَرَفَ دِينَ اللَّهِ، فَجَاهَدَ عَلَيْهِ بِلِسَانِهِ وَيَدِهِ وَقَلْبِهِ، فَذَلِكَ الَّذِي سَبَقَتْ لَهُ السَّوَابِقُ؛ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِينَ اللَّهِ، فَصَدَّقَ بِهِ، وَرَجُلٌ عَرَفَ دِينَ اللَّهِ فَسَكَتَ عَلَيْهِ، فَإِنْ رَأَى مَنْ يَعْمَلُ الْخَيْرَ أَحَبَّهُ عَلَيْهِ، وَإِنْ رَأَى مَنْ يَعْمَلُ بِبَاطِلٍ أَبْغَضَهُ عَلَيْهِ، فَذَلِكَ يَنْجُو عَلَى إِبْطَائِهِ كُلِّهِ».

تیسری فصل

۵۱۵۱: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ آخری زمانے میں میری امت کو ان کے حکمرانوں کی جانب سے مصائب کا سامنا کرنا ہو گا صرف وہ شخص محفوظ رہے گا جس نے اللہ کے دین کو پہچانا اور اس کے لئے اپنی زبان ہاتھ اور دل کے ساتھ جہاد کیا۔ پس ایسے شخص کے لیے سعادتیں مقدر کر دی گئی ہیں اور وہ شخص جس نے اللہ کے دین کو معلوم کیا اور اس کی تصدیق کی اور وہ شخص جس نے اللہ کے دین کو معلوم کیا اور اس کے بارے میں خاموش رہا اگر اس نے کسی کو اچھا عمل کرتے ہوئے دیکھا تو اس کی وجہ سے اس سے محبت کی اور اگر کسی کو غلط عمل کرتے ہوئے دیکھا تو اس سے ناراض ہوا۔ پس یہ شخص اپنے دل میں نیکوں کی محبت اور بدوں سے نفرت چھپانے کی وجہ سے نجات پائے گا۔

(صحیح شعب الایمان)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۶۶)

اگر کسی شخص میں مذکورہ حدیث میں سے کوئی ایک صفت بھی پائی جائے تو وہ نجات پا جائے گا، اگر کوئی شخص کسی کو غلط عمل کرتے دیکھے اور اس کے جرم پر خاموش رہے اور خوش ہو تو ایسا شخص نجات نہیں پائے گا۔

(واللہ اعلم)

۵۱۵۲- (۱۶) وَهَنَّ جَابِرٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى جِبْرِئِيلَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنْ أَقْلِبَ مَدِينَةَ كَذَا وَكَذَا بِأَهْلِهَا، قَالَ: يَا رَبِّ! إِنَّ فِيهِمْ عَبْدَكَ فُلَانٌ: لَمْ يَعْصِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ». قَالَ: «فَقَالَ: أَقْلِبْهَا عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ، فَإِنَّ وَجْهَهُ لَمْ يَنْتَمِرْ - فِي سَاعَةٍ قَطُّ».

۵۱۵۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ عزوجل نے جبرائیل علیہ السلام کی جانب وحی کی کہ فلاں فلاں شہر کو اس کے رہنے والوں سمیت تباہ و برباد کر دے۔ جبرائیل نے سوال کیا، میرے پروردگار! بلاشبہ ان میں حیرا فلاں بندہ ایسا ہے کہ اس نے آگہ کے جھپکنے کے بقدر بھی تمہاری نافرمانی

نہیں کی؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، ان کے ساتھ اسے بھی تمہ و بالا کر دے اس لئے کہ اس کا چہرہ میری وجہ سے کبھی غصہ سے نہیں چمکا تھا (یعنی شَعْبِ الْإِيمَانِ)

وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی، البتہ اس مضمون کی حدیث امام بیہقی نے امام طبرانی کے واسطے سے روایت کی ہے لیکن اس میں عبید بن اسحاق عطار اور اس کا استاد عمار بن سیف دونوں راوی ضعیف ہیں (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۳۱)

۵۱۵۳- (۱۷) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَسْأَلُ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَقُولُ: مَا لَكَ إِذَا رَأَيْتَ الْمُنْكَرَ فَلَمْ تُنْكِرْهُ؟» قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَيُلْقَى حُجَّتَهُ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! خِفْتُ النَّاسَ وَرَجَوْتُكَ». رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ فِي «شَعْبِ الْإِيمَانِ».

۵۱۵۳: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بے شک اللہ عزوجل قیامت کے دن انسان سے دریافت کرے گا اور کہے گا کہ تجھے کیا ہو گیا تھا کہ جب تو نے برے کاموں کو دیکھا تو (برائی کرنے والے کو) کیوں نہ ٹوکا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس شخص پر دلیل کا القاء ہو گا اور وہ کہے گا کہ اے اللہ! میں لوگوں سے ڈر گیا اور میں نے تیرے فضل کی امید رکھی۔

(یعنی شَعْبِ الْإِيمَانِ)

۵۱۵۴- (۱۸) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ الْمَعْرُوفَ وَالْمُنْكَرَ خَلِيقَتَانِ، تُنْصَبَانِ لِلنَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَأَمَّا الْمَعْرُوفُ فَيُنْشَرُ أَصْحَابَهُ وَيُوعَدُهُمُ الْخَيْرَ، وَأَمَّا الْمُنْكَرُ فَيَقُولُ: إِلَيْكُمْ إِلَيْكُمْ -؛ وَمَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُ إِلَّا لَزُومًا» - . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شَعْبِ الْإِيمَانِ».

۵۱۵۴: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں عمر (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے بے شک اچھا کام اور برا کام دونوں اللہ کی مخلوق ہیں انہیں قیامت کے دن لوگوں کے سامنے (جسم عطا کر کے) کھڑا کیا جائے گا پس اچھا کام تو اپنے کرنے والوں کو خوشخبری دے گا اور انہیں اچھا وعدہ دے گا اور برا کام (اپنے کرنے والوں سے) کہے گا کہ تم دور ہو جاؤ، دور ہو جاؤ۔ لیکن انہیں اس سے دور ہونے کی طاقت نہیں ہو گی اور وہ اس کے ساتھ چمٹے رہیں گے۔

(احمد، یعنی شَعْبِ الْإِيمَانِ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حسن راوی مدلس ہے اور اس نے حدیث کے الفاظ کے ساتھ یہ روایت بیان نہیں کی (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۳۱)

کِتَابُ الرَّقَاقِ (دلوں میں رقت پیدا کرنے والی باتیں)

الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

۵۱۵۵۔ (۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَنِعْمَتَانِ مَغْبُورٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ: الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ». . . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۵۱۵۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'تندرستی اور فارغ البالی وہ ایسی نعمتیں ہیں جن کے بارے میں اکثر لوگ غمخوارے میں ہیں (بخاری)

۵۱۵۶۔ (۲) وَعَنْ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «وَاللَّهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْأَخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ الْأَمْتَلِ مَا يَجْعَلُ أَحَدَكُمْ إِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ؛ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ؟». . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۱۵۶: مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا 'آپ فرما رہے تھے کہ اللہ کی قسم! آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی مثال بس اتنی سی ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنی انگلی دریا کے پانی میں ڈالتا ہے وہ غور کرے کہ انگلی کے ساتھ کتنا پانی لگتا ہے؟ (مسلم)

وضاحت: مزید برآں دنیا فانی ہے جبکہ آخرت کو دوام حاصل ہے اس پر کبھی فاطاری نہیں ہوگا (واللہ اعلم)

۵۱۵۷۔ (۳) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِجَدْيٍ أَسْلَبَ مِيتًا. قَالَ: «أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ هَذَا لَهُ يَدِيهِمْ؟» فَقَالُوا: «مَا نُحِبُّ أَنْهُ لَنَا بِشَيْءٍ». قَالَ: «فَوَاللَّهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذَا عَلَيْكُمْ». . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۱۵۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھیڑ کے ایک اتنے بچے کے پاس سے گھورے جس کے کان بہت چھوٹے تھے۔ آپ نے صحابہ کرام سے استفسار کیا 'تم میں کون شخص ایک درہم کے عوض اس کو لینا پسند کرے گا؟ سب نے کہا 'ہم تو کسی معمولی چیز کے بدلے بھی اپنے لئے اس کو پسند نہیں کرتے۔

آپؐ نے فرمایا، اللہ کی قسم! دنیا اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ حقیر ہے جتنا کہ تمہارے نزدیک یہ حقیر ہے (مسلم)

۵۱۵۸ - (۴) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَالدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۱۵۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایماندار شخص کے لئے دنیا جیل ہے اور کافر کے لئے جنت ہے (مسلم)

۵۱۵۹ - (۵) وَهَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً، يُعْطِي بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُجْزِي بِهَا فِي الْآخِرَةِ، وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلَّهِ فِي الدُّنْيَا، حَتَّى إِذَا أَفْضَى إِلَى الْآخِرَةِ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزَى بِهَا، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۱۵۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ کسی مومن کی نیکی (کے اجر) کو ضائع نہیں کرتے، اس (نیکی) کے سبب اسے دنیا میں عطیات دیئے جاتے ہیں اور آخرت میں بھی اس کے سبب بدلہ دیا جاتا ہے البتہ کافر کو اس کے اچھے کاموں کے بدلے جو اس نے اللہ کے لئے کئے ہوتے ہیں دنیا میں ہی عطیات ملتے ہیں اور جب وہ آخرت میں پہنچتا ہے تو اس کے پاس ایک نیکی بھی نہیں ہوتی جس کے سبب اسے بدلہ دیا جائے (مسلم)

۵۱۶۰ - (۶) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ، وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. إِلَّا أَنْ عِنْدَ مُسْلِمٍ: «حُفَّتْ» . بَدَلًا: «حُجِبَتِ» .

۵۱۶۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دوزخ کو شہوات کے ساتھ ڈھانپ دیا گیا ہے اور جنت کو مشکل کاموں کے ساتھ ڈھانپ دیا گیا ہے (بخاری، مسلم) البتہ مسلم میں ”حُجِبَتِ“ کی جگہ ”حُفَّتْ“ کا لفظ ہے۔

۵۱۶۱ - (۷) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَعَسَّ عَبْدُ الدِّيَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِيصَةِ - ، إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ، وَإِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ، تَعَسَّ وَانْتَكَسَ - ، وَإِذَا شِينَكَ - فَلَا أَنْتَفِشَ - . طَوْنِي لِعَبْدٍ آخِذٍ بِعَيْنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَشَعَّتْ رَأْسُهُ، مُعْتَبَرَةٌ قَدَمَاهُ، إِنْ كَانَ فِي الْحِزَابَةِ كَانَ فِي الْحِزَابَةِ، وَإِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ - كَانَ فِي السَّاقَةِ، إِنْ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنَ لَهُ، وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يُشْفَعْ» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۱۶۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دینار، درہم اور ریشی

کپڑے کا غلام ناکام ہے، اگر اسے (یہ چیزیں) میسر آتی ہیں تو خوش رہتا ہے اور اگر میسر نہ آئیں تو ناراض ہو جاتا ہے (ایسا شخص) بد نصیب اور ذلیل ہے اگر اس (کے جسم کے کسی عضو) میں کانٹا چبھ جاتا ہے تو وہ اسے نکال نہیں سکتا (البتہ) وہ انسان خوش بخت ہے جس نے اللہ کی راہ میں گھوڑے کی لگام کو تھام رکھا ہے، پر اگنہ سر ہے، اس کے پاؤں غبار آلود ہیں، اگر اسے حفاظت کے دستے میں رکھا جاتا ہے تو وہ وہاں رہتا ہے اور جب اسے لنگر کے پچھلے حصے میں (سختی) کیا جاتا ہے تو وہ وہاں (اپنی زنتہ داریوں سے عمدہ برآ) ہوتا ہے اگر وہ اجازت طلب کرتا ہے تو اسے اجازت نہیں ملتی اور جب وہ سفارش کرتا ہے تو اس کی سفارش قبول نہیں کی جاتی (بخاری) وضاحت: حدیث کے آخری جملے کہ اگر وہ اجازت طلب کرتا ہے تو اسے اجازت نہیں دی جاتی..... کا مفہوم یہ ہے کہ ایسا شخص معاشرے میں اس قدر سادگی اور مجرود اکساری کے ساتھ رہتا ہے کہ دنیا دار لوگ اسے کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ اگر وہ کسی محفل یا مشاورت میں شریک ہونا چاہے تو اسے اجازت نہیں دی جاتی اور اگر وہ کسی کی جائز سفارش بھی کرے تو اس کی سفارش کو قبول نہیں کیا جاتا (واللہ اعلم)

۵۱۶۲- (۸) وَقَفَّيْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ تَبَدُّي مَا يَفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَرِزْقِهَا». فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَوْ يَأْتِي الْخَيْرَ بِالشَّرِّ؟ فَسَكَتَ، حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ: فَتَسَخَّ عَنْهُ الرُّحْضَاءُ - وَقَالَ: «أَيُّ السَّائِلِ؟». وَكَانَتْ حِمْدُهُ فَقَالَ: «إِنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرَ بِالشَّرِّ وَإِنْ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ مَا يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يَلْمُ - ، إِلَّا أَكَلَةَ الْخَضِيرِ - أَكَلْتُ حَتَّى امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا، اسْتَقْبَلْتُ عَيْنَ الشَّمْسِ فَلَطَطْتُ - وَبَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَأَكَلْتُ. وَإِنَّ هَذَا الْمَالُ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ، وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ فَنِعْمَ الْمَمُونَةُ هُوَ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَيَكُونُ شَهِيدًا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» .. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۱۶۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ مجھے اپنے بعد تمہارے بارے میں جو خوف لاحق ہے وہ یہ ہے (کہ فتح و کامرانی کے بعد) تم پر دنیا کی نسیب و نعمت المائے کی۔ ایک شخص نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! کیا خیر (اللہ کے نسیب) بن سکتا ہے؟ آپ نے خاموشی اختیار کی۔ ہم نے محسوس کیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ آپ نے اپنے چہرہ مبارک سے) پسینہ صاف کیا اور دریافت کیا کہ سائل کہاں ہے؟ گویا کہ آپ نے اس کے استفسار کو سراپا۔ آپ نے فرمایا: اس میں کچھ شک نہیں کہ خیر (شر کا ذریعہ) نہیں بن سکتا اور اس میں بھی کچھ شک نہیں کہ موسم ربیع (اللہ کی قدرت کے ساتھ) جس چارے کو اگاتا ہے وہ (جالوروں کی) موت کے گھاٹ اتار دیتا ہے (جب انہیں) اچارا ہو جاتا ہے یا ہلاکت کے قریب کر دیتا ہے۔ ہاں! اگر وہ تازہ گھاس چرتا ہے اور اس کے (پیشے کے) دونوں کنارے بھر جاتے ہیں تو وہ سورج کے سامنے رخ (کر کے) چمکیں گے کہتا ہے تو گویا کہتا ہے اور پیشاب کرتا ہے بعد ازاں وہ دوبارہ چرنا شروع کر دیتا ہے بلاشبہ یہ مال خوش نما اور پرکشش ہے پس جس شخص نے اس کو صحیح طریقے

کے ساتھ حاصل کیا اور صحیح جگہ میں رکھا وہ اس کا بہترین معاون ہے اور جس شخص نے اس کو ناجائز ذرائع سے حاصل کیا اس کی مثال اس شخص کی ہے جو کھا رہا ہے (لیکن) سیر نہیں ہو رہا اور قیمت کے دن مال اس کے خلاف گواہی دے گا (بخاری، مسلم)

۵۱۶۳ - (۹) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَاللَّهِ لَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ، وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا، وَتُهْلِكُكُمْ كَمَا أَهْلَكْتَهُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۱۶۳: عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تمہارے (بارے) میں فقیری کا خوف نہیں رکھتا ہوں البتہ تمہارے بارے میں مجھے یہ خدشہ ہے کہ دنیا تم پر فراغ ہو جائے گی جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فراغ ہوئی پس تم اس میں رغبت کرو گے جیسا کہ انہوں نے اس میں رغبت کی اور وہ تمہیں تباہ و برباد کر دے گی جیسا کہ اس نے انہیں تباہ و برباد کر دیا (بخاری، مسلم)

۵۱۶۴ - (۱۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «وَاللَّهِمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُرْتًا» - وَفِي رِوَايَةٍ: «كِفَافًا» - . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۱۶۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! آل محمد کو ضرورت کے مطابق رزق عطا فرما اور ایک روایت میں ہے، 'آپ نے فرمایا کہ جس سے بھوک دور ہو۔ (بخاری، مسلم)

۵۱۶۵ - (۱۱) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ، وَرِزْقٌ كِفَافًا، وَقَنْعَةٌ اللَّهُ بِمَا آتَاهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۱۶۵: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اسلام لایا وہ کامیاب ہے اور بقدر ضرورت رزق دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے جو اسے عطا کیا اس پر اس نے قناعت اختیار کی (مسلم)

۵۱۶۶ - (۱۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَقُولُ الْعَبْدُ: مَالِي، مَالِي. وَإِنَّ مَالَهُ مِنْ مَالِهِ - ثَلَاثٌ: مَا أَكَلَ قَافَتِي، أَوْ لَيْسَ قَابِلِي، أَوْ أَعْطَى قَافَتِي» - . وَمَا يَسُؤِي ذَلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۱۶۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان کہتا ہے کہ میرے پاس (مال) ہے، میرے پاس (مال) ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اس کے مال میں سے اس کے لئے تین قسم کے مال ہیں (وہ مال) جو اس نے کھایا اور ختم کر دیا یا (وہ لباس) جو اس نے زیب تن کیا اور اسے بوسیدہ

کر دیا یا جو اس نے عطیہ دیا اور (آخرت کے لیے) ذخیرہ کر لیا اور ان کے علاوہ جو مال ہے وہ لوگوں کے لئے چھوڑ کر جانے والا ہے (مسلم)

۵۱۶۷- (۱۳) وَهَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَنْبَغُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةً: فَيَرْجِعُ اثْنَانِ، وَيَبْقَى مَعَهُ وَاحِدٌ، يَنْبَغُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ، فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ، وَيَبْقَى عَمَلُهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۱۶۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فوت ہونے والے انسان کے ساتھ تین (قسم کے) مال جاتے ہیں (ان میں سے) دو واپس لوٹ آتے ہیں اور ایک مال اس کے ساتھ رہتا ہے (چنانچہ) اس کے ساتھ جانے والے اس کے اہل و عیال، اس کا مال اور اس کے اعمال ہوتے ہیں جبکہ اہل و عیال اور مال تو واپس آجاتے ہیں اور اعمال اس کے ساتھ رہتے ہیں (بخاری، مسلم)

۵۱۶۸- (۱۴) وَهَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَيْكُمْ مَالٌ وَارِثُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ؟» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا مَانًا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهِ. قَالَ: «فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ، وَمَالٌ وَارِثِهِ مَا أَخَّرَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۱۶۸: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں کون ایسا شخص ہے کہ جسے اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال محبوب ہے؟ صحابہ کرام نے جواب دیا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے ہر شخص کو اس کا اپنا مال اس کے وارث کے مال سے زیادہ محبوب ہے۔ آپ نے وضاحت فرمائی کہ انسان کا اپنا مال تو وہ ہے جو اس نے آگے بھیجا اور اس کے وارث کا مال وہ ہے جو اس نے پیچھے چھوڑا (بخاری)

۵۱۶۹- (۱۵) وَهَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ أَبِيهِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: آتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَقْرَأُ: «الْهَاتِمُ التَّكَاثُرُ». قَالَ: «يَقُولُ ابْنُ آدَمَ: مَالِي مَالِي». قَالَ: «وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ آدَمَ! إِلَّا مَا أَكَلْتَ فَأَنْتَيْتَ، أَوْ لَيْسَتْ فَأَبْلَيْتَ، أَوْ نَصَدَقْتَ فَأَمْضَيْتَ؟»... رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۱۶۹: مطرف اپنے والد (عبد اللہ بن عمر) سے بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ سورۃ "الْهَاتِمُ التَّكَاثُرُ" کی تلاوت فرما رہے تھے۔ (جس کا ترجمہ ہے) "مال کی کثرت نے ہمیں غافل کر دیا۔" (اس ضمن میں) آپ نے فرمایا: آدم کا بیٹا کتنا رہتا ہے کہ میرے پاس (اتنا) مال ہے میرے پاس (اتنا) مال ہے۔ آپ نے فرمایا: اے آدم کے بیٹے! تیرا مال تو صرف وہ ہے جسے تو نے کھایا اور ختم کر دیا یا جو لباس تو نے زیب تن کیا اور اسے بوسیدہ کر دیا یا جو تو نے صدقہ کیا اور اسے (اپنی آخرت کے لیے) باقی چھوڑا (مسلم)

۵۱۷۰- (۱۶) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ

الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ - ، وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۵۱۷۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مال و متاع کی کثرت کا ہم غنا میں بلکہ غنا تو بس کا غنا ہے (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۵۱۷۱- (۱۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَمَنْ يَأْخُذْ عَنِّي هَذِهِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلْ بِهِنَّ أَوْ يُعَلِّمَ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ؟، قُلْتُ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَأَخَذَ بِيَدِي فَقَدْ خَمَسًا، فَقَالَ: وَاتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ، وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللَّهُ لَكَ تَكُنْ أَغْنَى النَّاسِ، وَأَخْسِنُ إِلَى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا، وَأَجِبْ لِلنَّاسِ مَا تَحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا، وَلَا تُكْثِرِ الصَّخْكَ، فَإِنَّ كَثْرَةَ الصَّخْكِ تَمِثُّ الْقَلْبَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

دوسری فصل

۵۱۷۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون شخص مجھ سے دلیل کی باتوں کو حاصل کر کے ان پر عمل پیرا ہو گا اور ان لوگوں کو (یہ باتیں) بتائے گا جو ان کے مطابق عمل کریں گے؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں ہوں۔ چنانچہ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ (باتوں) کو شمار کیا۔ آپ نے فرمایا: حرام کاموں سے بچا رہ تو تمام لوگوں سے زیادہ عبادت گزار (شمار) ہو گا، اللہ تعالیٰ نے میری عمر تقدیر بتائی ہے اس پر قناعت کر تو سب لوگوں سے زیادہ غنا والا ہو گا، اپنے پڑوسی کے ساتھ احسان کر تو کامل مومن ہو گا، جس چیز کو تو اپنے لئے پسند کرتا ہے لوگوں کے لئے بھی وہی پسند کر تو (صحیح طور پر) مسلمان ہو گا اور زیادہ نہ جس اس لئے کہ زیادہ ہنسا دل کو مودہ کر دیتا ہے (احمد، ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث متقطع ہے، حسن بصری نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا نیز اس حدیث کی سند میں ابوطارق سہمی راوی مجہول ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۰)

۵۱۷۲- (۱۸) وَصَفُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَإِنَّ اللَّهَ يَقْسُو: ابْنَ آدَمَ! تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمَلًا صَدْرَكَ غِنَى وَأَسَدٌ فَفَرَّكَ، وَإِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَأَتْ بِدَكَ شُغْلًا وَلَمْ أَسُدَّ فَفَرَّكَ، رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۵۱۷۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں آدم کے بیٹے! میری عبادت کے لئے فراغت اختیار کر میں تیرے دل کو غنا سے بھر دوں گا اور تیرے

فقر کو ختم کر دوں گا اور اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو میں تجھے مشاغل کے سپرد کر دوں گا اور تیری ضرورتوں کو پورا نہیں کروں گا (احمد، ابن ماجہ)

۵۱۷۳- (۱۹) وَهَنَّ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: ذُكِرَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِعِبَادَةِ وَاجْتِهَادٍ، وَذُكِرَ آخِرُ بَرِيعَةٍ - ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تُعْدِلُ بِالرِّزْقِ... يَعْنِي الْوَرْعَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۱۷۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک شخص کی عبادت اور اس میں بھرپور اشہاک کا ذکر کیا گیا اور دوسرے شخص کے ورع (اور تقویٰ) کا ذکر کیا گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'عبادت میں اشہاک' ورع (اور تقویٰ) کے برابر نہیں ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن عبدالرحمان بن نبیہ راوی مجہول ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۰)

۵۱۷۴- (۲۰) وَهَنَّ عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيُّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعْظُهُ: «إِعْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ، شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ، وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ، وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ، وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ، وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا.

۵۱۷۴: عمرو بن میمون اودی بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو وعظ فرمایا کہ پانچ چیزوں سے پہلے پانچ چیزوں کو غنیمت سمجھ۔ بوجھاپے سے پہلے جوانی کو، بیماری سے پہلے صحت کو، فقیری سے پہلے غنا کو، مشغولت سے پہلے فارغ البالی کو اور موت سے پہلے زندگی کو (ترمذی نے اس حدیث کو مرسل بیان کیا)

۵۱۷۵- (۲۱) وَهَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا يَنْتَظِرُ أَحَدُكُمْ إِلَّا غِنَى مُطْعِيًا - ، أَوْ فَقْرًا مُنْسِيًا - ، أَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا - ، أَوْ هَرَمًا مُفْنِدًا - ، أَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا، أَوْ الدَّجَالَ، فَالِدَّجَالُ شَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ، أَوِ السَّاعَةَ، وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۵۱۷۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، تم سبھی بس ایسی غنا کے آرزو مند رہو جو سرکشی لائے یا ایسے فقر کا جو اللہ تعالیٰ کو بھلا دے یا ایسی بیماری کا جو (جسم اور دین کو) کمزور کرنے والی ہو یا ایسے بوجھاپے کا جو عقل کو خراب کرنے والا ہو یا اچانک موت کا یا دجال کا جبکہ دجال بدترین پوشیدہ فتنہ ہے جس کا انتظار ہو رہا ہے یا قیامت کا جبکہ قیامت تو بسٹ ہولناک اور سخت تکلیف دہ چیز ہے (ترمذی، نسائی)

وضاحت: مقدمہ یہ ہے کہ دنیا میں فراغت کو غنیمت شمار کیا جائے پس وہ شخص نیک بخت ہے جو امکانی حد تک فرائض کی ادائیگی میں مشغول رہتا ہے اور ذکر کردہ چیزوں کے انتظار میں نہیں رہتا اور خود کو اللہ کی تقدیر کے

حوالے کرتا ہے (واللہ اعلم) نیز اس حدیث کی سند میں محرز بن ہارون راوی متروک الحدیث ہے۔

(تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۱)

۵۱۷۶- (۲۲) وَفَنَّهُ، أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا، إِلَّا ذَكَرُ اللَّهِ وَمَا وَالَاهُ، وَعَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۵۱۷۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'خبروار! بلاشبہ دنیا اور جو چیز دنیا میں ہے (وہ سب انسان کو اللہ تعالیٰ سے) دور کر دینے والی ہیں مگر اللہ کا ذکر اور وہ اعمال جن کو اللہ محبوب جاتا ہے نیز عالم اور متعلم (بھی اس سے مستثنیٰ ہیں) (ترمذی، ابن ماجہ)

۵۱۷۷- (۲۳) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ، مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شُرْبَةً». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۵۱۷۷: سهل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'اگر اللہ کے نزدیک دنیا (کی قدر و منزلت) مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو وہ کسی کافر کو دنیا کے پانیوں میں سے ایک گھونٹ بھی نہ پلاتا (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۵۱۷۸- (۲۴) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَتَّخِذُوا الصَّيْعَةَ - فَتَرَعُوا فِي الدُّنْيَا» - . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۱۷۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'تم اپنی جاگیر (اور تجارت) کا روپا (کو یہ حیثیت نہ دو کہ تم (کامل طور پر) دنیا کی جانب میلان رکھو) (ترمذی، بیہقی شعب الایمان)

۵۱۷۹- (۲۵) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَحَبَّ دُنْيَاهُ أَصْرُ بِأَخْرَجَتْهُ، وَمَنْ أَحَبَّ آخِرَتَهُ أَصْرُ بِدُنْيَاهُ، فَاتْرُكُوا مَا يَبْقَى عَلَى مَا يَبْقَى». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۱۷۹: ابو موسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر دنیا سے محبت کی اس نے اپنی آخرت کو خراب کر لیا اور جس نے آخرت کے ساتھ محبت کی اس نے اپنی دنیا کو نقصان پہنچایا پس تم باقی رہنے والی چیزوں کو فنا ہونے والی چیزوں پر ترجیح دو۔ (احمد، بیہقی شعب الایمان)

۵۱۸۰- (۲۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَعِنَ عَبْدُ الدِّيَارِ، وَلَعِنَ عَبْدُ الدَّرْهَمِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۱۸۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: «طار ودرہم (یعنی مال و دولت) کا غلام لھون ہے (ترمذی)

۵۱۸۱- (۲۷) وَهَنَّ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا ذُئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَانِي غَنَمٍ بِأَقْسَدَ لَهَا مِنْ جِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِذِيهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالذَّارِمِيُّ.

۵۱۸۱: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «وہ بھوکے بھیڑیے جنہیں بکریوں (کے ریوڑ) میں چھوڑ دیا جائے وہ انہیں اس قدر نقصان نہیں پہنچاتے جس قدر کہ مال کا لالچ اور (دشمنی) جاہ و دین کو نقصان پہنچاتا ہے (ترمذی، دارمی)

۵۱۸۲- (۲۸) وَهَنَّ خُبَابُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَا أَنْفَقَ مُؤْمِنٌ مِنْ نَفَقَةٍ إِلَّا أُجِرَ فِيهَا، إِلَّا نَفَقَتَهُ فِي هَذَا التَّرْبِ». . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۵۱۸۲: خباب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: «ایماندار شخص جس قدر مال خرچ کرتا ہے اس کو اس کے سبب ثواب حاصل ہو گا البتہ جس مال کو اس نے (بلا ضرورت) مکان (کی تعمیر) میں خرچ کیا اس میں اجر و ثواب نہیں ہے (ترمذی، ابن ماجہ)

۵۱۸۳- (۲۹) وَهَنَّ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْنَّفَقَةُ كُلُّهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا الْبِنَاءَ فَلَا خَيْرَ فِيهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۵۱۸۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «مال خرچ کرنا سب کا سب اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہے سوائے اس کے جو اس نے (مکان کی) تعمیر میں (بلا ضرورت) خرچ کیا اس میں ثواب نہیں ہے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن عید رازی راوی ضعیف ہے (المرج و التحدیل جلد ۷ صفحہ ۳۷۵) میزان الاحوال جلد ۳ صفحہ ۵۵۰، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۵۶، تلخیص الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۳۷۵)

۵۱۸۴- (۳۰) وَهَنَّهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا وَنَحْنُ مَعَهُ، فَرَأَى قُبَّةً مُشْرِفَةً، فَقَالَ: «مَا هَذِهِ؟» قَالَ أَصْحَابُهُ: هَذِهِ لِفُلَانٍ، رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَسَكَتَ وَحَمَلَهَا فِي نَفْسِهِ، حَتَّى إِذَا سَاءَ صَاحِبُهَا، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فِي النَّاسِ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، صَنَعَ ذَلِكَ مِرَارًا حَتَّى عَرَفَ الرَّجُلُ الْعُصْبَ فِيهِ وَالْإِعْرَاضَ، فَسَكَتَا ذَلِكَ إِلَى أَصْحَابِهِ وَقَالَ: وَاللَّهِ إِنِّي لَأَنْكِرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. قَالُوا: خَرَجَ فَرَأَى قُبَّتَكَ. فَرَجَعَ الرَّجُلُ إِلَى قُبَّتِهِ فَهَدَمَهَا حَتَّى سَوَّاهَا بِالْأَرْضِ. فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، فَلَمَّ يَرَهَا، قَالَ: «مَا فَعَلْتَ الْقُبَّةَ؟» قَالُوا: سَكَتَا

إِنَّمَا صَاحِبُهَا إِعْرَاضُكَ، فَأَخْبِرْنَا، فَهَدَمَهَا. فَقَالَ: وَأَمَّا إِنَّ كُلَّ بِنَائِهِ وَإِنَّمَا عَلَى صَاحِبِهِ إِلَّا مَا لَا، إِلَّا مَا لَا، يَعْزِي مَا لَا بَدِيْنَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۸۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (باہر) نکلے ہم آپ کے ساتھ تھے آپ نے ایک اونچی بلند وہلا عمارت دیکھی آپ نے (انکار کے انداز میں) استفسار کیا کہ یہ کیسی بلند وہلا عمارت ہے؟ آپ کے صحابہ کرام نے بتایا کہ یہ بلند وہلا عمارت فلاں انصاری انسان کی ہے (یہ سن کر آپ خاموش ہو گئے) (البتہ) آپ نے (اس کے اس) فعل کو اپنے دل میں رکھا اور جب بلند وہلا عمارت کا مالک آپ کی خدمت میں پہنچا تو اس نے لوگوں (کی موجودگی) میں آپ (کی خدمت میں) سلام عرض کیا۔ آپ نے اس سے دوگردانی فرمائی، آپ نے کئی بار اس کا اعادہ کیا یہاں تک کہ اس شخص نے محسوس کیا کہ آپ اس سے ناراض ہیں اسی لیے دوگردانی فرما رہے ہیں چنانچہ اس شخص نے اپنے رشتہ سے اس بات کا شکوہ کیا اور ذکر کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس کیفیت کو غیر متوقع سمجھتا ہوں۔ انہوں نے بتایا کہ آپ (باہر) تشریف لے گئے تھے تو آپ نے تیری بلند وہلا عمارت دیکھی تھی (وہ شخص ناراضگی کے سبب سے آگاہ ہو گیا) چنانچہ وہ فوراً اپنی بلند وہلا عمارت کی جانب گیا (اور) اسے گرا کر زمین کے برابر کر دیا (اس کے بعد) ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے، آپ نے بلند وہلا عمارت کو نہ دیکھا آپ نے دریافت کیا، بلند وہلا عمارت کو کیا ہوا؟ صحابہ کرام نے بتایا، بلند وہلا عمارت کے مالک نے ہمارے پاس شکوہ کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) دوگردانی کی ہے ہم نے اسے آگاہ کیا تو اس نے بلند وہلا عمارت کو گرا دیا (یہ سن کر) آپ نے فرمایا، خوار! ہر وہ مکان جو بلا ضرورت تعمیر کیا جائے وہ اس کے مالک کے لئے وہل کا باعث ہو گا البتہ ضرورت کے مطابق درست ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۳۳۳، احادیث ضعیفہ صفحہ ۱۷۵)

۵۱۸۵ - (۳۱) وَهَذَا مِنْ هَاشِمِ بْنِ عُثْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ: عَهْدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ». رَوَاهُ - أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالتَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَفِي بَعْضِ نَسَخِ «الْمَصَابِيحِ» عَنْ أَبِي هَاشِمِ بْنِ عُثْبَةَ، بِالذَّلَالِ بَدَلِ النَّوْءِ، وَهُوَ تَضْيِيفٌ.

۵۱۸۵: ابوہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت کرتے ہوئے فرمایا کہ تجھے مال فراہم کرنے کے لیے ایک خادم اور جہاد کے لیے ایک سواری کافی ہے (احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) اور مصابیح کے بعض نسخوں میں راوی ابوہاشم بن عتبہ نے یعنی تا کی جگہ پر وال ہے جبکہ یہ (درست نہیں) تبدیلی ہے۔

۵۱۸۶ - (۳۲) وَهَذَا مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ لِابْنِ آدَمَ حَقٌّ فِي سِوَى هَذِهِ الْخِصَالِ: بَيْتٌ يَسْكُنُهُ، وَنَوْبٌ يُوَارِي بِهِ عَوْرَتَهُ، وَخَلْفٌ الْحَبِيزُ -

وَالْمَاءِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۱۸۶: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آدم کے بیٹے کے لئے ان تین چیزوں کے علاوہ کچھ ضرورت نہیں ہے رہائش کے لئے مکان، شرم گاہ کو ڈھانپنے کے لئے لباس، خشک موٹی روٹی اور پانی (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے صحیح یہ ہے کہ یہ کلام الہی کتاب کے ایک شخص سے منقول ہے جیسا کہ امام احمد نے ذکر کیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۴۳۳)

۵۱۸۷: (۳۳) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا أَنَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِي اللَّهُ وَأَحَبَّنِي النَّاسُ. قَالَ: «أَزْهَدُ فِي الدُّنْيَا يُحِبُّكَ اللَّهُ، وَأَزْهَدُ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۵۱۸۷: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص آیا اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مجھے ایسا عمل بتائیں کہ جب میں اس پر کار بند رہوں تو مجھ سے اللہ تعالیٰ محبت کرے اور لوگ بھی مجھ سے محبت کریں۔ آپ نے فرمایا، دنیا سے محبت نہ کر اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے گا اور لوگوں کے ہاں جو مال ہے اس سے بھی محبت نہ کر لوگ تجھ سے محبت کریں گے (ترمذی، ابن ماجہ)

۵۱۸۸: (۳۴) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - ﷺ - نَامَ عَلَيَّ حَصِيرًا، فَقَامَ وَقَدْ أَثْرَفَنِي جَسَدِي، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَسْطُ لَكَ وَنَعْمَلْ — فَقَالَ: «مَالِي وَالدُّنْيَا؟ وَمَا أَنَا وَالِدُنْيَا إِلَّا كَزَاكِبِ اسْتَسْطَلَّ تَحْتِ شَجَرَةٍ، ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۵۱۸۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر محو خواب تھے آپ (خند سے) بیدار ہوئے تو آپ کے جسم مبارک پر چٹائی کے نشانات تھے۔ ابن مسعود نے عرض کیا، اگر آپ ہمیں حکم فرماتے تو ہم آپ کے لیے (نرم گدا) بچھا دیے اور (خوبصورت چادر) تیار کرواتے۔ آپ نے فرمایا، مجھے دنیا کے ساتھ (محبت ہے) اور نہ ہی دنیا کو (میرے ساتھ محبت ہے) میرا (تعلیق) دنیا کے ساتھ بس اتنا ہے جتنا کہ اس سوار شخص کا ہوتا ہے جو کسی درخت کے سائے میں آرام کرتا ہے پھر وہ درخت کو چھوڑ دیتا ہے اور چلا جاتا ہے (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۵۱۸۹: (۳۵) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «أَغْبَطُ أَوْلِيَانِي عِنْدِي لِمُؤْمِنٍ خَفِيفُ الْحَاذِ —، ذُو حِطِّ مِنَ الصَّلَاةِ، أَحْسَنَ عِبَادَةِ رَبِّهِ، وَاطَاعَهُ فِي السِّرِّ، وَكَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ —، لَا يُسَارُّ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ، وَكَانَ رِزْقُهُ كِفَافًا، فَصَبَرَ عَلَيَّ ذَلِكَ، ثُمَّ نَفَذَ بِيَدِهِ — فَقَالَ: «عَجَلْتُ مَنِيَّتَهُ، قُلْتُ بَوَاكِيَهُ، قُلْتُ تُوَانَهُ» — رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ،

وَابْنُ مَاجَةَ .

۵۱۸۹ : ابو امانہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، میرے نزدیک میرے دوستوں میں سے سب سے زیادہ قابل رشک وہ شخص ہے جو ایماندار ہے، تھوڑے مال والا ہے (لیکن وہ) نماز میں لذت حاصل کرتا ہے، اپنے پروردگار کی عبادت اچھے انداز سے کرتا ہے، واپس اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے، لوگوں میں معروف نہیں ہے، اس کی جانب انگلیوں سے اشارہ نہیں ہوتا اور اس کا رزق ضرورت کے مطابق ہے پس وہ اس پر مبر کرتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے چٹکی بھائی اور فرمایا، اس کی موت آسانی سے ہوئی اس پر رونے والیاں (بھی) کم ہیں اس کا ورثہ بھی قلیل ہے (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں عبید اللہ بن زحر، علی بن یزید اور قاسم بن عبدالرحمان راوی ضعیف ہیں (تنبیخ الرواة جلد ۴ صفحہ ۳، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۳۳۸، ضعیف ترمذی صفحہ ۳۶۳)

۵۱۹۰ - (۳۶) وَعَنْهُ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّي لِيَجْعَلَ لِي بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا، فَقُلْتُ : لَا ؛ يَا رَبِّ ! وَلَكِنْ أَشْبَعُ يَوْمًا، وَأَجُوعُ يَوْمًا، فَإِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ إِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ، وَإِذَا شَبِعْتُ حَمَدْتُكَ وَشَكَرْتُكَ .» رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ .

۵۱۹۰ : ابو امانہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے پروردگار نے مجھے اختیار دیا کہ اگر میں چاہوں تو وہ میرے لئے مکہ کی شکریزہ وادی کو سونا بنا دے۔ میں نے عرض کیا، اے میرے پروردگار! میں پسند نہیں کرتا البتہ (مجھے پسند ہے کہ) میں ایک دن سیر ہو جاؤں اور ایک دن بھوکا رہوں، جب بھوکا رہوں تو تیری جانب رجوع کروں اور تیرا ذکر کروں اور جب میں سیر ہو جاؤں تو تیری حمد و ثناء بیان کروں اور تیرا شکر یہ ادا کروں (احمد، ترمذی)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں عبید اللہ بن زحر، علی بن یزید اور قاسم بن عبدالرحمان راوی ضعیف ہیں (ضعیف ترمذی صفحہ ۳۶۳، تنبیخ الرواة جلد ۴ صفحہ ۱۳)

۵۱۹۱ - (۳۷) وَعَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُحْصِنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ آمِنًا فَيُؤْتِي سِرْبَهُ - مُعَافَى فَيُجَسِّدُهُ، عِنْدَهُ قُوَّةٌ يَوْمَهُ؛ فَكَأَنَّمَا حَبِيزٌ لَهُ الدُّنْيَا يَحْذَرُهَا» . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ : هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ .

۵۱۹۱ : عبید اللہ بن محسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، (مومنو!) تم میں سے جو شخص اس حال میں صبح کرتا ہے کہ وہ اپنی جان کے لحاظ سے امن میں ہے، اپنے جسم کے لحاظ سے تندرست ہے اور اس روز کی خوراک اس کے پاس موجود ہے تو گویا اس کے لئے تمام دنیا کی نعمتیں جمع کر دی گئی ہیں (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۵۱۹۲ - (۳۸) وَعَنْ مِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ

اللہ ﷺ يَقُولُ: «مَا مَلَآ أَدَمِيَّ وَعَاءٌ شَرًّا مِنْ بَطْنِي، بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أَكْلَاتٍ - يُقِمْنَ صَلْبَهُ، فَإِنْ كَانَ لَا مَخَالَةَ فَنُلْتُ طَعَامًا، وَنُلْتُ شَرَابًا، وَنُلْتُ لِنَفْسِيهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۵۴۳: ہفام بن عقیب کرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: پیٹ سے زیادہ برا کوئی برتن نہیں جس کو انسان بھرتا ہے (جبکہ) آدم کے بیٹے کو تو چھ لٹے ہی کافی ہیں جو اس کی کمر کو سیدھا رکھیں، اگر کھانے کے سوا کچھ چارہ نہیں تو تیسرا حصہ کھانے کے لئے، تیسرا حصہ پانی کے لئے اور چہرہ تیسرا حصہ سانس لینے کے لئے ہو (ترمذی، ابن ماجہ)

۵۱۹۲- (۳۹) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَتَجَشَّأُ، فَقَالَ: «أَقْصِرْ مِنْ جُشَائِكَ، فَإِنَّ أَطْوَلَ النَّاسِ جُوعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَطْوَلُهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ». وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ.

۵۴۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ڈکارے سنا: آپ نے فرمایا: ڈکار (پینے) سے رک جا اس لئے کہ یقیناً قیامت کے روز لہا مرصہ وہ لوگ بھوکے رہیں گے جو دنیا میں زیادہ سیر ہو کر کھاتے تھے (شرح السنہ) امام ترمذی نے اس کی مثل بیان کیا۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں کئی ضعیف راوی ہیں (تطبیح الروایۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳)

۵۱۹۴- (۴۰) وَهْنُ كَنْبِ بْنِ عِيَاضٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً، وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۴۳: کنب بن عیاض رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: ہر امت کے لئے فتنہ ہوتا ہے جبکہ میری امت کا فتنہ مال ہے (ترمذی)

۵۱۹۵- (۴۱) وَهْنُ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «يُجَاءُ بِابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ بَدِجٌ - فَيُؤَقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ، فَيَقُولُ لَهُ: أَطْعَمْتِكُمْ وَخَوَّلْتِكُمْ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْكَ، فَمَا صَنَعْتَ؟ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! جَمَعْتُهُ وَنَمَرْتُهُ وَتَرَكْتُهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ، فَأَرْجِعْنِي إِلَيْكَ بِهِ كَلْبَةً. فَيَقُولُ لَهُ: أَرَأَيْتَ مَا قَدَّمْتَ. فَيَقُولُ: رَبِّ! جَمَعْتُهُ وَنَمَرْتُهُ وَتَرَكْتُهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ، فَأَرْجِعْنِي إِلَيْكَ بِهِ كَلْبَةً. فَإِذَا عَبْدُكَ لَمْ يُقَدِّمْ خَيْرًا فَيَمُضِي بِهِ إِلَى النَّارِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّفَهُ.

۵۴۵: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: قیامت کے روز انسان کو لایا جائے گا گویا کہ وہ (سنگ کے سبب) بھیر کا پچ ہے، اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا کہ میں نے تجھے (زندگی) عطا کی، میں نے تجھے (مال و دولت سے) نوازا اور میں نے (ظہیر بھیج کر) تجھ پر انعام کئے، تو نے کیا کیا؟ وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! میں نے مال جمع کیا اور کھوت کے ساتھ فراہم

کیا اور میں نے (زندگی کی نسبت موت کے وقت) زیادہ چھوڑا مجھے واپس کر' میں یہ تمام مال تمہے پاس لاتا ہوں لیکن (افسوس کہ) اس شخص نے کسی عمل صالح کو آگے نہ بھیجا ہو گا چنانچہ اسے دوزخ کی جانب دھکیل دیا جائے گا (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن مسلم راوی ضعیف ہے (اللیل و معرفۃ الرجال جلد ۳ صفحہ ۷۳) میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۳۸ تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۵)

۵۱۹۶- (۴۲) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ أَوَّلَ مَا يُسْأَلُ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ النَّعِيمِ أَنْ يُقَالَ لَهُ: أَلَمْ نَصِحْ جِسْمَكَ؟ وَنَزَوَّكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ؟». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۱۹۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ قیامت کے روز پہلا سوال جو انسان سے کیا جائے گا وہ نعمتوں کے بارے میں ہو گا۔ اس سے استفسار کیا جائے گا کہ کیا ہم نے تمہارے جسم کو سحرست نہیں پایا تھا؟ اور کیا ہم نے تمہیں ٹھنڈے پانی سے سیراب نہیں کیا تھا؟ (ترمذی) وضاحت: اس حدیث کی سند میں شیبہ بن سوار راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۱۰) تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۵)

۵۱۹۷- (۴۳) وَهْنُ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا تَزْوُولُ قَدَمَا ابْنِ آدَمَ - يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ: عَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ، وَعَنْ سِتَابِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ، وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ أَكْتَسَبَهُ، وَفِيمَا أَنْفَقَهُ، وَمَاذَا عَمِلَ فِيمَا عَلِمَ؟». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۵۱۹۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا قیامت کے دن آدم کے بیٹے کے پاؤں اس وقت تک حرکت نہیں کریں گے جب تک کہ پانچ باتوں کا اس سے استفسار نہ کر لیا جائے گا۔ اس نے اپنی عمر کو کن کاموں میں گزار دیا؟ اپنی جوانی کو کن کاموں میں ضائع کیا؟ مال کہاں سے حاصل کیا؟ مال کہاں خرچ کیا اور کیا علم کے مطابق عمل کیا؟ (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔ وضاحت: اس حدیث کی سند میں حسین بن قیس راوی ضعیف ہے البتہ شواہد کے سبب یہ حدیث صحیح ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۸۰) ترمذی التذیب جلد ۳ صفحہ ۱۷۸ تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۵۷ مکتبہ علامہ الہادی جلد ۳ صفحہ ۳۳۰)

الفصل الثالث

۵۱۹۸- (۴۴) هَنَّ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ: «إِنَّكَ لَسِتَ بِخَيْرٍ مِنْ أَحْمَرَ وَلَا أَسْوَدَ إِلَّا أَنْ تَفْضُلَهُ بِتَقْوَى». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

تیسری فصل

۵۱۹۸: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خبردار کیا کہ تو کسی سرخ اور سیاہ رنگ والے شخص سے بہتر نہیں ہے البتہ تقویٰ کے سبب تجھے کسی پر فضیلت ہو سکتی ہے (احمد) وضاحت: اس حدیث کی سند منقطع ہے، بکر بن عبداللہ مزنی راوی نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۵)

۵۱۹۹- (۴۵) وَغَضُّهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا زَهَدَ عَبْدٌ فِي الدُّنْيَا إِلَّا أَنْبَتَ اللَّهُ الْحِكْمَةَ فِي قَلْبِهِ، وَأَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهُ، وَبَصَّرَهُ عَيْبَ الدُّنْيَا وَدَوَاءَهَا وَدَوَاءَهَا، وَأَخْرَجَهُ مِنْهَا سَالِمًا إِلَى دَارِ السَّلَامِ»، رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۱۹۹: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو بھی انسان دنیا میں ضرورت سے زیادہ مال حاصل نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں (اپنی) معرفت جاگزیں فرماتا ہے، اس کی زبان پر اپنا ذکر لاتا ہے اور اسے دنیا کے عیوب، بیماریوں اور ان کے علاج پر بعیرت عطا فرماتا ہے اور اس شخص کو دنیا (کی آفات) سے صحیح و سالم نکال کر جنت کی طرف پہنچا دیتا ہے (بیہقی شعب الایمان) وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی البتہ اس کی شاہد حدیث ”حِلْمَةُ الْاَوْلَادِ“ میں علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۵)

۵۲۰۰- (۴۶) وَغَضُّهُ، أَنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَخْلَصَ اللَّهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ، وَجَعَلَ قَلْبَهُ سَلِيمًا، وَلِسَانَهُ صَادِقًا، وَنَفْسَهُ مُطْمَئِنَّةً، وَخَلِيقَتَهُ مُسْتَقِيمَةً، وَجَعَلَ أُذُنَهُ مُسْتَمِعَةً، وَعَيْنَهُ نَاطِرَةً، فَأَمَّا الْأَذُنُ فَفَمَعٌ -، وَأَمَّا الْعَيْنُ فَمَقْرَةٌ - لِمَا يُوعَى الْقَلْبُ، وَقَدْ أَفْلَحَ مَنْ جُعِلَ قَلْبُهُ وَإِعْيَانُهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ أَبِي عَرِينَةَ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۲۰۰: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ شخص کامیاب ہے جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے خالص ایمان عطا کیا ہے اور اس کے دل کو (حسد سے) محفوظ کر دیا ہے اور اس کی زبان کو سچ بولنے والی اور اس کے نفس کو مطمئن اور اس کی فطرت کو درست اور اس کے کالوں کو حق و صداقت کے سننے کے لئے اور اس کی آنکھ کو (مخلوقات کی جانب) غور فکر کرنے والی بنایا (حقیقت یہ ہے) کہ کان (باتیں سن کر ان کا) ذخیرہ کرتے ہیں اور آنکھیں ان چیزوں کو برقرار رکھتی ہیں جنہیں دل نے محفوظ کیا تھا اور وہ شخص کامیاب ہے جس نے اپنے دل کو محافظ بنایا (احمد، بیہقی شعب الایمان) وضاحت: اس حدیث کی سند حسن ہے البتہ حدیث کے متن میں غرابت اور نکارت ہے۔

(تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۵)

۵۲۰۱ - (۴۷) **وَمَنْ عُقِبَ بِنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: إِذَا رَأَيْتَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا، عَلَى مَعَاصِيهِ، مَا يُجِبُّ؛ فَإِنَّمَا هُوَ اسْتِزْجَاجٌ. ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ﴿فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِم أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ﴾. . . رَوَاهُ أَحْمَدُ.**

۵۲۰۱: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب تم مشاہدہ کرو کہ اللہ عزوجل کسی شخص کو اس کی نافرمانیوں کے باوجود اس کی خواہش کے مطابق دنیوی نعمتوں سے سرفراز فرماتا ہے تو (تم سمجھ لو کہ) یہ (اللہ کی جانب سے) سہلت ہے بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ آیت) تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) ”جب لوگ اللہ پاک کے اس عہد کو فراموش کر گئے جس کا انہیں وعظ کیا گیا تھا تو ہم نے ان پر تمام نعمات کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جب وہ نعمات کے دیئے جانے پر خوشی میں آگئے تو ہم نے انہیں اچانک موت کے سپرد کر دیا چنانچہ وہ لوگ حسرت زدہ حیران رہ گئے“ (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اگرچہ رشیدین بن سعد راوی ضعیف ہے لیکن ”طبری“ میں مذکور دو اسناد حدیث کو مضبوط بنا رہی ہیں (المرج والتعديل جلد ۳ صفحہ ۲۳۲۰ تقریباً التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۵۱ تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۱۶)

۵۲۰۲ - (۴۸) **وَمَنْ أَبَى أَمَانَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنْ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الصَّفَةِ تَوَقَّى وَتَرَكَ دِينَارًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَيْفَ؟» قَالَ: ثُمَّ تَوَقَّى آخَرَ فَتَرَكَ دِينَارَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَيْتَانِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».**

۵۲۰۲: ابوامانہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اصحاب صفہ میں سے ایک شخص فوت ہو گیا اور اس نے ایک دینار ترک چھوڑا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (یہ دینار اس کو) دہانے جانے کا سبب ہو گا۔ ابوامانہ نے بیان کیا پھر ایک اور شخص فوت ہوا اس کا ترکہ دو دینار تھا (اس کے ہارے میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو دو بار دہانا جائے گا (احمد بیہقی شعب الایمان)

۵۲۰۳ - (۴۹) **وَمَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى خَالِهِ أَبِي هَاشِمٍ بِنِ عُبَيْةٍ يَمُودُهُ، فَبَكَى أَبُو هَاشِمٍ، فَقَالَ مَا يَبْكُكَ يَا خَالَ؟ أَوْجَعُ يَشِيرُكَ - أَمْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا؟ قَالَ: كَلَّا؛ وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَاهَدَ الْإِنْسَانَ عَهْدًا لَمْ أَخْذْ بِهِ. قَالَ: وَمَا ذَلِكَ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «إِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَنَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ». وَإِنِّي أَرَانِي قَدْ جَمَعْتُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالسَّنَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.**

۵۲۰۳: معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے ماموں ابو ہاشم کی بیمار پرسی کرنے کے لئے ان کے پاس گئے ابو ہاشم (انہیں دیکھ کر) رونے لگے انہوں نے (عجب کے ساتھ) استفسار کیا ماموں! آپ کے رونے کا سبب کیا ہے؟ کیا

بھاری نے آپ کو رنجیدہ کر دیا ہے یا دنیا کا لالچ آپ کو مغرب کر رہا ہے؟ انہوں نے جواب دیا 'ہرگز نہیں! لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک وصیت کی تھی جس پر میں کار بند نہ رہا۔ انہوں نے استفسار کیا کہ وہ وصیت کیا ہے؟ انہوں نے بتایا 'میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تجھے مال جمع کرنے کے لیے ایک خادم اور جہاد کے لئے ایک سواری کافی ہے جبکہ میں خیال کرتا ہوں کہ میں نے (وصیت سے کہیں) زیادہ مال و متاع جمع کیا ہے (احمد ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

۵۲۰۴- (۵۰) وَهَنَ أُمُّ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ لِأَبِي الدَّرْدَاءِ: مَا لَكَ لَا تَطْلُبُ كَمَا يَطْلُبُ فَلَانٌ؟ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أَمَانَكُمْ عَقَبَةٌ كَوْوَدًا - لَا يَجُوزُهَا الْمُتَقَلُّونَ»، فَأَجِبْتُ أَنْ أَتَخَفْتُ لِتِلْكَ الْعَقَبَةِ.

۵۲۰۴: أم الدرداء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے (اپنے خادم) ابو الدرداء سے کہا 'تجھ سے کہ تو (مال و متاع) طلب نہیں کرتا ہے؟ جیسا کہ فلاں شخص دلچسپی لیتا ہے اس نے جواب دیا 'میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ یقیناً تمہارے آگے و شمار گزار گھائی ہے' بھاری وزن والے لوگ اس سے نہ گزر سکیں گے 'میں چاہتا ہوں کہ اس گھائی کو عبور کرنے کے لئے ہکا پھکا رہوں (یعنی شعب الایمان)

۵۲۰۵- (۵۱) وَهَنَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَلْ مِنْ أَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الْمَاءِ إِلَّا ابْتُلِيَ قَدَمَاهُ؟». قَالُوا: لَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «كَذَلِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا - لَا يَسْلَمُ مِنَ الذُّنُوبِ». رَوَاهُمَا التَّبَهِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۲۰۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'جو شخص بھی پانی میں چلا ہے اس کے پاؤں بیگ جاتے ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا 'یقیناً انے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا' بالکل اسی طرح دنیا دار شخص (کا حال) ہے کہ وہ گناہوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا (یعنی شعب الایمان) وضاحت: امام منذری نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا (تلخیص الرواة جلد ۴ صفحہ ۲۸)

۵۲۰۶- (۵۲) وَهَنَ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، مَرْسَلًا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أُوحِيَ إِلَيَّ أَنْ أَجْمَعَ الْمَالَ وَأَكُونُ مِنَ التَّاجِرِينَ، وَلَكِنْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنْ: «سَيَحِبُّ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ. وَأَعِذْ بِرَبِّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ»». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ الشَّيْءِ». وَأَبُو نُعَيْمٍ فِي «الْحَلِيَّةِ». عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ.

۵۲۰۶: جبیر بن نفیر مرسل بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'میری جانب یہ وحی نہیں ہوئی کہ میں مال جمع کروں اور میں تجارت کروں البتہ میری جانب اس بات کی وحی کی گئی کہ "آپ اپنے پروردگار کی تعریف کرتے ہوئے اللہ کی تسبیح بیان کریں اور سجدہ کرنے والے بنیں اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتے رہیں یہاں تک کہ آپ پر موت طاری ہو جائے۔" (شرح الشیء) اور ابو نعیم نے "الحلیۃ" میں ابو مسلم سے (اسی طرح)

روایت بیان کی۔

وضاحت: یہ حدیث مرسل ہے نیز اس کی سند بھی ضعیف ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۷۱)

۵۲۰۷- (۵۳) وَهَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اسْتَعْفَافًا عَنِ الْمَسْأَلَةِ، وَسَعْيًا عَلَىٰ أَهْلِهِ، وَتَعَطُّفًا عَلَىٰ جَارِهِ؛ لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَىٰ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَوَجْهُهُ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ. وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا، مُكَاثِرًا، مُفَاخِرًا مُرَائِيًا؛ لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَىٰ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ». وَأَبُو نَعِيمٍ فِي «الْحَلِيتَةِ».

۵۲۰۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے حلال طریق سے سوال سے بچتے ہوئے اپنے اہل و عیال کے لئے اور اپنے پردی پر احسان کرتے ہوئے دنیا کو طلب کیا تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مثل ہو گا اور جس شخص نے دنیا کو حلال طریق سے زیادہ مال جمع کرنے کے لئے فخر اور ریا کاری کرتے ہوئے طلب کیا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہو گا (یعنی شُعبِ الایمان، ابو نعیم فی الحلیۃ) وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، کھول سے حجاج بن اریطہ روایت کرتا ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۷۱)

۵۲۰۸- (۵۴) وَهَنَّ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ هَذَا الْخَيْرَ خَزَائِنٌ، لِتِلْكَ الْخَزَائِنِ مَفَاتِيحُ، فَطَوَّبُنِي لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللَّهُ مُفْتَا حًا لِلْخَيْرِ، وَمُغْلَقًا لِلْشَّرِّ؛ وَوَيْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللَّهُ مُفْتَا حًا لِلْشَّرِّ، وَمُغْلَقًا لِلْخَيْرِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۵۲۰۸: سل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ خیر کے خزانے ہیں (اور ان خزانوں کی چابیاں ہیں بس وہ شخص خوش نصیب ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے خیر کی چابی بنا دیا اور شر سے محفوظ کیا اور اس شخص کے لئے بربادی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے شر کی چابی بنا دیا اور خیر کو روک لیا (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند عایت درجہ ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۳) ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۱۸)

۵۲۰۹- (۵۵) وَهَنَّ عَلِيُّ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا لَمْ يُبَارَكَ لِلْعَبْدِ فِي مَالِهِ جَعَلَهُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ».

۵۲۰۹: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب اللہ تعالیٰ کسی شخص کے مال میں برکت نہ فرمائے تو اسے پانی اور مٹی میں صرف کر دیتا ہے (یعنی شُعبِ الایمان) وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبد الاعلیٰ بن ابی الساور راوی متروک الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۳۱، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۷۱)

۵۲۱۰- (۵۶) وَفِي ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اتَّقُوا الْحَرَمَ فِي الْبَيْتَانِ، فَإِنَّهُ آسَاسُ الْخُرَابِ». رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۲۱۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، (مکانات کی) تعمیر میں حرام مال سے پرہیز کرو دراصل وہ تجزیہ کی بنیاد ہیں (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں معاویہ بن یحییٰ راوی ضعیف ہے نیز حسان راوی نے ابن عمر سے نہیں سنا (المرجح والتحدیل جلد ۶ صفحہ ۳۵۷، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۸۱، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۷۷)

۵۲۱۱- (۵۷) وَفِي عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الدُّنْيَا دَارٌ مِّنْ لَّا دَارَ لَهَا، وَمَالٌ مِّنْ لَّا مَالَ لَهُ، وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۲۱۱: عائشہ رضی اللہ عنہا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا، دنیا اس شخص کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہیں اور اس شخص کا مال ہے جس کا کوئی مال نہیں ہے اور وہ شخص اسے حاصل کرتا ہے جس میں (کچھ) عقل نہیں (احمد، بیہقی شعب الایمان)

۵۲۱۲- (۵۸) وَفِي حَدِيثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي خُطْبَةٍ: «الْخَمْرُ جَمَاعُ الْإِنْسِ، وَالنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ، وَحُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ». قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «آخِرُوا النِّسَاءَ حَيْثُ آخَرَهُنَّ اللَّهُ». رَوَاهُ رَزِينٌ.

۵۲۱۲: حدیث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ خطبہ (دیجے ہوئے) فرما رہے تھے کہ شراب تمام گناہوں کا منبع ہے اور عورتیں شیطان کے جال ہیں اور دنیا سے محبت ہر گناہ کا اصل ہے نیز انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آپ سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ (احکام وغیرہ میں) عورتوں کو پیچھے جگہ دو جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو پیچھے جگہ دی ہے (رزین)

۵۲۱۳- (۵۹) وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ مِنْهُ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» عَنِ الْحَسَنِ، مُرْسَلًا: «حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ».

۵۲۱۳: اور بیہقی نے شعب الایمان میں حسن سے مرسل بیان کیا کہ دنیا سے محبت ہر گناہ کا سرچشمہ ہے۔ وضاحت: حدیث کے آخری جملہ کو عبدالرزاق نے "معنف" میں بیان کیا ہے۔ نصب الزاویہ میں ہے کہ یہ عبداللہ بن مسعود کا قول ہے، مرفوع نہیں ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۳۳۸)

۵۲۱۴- (۶۰) وَفِي جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَخْوَفَ مَا تَخَافُونَ عَلَى أُمَّتِي الْهَوَىٰ وَطُولُ الْأَمَلِ؛ فَاَمَّا الْهَوَىٰ فَيَقْصِدُ عَنِ الْحَقِّ، وَأَمَّا طُولُ الْأَمَلِ

فِي نَسِي الأَخِرَةِ، وَهَذِهِ الدُّنْيَا مُرْتَجِلَةٌ ذَاهِبَةٌ، وَهَذِهِ الأَخِرَةُ مُرْتَجِلَةٌ قَادِمَةٌ، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُونَ، فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَكُونُوا مِنْ بَنِي الدُّنْيَا فَافْعَلُوا، فَإِنَّكُمْ الْيَوْمَ فِي دَارِ الْعَمَلِ وَلَا حِسَابَ، وَأَنْتُمْ غَدًا فِي دَارِ الأَخِرَةِ وَلَا عَمَلَ. . . رَوَاهُ السَّيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الإِيمَانِ».

۵۱۱۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ مجھے اپنی اُمت (کے بارہ) میں سب سے زیادہ خوف خواہش نفس اور لمبی آرزوؤں سے ہے اس لئے کہ خواہش نفس انسان کو حق سے باز رکھتی ہے اور لمبی آرزوئیں آخرت کو فراموش کرا دیتی ہیں دنیا لطفِ مظلہ جا رہی ہے اور آخرت لطفِ مظلہ آ رہی ہے ان دونوں میں سے ہر ایک کے چاہنے والے ہیں اگر تم سے یہ ہو سکے کہ تم دنیا کے طلب گار نہ بنو تو (ضرور) ایسا کرو اس لیے کہ آج تم دازا عمل میں ہو اور (بظاہر) حساب نہیں ہے اور کل تم دازا الحساب میں پہنچ جاؤ گے وہاں عمل (کرتا ممکن) نہ ہو گا (یعنی شُعَبِ الإِيمَانِ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں المسکدر راوی ضعیف ہے ابن جوزی نے اس حدیث کو غیر صحیح قرار دیا ہے۔ (تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۷۷، اہل المتناہہ جلد ۳ صفحہ ۲۲۸)

۵۲۱۵- (۶۱) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِزْتَحَلَّتِ الدُّنْيَا مُدْبِرَةً، وَأَزْتَحَلَّتِ الأَخِرَةُ مُقْبِلَةً، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُونَ، فَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الأَخِرَةِ، وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا، فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَلَا حِسَابَ، وَغَدًا حِسَابٌ وَلَا عَمَلَ. رَوَاهُ البُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ بَابِ.

۵۱۱۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دنیا منہ پھیر کر جا رہی ہے اور آخرت آ رہی ہے ان دونوں میں سے ہر ایک کے ساتھ تعلق رکھنے والے موجود ہیں پس تمہیں آخرت کی جانب متوجہ ہونا چاہیے اور دنیا کے طلب گار نہیں بننا چاہیے اس لئے کہ دنیا (میں) عمل (کا وقت) ہے، محاسبہ نہیں ہے نیز قیامت کے دن محاسبہ ہو گا عمل نہیں ہو گا۔ اس حدیث کو امام بخاری نے باب کے ضمن میں (بلا انسان) ذکر کیا ہے۔

۵۲۱۶- (۶۲) وَعَنْ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ: «أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ، يَأْكُلُ مِنْهُ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، أَلَا وَإِنَّ الأَخِرَةَ أَجَلٌ صَادِقٌ - ، وَيَقْضَى فِيهَا مَلِكٌ قَادِرٌ، أَلَا وَإِنَّ الْخَيْرَ كُلَّهُ بِحَدِّ أَفْرِزِهِ فِي الْجَنَّةِ، أَلَا وَإِنَّ الشَّرَّ كُلَّهُ بِحَدِّ أَفْرِزِهِ فِي النَّارِ، أَلَا فَاعْلَمُوا وَأَنْتُمْ مِنَ اللَّهِ عَلَى حَذَرٍ، وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مَعْرُوضُونَ عَلَى أَعْمَالِكُمْ، فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ، وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ». رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ.

۵۱۱۶: عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا، خبروار! بے شک دنیا (ایسا) سامان ہے جو حاضر ہے نیکوکار، بدکار (بسی) اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ خبروار! بے شک آخرت دیر (سے آنے) والی ہے (اور) ضرور آنے والی ہے اور اللہ قدرت والا اس میں فیصلے فرمائے گا۔ خبروار!

تمام جسم کی ہلاتیاں جنت میں (لے جائیں گی) خیروار! تمام جسم کی ہراتیاں دوزخ کی جانب (دھکیلتے والی) ہیں۔ خیروار! عمل کرتے رہو اور تم اللہ سے ڈرتے رہو اور سمجھ لو کہ تمہیں تمہارے اعمال کے حوالے کر دیا جائے گا پس جو شخص ذرہ برابر نیک اعمال کرے گا اس کا بدلہ پائے گا اور جو شخص ذرہ برابر برے اعمال کرے گا اس کی سزا پائے گا (شافعی)

وضاحت: یہ حدیث مرسل ہونے کے ساتھ ساتھ ضعیف بھی ہے، حدیث کی سند میں ابراہیم بن محمد راوی حکم فیہ ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۳، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۸)

۵۲۱۷- (۶۳) وَهَنْ شَدَّادِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ، يَأْكُلُ مِنْهَا الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، وَإِنَّ الْأَخِرَةَ وَغَدُ صَادِقٌ، يَخْكُمُ فِيهَا مَلِكٌ عَادِلٌ قَادِرٌ، يُحِقُّ فِيهَا الْحَقَّ، وَيُبْطِلُ الْبَاطِلَ، كُنُوتًا مِنْ أَبْنَاءِ الْأَخِرَةِ، وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا، فَإِنَّ كُلَّ أُمَّ يَتَّبِعُهَا وَلَدَهَا.

۵۲۱۷: شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: اے لوگو! بلاشبہ دنیا حاضر سامان ہے جس سے نیکوکار، بدکار (بسی) کھاتے ہیں اور اس میں کچھ شہ نہیں کہ آخرت کا وعدہ سچا ہے اس دن اللہ پوشاہ، قدرت والا (عدل و انصاف کے ساتھ) فیصلے کرے گا۔ سچ کو سچ اور باطل کو باطل کر دے گا پس تم آخرت کے طلب گار ہو، دنیا کے طلب گار نہ ہو اس لیے کہ ماں کے پیچھے ہی اس کے بچے چلتے ہیں۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۸) مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۳۳۸)

۵۲۱۸- (۶۴) وَهَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ إِلَّا وَبِحَبِيبَتِهَا مَلَكَانِ يُنَادِيَانِ، يَسْمَعَانِ الْخَلَائِقَ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ - يَا أَيُّهَا النَّاسُ! هَلِّمُوا إِلَيَّ رَبِّكُمْ، مَا قُلُّ وَكَفَى خَيْرًا مِمَّا كَثُرَ وَاللَّهِ، رَوَاهُمَا أَبُو نُعَيْمٍ فِي «الْحِلْيَةِ».

۵۲۱۸: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے دونوں کناروں میں دو فرشتے متادی کرتے ہیں (ہم) جن و انس کے علاوہ تمام مخلوق کو سناتے ہیں (وہ کہتے ہیں) اے لوگو! اپنے پروردگار کی جانب آؤ۔ وہ مال جو قلیل ہے لیکن کفایت کرنے والا ہے، اس مال سے بھرے جو زیادہ ہے لیکن غافل کرنے والا ہے۔ ابونعیم نے ان دونوں روایات کو "الحلیۃ" میں بیان کیا ہے۔

وضاحت: پہلی روایت کی سند ضعیف ہے جبکہ دوسری روایت کی سند صحیح ہے، امام احمد نے اس حدیث کو سند احمد جلد ۵ صفحہ ۱۷۷ میں ذکر کیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۳۳۹)

۵۲۱۹- (۶۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَبْلُغُ بِهِ، قَالَ: «إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: مَا قَدَّمَ؟ وَقَالَ بَنُو آدَمَ: مَا خَلَّفَ؟» . . . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۲۱۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث کو مرفوع بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، جب کوئی شخص فوت ہوتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ اس نے کیا اعمال آگے بھیجے ہیں؟ جبکہ لوگ کہتے ہیں اس نے کتنا مال چھوڑا ہے؟

(بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحییٰ بن سلیمان معنی راوی غیر ثقہ اور عبدالرحمان الحارثی راوی منکر الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۸۵، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۸)

۵۲۲۰- (۶۶) وَعَنْ مَالِكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ لُقْمَانَ قَالَ لِابْنِهِ: «يَا بُنَيَّ! إِنَّ النَّاسَ قَدْ تَطَاوَلَ عَلَيْهِمْ مَا يُؤْعَدُونَ، وَهُمْ إِلَى الْأَخِرَةِ، سِرَاعًا يَذْهَبُونَ، وَإِنَّكَ قَدْ اسْتَدْبَرْتَ الدُّنْيَا مُنْذُ كُنْتَ، وَاسْتَقْبَلْتَ الْأَخِرَةَ، وَإِنَّ ذَارًا تَسِيرُ إِلَيْهَا أَقْرَبُ إِلَيْكَ مِنْ ذَارٍ تَخْرُجُ مِنْهَا» . . . رَوَاهُ رَزِينٌ.

۵۲۲۰: مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا، اے میرے پیارے بیٹے! لوگوں پر قیامت دراز ہو گئی ہے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے حقیقت یہ ہے کہ لوگ بڑی تیزی کے ساتھ آخرت کی جانب جا رہے ہیں اور جب سے تو پیدا ہوا ہے دنیا لٹکے لٹکے جا رہی ہے اور آخرت آ رہی ہے اور بلاشبہ جس گھر کی جانب تو جا رہا ہے وہ تیری طرف اس گھر سے بہت قریب ہے جس سے تو نکل کر جا رہا ہے (رزین)

۵۲۲۱- (۶۷) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَبِلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَيْ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «كُلُّ مَخْمُومٍ الْقَلْبِ، صَدُوقِ اللِّسَانِ». قَالُوا: صَدُوقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهُ، فَمَا مَخْمُومُ الْقَلْبِ؟ قَالَ: «هُوَ النَّقِيُّ، النَّقِيُّ، لَا إِيْمَ عَلَيْهِ، وَلَا بَعِي، وَلَا غِلٌّ، وَلَا حَسَدٌ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۲۲۱: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون شخص زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپ نے فرمایا، ہر وہ شخص جس کا دل صاف ہے (اور) زبان سچ کہتی ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا (جس کی زبان سچ کہتی ہے) اس کو تو ہم جانتے ہیں لیکن ”مخمووم القلب“ سے کیا مقصود ہے؟ آپ نے فرمایا، اس سے مقصود وہ شخص ہے جس کا دل صاف ہے، وہ پرہیزگار ہے، نہ گناہ کرتا ہے، نہ زیادتی کرتا ہے، نہ ہی اس کے دل میں کینہ ہے اور نہ ہی وہ حسد کرتا ہے (ابن ماجہ، بیہقی شعب الایمان)

۵۲۲۲- (۶۸) وَصَفَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: «أَزْبَعُ إِذَا كُنَّ فِيكَ فَلَا عَلَيْكَ مَا فَاتَكَ مِنَ الدُّنْيَا: حِفْظُ أَمَانَةٍ، وَصِدْقُ حَدِيثٍ، وَحَسَنُ خَلِيقَةٍ، وَعِيفَةٌ فِي طَعْمَةٍ». رَوَاهُ أَحْمَدُ،

وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۲۲۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جب) تمہ میں چار (مہترن) خصلتیں موجود ہیں تو تمہے کچھ حرج نہیں اگرچہ تمہے دنیا میسر نہ آئے (وہ یہ ہیں) امانت کی حفاظت کرنا، سچ بولنا، اخلاق حسنة، خوراک میں احتیاط (احمر، بیہقی شعب الایمان)

۵۲۲۳- (۶۹) وَهَنْ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَلَّغْنِي أَنَّهُ قِيلَ لِلْقَمَّانِ الْحَكِيمِ: مَا بَلَغَ بِكَ مَا نَزِي؟ يَفْنِي الْفَضْلُ قَالَ: صِدْقُ الْحَدِيثِ، وَأَدَاءُ الْأَمَانَةِ، وَتَرْكُ مَا لَا يَغْنِيُنِي. رَوَاهُ فِي «الْمَوْطَأِ».

۵۲۲۳: مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ قمان حکیم سے دریافت کیا گیا کہ تمہے اس فضیلت کے مقام پر کن باتوں نے پہنچایا؟ اس نے بتایا: سچی بات کہنا، امانت ادا کرنا اور لایعنی باتوں کو ترک کرنا (موطا)

۵۲۲۴- (۷۰) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَجِبُ فِي الْأَعْمَالِ، فَتَجِبُ فِي الصَّلَاةِ فَتَقُولُ: يَا رَبِّ! أَنَا الصَّلَاةُ. فَيَقُولُ: إِنَّكَ عَلَى خَيْرٍ. فَتَجِبُ فِي الصَّدَقَةِ، فَتَقُولُ: يَا رَبِّ! أَنَا الصَّدَقَةُ. فَيَقُولُ: إِنَّكَ عَلَى خَيْرٍ ثُمَّ يَجِبُ فِي الصِّيَامِ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! أَنَا الصِّيَامُ. فَيَقُولُ: إِنَّكَ عَلَى خَيْرٍ. ثُمَّ يَجِبُ فِي الْإِسْلَامِ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! أَنْتَ السَّلَامُ وَأَنَا الْإِسْلَامُ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: إِنَّكَ عَلَى خَيْرٍ، بِكَ الْيَوْمَ أَخَذْ، وَبِكَ أُعْطِيَ. قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ: ﴿وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾».

۵۲۲۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (قیامت کے دن) اعمال آئیں گے چنانچہ نماز آکر کے گی، اے میرے پروردگار! میں نماز ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو خیر ہے۔ پھر صدقہ آئے گا وہ کے گا، اے میرے پروردگار! میں صدقہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ جواب دے گا بلاشبہ تو خیر ہے پھر روزہ آئے گا وہ کے گا، اے پروردگار! میں روزہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے گا، تو خیر ہے۔ بعد ازاں اس طرح دوسرے اعمال آئیں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم خیر ہو پھر اسلام آئے گا۔ وہ کے گا، اے پروردگار! تو سلام یعنی سلامتی والا ہے اور میں اسلام ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو خیر ہے آج کے دن میں تیرے ساتھ پکڑوں گا اور تیرے ساتھ عطا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جو شخص اسلام کے سوا کوئی دین اختیار کرے گا اس سے ہرگز قبول نہیں ہو گا اور وہ آخرت میں خسارہ پائے والوں سے ہو گا (احمر)

وضاحت: حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس حدیث کو مطول قرار دیا ہے اس لیے کہ حسن اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع ہے اگرچہ حسن نے صراحتاً لفظ ”حدیث“ استعمال کیا ہے لیکن اس سے روایت کرنے

والے مہاوین راشد راوی ضعیف ہیں (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۳۰)

۵۲۲۵ - (۷۱) وَهَنَّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ لَنَا بَيْتٌ فِيهِ تَمَائِيلٌ طَيْرٌ - ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا عَائِشَةُ! حَوْلِيهِ - ؛ فَإِنِّي إِذَا رَأَيْتَهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا».

۵۲۲۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ہمارے ہاں پردے کی چادر تھی جس پر پردوں کی تصویریں تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے عائشہ! ان کو تبدیل کر جب میں ان کو دیکھتا ہوں تو مجھے دنیا یاد آنے لگتی ہے (احمد)

۵۲۲۶ - (۷۲) وَهَنَّ ابْنُ أَبِي نَضْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَهُ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: عِظْنِي وَأَوْجِزْ. فَقَالَ: «إِذَا قُمْتَ فِي صَلَاتِكَ فَصَلِّ صَلَاةَ مُؤَدِّعٍ - ، وَلَا تُكَلِّمْ بِكَلَامٍ تَعْدِرُ مِنْهُ - عَدَاً، وَاجْمَعْ الْإِيْمَانَ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ».

۵۲۲۶: ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا 'آپ مجھے مختصر وعظ فرمائیں۔ آپ نے فرمایا 'جب تو اپنی نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہو تو اس شخص کی سی نماز ادا کرو آخری نماز ادا کر رہا ہے اور تو ایسی گفتگو نہ کر کہ تجھے اس سے قیامت کے دن معذرت کرنی پڑے اور ان چیزوں سے بالکل ناامید ہو جا جو لوگوں کے ہاتھوں میں ہیں (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عثمان بن جبیر راوی مجہول ہے (میزان الاحوال جلد ۳ صفحہ ۳۱۷ تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۹)

۵۲۲۷ - (۷۳) وَهَنَّ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِلَى الْيَمَنِ، خَرَجَ مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُؤَمِّنُهُ، وَمُعَاذٌ زَائِبٌ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَيَسِينُ تَحْتَ رَاحِلَتِهِ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: «يَا مُعَاذُ! إِنَّكَ عَسَى أَنْ لَا تَلْقَانِي بَعْدَ عَامِنِ هَذَا، وَلَعَلَّكَ أَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِي هَذَا وَقَبْرِي» فَبَكَى مُعَاذٌ جَشَعًا - لِفِرَاقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ التَفَّتْ فَأَقْبَلَ بِوُجْهِهِ نَحْوَ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: «إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِبَنِي الْمُتَّقُونَ، مَنْ كَانُوا وَحَيْثُ كَانُوا، رَوَى الْأَحَادِيثُ الْأَرْبَعَةَ أَحْمَدُ».

۵۲۲۷: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اسے یمن کی جانب (گورنر بنا کر) بھیجا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصیت کرنے کے لئے اس کے ساتھ لگے جبکہ معاذ سواری پر سوار تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی سواری کے ساتھ (واضع اختیار کرتے ہوئے) پیادہ چل رہے تھے جب آپ وصیت سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا 'اے معاذ! ممکن ہے کہ تو اس سال کے بعد میرے ساتھ ملاقات نہ کر سکے اور شاید تو میری قبر اور میری قبر کے پاس سے گزرے (یہ بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مفارقت کے سبب معاذ رضی اللہ عنہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے معاذ سے روگردانی کی اور مدینہ منورہ کی جانب چہرہ کر لیا اور فرمایا ' بلاشبہ میرے زیادہ قریب پرہیزگار لوگ ہوں گے، وہ جو بھی ہوں اور جہاں کہیں بھی ہوں (اسم)

۵۲۲۸ - (۷۴) وَهْنُ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: تَلَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ﴿فَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ﴾ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ التَّوْرَ إِذَا دَخَلَ الصَّدْرَ انْفَسَحَ». فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ لِي لِكَ مِنْ عِلْمٍ - يُعْرِفُ بِهِ؟ قَالَ: «نَعَمْ، التَّجَافِي مِنْ دَارِ الْعُرُورِ، وَالْإِنَابَةُ إِلَى دَارِ الْخُلُودِ، وَالْإِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ تَرْؤُلِهِ».

۵۲۲۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس آیت کی) تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت عطا کرنے کا ارادہ کرتا ہے اس کے دل کو اسلام کے لئے کھول دیتا ہے" پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ' اس میں کچھ شبہ نہیں کہ (ایمان کی) روشنی جب دل میں داخل ہو جاتی ہے تو اشراج صدر ہوتا ہے۔ دریافت کیا گیا ' اے اللہ کے رسول! کیا اس کی کچھ علامت ہے جس کے ساتھ اس کو پہچانا جاسکے؟ آپ نے فرمایا ' ہاں! دھوکہ دینے والی دنیا سے کنارہ کش ہونا ' آخرت کی جانب رجوع کرنا اور موت آنے سے پہلے موت کے لئے تیاری کرنا (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (الاحادیث القعینہ رقم ۹۶۵، نفعی الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۰)

۵۲۲۹ - ۵۲۳۰ (۷۵ و ۷۶) وَهْنُ ابْنِ هُرَيْرَةَ وَأَبِي خَلَادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا زَانِمُ الْعَبْدُ يُعْطَى زُهْدًا فِي الدُّنْيَا، وَقِلَّةَ مَنْطِقٍ؛ فَاقْتَرَبُوا مِنْهُ فَإِنَّهُ يُلْقِي الْحِكْمَةَ». زَوَاهِمَا النَّبِيَهِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۲۲۹: ۵۲۳۰: ابو ہریرہ اور ابوخلاد رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ' جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ دنیا سے نفرت اور کم گوئی کا عطیہ دیا گیا ہے تو اس کا قریب تلاش کرو اس لئے کہ وہ حکمت دیا گیا ہے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۳۳۱)

بَابُ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ وَمَا كَانَ مِنْ عَيْشِ النَّبِيِّ (فقراء کی فضیلت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیشت)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۵۲۳۱- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «رُبَّ أَسْعَثَ مَدْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ - لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لِأَبْرَةٍ... زَوَاهُ مُسْلِمٌ».

پہلی فصل

۵۲۳۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بہت سے ایسے شخص ہیں جن کے سر کے بال نکھرے ہوئے ہیں (جنہیں) دروازوں سے دھکیلا جاتا ہے اگر وہ (کسی کام پر) اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری فرماتے ہیں (مسلم)

وضاحت: یعنی اللہ تعالیٰ ان کی موافقت فرماتے ہیں جیسا کہ انس بن عمر نے جب کہا، اللہ کی قسم! میری پھوپھی کے دانت نہیں توڑے جائیں گے حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فیعلہ فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق قصاص لیا جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ نے انس بن عمر کی قسم کی لاج رکھتے ہوئے قصاص لینے والوں کا ریل پھیر دیا، انہوں نے قصاص چھوڑ دیا اور دیت لینے پر رضامند ہو گئے (مرقاۃ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰)

۵۲۳۲- (۲) وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَى سَعْدٌ أَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلَى مَنْ دُونَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَلْ تَنْصَرُونَ وَتُرْزَقُونَ إِلَّا بِضَعْفَائِكُمْ؟!» — زَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۲۳۲: مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سعد نے خیال کیا کہ اسے اس سے کتر لوگوں پر نصیبت ہے (اس کے خیال کو رد کرتے ہوئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہیں تمہارے دشمنوں پر جو غلبہ حاصل ہوتا ہے اور تمہیں جو رزق مل رہا ہے وہ تمہارے شُعاء (کی دعاؤں کے طفیل) اور اللہ کی رحمت سے مل رہا ہے (بخاری)

وضاحت: اس حدیث سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ان کا وسیلہ پکڑا جائے جیسا کہ اہل بدعت سمجھتے ہیں بلکہ مقصود یہ ہے کہ ان کی دعائیں اور ان کا اخلاص مستحقی ہوتا ہے اور تمہیں بھی ان کی دعاؤں سے فائدہ حاصل ہوا ہے۔ (مختصر علامہ الہامی جلد ۳ صفحہ ۲۳۲)

۵۲۳۳۔ (۳) وَهَنَّ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَقُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَكَانَ عَامَتُهُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ، وَأَصْحَابُ الْجِدِّ مَحْبُوسُونَ، - غَيْرَ أَنْ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ، وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فِإِذَا عَامَتُهُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۲۳۳: أسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں (محراب کی رات) جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والوں کی اکثریت فقراء کی تھی جبکہ امراء کو (میدانِ حشر میں) روکا ہوا تھا البتہ دوزخیوں کو دوزخ (میں ڈالنے) کا حکم دیا جا چکا تھا۔ میں دوزخ کے دروازے پر کھڑا تھا وہاں اس میں داخل ہونے والوں کی اکثریت عورتوں کی تھی (بخاری، مسلم)

۵۲۳۴۔ (۴) وَهَنَّ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِطْلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ، فَزَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ. وَأِطْلَعْتُ فِي النَّارِ فَزَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۲۳۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت کا مشاہدہ کیا تو میں نے معلوم کیا کہ اس میں اکثریت فقراء کی ہے اور میں نے دوزخ کا مشاہدہ کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ دوزخ میں جانے والوں کی اکثریت عورتوں کی ہے (بخاری، مسلم)

۵۲۳۵۔ (۵) وَهَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَسْبِقُونَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا». . . زَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۲۳۵: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں کچھ حکم میں کہ قیامت کے دن فقیر مہاجر لوگ، امداد لوگوں سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے (مسلم)

۵۲۳۶۔ (۶) وَهَنَّ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٍ: «مَا رَأَيْكَ فِي هَذَا؟» فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ النَّاسِ: هَذَا وَاللَّهِ حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشْفَعَ. قَالَ: فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَمْ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا رَأَيْكَ فِي هَذَا؟» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ، هَذَا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ. وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشْفَعَ. وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْمَعَ لِقَوْلِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَذَا خَيْرٌ مِنْ مِلِّ الْأَرْضِ مِثْلَ هَذَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۲۳۶: سهل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا آپ نے اپنے قریب بیٹھے ہوئے شخص سے استفسار کیا کہ اس شخص کے بارے میں حیرا کیا خیال ہے؟

اس نے جواب دیا، یہ شخص بڑے لوگوں میں سے ہے۔ اللہ کی قسم! یہ شخص اس لائق ہے کہ اگر وہ (کسی عورت کے بارے میں) لوگوں کی جانب مگنی کا پیغام بھیجے تو (اس کا) نکاح ہو جائے گا اور اگر (کسی حاکم کے پاس) سفارش کرے گا تو اس کی سفارش قبول ہوگی۔ سئل کہتے ہیں کہ (یہ جواب سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے (اس کے بعد) ایک اور شخص گزرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے استفسار کیا کہ اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے جواب دیا، اے اللہ کے رسول! یہ شخص فقیر مسلمانوں میں (شمار ہوتا) ہے یہ (شخص) اس لائق ہے کہ اگر یہ مگنی کا پیغام بھیجے تو اس کا نکاح نہیں ہوگا اور اگر سفارش کرے گا تو اس کی سفارش قبول نہیں ہوگی اور اگر کوئی بات کرے تو اس کی بات کو نہیں سنا جائے گا (اس کی یہ بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ (اکیلا) شخص اُس شخص جیسے لوگوں سے بھری زمین سے بھی کہیں بتر ہے (بخاری، مسلم)

۵۲۳۷- (۷) وَفَنَّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلَ مُحَمَّدٍ مِنْ خُبْرِ الشَّعْبِيِّ يَوْمَئِذٍ مُتَابِعِينَ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۲۳۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مسلسل دو دن جو کی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے (بخاری، مسلم)

۵۲۳۸- (۸) وَفَنَّ سَعِيدُ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ شَاةٌ مَضْلِيَةٌ، فَدَعَاؤُهُ، فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ، وَقَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يُشَبِعْ مِنْ خُبْرِ الشَّعْبِيِّ. زَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۲۳۸: سعید مقبری، ابو ہریرہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ وہ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جن کے سامنے بھنی ہوئی بکری (رکھی ہوئی) تھی۔ انہوں نے ابو ہریرہ کو (کھانے کی) دعوت دی۔ ابو ہریرہ نے کھانے سے انکار کر دیا اور (غدر پیش کرتے ہوئے) بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہوئے جبکہ آپ جو کی روٹی سے بھی (کبھی) سیر نہ ہوئے تھے (بخاری)

۵۲۳۹- (۹) وَفَنَّ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ مَسَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِخُبْرٍ شَعْبِيٍّ وَإِهَالَةً سِنِحَةً، - وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ ﷺ دِرْعًا لَهُ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ يَهُودِيٍّ، وَأَخَذَ مِنْهُ شَعْبِيًّا لِأَقْلَبِهِ، وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: وَمَا أَمْسَى عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَاعٌ بُرٌّ وَلَا صَاعٌ حَبٌّ، وَإِنَّ عِنْدَهُ لِتَسْعُ بِنَسْوَةٍ. زَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۲۳۹: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ”جو“ کی روٹی اور بدودار بدلی ہوئی رکعت والا تل لے کر گئے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذمہ داری میں ایک یہودی کے پاس رہن رکھی تھی اور اس سے اپنے اہل و عیال کے لیے کچھ ”جو“ حاصل کئے تھے اور (راوی بیان کرتے ہیں کہ)

میں نے اس سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ آلِ عمر (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس (خوراک کے لئے) گندم اور دیگر اناج کا ایک صاع بھی نہیں ہوتا تھا جبکہ آپ کے نکاح میں (ان دنوں) نو بیویاں تھیں (بخاری)

۵۲۴۰- (۱۰) **وَمَنْ عَمَّرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِإِذَا هُوَ مُصْطَلِحٌ عَلَى رِمَالِ حَصِيرٍ -، لَبَسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ، قَدْ أَتَرَ الرِّمَالِ بَجْنِبِهِ، مُتَكِنًا عَلَى وَسَادَةٍ مِنْ أَدَمَ، حَشُونًا لَيْفٌ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَدْعُ اللَّهَ فَلْيُوسِّعْ عَلَيَّ أُمَّتِكَ، فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ قَدْ وَسَّعَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللَّهَ. فَقَالَ: «أَوْفِي هَذَا أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟ أُولَئِكَ قَوْمٌ عَجَلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا». وَفِي رِوَايَةٍ: «أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةُ؟!» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۵۲۴۰: عُمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ (کھجور کی) چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے، آپ کے اوپر چٹائی کے درمیان کوئی گدانا نہ تھا۔ چٹائی کی پٹیوں نے آپ کے جسم مبارک پر نشانات چھوڑ دیئے۔ آپ چڑے کے ٹیکے پر ٹیک لگائے ہوئے تھے، ٹیکے میں بھرتی کھجور کی پٹیوں کی تھی۔ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی امت پر فراخی کرے جبکہ فارس اور روم (کے باشندوں) پر فراخی کی گئی ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (توجہ سے) فرمایا، اے ابنِ خطاب! تو (ابھی تک) اس مقام میں ہے؟ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ان کی عمدہ چیزیں دُنوی زندگی میں ہی دے دی گئیں اور ایک روایت میں ہے، کیا تجھے پسند نہیں کہ ان کے لئے (خاص طور پر) دنیا ہو اور ہمارے لئے آخرت ہو؟ (بخاری، مسلم)

۵۲۴۱- (۱۱) **وَمَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ زَائِتُ سَبْعِينَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ، مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ، أَمَا إِزَارٌ وَأَمَّا كِسَاءٌ، قَدْ رَبَطُوا فِي أَعْنَاقِهِمْ، فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ. وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةً أَنْ تَرَى عَوْرَتَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.**

۵۲۴۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اصحابِ صفحہ سے ستر (۷۰) اشخاص کو دیکھا ان میں سے کوئی شخص بھی ایسا نہ تھا جس کے کپڑوں کے اوپر چادر ہو، ان کے پاس یا تو ایک تہ بند یا ایک چادر ہوتی جس کے کنارے کو انہوں نے اپنی گردنوں کے ساتھ باندھا ہوتا تھا۔ کچھ کی چادریں ایسی تھیں جو آدمی پٹلی تک پہنچتی تھیں اور کچھ ٹخنوں تک چنانچہ ہر شخص اپنے ہاتھ کے ساتھ چادر کو (بار بار) سنبھالتا اس بات کو معیوب جانتے ہوئے کہ کہیں اس کی شرمگاہ نکلی نہ ہو جائے (بخاری)

۵۲۴۲- (۱۲) **وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فَضَّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ؛ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ». وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ، قَالَ: «النَّظَرُ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ، وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ؛ فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَرُدُّوا بِنِعْمَةٍ**

اللّٰهُ عَلَيْكُمْ» .

۵۲۳۲ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص ایسے انسان کی جانب دیکھے جسے اس پر مال اور شکل و صورت کے لحاظ سے برتری حاصل ہے تو اسے چاہیے کہ وہ ایسے شخص کی طرف دیکھے جو اس سے کمتر ہے (بخاری، مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ اپنے سے کمتر کی طرف دیکھو اور اپنے سے برتر کی طرف نہ دیکھو یہ (انداز) اس لائق ہو گا کہ تم اللہ کی ان نعمتوں کو حقیر نہ سمجھو گے جو تم پر ہیں۔

الْفَضْلُ الثَّانِي

۵۲۴۳ - (۱۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِخُمُسِمِائَةِ عَامٍ نِصْفِ يَوْمٍ» . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

دوسری فصل

۵۲۳۳ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فقیر لوگ مالدار لوگوں سے پانچ سو سال پہلے جنت میں جائیں گے (ترمذی)

۵۲۴۴ - (۱۴) وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَسْكِينًا، وَأَمِتْنِي مَسْكِينًا، وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ». فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «إِنَّهُمْ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا، يَا عَائِشَةُ! لَا تَرُدِّي الْمَسْكِينِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ -، يَا عَائِشَةُ! أَحْبَبِي الْمَسَاكِينَ وَقَرِّبِيهِمْ، فَإِنَّ اللَّهَ يَقْرُبُكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» .

۵۲۳۳ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے اللہ! مجھے مسکین زندہ رکھ، مجھے مسکین فوت کر اور مجھے مسکینوں کی جماعت میں اٹھا۔ عائشہ نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کس لئے؟ آپ نے فرمایا، اس لئے کہ وہ لوگ مالدار لوگوں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے (پھر فرمایا) عائشہ! تو مسکین کو (تاکام) نہ لوٹا اگرچہ کھجور کا کوئی حصہ عطا کر۔ عائشہ! تو مسکینوں سے محبت کر اور انہیں اپنے قریب کر، بلاشبہ قیامت کے دن اللہ تجھے قریب کرے گا (ترمذی، بیہقی، شعب الایمان)

۵۲۴۵ - (۱۵) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي «زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ» .

۵۲۳۵ : نیز ابن ماجہ نے اس حدیث کو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے "مسکینوں کی جماعت میں اٹھا" تک

ذکر ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو کثرتِ طرق کی بناء پر صحیح قرار دیا ہے۔

(الاحادیث الصحیحہ رقم ۳۰۸)

۵۲۴۶ - (۱۶) **وَمَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنِّي نَفِيٌّ ضَعْفَائِكُمْ، فَإِنَّمَا تَرُزِقُونَ - أَوْ تُنْصَرُونَ - بِضَعْفَائِكُمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۵۲۴۶: ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، تم میری رضا مندی کو اپنے فقیر لوگوں میں تلاش کرو اس لیے کہ تمہیں فقیر لوگوں کی دعاؤں سے رزق مل رہا ہے یا تمہیں (دشمنوں پر) غلبہ حاصل ہو رہا ہے (ابوداؤد)

۵۲۴۷ - (۱۷) **وَمَنْ أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ كَانَ يَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِكَ الْمُهَاجِرِينَ. . . رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».**

۵۲۴۷: اُمیة بن خالد بن عبد اللہ بن اسید رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ فقیر ماجرین کی دعاؤں کے ساتھ فتح طلب کرتے تھے (شرح السنہ)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۳۴۵)

۵۲۴۸ - (۱۸) **وَمَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَغِيْطُنَّ فَاجِرًا بِنِعْمَةٍ، فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا هُوَ لَاقِي بَعْدَ مَوْتِهِ، إِنَّ لَهُ عِنْدَ اللهِ قَاتِلًا لَا يَمُوتُ». يَعْنِي النَّارَ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».**

۵۲۴۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم کسی فاجر کی نعمتوں کو دیکھ کر اس پر رشک نہ کرو اس لیے کہ تمہیں معلوم نہیں کہ موت کے بعد وہ کس چیز سے ہم کنار ہونے والا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے لئے ہلاکت ہے اس پر موت طاری نہ ہو گی یعنی اس کے لئے آگ ہے (شرح السنہ)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۳۴۵)

۵۲۴۹ - (۱۹) **وَمَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَسُنْتُهُ، وَإِذَا فَارَقَ الدُّنْيَا فَارَقَ السِّجْنَ وَالسُّنَّةَ» رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».**

۵۲۴۹: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دنیا ایماندار کے لئے قید خانہ اور قلم سالی ہے، جب وہ دنیا سے جدا ہو گا تو قید خانے اور قلم سالی سے جدا ہو جائے گا۔ (شرح السنہ)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے، یہ حدیث مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۱۹۷ میں بھی مذکور ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۳۵)

۵۲۵۰ - (۲۰) وَهَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا، كَمَا يَظَلُّ أَحَدُكُمْ يَحْمِي سَفِيْمَةَ الْمَاءِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۵۲۵۰: قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ جب کسی شخص کو محبوب جانتا ہے تو اسے دنیا سے بچاتا ہے جیسا کہ تم میں سے ہر شخص اپنے بیمار کو پانی (پینے) سے بچاتا ہے (احمد، ترمذی)

۵۲۵۱ - (۲۱) وَهَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا تَنَانٍ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ آدَمَ: يَكْرَهُ الْمَوْتَ، وَالْمَوْتَ خَيْرٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَةِ، وَيَكْرَهُ قَلَّةَ الْمَالِ، وَقَلَّةَ الْمَالِ أَقْلٌ لِلْحِسَابِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۵۲۵۱: محمود بن لبید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابن آدم دو چیزوں کو ناپسند جانتا ہے، ایک تو موت کو ناپسند سمجھتا ہے حالانکہ ایماندار شخص کے لئے موت فتنے سے بہتر ہے اور دوسرا کم مال کو ناپسند سمجھتا ہے حالانکہ تھوڑے مال کا حساب بھی کم ہوگا (احمد)

۵۲۵۲ - (۲۲) وَهَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «إِنِّي أُحِبُّكَ». فَقَالَ: وَاللَّهِ إِنِّي لِأُحِبُّكَ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالَ: «إِنْ كُنْتُ صَادِقًا فَأَعِدْ لِلْفَقْرِ تَجْفَانًا»، لِلْفَقْرِ أَسْرَعُ إِلَى مَنْ يُجِبْنِي مِنَ السَّبِيلِ إِلَى مُنْتَهَاهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۵۲۵۲: عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا، مجھے آپ کے ساتھ محبت ہے۔ آپ نے فرمایا، خیال کر تو کیا کہہ رہا ہے؟ اس نے تین بار عرض کیا، اللہ کی قسم! مجھے آپ کے ساتھ محبت ہے۔ آپ نے فرمایا، اگر تو محبت میں سچا ہے تو فقروفاقتہ کے لئے دھال تیار کر بلاشبہ فقروفاقتہ مجھ سے محبت کرنے والے شخص کی جانب سیلابی پانی سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ آتا ہے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے اور متن میں نکارت ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۳۵)

۵۲۵۳ - (۲۳) وَهَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَقَدْ أُخِفْتُ فِي اللَّهِ وَمَا يُخَافُ أَحَدٌ، وَلَقَدْ أُودِيْتُ فِي اللَّهِ وَمَا يُؤْدِي أَحَدٌ، وَلَقَدْ آتَتْ عَلَيَّ ثَلَاثُونَ مِنْ بَيْنِ

لَيْلَةَ وَيَوْمٍ ، وَمَالِي وَلَيْلَالٍ طَعَامٌ يَأْكُلُهُ ذُو كَيْدٍ - ، الْأَشْيَاءُ يُؤَارِنُهُ إِبْطُ بِلَالٍ . . . زَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ قَالَ : وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ : حِينَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ هَارِبًا مِنْ مَكَّةَ - وَمَعَهُ بِلَالٌ ،
إِنَّمَا كَانَ مَعَ بِلَالٍ مِنَ الطَّعَامِ مَا يَحْمِلُ تَحْتَ إِبْطِهِ .

۵۲۵۳ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے اللہ کے راہ میں
(اتنا) ڈرایا گیا ہے کہ کسی (اور) شخص کو نہیں ڈرایا گیا ہو گا اور بلاشبہ مجھے اللہ (کے بارے) میں اس قدر تکلیف
پہنچائی گئی کہ اس قدر تکلیف کسی کو نہ پہنچی ہوگی بلاشبہ مجھ پر تمیں (۳۰) دن ایسے گزرے کہ میرے اور
بلال کے پاس اتنا کھانا بھی نہ ہوتا کہ جو کسی شخص کی خوراک بن سکے البتہ اس قدر جو بلال کی بغل میں آسکے
(ترقی) امام ترقی نے بیان کیا کہ اس حدیث سے مقصود یہ ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم تکہ کرمہ سے
روانہ ہوئے اور آپ کے ساتھ بلال تھے اس وقت بلال کے پاس اس قدر کھانا تھا جو ان کی بغل میں آسکتا تھا۔

۵۲۵۴ - (۲۴) وَفَنَّ أَبِي طَلْحَةَ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : شَكَّوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
الْجُوعَ ، فَرَفَعْنَا عَنْ بَطْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجْرٍ ، فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَطْنِهِ عَنْ حَجْرَيْنِ -
زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ .

۵۲۵۳ : ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھوک کی
شکایت کی ہم نے اپنے پیٹوں سے (کپڑا) اٹھایا تو ایک ایک پتھر تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا اٹھایا
تو آپ کے پیٹ پر دو پتھر بندھے ہوئے تھے (ترقی) امام ترقی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۵۲۵۵ - (۲۵) وَفَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّهُ أَصَابَهُمْ جُوعٌ فَأَعْطَاهُمْ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَمْرَةً تَمْرَةً . زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۵۲۵۵ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام کو بھوک لگی تو آپ نے انہیں ایک ایک کھجور
دی (ترقی)

۵۲۵۶ - (۲۶) وَفَنَّ عَمْرُ بْنُ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ :
«حَصَلْتَانِي مَنْ كَانَتْ فِيهِ كِتْبَةُ اللَّهِ شَاكِرًا صَابِرًا - : مَنْ نَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ ، فَاقْتَدَى
بِهِ ؛ وَنَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ دُونَهُ ، فَحَمِدَ اللَّهَ عَلَى مَا فَضَّلَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ ؛ كَتَبَهُ اللَّهُ شَاكِرًا
صَابِرًا ، وَمَنْ نَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ دُونَهُ ، وَنَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَاسْتَفْ عَلَى مَا فَاتَهُ
مِنْهُ ؛ لَمْ يَكْتَبَهُ اللَّهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا . » . زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

وَذَكَرَ حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ : «أَبْشِرُوا يَا مَعْشَرَ صَعَالِكِ الْمُهَاجِرِينَ» فِي بَابِ بَعْدَ فَضَائِلِ

الْقُرْآنِ .

۵۲۵۶: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص میں دو خصالتیں ہوں گی اللہ تعالیٰ اس کو شکر ادا کرنے والا، مہر کرنے والا قرار دیتے ہیں۔ جو شخص دین کے امور میں اپنے سے برتر کی جانب دیکھتا ہے اور اس کی اقتداء کرتا ہے اور دُنویٰ امور میں اپنے سے کم تر کی جانب دیکھتا ہے اور اللہ کی حمد و ثناء بیان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اس پر فضیلت عطا کی ہے اللہ تعالیٰ اس کو شکر ادا کرنے والا، مہر کرنے والا قرار دیتے ہیں اور جو شخص دینی امور میں اپنے سے کم تر کی جانب دیکھتا ہے اور دُنویٰ امور میں اپنے سے برتر کی جانب دیکھتا ہے اور جو کچھ اسے نہیں مل سکا اس پر حُزن و دِمال کا اظہار کرتا ہے تو اللہ اس کو شکر گزار اور صابر قرار نہیں دیتے (ترمذی) اور ابوسعید خُدَریؓ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ ”اے فقیر ماجرین تم خوش ہو جاؤ کہ تمہیں مکمل روشنی عطا ہوگی“ کا ذکر فضائل القرآن کے بعد والے باب میں کیا گیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شیخ بن صباح راوی غایت ورجہ ضعیف ہے (الطل و معرفۃ الرجال جلد ۳ صفحہ ۲۶۱، النفعاء والمترکین صفحہ ۵۷۶، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۶۱)

الْفَضْلُ الثَّالِثُ

۵۲۵۷- (۲۷) عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو. وَسَأَلَهُ رَجُلٌ قَالَ: أَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ؟ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ: أَلَكِ امْرَأَةٌ تَأْوِي إِلَيْهَا؟ - قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: أَلَكِ مَنْكِنٌ تَسْكُنُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَأَنْتِ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ قَالَ: فَإِنِّي لَأَبِي خَادِمًا قَالَ: فَأَنْتِ مِنَ الْمُلُوكِ. قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: وَجَاءَ ثَلَاثَةٌ نَفَرًا إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالُوا: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! [إِنَّا] وَاللَّهِ مَا نَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ. لَا نَفْقَهُ وَلَا ذَابَّةً وَلَا مَنَاعَ. فَقَالَ لَهُمْ: مَا سِئْتُمْ إِنْ سِئْتُمْ رَجَعْتُمْ إِلَيْنَا، فَأَعْطَيْنَاكُمْ مَا يَسِّرُ اللَّهُ لَكُمْ، وَإِنْ سِئْتُمْ ذَكَّرْنَا أَمْرَكُمْ لِلسُّلْطَانِ، وَإِنْ سِئْتُمْ صَبَرْتُمْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَسْقُونَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا». قَالُوا: فَأَنَا نَصِيرُ لَا نَسْأَلُ شَيْئًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۵۲۵۷: ابو عبد الرحمن حُبَلِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے سنا جبکہ ان سے ایک شخص نے کہا کہ کیا ہم فقیر ماجر نہیں ہیں؟ عبد اللہ نے اس سے پوچھا، تیری بیوی ہے، جس کے ساتھ تو رہتا ہے؟ اُس نے اثبات میں جواب دیا۔ عبد اللہ نے پوچھا، کیا تیرے پاس رہائش کے لئے گھر ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ عبد اللہ نے کہا، کیا تو مالدار ہے؟ اس نے بتایا، میرا ایک خادم بھی ہے۔ انہوں نے

کہا، تو بادشاہوں میں سے ہے۔ عبدالرحمن نے بیان کیا کہ تین شخص عبداللہ بن عمرو کے پاس آئے جبکہ میں بھی وہاں موجود تھا۔ انہوں نے کہا، اے ابو عمر! اللہ کی قسم! ہمیں کسی چیز پر قدرت حاصل نہیں ہے۔ نہ خرچ ہے، نہ چارپائے اور نہ ہی سامان۔ انہوں نے ان سے دریافت کیا، تم کیا چاہتے ہو؟ اگر تم کچھ چاہتے ہو تو ہمارے پاس آنا ہم تمہیں (اس قدر مال) عطا کریں گے جس سے اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی کر دے گا اور اگر تم پسند کر دو گے تو ہم تمہارا معاملہ (بیٹ المال کے) رعیش کے سپرد کر دیں گے اور اگر تم اسی حالت پر صبر کرتے ہو (تو ٹھیک ہے) بلاشبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا، بلاشبہ فقیر ماجرین قیامت کے دن مالدار لوگوں سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے۔ انہوں نے کہا، بس ہم صبر کرتے ہیں ہم (اس کے بعد) کسی چیز کا مطالبہ نہیں کریں گے (مسلم)

۵۲۵۸ - (۲۸) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا قَاعِدٌ فِي الْمَسْجِدِ وَخَلْفَةٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ فَعُوذٌ إِذْ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَعَدَ إِلَيْهِمْ، فَفَسَّمْتُ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَيْسَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ بِمَا يَسُرُّ وَجُوهَهُمْ، فَإِنَّهُمْ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِأَرْبَعِينَ عَامًا» قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْوَأَنَّهُمْ أَسْفَرَتْ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو: حَتَّى تَمَنَيْتُ أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ أَوْ مِنْهُمْ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۲۵۸: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اور فقیر ماجرین کی ایک جماعت بھی بیٹھی تھی اچانک نبی صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد میں) داخل ہوئے اور ان کے ساتھ بیٹھ گئے چنانچہ میں نے ان کی جانب رغبت کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فقیر ماجرین کو بشارت دی جائے جو ان گئے چروں کو مسور بنا دے کہ وہ مالدار لوگوں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں، میں نے دیکھا تو ان کے چہرے دکھ رہے تھے عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں، یہاں تک کہ میں نے آرزو کی کہ میں (دنیا میں) ان کے ساتھ رہوں یا ان سے اٹھایا جاؤں (داری)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن صالح محمد مصری راوی متکلم فیہ ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۳۰، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۶)

۵۲۵۹ - (۲۹) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَمَرَنِي خَلِيلِي بِسَبْعٍ: أَمَرَنِي بِحُبِّ الْمَسَاكِينِ وَالذُّنُوبِ مِنْهُمْ، وَأَمَرَنِي أَنْ أَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ دُونِي وَلَا أَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقِي، وَأَمَرَنِي أَنْ أَصِلَ الرَّجْمَ وَإِنْ أَدْبَرْتُ، وَأَمَرَنِي أَنْ لَا أَشَأَلَ أَحَدًا شَيْئًا، وَأَمَرَنِي أَنْ أَقُولَ بِالْحَقِّ وَإِنْ كَانَ مَرًّا، وَأَمَرَنِي أَنْ لَا أَخَافَ فِي اللَّهِ لَوَمَةَ لَائِمٍ، وَأَمَرَنِي أَنْ أَكْثِرَ مِنْ قَوْلٍ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ؛ فَإِنَّهُنَّ مِنْ كَثْرَتِ تَحْتَ الْعَرْشِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۵۲۵۹: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات

باتوں کا حکم دیا۔ مسکینوں کے ساتھ محبت اور ان کے قریب رہنے کا حکم دیا، مجھے حکم دیا کہ میں ان لوگوں کی جانب دیکھوں جو (دنوی امور میں) مجھ سے کم درجہ کے ہیں اور ان لوگوں کی جانب نہ دیکھوں جو مجھ سے اونچے درجہ کے ہیں، مجھے حکم دیا کہ میں صلہ رحمی کروں اگرچہ وہ قطع رحمی کریں، مجھے حکم دیا کہ میں کسی شخص سے کچھ سوال نہ کروں، مجھے حکم دیا کہ میں سچ بولوں اگرچہ سچ ہو، مجھے حکم دیا کہ میں اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈروں اور مجھے حکم دیا کہ میں کثرت کے ساتھ "لَا تَحْزَنْ وَلَا تَقْوَةَ إِلَّا بِاللَّهِ" کا ورد کروں اس لئے کہ یہ کلمات اس خزانہ سے ہیں جو عرش کے نیچے ہے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمر بن عبداللہ المدنی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۱۰) تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۷

۵۲۶۰ - (۳۰) وَعَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْجِبُهُ مِنَ الدُّنْيَا ثَلَاثَةٌ: الطَّعَامُ، وَالنِّسَاءُ، وَالطَّيِّبُ، فَأَصَابَ اثْنَيْنِ، وَلَمْ يُصِبْ وَاحِدًا، أَصَابَ النِّسَاءَ وَالطَّيِّبُ، وَلَمْ يُصِبِ الطَّعَامَ رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۵۲۶۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کی تین چیزیں کھانا، عورت اور خوشبو پسند تھی چنانچہ آپ نے دو چیزوں کو (دافر مقدار) میں پایا لیکن ایک کو نہیں پایا۔ آپ نے عورتوں اور خوشبو کو (مبالغہ کی حد تک) پایا لیکن کھانا کم ہی حاصل ہوا (احمد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں ایک راوی کا تعین نہیں ہو سکا (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۷)

۵۲۶۱ - (۳۱) وَعَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «حُبِّبَ إِلَيَّ الطَّيِّبُ وَالنِّسَاءُ، وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالنَّسَائِيُّ. وَزَادَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ بَعْدَ قَوْلِهِ: «حُبِّبَ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا».

۵۲۶۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (دنیا سے) مجھے خوشبو اور عورتیں محبوب ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے (احمد، نسائی) ابن جوزی نے "حُبِّبَ إِلَيَّ" کے بعد "مِنَ الدُّنْيَا" کا اضافہ کیا ہے۔

۵۲۶۲ - (۳۲) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَ بِهِ إِلَى الْيَمَنِ، قَالَ: «إِيَّاكَ وَالنِّعْمُ؛ فَإِنَّ عِبَادَ اللَّهِ لَيَسُوْا بِالْمَعْرُومِينَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۵۲۶۲: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اسے یمن کی جانب بھیجا تو آپ نے حکم دیا کہ تجھے ناز و نعمت کی زندگی سے بچنا ہو گا، اس لئے کہ اللہ کے بندے ناز و نعمت کی زندگی نہیں گزارتے (احمد)

۵۲۶۳- (۳۳) وَفَنَّ عَلِيٌّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ رَضِيَ مِنْ

اللَّهِ بِالْيَسِيرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِيَ اللَّهُ مِنْهُ بِالْقَلِيلِ مِنَ الْعَمَلِ» .

۵۲۶۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص قلیل روزی پر

اللہ تعالیٰ سے راضی ہو اللہ تعالیٰ اس کے قلیل عمل پر راضی ہو جائے گا (یعنی شُعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسحاق بن محمد فروی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۱۹۸ تنقیح

الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۷)

۵۲۶۴- (۳۴) وَفَنَّ ابْنُ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ

جَاعَ أَوْ أَحْتَاَجَ، فَكَتَمَهُ النَّاسُ؛ كَانَ مَحَقًّا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَرْزُقَهُ رِزْقًا سَنَةً مِنْ حَلَالٍ» .

رَوَاهُمَا النَّبِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» .

۵۲۶۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص بھوکا رہا یا

ضرورت مند رہا (اور) اس نے اس بات کو لوگوں سے چھپایا تو اللہ عز و جل پر لازم ہے (یعنی اس کا وعدہ ہے) کہ

اسے سال بھر کے لیے رزق حلال عطا کرے گا (یعنی شعب الایمان)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مکتوٰۃ علامہ البانی جلد ۳

صفحہ ۱۳۳۸)

۵۲۶۵- (۳۵) وَفَنَّ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ الْفَقِيرَ الْمُتَعَقِّفَ - أَبَا الْعِيَالِ» . رَوَاهُ ابْنُ

مَاجَةَ .

۵۲۶۵: عمران بن حصین رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ اللہ

اپنے اس مومن بندے کو محبوب جانتا ہے جو مفلس، سچے والے عیالدار ہو (ابن ماجہ)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مکتوٰۃ علامہ البانی جلد ۳

صفحہ ۱۳۳۸، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۳۳۹)

۵۲۶۶- (۳۶) وَفَنَّ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتَسْقَى يَوْمًا عُمَرُ،

فَجِيءَ بِمَاءٍ قَدْ شَيْبَ بِعَسَلٍ - ، فَقَالَ: «أَنَّهُ لَطِيبٌ؛ لَكِنِّي أَسْمَعُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ نَعَى عَلِيٍّ قَوْمَ

شَهْوَاتِهِمْ فَقَالَ: «أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمْ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا» - فَأَخَافُ أَنْ تَكُونُوا

حَسَنَاتًا عَجَلْتُمْ لَنَا، فَلَمْ يَشْرَبْهُ . رَوَاهُ رِزِينٌ .

۵۲۶۶: زید بن اسلم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر نے ایک روز پانی طلب کیا، اُن کے پاس شہد ملا ہوا

پانی لایا گیا انہوں نے کہا، یہ تو بہت عمدہ ہے لیکن میں نے سنا ہے کہ اللہ عز و جل نے کچھ لوگوں پر ان کی خواہشات کو معیوب گردانتے ہوئے فرمایا ہے کہ ”تم نے دنیا کی زندگی میں عمدہ نعمتوں کو حاصل کیا اور ان سے قائمہ اٹھایا“ اس لئے میں خطرہ محسوس کرتا ہوں کہ کہیں ہماری نیکیوں کا بدلہ ہمیں جلدی نہ مل رہا ہو چنانچہ انہوں نے اسے نہ پیا (رزین)

وضاحت: جامع رزین میں کچھ ایسی احادیث ہیں جن کا کوئی اصل نہیں ہے کچھ بعید نہیں کہ یہ حدیث بھی انہی میں سے ہو (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۲۸)

۵۲۶۷- (۳۷) وَهِنْ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَا شَبِعْنَا مِنْ تَمْرٍ حَتَّى فَتَحْنَا خَيْبَرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۳۶۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نے (کبھی) کھجوریں سیر ہو کر نہ کھائیں یہاں تک کہ خیر فتح ہوا (بخاری)

بَابُ الْأَمَلِ وَالْحِرْصِ (لمبی آرزوئیں اور دُنیوی لالچ)

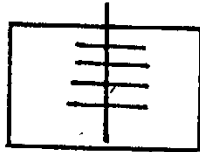
الفصلُ الأوَّلُ

۵۲۶۸- (۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطُّ النَّبِيِّ ﷺ خَطًّا مُرَبَّعًا، وَخَطُّ خَطًّا فِي الْوَسْطِ خَارِجًا مِنْهُ، وَخَطُّ خَطًّا - صِغَارًا إِلَى هَذَا الَّذِي فِي الْوَسْطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِي فِي الْوَسْطِ، فَقَالَ: «هَذَا الْإِنْسَانُ، وَهَذَا أَجَلُهُ مُحِيطٌ بِهِ، وَهَذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهُ، وَهَذِهِ الْخُطُوطُ الصِّغَارُ الْأَعْرَاضُ - ، فَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا نَهَسَهُ - هَذَا، وَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا نَهَسَهُ هَذَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۵۲۶۸: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک سے ایک مربع خط کھینچا اور ایک (اس کے) درمیان میں باہر نکلنے والا خط کھینچا اور اس درمیانے خط کے ساتھ چند چھوٹے چھوٹے خطوط کھینچے اور وضاحت کی کہ یہ (درمیانے خط) انسان ہے اور یہ (مربع) خط اس کا اجل ہے جس نے اس کو گھیر رکھا ہے اور جو (خط مربع سے) باہر جا رہا ہے وہ اس کی آرزوئیں ہیں اور یہ چھوٹے چھوٹے خطوط آفات و بیماریاں ہیں اگر ایک سے محفوظ رہا تو یہ (دوسری آفت) اسے شتم کر دے گی اور اگر یہ (دوسری آفت) بھی اس سے خطا کر جائے تو یہ (تیسری آفت) اسے اپنا نشانہ بنائے گی (بخاری)

وضاحت: حدیث میں مذکور مثال کی وضاحت کے لیے ذیل میں نقشہ دیا گیا ہے جو اصل نہیں بلکہ خیالی ہے۔



۵۲۶۹- (۲) وَهَذَا أَنَسٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطُّ النَّبِيِّ ﷺ خَطُّوطًا فَقَالَ: «هَذَا الْأَمَلُ، وَهَذَا أَجَلُهُ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَهُ الْخَطُّ الْأَقْرَبُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۲۶۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ خطوط کھینچے آپ نے فرمایا یہ

خط (جو مرتب سے باہر جا رہا ہے انسان کی) آرزو ہے اور یہ (مربع خط) اس کی موت ہے پس وہ اسی حالت میں ہوتا ہے کہ قریب والا خط اس کو آدھوتا ہے (بخاری)

۵۲۷۰ - (۳) وَصْنُهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَهْرُمُ ابْنُ آدَمَ وَيَسِيبُ - مِنْهُ إِنْتَانِ:

الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ، وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمْرِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۲۷۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آدم کا بیٹا بوڑھا ہو جاتا ہے جبکہ

اس کی دو خصلتیں، مال (جمع کرنے) کا لالچ اور لمبی عمر کا لالچ جو اس کے ساتھ رہتا ہے (بخاری، مسلم)

۵۲۷۱ - (۴) وَصْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا يَزَالُ قَلْبُ

الْكَبِيرِ شَابًا فِي اثْنَيْنِ: فِي حُبِّ الدُّنْيَا وَطُولِ الْأَمَلِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۲۷۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، بیش بوڑھے انسان

کا دل دو باتوں (کے بارہ) میں جواں رہتا ہے (ان میں سے ایک دنیا کی محبت اور دوسری ناختم ہونے والی آرزوئیں

ہیں (بخاری، مسلم)

۵۲۷۲ - (۵) وَصْنُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَعْذَرَ اللَّهُ إِلَىٰ أَمْرِيءَ آخِرَ أَجَلِهِ حَتَّىٰ

بَلَغَهُ سِتِّينَ سَنَةً». . . زَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۲۷۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے اس

مغص کے عذر دور کر دیئے جس کو ساٹھ برس عمر دی (بخاری)

وضاحت: اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اگر انسان نے ساٹھ برس عمر پائی اور پھر بھی سچی توبہ نہ کی تو اس کے

لئے کوئی معافی نہیں (واللہ اعلم)

۵۲۷۳ - (۶) وَصْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَوْ كَانَ لِابْنِ

آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَا يَبْتَعِي ثَلَاثًا، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتَوَبُّ اللَّهُ عَلَىٰ مَنْ

تَابَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۲۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، بالفرض اگر

آدم کے بیٹے کے پاس یونے کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری وادی کا طلب گار ہو گا اور ابن آدم کے پیٹ کو تو (قبر

کی) مٹی ہی بھر سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس مغص کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ (کے لئے اس کی جانب رجوع کرتا

ہے (بخاری، مسلم)

۵۲۷۴ - (۷) وَصْنُ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْضَ

جَسَدِي فَقَالَ: «كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ، وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ - أَهْلِ الْقُبُورِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۲۷۳: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے کو پکڑا اور فرمایا: دنیا میں غریب الوطنی کی سی زندگی گزارا یا مسافر کی طرح۔ اور اپنے آپ کو اہل قبور سے شمار کر (بخاری)

الفصل الثانی

۵۲۷۵- (۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَرَّ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا وَآمِنُ نُطَيْنِ شَيْئًا، فَقَالَ: «مَا هَذَا يَا عَبْدَ اللَّهِ؟» قُلْتُ: شَيْءٌ نُصَلِّحُهُ. قَالَ: «الْأَمْرُ أَسْرَعُ مِنْ ذَلِكَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

دوسری فصل

۵۲۷۵: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے قریب سے گزرے جب کہ میں اور میری والدہ (گھر کی) کسی دیوار کو درست کر رہے تھے آپ نے دریافت کیا: اے عبد اللہ! کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا: گھر ٹھیک کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: موت اس (کے خراب ہونے) سے بھی پہلے تیزی کے ساتھ آنے والی ہے (احمد، ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۵۲۷۶- (۹) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُهْرَبُ مِنَ الْمَاءِ - فَيَتَّكِمُ بِالتُّرَابِ، فَأَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ الْمَاءَ مِنْكَ قَرِيبٌ، يَقُولُ: «مَا يُدْرِيَنِي لَعَلِّي لَا أَبْلُغُهُ». . . رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ»، وَابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي كِتَابِ «الْوَفَاءِ».

۵۲۷۶: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی) پیشاب کرتے اور مٹی کے ساتھ تمتم کرتے۔ میں عرض کرتا: اے اللہ کے رسول! پانی تو آپ کے نزدیک ہے؟ آپ جواب دیتے: مجھے کیا علم شاید میں پانی تک نہ پہنچ پاؤں (شرح السنہ) اور ابن الجوزی نے اس حدیث کو کتاب ”الوفاء“ میں ذکر کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابنِ لہیعہ راوی میں کلام ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۱۹۰) المرح والتهلیل جلد ۵ صفحہ ۶۸، البروجین جلد ۲ صفحہ ۱، الضعفاء والمتروکین صفحہ ۳۳۶، التاریخ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۵۳، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۷۵، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۳۳، تنقیح الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۳۰)

۵۲۷۷- (۱۰) وَعَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «هَذَا ابْنُ آدَمَ وَهَذَا أَجَلُهُ» وَوَضَعَ يَدَهُ عِنْدَ قَفَاهُ، وَتَمَّ بَسَطَ، فَقَالَ: «وَتَمَّ أَمَلُهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۲۷۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ابن آدم ہے اور یہ اس کی اجل ہے اور آپ نے (یہ بات کہتے ہوئے) اپنا ہاتھ اس کی گدی (گردن) کے پاس رکھا پھر ہاتھ کو پھیلایا اور فرمایا: یہاں اس کی امیدیں ہیں (ترفی)

۵۲۷۸- (۱۱) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ غَرَزَ عُرْدَ آبِئِن يَدَيْهِ، وَآخَرَ إِلَى جَنْبِهِ، وَآخَرَ أَبْعَدَ مِنْهُ. فَقَالَ: «أَتَدْرُونَ مَا هَذَا؟» قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «هَذَا الْإِنْسَانُ وَهَذَا الْأَجَلُ» أَرَاهُ قَالَ: «وَهَذَا الْأَمَلُ، فَيَتَعَاطَى — الْأَمَلُ فَلِحَقِّهِ الْأَجَلُ دُونَ الْأَمَلِ». زَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّعْبَةِ.

۵۲۷۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آگے ایک کڑی (زمین میں) گاڑی، دوسری اس کے پہلو میں اور تیسری اس سے دور۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام نے جواب دیا: اللہ اور اس کے رسول کو علم ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ انسان ہے اور یہ اس کی اجل ہے اور یہ (تیسری کڑی) اس کی امیدیں ہیں۔ انسان اپنی امیدوں سے وابستہ ہوتا ہے کہ اس کی امیدوں (کے برآ ہونے) سے پہلے اسے اجل گھیر لیتی ہے (شرح السنہ)

۵۲۷۹- (۱۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «عُمُرُ أُمَّتِي مِنْ سِتِّينَ سَنَةً إِلَى سَبْعِينَ». زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۵۲۷۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: میری امت کی عمریں ساٹھ برس سے ستر برس تک ہوں گی (ترفی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۵۲۸۰- (۱۳) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَعْمَارُ أُمَّتِي مَا بَيْنَ السَّبْعِينَ إِلَى السَّبْعِينَ، وَأَقْلَهُمْ مَنْ يَجُوزُ ذَلِكَ»، . . . زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَذَكَرَ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّحَّابِ فِي «بَابِ عِبَادَةِ الْمَرِيضِ».

۵۲۸۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کی عمریں (اکثر طور پر) ساٹھ سے ستر تک ہوں گی اور کم لوگ اس سے زیادہ عمر والے ہوں گے (ترفی ابن ماجہ) اور عبد اللہ بن سعید سے مروی حدیث ”مریض کی عیادت“ کے باب میں گزر چکی ہے۔

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۵۲۸۱- (۱۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَوَّلُ صَلَاحِ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْيَتِيمُ وَالرَّهْدُ —، وَأَوَّلُ فَسَادِهَا الْبُخْلُ وَالْأَمَلُ». . . زَوَاهُ النَّبَهَيْ فِي «شُعْبَةِ الْإِيمَانِ».

تیسری فصل

۵۲۸۱: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس اُمت کی اولیں اصلاح (آخرت پر) یقین اور (دنیا سے) کنارہ کشی ہے۔ نیز اولیں فساد بخل اور (بہی) آرزوئیں ہیں (یعنی شُعبُ الایمان)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں ابن اسمعہ راوی ضعیف ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۱۹۰، البحر والتحدیل جلد ۵ صفحہ ۶۸، الجرحین جلد ۲ صفحہ ۱۱، الضعفاء والمتروکین صفحہ ۳۳۶، تاریخ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۵۳، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۷۵، تقریب التہذیب جلد ۴ صفحہ ۲۴۴، تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۳۱)

۵۲۸۲ - (۱۵) وَعَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: لَيْسَ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا بَلْبَسِ الْعَلِيظِ وَالْحُسَيْنِ، وَأَكْلِ الْجَشِيبِ - ؛ إِنَّمَا الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا قَصْرُ الْأَمَلِ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السَّنَةِ».

۵۲۸۲: سُفیان ثوری بیان کرتے ہیں کہ دنیا میں زُہد موٹا اور جھوٹا لباس پہننے میں نہیں ہے اور نہ ہی معمولی کھانے میں ہے بلکہ دنیا میں زُہد تو امیدوں کا مختصر ہونا ہے (شَرْحُ السَّنَةِ)

۵۲۸۳ - (۱۶) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ الْحُسَيْنِ - ، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكًا وَسُئِلَ أَيُّ شَيْءٍ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا؟ قَالَ: طَيْبُ الْكَسْبِ وَقَصْرُ الْأَمَلِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۲۸۳: زید بن حسین بیان کرتے ہیں کہ میں نے مالک سے سنا (جب) ان سے دریافت کیا گیا کہ دنیا سے قطع تعلق کیا ہے؟ انہوں نے بیان کیا، کمائی پاکیزہ یعنی (حلال) ہو اور امیدیں کوتاہ ہوں (یعنی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں زید بن حسین راوی کا نام صحیح نہیں جب کہ صحیح زید بن حسن بن زید بن امیرک حسینی ہے، اس نے امام مالک سے حدیث بیان کی ہے اور بتایا کہ یہ حدیث منکر ہے، اس شخص نے چالیس احادیث وضع کیں۔ امام ابن جوزی نے ذکر کیا ہے کہ یہ شخص کذاب، وضاع اور دجال تھا (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۱۰۱، مکتوٰۃ علامہ آلبانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۵۲)

بَابُ اسْتِخْبَابِ الْمَالِ وَالْعُمْرِ لِلطَّاعَةِ

(اللہ کی فرمانبرداری کرتے ہو مال اور عمر سے محبت کرنا)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۵۲۸۴ - (۱) عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ». . . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.
وَذَكَرَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ: «لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ» فِي «بَابِ فَصَائِلِ الْقُرْآنِ».

پہلی فصل

۵۲۸۴: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس بندے کو پسند کرتا ہے جو متقی، غنی اور گوشہ نشین ہو (مسلم) اور ابن عمر سے مروی حدیث جس میں ہے کہ ”صرف دو شخص ایسے ہیں جن پر حسد کیا جائے“ کا ذکر فضائل القرآن کے باب میں ہو چکا ہے۔

الْفَصْلُ الثَّانِي

۵۲۸۵ - (۲) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: «مَنْ طَالَ عُمْرُهُ، وَحَسُنَ عَمَلُهُ»۔ . . قَالَ: فَأَيُّ النَّاسِ شَرٌّ؟ قَالَ: «مَنْ طَالَ عُمْرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ». . . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل

۵۲۸۵: ابو بکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کون شخص بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا، وہ شخص جس کی عمر طویل ہے اور اس کے اعمال اچھے ہیں۔ اس نے دریافت کیا، کون شخص بدتر ہے؟ آپ نے فرمایا، جس کی عمر طویل ہے لیکن اس کے اعمال برے ہیں (احمد، ترمذی، دارمی)

۵۲۸۶ - (۳) وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَخَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، فَقُتِلَ أَحَدُهُمَا، ثُمَّ مَاتَ الْآخَرُ بَعْدَهُ بِجُمُعَةٍ أَوْ نَحْوِهَا، فَصَلُّوا عَلَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا

قُلْتُمْ؟» قَالُوا: دَعَوْنَا اللَّهَ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَيَرْحَمَهُ وَيُلْحِقَهُ بِصَاحِبِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَإَيْنَ صَلَاتُهُ بَعْدَ صَلَاتِهِ، وَعَمَلُهُ بَعْدَ عَمَلِهِ؟» أَوْ قَالَ: «صِيَامُهُ بَعْدَ صِيَامِهِ؛ لَمَّا بَيْنَهُمَا أَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائُفُ.

۵۲۸۶: عبید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے درمیان مذاہات کا رشتہ قائم فرمایا اس کے بعد ان میں سے ایک شہید ہو گیا، اس کے فوت ہونے کے بعد دوسرا آدمی بھی ایک جمعہ یا اس کے قریب قریب (مدت میں) فوت ہو گیا۔ صحابہ کرام نے اس کی نماز جنازہ ادا کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان سے) دریافت فرمایا، تم نے اس کے لئے کیا دعائیں کلمات کئے؟ انہوں نے جواب دیا، ہم نے اللہ سے دعا کی کہ اے اللہ اسے معاف کر، اس پر رحم کر اور اسے اس کے رفیق کے ساتھ ملا دے (ان کی یہ بات سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کی نمازوں اور اس کے اعمال کے بعد اس کی نمازیں اور اس کے اعمال کہاں گئے؟ یا آپ نے فرمایا، اس کے روزے، اس کے روزوں کے بعد کہاں گئے؟ بلاشبہ ان دونوں کے درمیان اس سے کہیں زیادہ فاصلہ ہے جتنا کہ آسمان اور زمین کے درمیان ہے (ابوداؤد نسائی)

۵۲۸۷ - (۴) وَقَدْ أَمِنَ كِبَشَةُ الْأَنْمَارِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «ثَلَاثٌ أُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ - ، وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ؛ فَأَمَّا الَّذِي - أُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ فَإِنَّهُ مَا تَقْصُ مَالٌ عَبْدٌ مِنْ صَدَقَةٍ - ، وَلَا ظَلِمَ عَبْدٌ مَظْلَمَةً صَبَرَ - عَلَيْهَا إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ - بِهَا عِزًّا، وَلَا فَتْحَ - عَبْدٌ تَابَ مَسْأَلَةَ إِلَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ - بَابَ فَفَرَّ وَأَمَّا الَّذِي أُحَدِّثُكُمْ فَاحْفَظُوهُ» فَقَالَ: «إِنَّمَا الدُّنْيَا لِارْتَبَعَةٍ نَفَرٍ: عَبْدٌ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَعِلْمًا، فَهُوَ يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ، وَيَصِلُ رَحْمَتُهُ، وَيَعْمَلُ لِلَّهِ فِيهِ بِحَقِّهِ - ، فَهَذَا بِأَفْضَلِ الْمَنَازِلِ. وَعَبْدٌ - رَزَقَهُ اللَّهُ - عِلْمًا وَلَمْ يَرِزُقْهُ مَالًا، فَهُوَ صَادِقُ النَّيَّةِ - يَقُولُ: لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فَلَانٍ؛ فَاجْرَهُمَا سَوَاءٌ؟ وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَلَمْ يَرِزُقْهُ عِلْمًا، فَهُوَ يَتَخَبَطُ فِي مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ، لَا يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ وَلَا يَصِلُ فِيهِ رَحْمَتُهُ، وَلَا يَعْمَلُ فِيهِ بِحَقِّهِ؛ فَهَذَا بِأَخْبَثِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٌ لَمْ يَرِزُقْهُ اللَّهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا، فَهُوَ يَقُولُ: لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ فَلَانٍ، فَهُوَ نَيْتُهُ وَوَزَّرَهُمَا سَوَاءٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۲۸۷: ابوبکر انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، میں تین باتوں کے بارے میں تمہیں قسم اٹھا کر بیان کرتا ہوں، تم اسے محفوظ رکھنا پس وہ باتیں جنہیں میں قسم اٹھا کر بیان کر رہا ہوں۔ (ان میں سے) ایک بات یہ ہے کہ کسی شخص کا مال صدقہ (کی برکت) سے کم نہیں ہوتا اور کسی شخص پر جب بھی ظلم ہوتا ہے وہ اس پر صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ظلم کی وجہ سے اس کی عزت افزائی فرماتے ہیں اور کوئی شخص جب بھی سوال کے دروازے کو کھولتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر فقیری کا

دروازہ کھول دیتے ہیں البتہ وہ بات جو میں تمہیں بتا رہا ہوں تم اسے یاد رکھنا۔ آپ نے فرمایا 'بلاشبہ دنیا صرف چار انسانوں کے لیے ہے ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم عطا کیا ہے' وہ اس میں اپنے پروردگار سے ڈرتا ہے اور صلہ رحمی کرتا ہے اور اس میں حقوق کے مطابق کام کرتا ہے تو ایسا انسان بہت اونچے مرتبہ پر ہے اور (دوسرا) وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے علم تو عطا کیا ہے (لیکن) اسے مال نہیں دیا پس یہ شخص صحیح نیت والا ہے۔ کتا ہے کہ کاش! میرے پاس بھی مال ہوتا تو میں بھی فلاں انسان کی طرح عمل کرتا پس ان دونوں کا ثواب برابر ہے او (تیسرا) وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے اور اسے علم نہیں دیا وہ اپنے مال میں شریعت کے خلاف تصرف کر رہا ہے نہ وہ اس میں اپنے پروردگار سے خوف کھاتا ہے اور نہ ہی صلہ رحمی کرتا ہے اور نہ ہی مال میں شریعت کے مطابق تصرف کرتا ہے پس ایسا شخص بہت برے مقام والا ہے اور (چوتھا) وہ شخص ہے جسے اللہ نے مال اور علم دونوں نہیں دیئے پس وہ کتا ہے کاش! میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی اس میں فلاں انسان کی طرح عمل کرتا پس اس کی نیت کے مطابق ہے اور ان دونوں کا گناہ برابر ہے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۵۲۸۸ - (۵) وَهَنَّ أَنَسُ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى إِذَا أَرَادَ يَعْبُدُ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهُ» . فَنَبِيلٌ : وَكَيْفَ يَسْتَعْمِلُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ : «يُؤَفِّقُهُ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۵۲۸۸ : انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'بلاشبہ اللہ تعالیٰ جب کسی انسان (کے بارہ) میں بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اسے اطاعت میں لگا دیتے ہیں پس آپ سے دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ اس کو کیسے (اطاعت میں) لگا دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا 'موت سے پہلے اسے عمل صالح کی توفیق دیتے ہیں (ترمذی)

۵۲۸۹ - (۶) وَهَنَّ شَدَادُ بْنُ أَوْسٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «الْكَيْسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ ، وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ . وَالْعَاجِزُ مَنْ اتَّبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا ، وَتَمَنَّى عَلَى اللَّهِ» . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَابْنُ مَاجَةَ .

۵۲۸۹ : شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'سمجھ دار محتاط شخص وہ ہے جو (دنیا میں) اپنے آپ کا محاسبہ کرتا ہے اور موت کے بعد والے (دور) کے لئے عمل کرتا ہے اور وہ شخص عاجز (یعنی سمجھ دار نہیں) ہے جو اپنے آپ کو اپنی خواہشات کے پیچھے لگاتا ہے اور اللہ سے (خواہ مخواہ) امیدیں رکھتا ہے (ترمذی، ابن ماجہ)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں ابوبکر بن ابی مریم راوی غایت درجہ ضعیف ہے (البحر والتعديل جلد ۲ صفحہ ۱۵۹) الفغفاء المتروکین ۶۶۸ میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۹۸، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۹۸، ضعیف ابن ماجہ ۳۳۹، ضعیف ترمذی صفحہ ۲۷۹، الاماریت الفعیفہ ۵۳۹، الروض التفسیر ۳۵۶، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۲

ایک منادی کرنے والا پکارے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ! جو ساٹھ برس زندہ رہے؟ یہ ایسی عمر ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا، (جس کا ترجمہ ہے) ”کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہ دی تھی کہ جس میں جو شخص صحت پکڑنا چاہتا وہ صحت پکڑ سکتا تھا نیز تمہارے پاس ڈرانے والے آئے“ (بیہقی شُعَبِ الْإِيمَان)

۵۲۹۳- (۱۰) وَهَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنْ نَفَرْنَا مِنْ بَنِي عُذْرَةَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ النَّبِيُّ ﷺ، فَاسْأَلُوا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ يَكْنِيهِمْ؟» قَالَ طَلْحَةَ: أَنَا. فَكَانُوا عِنْدَهُ، فَبَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْثًا، فَخَرَجَ فِيهِ أَحَدُهُمْ، فَاسْتَشْهِدَ، ثُمَّ بَعَثَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِيهِ الْآخَرُ، فَاسْتَشْهِدَ، ثُمَّ مَاتَ الثَّلَاثُ عَلَى فِرَاشِهِ؛ قَالَ: قَالَ طَلْحَةَ: فَرَأَيْتَ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَةَ فِي الْجَنَّةِ، وَرَأَيْتَ الْمَيِّتَ عَلَى فِرَاشِهِ أَمَاتَهُمْ وَالَّذِي اسْتَشْهِدَ آخِرًا يَلِينِي، وَأَوْلَهُمْ يَلِينِي، فَذَخَلْنِي مِنْ ذَلِكَ -، فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ ذَلِكَ، فَقَالَ: «وَمَا أَنْكَرْتُ مِنْ ذَلِكَ؟! لَيْسَ أَحَدٌ أَفْضَلَ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ مُؤْمِنٍ يُعَمِّرُ فِي الْإِسْلَامِ، لِنَسِيحِهِ وَتَكْبِيرِهِ وَتَهْلِيلِهِ».

۵۲۹۳: عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو عذرہ قبیلے سے تین شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور وہ مسلمان ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کون شخص مجھے ان (کے کھانے پینے) کی ذمہ داری دتا ہے؟ طلحہ نے کہا، میں دتا ہوں۔ چنانچہ وہ ان کے پاس رہے (اس دوران) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا جس میں ان (تین اشخاص) میں سے ایک گیا اور وہ شہید ہو گیا۔ اس کے بعد آپ نے ایک اور لشکر بھیجا اس میں دوسرا گیا وہ بھی شہید ہو گیا اس کے بعد تیسرا اپنے بستر پر فوت ہو گیا۔ راوی کہتا ہے کہ طلحہ کہتے ہیں، میں نے (خواب میں) ان تینوں کو جنت میں دیکھا نیز میں نے دیکھا کہ جو شخص اپنے بستر پر فوت ہوا ہے وہ سب سے آگے تھا اور جو شخص بعد میں شہید ہوا وہ اس کے پیچھے تھا اور سب سے پہلے شہید ہونے والا دوسرے کے پیچھے تھا اس سے (میرے دل میں شک) گزرا، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا، تو کس چیز کا انکار کر رہا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی شخص اس شخص سے زیادہ فضیلت والا نہیں جسے اسلام میں زیادہ عمر ملی ہے اس لیے کہ وہ اس میں سبحان اللہ، اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہتا رہا (احمد)

۵۲۹۴- (۱۱) وَهَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَمِيْرَةَ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - قَالَ: إِنْ عَبْدًا لَوْ خَرَّ عَلَى وَجْهِهِ مِنْ يَوْمٍ وُلِدَ إِلَى أَنْ يَمُوتَ هَرَمًا فِي طَاعَةِ اللَّهِ لَحَقَرَهُ - فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ - ، وَلَوْ أَنَّهُ رُدَّ إِلَى الدُّنْيَا كَيْمَا يَزِدَّادَ مِنَ الْأَجْرِ وَالْثَوَابِ . رَوَاهُمَا أَحْمَدُ .

۵۲۹۴: محمد بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی پیدائش سے لے کر بوچھاپے میں موت تک اللہ کی فرماں برداری میں مصروف رہا تو قیامت کے دن وہ اس عمل کو معمولی سمجھے گا اور وہ آرزو کرے گا کہ اسے دنیا میں بھیج دیا جائے تاکہ وہ زیادہ اجر و ثواب حاصل کر سکے (احمد)

الفصل الثالث

۵۲۹۰- (۷) عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ؛ كُنَّا فِي مَجْلِسٍ، فَطَلَعَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَلَى رَأْسِهِ أَرْمَاءٌ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! نَرَاكَ طَيِّبَ النَّفْسِ. قَالَ: «أَجَلٌ». قَالَ: ثُمَّ خَاصَّ الْقَوْمُ فِي ذِكْرِ الْغِنَى، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا بَأْسَ بِالْغِنَى لِمَنْ اتَّقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَالصِّحَّةُ لِمَنْ اتَّقَى خَيْرٌ مِنَ الْغِنَى، وَطَيِّبُ النَّفْسِ مِنَ النَّعِيمِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

تیسری فصل

۵۲۹۰: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ میں سے ایک صحابی نے بیان کیا کہ ہم ایک مجلس میں تھے کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ کے سر (مبارک) پر غسل کے آثار تھے ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم آپ کو خوش و خرم دیکھ رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا، بالکل درست ہے۔ صحابی نے بیان کیا، اس کے بعد صحابہ کرامؓ غنا کے بارے میں بحث کرنے لگے (ان کی باتیں سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس شخص کے لیے مال و دولت کا کچھ نقصان نہیں جو اللہ کا ڈر رکھتا ہے البتہ وہ شخص جو اللہ سے ڈرتا ہے اس کے لیے تندرستی، مال و دولت سے بہتر ہے اور خوش و خرم رہنا (اللہ کی) نعمتوں میں سے ہے (احمد)

۵۲۹۱- (۸) وَعَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ الْمَالُ فِيمَا مَضَى يُكْرَهُ، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَهَوُ تَرَسُ الْمُؤْمِنِ. وَقَالَ: لَوْلَا هَذِهِ الدَّنَانِيرُ لَتَمَنَدَلُ بِنَا هُوَ لَاءِ الْمَلُوكِ— وَقَالَ: مَنْ كَانَ فِي يَدِهِ مِنْ هَذِهِ— شَيْءٌ فَلْيُصْلِحْهُ، فَإِنَّهُ زَمَانٌ إِنْ أَحْتَاجَ— كَانَ أَوَّلَ مَنْ يَبْدُلُ دِينَهُ وَقَالَ: الْحَلَالُ لَا يَحْتَمِلُ السَّرْفَ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ الشُّبُهَةِ».

۵۲۹۱: سفیان ثوری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں زمانہ ماضی میں مال و دولت کو ناپسند جانا جاتا تھا جبکہ آج کے دور میں تو مال ایمان دار شخص کے لئے ڈھال ہے اور کہا، اگر دینار نہ ہوتے تو یہ بادشاہ ہمیں (میل کچل صاف کرنے کے لئے) اپنا رومال بنا لیتے اور کہا، جس شخص کے ہاتھ میں کچھ مال ہے تو وہ اس کو کفایت کے ساتھی صرف کرے اس لئے کہ (ایسا) دور آ رہا ہے کہ جب انسان محتاج ہو گا تو (دنیا حاصل کرنے کے لئے) سب سے پہلے اپنے دین کو فروخت کر دے گا نیز کہا، حلال مال اسراف کو نہیں چاہتا (شرح الشُّبُهَةِ)

۵۲۹۲- (۹) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُنَادِي مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَيُّنَ أَبْنَاءِ الْيَسْتِينَ؟ وَهُوَ الْعُمَرُ الَّذِي قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿أَوَلَمْ نَعْمِرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمْ النَّذِيرُ﴾». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۲۹۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن

بَابُ التَّوَكُّلِ وَالصَّبْرِ (توکل اور صبر کی فضیلت)

الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

۵۲۹۵- (۱) عن ابن عباس، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ - وَلَا يَنْتَطِرُونَ - ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۲۹۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری امت سے ستر ہزار (افراد) بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے (یہ) وہ لوگ ہوں گے جو (بالکل) دم نہیں کراتے تھے اور نہ ہی یہ لوگ بدقالی پکڑتے تھے بلکہ تمام کاموں میں اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے تھے (بخاری، مسلم)

۵۲۹۶- (۲) وَصَفَهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ: «عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَّةُ فَجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيَّ ﷺ وَمَعَهُ الرَّجُلُ، وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلَانِ، وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّهْطُ، وَالنَّبِيُّ وَلَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ، فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأَفُقَ، فَرَجَوْتُ أَنْ يَكُونَ أُمَّتِي. فَقِيلَ: هَذَا مُوسَى فِي قَوْمِهِ، ثُمَّ قِيلَ لِي: أَنْظِرْ، فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأَفُقَ، فَقِيلَ لِي: أَنْظِرْ هَكَذَا وَهَكَذَا، فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأَفُقَ. فَقِيلَ: هَؤُلَاءِ أُمَّتُكَ، وَمَعَ هَؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا قَدْ آمَنَهُمْ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، هُمُ الَّذِينَ لَا يَنْتَطِرُونَ، وَلَا يَسْتَرْقُونَ، وَلَا يَكْتَرُونَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ» فَقَامَ عَكَاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ: أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ. قَالَ: «اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ». ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ آخَرَ فَقَالَ: أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ. فَقَالَ: «سَبَقَكَ بِهَا عَكَاشَةُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۲۹۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن باہر تشریف لائے آپ نے فرمایا، مجھ پر (پہلی) آئیں (اپنے انبیاء علیہ السلام کی معیت میں) پیش کی گئیں چنانچہ ایک پیغمبر گزرتا اور اس کے ساتھ اس کا ایک پیروکار ہوتا اور کسی پیغمبر کے ساتھ دو پیروکار ہوتے اور کسی کے ساتھ جماعت ہوتی اور

(بعض) ایسے پیغمبر بھی ہوتے جن کے ساتھ کوئی پیروکار نہ ہوتا چنانچہ میں نے اپنے آگے ایک بہت بڑے اجتماع کو دیکھا جس نے آسمان کے کناروں کو بھرا ہوا تھا۔ میں نے امید کی کہ (شاید یہ لوگ) میری امت ہیں لیکن (مجھے) بتایا گیا یہ تو موسیٰ علیہ السلام اپنے پیروکاروں میں ہیں۔ پھر مجھے کہا گیا، آپ دیکھیں، چنانچہ میں نے بہت بڑے اجتماع کو دیکھا جس نے آسمان کے کناروں کو بھرا ہوا تھا۔ پھر مجھ سے کہا گیا، آپ دائیں جانب اور بائیں جانب دیکھیں۔ میں نے دیکھا کہ بہت زیادہ لوگوں نے آسمان کے کناروں کو بھرا ہوا تھا تو (مجھ سے) کہا گیا، یہ سب لوگ تیرے پیروکار ہیں اور ان کے ساتھ ستر ہزار ان سے آگے ہیں جو بلا حساب جنت میں داخل ہو چکے ہیں، وہ ایسے لوگ ہیں جو بدفالی نہیں پکڑا کرتے تھے اور دم بھی نہیں کراتے تھے اور گرم لوہے سے بھی نہیں داغنتے تھے صرف اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے تھے (آپ کی یہ باتیں سن کر) عکاشہ بن محسن کھڑا ہوا۔ اس نے عرض کیا، آپ اللہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں سے بنائے۔ آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! اسے ان میں داخل فرما۔ اس کے بعد ایک اور شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کیا، آپ اللہ سے دعا کریں کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے بنائے۔ آپ نے فرمایا اس دعا میں عکاشہ تجھ سے سبت لے گیا (بخاری، مسلم)

وضاحت: آیات قرآنیہ اور اوجیہ ماثورہ کے ساتھ دم کرانے میں کچھ حرج نہیں اور ضرورت کے وقت گرم لوہے سے داغنے میں بھی کچھ حرج نہیں ہے جیسا کہ سعد بن ابی وقاصؓ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے اپنے جسم کو گرم لوہے سے داغنا تھا۔ مذکورہ دو احادیث میں جس دم کا ذکر ہے اس سے مراد شریک اور غیر شرعی الفاظ سے دم کروانا ہے اور اسی طرح پرندوں کو اڑا کر ان کی حرکات سے فال لینا ناجائز ہے کہ اگر پرندہ دائیں طرف اڑ کر گیا تو کام درست ہو گا ورنہ نہیں.... اس قسم کے توہمات پر یقین نہیں رکھنا چاہیے جبکہ نیک فال درست ہے تفصیل کے لیے دیکھیں جلد ۳ صفحہ ۵۳۱ و صفحہ ۵۳۸ (واللہ اعلم)

۵۲۹۷ - (۳) وَهَنْ صُهَيْبٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَجَبًا لَأَمْرِ الْمُؤْمِنِ! إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ لَهُ خَيْرٌ، وَلَيْسَ ذَلِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، إِنْ أَصَابَتْهُ ضُرٌّ شَرٌّ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضُرٌّ صَبْرٌ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۲۹۷: صیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تعجب ہے ایمان دار شخص کی حالت پر کہ وہ اپنے تمام معاملات کو اپنے لیے بہتر سمجھتا ہے (اگرچہ بظاہر معاملات بہتر نہیں ہوتے) یہ اعزاز صرف ایسے ایمان دار شخص کو حاصل ہوتا ہے کہ اگر اسے خوشی نصیب ہوتی ہے تو وہ شکر ادا کرتا ہے تو (اس کا شکر ادا کرتا) اس کے لیے بہتر ہوتا ہے اور اگر اسے بیماری وغیرہ پہنچتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے تو (اس کا صبر کرنا) اس کے لیے بہتر ہوتا ہے (مسلم)

۵۲۹۸ - (۴) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ، وَفِي كُلِّ خَيْرٍ، إِحْرَاصٌ عَلَيَّ مَا يَنْفَعُكَ، وَاسْتِعْنِ بِاللَّهِ، وَلَا تَعْجِزْ، وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ، فَلَا تَقُلْ: لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا—،

وَلَكِنْ قُلْ: قَدَّرَ اللَّهُ، وَمَا شَاءَ فَعَلَ، فَإِنْ لَوْ تَفَتَّحَ عَمَلُ الشَّيْطَانِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۲۹۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مضبوط مومن بہت بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک کمزور مومن سے زیادہ محبوب ہے (اگرچہ) کبھی (مومنوں) میں بھلائی موجود ہے (آپ نے فرمایا) ایسے دینی کام پر حرص کر جو تجھے فائدہ عطا کرے اور اپنے اللہ سے مدد مانگ اور عجز اختیار نہ کر، اگر تجھے کچھ تکلیف لاحق ہو تو تو یہ نہ کہہ کر اگر میں فلاں کام کر لیتا تو فلاں کام ہو جاتا البتہ تو کہہ کہ اللہ تعالیٰ نے تقدیر بنائی ہے اور جو اللہ چاہتا ہے کرتا ہے اس لئے یہ (کہہ کہ اگر میں فلاں کام کر لیتا تو فلاں کام ہو جاتا) شیطان کے عمل کو قوت عطا کرتا ہے (مسلم)

وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تقدیر پر ایمان لانا ضروری ہے لیکن اس سے یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ کسی حالت میں بھی "اگر" کا لفظ استعمال کرنا جائز نہیں۔ قرآن پاک میں بارہا مرتبہ "اگر" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔
تفصیل کے لیے دیکھئے (مرقات جلد ۱۰ صفحہ ۳۹)

الفصل الثانی

۵۲۹۹ - (۵) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَوْ أَنْتُمْ تَتَوَكَّلُونَ عَلَى اللَّهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ، تَغْدُو خِمَاصًا - وَتَرُوحُ بِطَانًا» . . . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل

۵۲۹۹: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ پر صحیح توکل کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں رزق دے گا جیسا کہ وہ پرندوں کو رزق دیتا ہے کہ وہ صبح سویرے بھوکے جاتے ہیں اور پچھلے پہر پیٹ بھر کر لوٹتے ہیں (ترمذی، ابن ماجہ)

وضاحت: امام بیہقی فرماتے ہیں یہ حدیث اس بات پر دلالت نہیں کرتی کہ طلبِ رزق کے لئے کوشش نہ کی جائے اور ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھا جائے بلکہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ طلبِ رزق کے لئے کوشش کرنی چاہیے۔ ظاہر ہے کہ جب پرندے صبح سویرے بھوکے پرواز کرتے ہیں تو وہ طلبِ رزق کے لئے ہی پرواز کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں رزق عطا کرتا ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۵)

۵۳۰۰ - (۶) وَهَذَا ابْنُ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّهَا النَّاسُ! لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ يُقَرَّبُكُمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ النَّارِ إِلَّا قَدْ أَمَرْتُمْ بِهِ، وَلَيْسَ شَيْءٌ يُقَرَّبُكُمْ مِنَ النَّارِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا قَدْ نَهَيْتُمْ عَنْهُ، وَإِنَّ الرُّوحَ الْأَمِينِ - وَفِي رِوَايَةٍ: وَإِنَّ رُوحَ الْقُدُّوسِ - نَفَثَ فِي رُوعِي - أَنْ نَفْسًا لَنْ تَمُوتَ حَتَّى تَسْكُمَلَ رِزْقَهَا، أَلَا فَاتَّقُوا

اللَّهِ، وَاجْمَلُوا فِي الطَّلَبِ -، وَلَا يَحْمِلْتَكُمْ اسْتِبْطَاءُ الرِّزْقِ أَنْ تَطْلُبُوهُ بِمَعَاصِي اللَّهِ، فَإِنَّهُ لَا يُدْرِكُ مَا عِنْدَ اللَّهِ إِلَّا بِطَاعَتِهِ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ الشُّنَّةِ» وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: «وَأَنَّ رُوحَ الْقُدُّوسِ».

۵۳۰۰: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے لوگو! کوئی چیز ایسا نہیں جو تمہیں جنت کے نزدیک لے جانے والی اور دوزخ سے دور کرنے والی ہو (اور تمہیں اسکے بارے میں نہ بنایا گیا ہو اور کوئی چیز ایسی نہیں جو تمہیں دوزخ کے قریب کرنے والی اور جنت سے دور کرنے والی ہو) (اور) میں نے تمہیں اس سے نہ روکا ہو اور بے شک جبرائیل اور ایک روایت میں ہے، بے شک روح القدس نے میری طرف وحی کی ہے کہ کوئی زندہ چیز اس وقت تک موت سے ہم کنار نہ ہوگی جب تک کہ اپنے رزق کو پورا نہیں کر لیتی۔ خبردار! تم اللہ سے ڈرو اور رزق کی تلاش میں اچھا انداز اختیار کرو، تمہیں رزق تاخیر سے ملنا اس بات پر مجبور نہ کرے کہ تم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہوئے اسے تلاش کرو، اس لیے کہ رزق حلال کو تو صرف اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے ساتھ حاصل کیا جا سکتا ہے (شرح السنہ، بیہقی شعبہ الايمان) البتہ امام بیہقی نے ”بے شک روح القدس“ کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

۵۳۰۱ - (۷) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا لَيْسَتْ بِتَحْرِيمِ الْحَلَالِ وَلَا إِضَاعَةِ الْمَالِ، وَلَكِنَّ الزَّهَادَةَ فِي الدُّنْيَا أَنْ لَا تَكُونَ بِمَا فِي يَدَيْكَ أَوْ تَقِ بِمَا فِي يَدِ اللَّهِ -، وَأَنْ تَكُونَ فِي ثَوَابِ الْمُصِيبَةِ إِذَا أَنْتَ أُصِيبْتَ بِهَا أَرْغَبَ فِيهَا لَوْ أَنَّهَا أُفْقِيتَ لَكَ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَعَمْرُو بْنُ وَقْدٍ الرَّأْوِيُّ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ.

۵۳۰۱: ابو ذر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، دنیا سے اعراض کرنا حلال کو حرام کرنے اور مال کو (ناجائز) صرف کرنے سے حاصل نہیں ہوتا البتہ دنیا سے اعراض کرنا اس طرح حاصل ہوتا ہے کہ تجھے اس مال پر جو تیرے قبضے میں ہے اس مال سے زیادہ اہم نہ ہو جو اللہ کے ہاں ہے اور تجھے مصیبت کے ثواب میں جب تو مصیبت پہنچایا جائے مصیبت میں زیادہ رغبت کرنے والا نہ ہو کہ کاش! وہ مصیبت تیرے لیے باقی رکھی جائے (ترمذی، ابن ماجہ) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا نیز اس حدیث کی سند میں عمرو بن وقاد راوی مکر الحدیث ہے۔

وضاحت: یہ حدیث غایت درجہ ضعیف ہے (المرج والتعديل جلد ۶ صفحہ ۳۵۷، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۹۱، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۲۵، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۳۳، ضعیف ترمذی صفحہ ۲۱۳)

۵۳۰۲ - (۸) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ: «يَا غُلَامُ! احْفَظِ اللَّهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ اللَّهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، وَإِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ

اللَّهُ، وَإِذَا اسْتَعْنَتْ فَاسْتَعِينِ بِاللَّهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَىٰ أَنْ يَنْفَعُوكَ شَيْئًا لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ لَكَ، وَلَوْ اجْتَمَعُوا عَلَىٰ أَنْ يَضُرُّوكَ شَيْئًا لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ، وَجَفَّتِ الصُّحُفُ، رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۵۳۰۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (سوار) تھا آپ نے فرمایا: اے بچے! اللہ تعالیٰ (کے احکامات) کی حفاظت کر اللہ تعالیٰ تیری حفاظت فرمائے گا، اللہ تعالیٰ (کے حقوق) کی حفاظت کر تو اللہ تعالیٰ کو اپنے سامنے پائے گا اور جب تو سوال (کا ارادہ) کرے تو اللہ تعالیٰ سے سوال کر اور جب تو نے مدد طلب کرنی ہو تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مدد طلب کر اور یقین کر کہ تمام مخلوق اگر (بالفرض) اس بات پر جمع ہو جائے کہ تجھے کچھ فائدہ پہنچائے تو تجھے صرف اس قدر ہی فائدہ پہنچا سکتی ہے جس قدر اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے مقدر کر دیا ہے اور اگر تمام مخلوق اس بات پر جمع ہو جائے کہ تجھے کچھ تکلیف دینا چاہے تو تجھے صرف اس قدر تکلیف دے سکتی ہے کہ جس قدر اللہ تعالیٰ نے تیرے بارے میں لکھ دیا ہے، قلم اٹھائیے گئے ہیں یعنی (احکامات تحریر ہونے سے رک گئے ہیں) اور صحیفوں کی سیاہی خشک ہو چکی ہے (احمد، ترمذی)

۵۳۰۳- (۹) وَهَنَ سَعِيدٌ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَى اللَّهُ لَهُ، وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ اللَّهِ، وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ سَخَطُهُ بِمَا قَضَى اللَّهُ لَهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۵۳۰۳: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدم کے بیٹے کی سعادت ہے کہ وہ ان فیصلوں پر راضی ہو جو اللہ نے اس کے لیے کیے ہیں اور آدم کے بیٹے کی بد بختی ہے کہ وہ اللہ کی بھلائی طلب کرنا چھوڑ دے۔ نیز آدم کے بیٹے کی بد بختی ہے کہ وہ ان فیصلوں پر ناراضگی کا اظہار کرے جو اللہ نے اس کے حق میں کیے ہیں (احمد، ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حماد بن ابی حمید المدنی راوی ضعیف ہے، اس کا اصل نام محمد بن ابی حمید انصاری ہے جبکہ حماد اس کا لقب ہے (الجرم والتعديل جلد ۲ صفحہ ۳۷، تقریب! تنزیہ جلد ۲ صفحہ ۱۵۶، الاحادیث الفعیذ صفحہ ۳۳۹، ضعیف الجامع الصغیر صفحہ ۵۱۹، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۶، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۳۳۵)

الفصل الثالث

۵۳۰۴- (۱۰) عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قَبْلَ نَجْدٍ، فَلَمَّا قَسَلَ - رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَسَلَ مَعَهُ، فَأَذْرَكَهُمْ الْقَائِلَةَ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ، فَتَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَحْتَ سَمْرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ وَنَمَنَا نَوْمَةً، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُونَا، وَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: «إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ

عَلَى سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ، فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِي صَلْنَا — قَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِثِّي؟ فَقُلْتُ: اللَّهُ، ثَلَاثًا وَلَمْ يُعَاقِبْهُ، وَجَلَسَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۵۳۰۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں نجد کی جانب ایک جنگ لڑی، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو وہ بھی آپ کے ساتھ واپس آیا۔ چنانچہ صحابہ کرام کو ایسی وادی میں قیلولہ کرنا پڑا جس میں کانٹوں والے درخت کثرت کے ساتھ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ ڈالا اور صحابہ کرام درختوں کے سائے میں (آرام کے لیے) جدا ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کانٹے دار درخت (کے سائے) کے نیچے اترے، آپ نے اس (کی ایک شاخ) کے ساتھ اپنی تلوار کو لٹکایا اور ہم محو خواب ہو گئے، اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پکارا، اس وقت آپ کے پاس ایک بدوی (صہابی) کافر تھا۔ آپ نے بیان کیا کہ اس شخص نے مجھ پر میری تلوار کو میان سے باہر نکالا جب کہ میں نیند میں تھا، اچانک میں بیدار ہوا تو تلوار اس کے ہاتھ میں میان سے باہر نکالی ہوئی تھی۔ اس نے کہا، تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے تین بار کہا کہ اللہ (مجھے بچائے گا) آپ نے اس بدوی (صہابی) کو سزا نہ دی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے (بخاری، مسلم)

۵۳۰۵ - (۱۱) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ الْأَسْمَاعِينِيِّ فِي «صَحِيحِهِ» فَقَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِثِّي؟ قَالَ: «اللَّهُ» فَسَقَطَ السَّيْفُ مِنْ يَدِهِ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السَّيْفَ فَقَالَ: «مَنْ يَمْنَعُكَ مِثِّي؟» فَقَالَ: «كُنْ خَيْرٌ آخِذٌ. فَقَالَ: «نَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ؟» قَالَ: لَا، وَلَكِنِّي أَعَاهِدُكَ عَلَى أَنْ لَا أُقَاتِلَكَ وَلَا أَكُونَ مَعَ قَوْمٍ يُقَاتِلُونَكَ فَخَلَّى سَيْبِلَهُ، فَأَتَى أَصْحَابَهُ، فَقَالَ: جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ خَيْرِ النَّاسِ. هَكَذَا فِي «كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ» وَفِي «الرِّيَاضِ».

۵۳۰۵: ابو بکر اسماعیلی کی روایت میں ہے، اس نے اپنی ”صحیح“ میں بیان کیا ہے کہ اس (صہابی) نے کہا، تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟ آپ نے جواب دیا، اللہ (مجھے بچائے گا) تو تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار کو اٹھا لیا۔ آپ نے فرمایا (اب) تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟ اس نے جواب دیا، آپ ہتھیار چڑھنے والے ہیں (یعنی آپ معاف کر دیں) آپ نے دریافت کیا۔ ”کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں؟ بلاشبہ میں اللہ کا رسول ہوں“ اس نے کہا، نہیں! البتہ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں آپ کے ساتھ لڑائی نہیں کروں گا اور ایسے لوگوں کا ساتھ نہیں دوں گا جو آپ کے ساتھ لڑائی کریں گے۔ آپ نے اسے جانے دیا۔ وہ بدوی (صہابی) اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں تمہارے پاس ایسے شخص کے پاس سے آیا ہوں جو تمام لوگوں سے بہتر ہے۔ (یہ حدیث) اسی طرح حمیدی کی کتاب اور ریاض الصالحین میں ہے۔

۵۳۰۶ - (۱۲) **وَمَنْ آيَنَ ذَرَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنِّي لَأَعْلَمُ آيَةً - لَوْ أَخَذَ النَّاسُ بِهَا لَكَفَتْهُمْ: ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾** رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالذَّارِمِيُّ.

۵۳۰۶: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ میں ایک ایسی آیت جانتا ہوں اگر لوگ اس پر عمل کرنے لگ جائیں تو وہ انہیں کافی ہو جائے۔ (جس کا ترجمہ ہے) "اور جو شخص اللہ سے ڈر گیا اللہ اس کے لیے نجات کا راستہ نکال دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے (جس کے بارے) میں اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔" (احمد، ابن ماجہ، دارمی) وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے (تنقیح الرواة جلد ۲ صفحہ ۳۷۷، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۳۴۷)

۵۳۰۷ - (۱۳) **وَمَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ ﴿إِنِّي أَنَا الرِّزَاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ﴾ . . . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.**

۵۳۰۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سامنے یوں تلاوت فرمائی **إِنِّي أَنَا الرِّزَاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ** . (ابوداؤد، ترمذی) اور امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

وضاحت: **إِنِّي أَنَا الرِّزَاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ** قرأت شاہ ہے یہ ابن مسعود کی قرأت ہے اور قرأتِ حفص میں **إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرِّزَاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ** کے الفاظ ہیں اور یہی مشہور اور مروج قرأت ہے۔ (مشکوٰۃ سعید اللہام جلد ۳ صفحہ ۳۵۵)

۵۳۰۸ - (۱۴) **وَمَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ أَخْوَانَ عَلِيَّ عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَكَانَ أَحَدَهُمَا يَأْتِي النَّبِيَّ ﷺ، وَالْآخَرَ يَحْتَرِفُ، فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ أَخَاهُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: «لَعَلَّكَ تَرُزِقُ بِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.**

۵۳۰۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دو بھائی تھے ان میں سے ایک (علم حاصل کرنے کے لیے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا اور دوسرا بھائی روزی کمانا تھا یہی روزی کمانے والے نے اپنے بھائی کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت کی کہ وہ کوئی کام نہیں کرتا۔ آپ نے فرمایا: شاید تجھے اس کے سبب رزق مل رہا ہے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو صحیح غریب قرار دیا ہے۔

۵۳۰۹ - (۱۵) **وَمَنْ عَمْرُو بْنِ الْعَاصِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:**

وَإِنْ قَلْبَ ابْنِ آدَمَ بِكُلِّ وَادٍ شُعْبَةٌ، فَمَنْ اتَّبَعَ قَلْبَهُ الشَّعْبُ كُلُّهَا لَمْ يُبَالِ اللَّهُ بِآيٍ وَادٍ أَهْلَكَهٗ،
وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ كَفَاهُ الشَّعْبُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

۵۳۰۹: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس میں کچھ شک نہیں کہ آدمؑ کے بیٹے کے دل کا ہر وادی میں حصہ ہے پس جو شخص اپنے دل کو تمام وادیوں میں لے جاتا ہے اللہ کو کچھ پروا نہیں کہ اللہ نے اسے کس وادی میں تباہ و برباد کر دیا اور جو شخص اللہ پر بھروسہ کرتا ہے اللہ اسے تمام وادیوں سے محفوظ کرتا ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوشیبہ صالح راوی منکر الحدیث ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۷۷، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۳۳۲)

۵۳۱۰- (۱۶) وَهَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ: لَوْ أَنَّ عِبْدِي أَطَاعُونِي لَأَسْقَيْتَهُمُ الْمَطَرَ بِاللَّيْلِ، وَأَطْلَعْتُ عَلَيْهِمُ الشَّمْسَ بِالنَّهَارِ، وَلَمْ أَسْمِعْهُمْ صَوْتِ الرَّعْدِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۵۳۱۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے "اگر میرے بندے میری اطاعت کریں تو میں ان پر رات کے وقت بارش اور دن کے وقت دھوپ کروں اور انہیں گرج کی آواز بھی نہ سناؤں (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں صدقہ بن موسیٰ راوی ضعیف ہے (مکتوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۹، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۷۷)

۵۳۱۱- (۱۷) وَهَنَّهُ، قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى أَهْلِيهِ، فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ مِنَ الْحَاجَةِ خَرَجَ إِلَى الْبَرِّيَّةِ، فَلَمَّا رَأَتْ امْرَأَتُهُ - فَأَمَّتْ إِلَى الرَّحَى فَوَضَعَتْهَا -، وَإِلَى التَّنُورِ، فَسَجَرَتْهُ -، ثُمَّ قَالَتْ: اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا، فَظَنَرْتُ فَإِذَا الْحَفْنَةُ قَدِ امْتَلَأَتْ. قَالَ: وَذَهَبَتْ إِلَى التَّنُورِ، فَوَجَدَتْهُ مُمْتَلِئًا. قَالَ: فَرَجَعَ الزَّوْجُ، قَالَ: أَصَبْتُمْ بَعْدِي شَيْئًا؟ قَالَتْ امْرَأَتُهُ: نَعَمْ، مِنْ رَبِّنَا، وَقَامَ إِلَى الرَّحَى - فذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ -، فَقَالَ: وَأَمَّا إِنَّهُ لَوَلَّمْ يَرْفَعُهَا لَمْ تَزَلْ تَدُورُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۵۳۱۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص اپنے گھر میں داخل ہوا جب اس نے دیکھا کہ اس کے گھر والے بھوکے ہیں تو وہ جنگل کی طرف چل دیا (تاکہ وہ تضرع و آہ زاری کے ساتھ سوال کرے) جب اس کی بیوی نے (خاندان کے ہاتھ کو خالی) دیکھا تو وہ کھڑی ہوئی، اس نے پتلی پر اس کے اوپر کے حصہ کو رکھا اور تنور میں آگ جلائی اور پھر اس نے دعا کی، اے اللہ! ہمیں رزق عطا کر چنانچہ عورت نے دیکھا کہ صبحک (آٹے سے)

بھری ہوئی ہے۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ وہ عورت تھور کی جانب گئی تو اس نے دیکھا کہ تھور (دوٹیوں سے) بھرا ہوا ہے ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ (جب) اس عورت کا خاوند واپس آیا تو اس نے دریافت کیا کہ میرے بعد تم نے کسی چیز کو پایا ہے؟ اس کی بیوی نے جواب دیا ہاں! اپنے پروردگار کی جانب سے پایا ہے۔ وہ شخص (تجربہ کے ساتھ) چٹکی کی جانب کھڑا ہوا (اسے اٹھایا تاکہ حقیقت جان سکے) اس نے یہ واقعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ سنایا آپ نے فرمایا، اگر وہ اسے نہ اٹھاتا تو قیامت کے دن تک چٹکی چلتی رہتی (احمد)

۵۳۱۲ - (۱۸) وَهَذَا أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهُ أَجَلُهُ» رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ فِي «الْحِلْيَةِ».

۵۳۱۳: ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ رزق انسان کو اس طرح تلاش کرتا ہے جیسا کہ انسان کو اس کی موت طلب کرتی ہے (ابو نعیم فی الحلیۃ)

۵۳۱۳ - (۱۹) وَهَذَا ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتِي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، ضَرْبَهُ قَوْمُهُ فَأَذَمُوهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۳۱۳: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں گویا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں (جس وقت) کہ آپ نے انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام میں سے ایک پیغمبر کے بارے میں بیان کیا کہ اس کی قوم نے اُسے مارا یہاں تک کہ اسے خون آلودہ کر دیا، وہ پیغمبر اپنے چہرے سے خون صاف کر رہے تھے اور دُعا کر رہے تھے، اے اللہ! میری قوم کو معاف فرما یقیناً یہ لوگ جانتے نہیں ہیں“ (بخاری، مسلم)

بَابُ الرِّبَاءِ وَالسَّمْعَةِ

(ریا کاری اور شہرت سے بچنا)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۵۳۱۴- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورِكُمْ، وَأَمْوَالِكُمْ -، وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۵۳۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ ہماری صورتوں اور ہمارے مال کو نہیں دیکھتا البتہ وہ ہمارے دلوں اور ہمارے اعمال پر نظر رکھتا ہے (مسلم)

۵۳۱۵- (۲) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قَالَ اللَّهُ [تَبَارَكَ] وَتَعَالَى: أَنَا أَعْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ، مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ مَعِيَ غَيْرِي، تَرَكْتَهُ وَشِرْكَهُ» وَفِي رِوَايَةٍ: «فَأَنَا مِنْهُ بَرِيءٌ، هُوَ الَّذِي عَمِلَهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۳۱۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے کہ میں شرکاء کے شرک سے بے پروا ہوں، جو شخص بھی کوئی عمل کرتا ہے اور اس میں میرے ساتھ میرے غیر کو شریک ٹھہراتا ہے تو میں اس کو اور اس کے شرک کرنے کو قبولیت کے مقام سے دور کر دیتا ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ میں اس امر سے بری ہوں، وہ عمل اسی کے لئے ہے جس کے لئے اس نے کیا (مسلم)

۵۳۱۶- (۳) وَهَنْ جُنْدُبٌ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ سَمِعَ سَمْعَ اللَّهِ بِهِ -، وَمَنْ يُرَائِحُ يُرَائِحِي اللَّهُ بِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۳۱۶: جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص شہرت کے لئے کوئی کام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے میدانِ حشر میں ذلیل فرمائے گا اور جو شخص ریا کاری کے لئے عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ریا کاری کو لکھ دیتا ہے (بخاری، مسلم)

۵۳۱۷- (۴) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ

يَعْمَلُ الْعَمَلِ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ: يُجِبُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ. قَالَ: «تَبْلُكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۳۱۷: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ آپ اس آدمی کے بارے میں بتائیں جو اچھا کام کرتا ہے اور لوگ بھی اس عمل کی وجہ سے اس کی تعریف کرتے ہیں؟ اور ایک روایت میں ہے کہ لوگ اس عمل کی وجہ سے اس سے محبت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ مومن شخص کے لیے فوری خوشخبری ہے (مسلم)

الفصل الثانی

۵۳۱۸ - (۵) هُنَّ أَبِي سَعْدِ بْنِ أَبِي فِضَالَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «إِذَا جَمَعَ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَوْمٍ لَا رَبَّ فِيهِ نَادِي مُنَادٍ: مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِي عَمَلٍ عَمَلَهُ اللَّهُ أَحَدًا -، فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ؛ فَإِنَّ اللَّهَ أَعْنَى الشَّرْكَاءِ عَنِ الشِّرْكَ، رَوَاهُ أَحْمَدُ.

دوسری فصل

۵۳۱۸: ابو سعید بن ابی فضالہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام لوگوں کو اس دن جمع کرے گا جس کے بارے میں کچھ شک نہیں تو منادی کرنے والا پکارے گا کہ جس شخص نے خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے کیے گئے عمل میں کسی کو شریک ٹھہرایا تو وہ اس عمل کے ثواب کو بھی اللہ کے غیر سے طلب کرے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ تمام شرکاء کے شرک سے بری ہے (احمد)

۵۳۱۹ - (۶) وَهَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ سَمِعَ النَّاسَ بِعَمَلِهِ سَمِعَ اللَّهُ بِهِ أَسَامِعَ خَلْقِهِ وَحَقَرَهُ وَصَغَّرَهُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۳۱۹: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص لوگوں کو اپنا عمل دکھاتا ہے تو اللہ اس کے اس عمل کو اپنی مخلوق کو معلوم کرائے گا اور اسے حقیر دکھائے گا اور اسے ذلیل کرے گا (بیہقی شعب الایمان)

۵۳۲۰ - (۷) وَهَنَّ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ طَلَبُ الْآخِرَةِ جَعَلَ اللَّهُ عِزَّهُ فِي قَلْبِهِ، وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ، وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ زَاغِمَةٌ -، وَمَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ طَلَبُ الدُّنْيَا جَعَلَ اللَّهُ الْفَقْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَشَتَّتْ عَلَيْهِ أَمْرَهُ، وَلَا يَأْتِيهِ مِنْهَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ». رَوَاهُ

التِّرْمِذِيُّ.

۵۳۲۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کا مقصد آخرت طلب کرنا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو غنی کر دیتا ہے اور اس کے تمام کاموں کے لیے اسباب مہیا کرتا ہے اور دنیا اس کے پاس مطیع ہو کر آتی ہے اور جس شخص کا مقصد دنیا حاصل کرنا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے فقر کو نمایاں کر دیتا ہے اور اس کے تمام کاموں کو پرانہ کر دیتا ہے اور دنیا اسے صرف اسی قدر ملتی ہے جتنی اس کے لئے مقدر کی گئی ہے (ترمذی)

۵۳۲۱- (۸) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالذَّازِمِيُّ عَنْ أَبِي بَانٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ.

۵۳۲۱: احمد اور دارمی نے ابان سے اس نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

۵۳۲۲- (۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! بَيْنَا أَنَا فِي بَيْتِي فِي مَصَلَايَ، إِذْ دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ، فَأَعْجَبَنِي الْحَالُ الَّذِي رَأَيْتُ عَلَيْهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «رَحِمَكَ اللَّهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! لَكَ أَجْرَانِ: أَجْرُ السِّرِّ وَأَجْرُ الْعَلَانِيَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۵۳۲۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں اپنے گھر میں نماز پڑھ رہا ہوں اچانک میرے پاس ایک شخص آ جا رہا ہے مجھے اپنی وہ کیفیت اچھی لگتی ہے جس پر اس نے مجھے دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے ابو ہریرہ: اللہ تعالیٰ تجھ پر رم فرمائے، تیرے لیے دو ہرا اجر ہے پوشیدہ (سچی کرنے) کا اجر اور ظاہر کا اجر (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۵۳۲۳- (۱۰) وَصَفَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتَلُونَ الدُّنْيَا بِالدِّينِ، يَلْبَسُونَ لِلنَّاسِ جُلُودَ الصَّانِ مِنَ اللَّيْنِ، أَلْسِنَتَهُمْ أَخْلَى مِنَ الشُّكْرِ، وَقُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الذَّيْبِ، يَقُولُ اللَّهُ: «أَبِي يَغْتَرُونَ - أَمْ عَلَيَّ يَجْعَرُونَ؟ فَبَيْنَ حَلْفَتِ لَابَعَثَ عَلَيَّ أَوْلِيكَ مِنْهُمْ فَنَنَّهُ تَدْعُ الْحَلِيمَةَ فِيهِمْ حَبْرَانِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۳۲۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ ظہور پذیر ہوں گے جو دین کا کام کر کے دنیا کے طلب گار ہوں گے، لوگوں کو خوش کرنے کے لیے اون کا لباس پھینس گے، ان کی زبانیں شکر سے زیادہ میٹھی اور ان کے دل بھیڑوں کے دل جیسے ہوں گے، اللہ تعالیٰ (ان کے بارے) میں ڈانٹ پلاتے ہیں کہ کیا میرے (مال دینے کی وجہ سے) دھوکے میں پڑ گئے ہیں یا میری مخالفت پر دلیر ہو گئے ہیں؟ میں اپنی ذات کی قسم اٹھاتا ہوں، میں ایسے لوگوں پر ان سے ہی ایک فتنہ مسلط کروں گا جو سمجھ دار لوگوں کو ان میں حیران کر دے گا (ترمذی) امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں یحییٰ بن عیید اللہ راوی ضعیف اور منکر الحدیث ہے (المخرج والتحدیل جلد ۹ صفحہ ۶۶۷، الضعفاء والمتروکین صفحہ ۶۲۳، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۸۹، تقریب التذنب جلد ۲ صفحہ ۳۵۱، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۹) ۷

۵۳۲۴ - (۱۱) وَهْنُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، قَالَ: لَقَدْ خَلَقْتُ خَلْقًا أَلْسِنَتُهُمْ أَخْلَى مِنَ الشَّكْرِ، وَقُلُوبُهُمْ أَمْرٌ مِنَ الصَّبْرِ، فَبِي خَلَفْتُ لِأُبَيِّنَحْنُهُمْ فَتَنَّهُ تَدْعُ الْحَلِيمِ فِيهِمْ حَيْرَانٌ، فَبِي يَنْغَرُونَ أَمْ عَلَيَّ يَجْشِرُونَ؟» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۵۳۲۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں، میں نے ایسی مخلوق پیدا کی ہے جن کی زبانیں شکر سے زیادہ شیریں اور جن کے دل مبر (نہی درخت) سے بھی زیادہ کڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، میں اپنی قسم کھاتا ہوں کہ میں ان پر ایسا فتنہ مسلط کرں گا جو ان میں سمجھ دار انسان کو حیران کر دے گا پس (میری مصلحت کے سبب) وہ دھوکے میں ہیں بلکہ مجھ پر وہ دلیر ہیں (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حمزہ بن ابی الدنی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۶۰۸، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۹)

۵۳۲۵ - (۱۲) وَهْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً، وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فِتْرَةٌ، فَإِنْ صَاحِبُهَا سَدَّدَ وَقَارَبَ فَارْجُوهُ، وَإِنْ أُشِيرَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فَلَا تَعُدُّوهُ.» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۳۲۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر چیز میں تیزی ہوتی ہے اور تیزی کے بعد ضعف آتا ہے پس اگر تیز طبیعت والا شخص سیدھی راہ پر چلے اور میانہ روی اختیار کرے تو تم اس کے بارے میں امید رکھو اور اگر اس کی جانب (زیادہ عبادت کرنے کی وجہ سے) انگلیاں اٹھائی جائیں تو تم اسے کچھ نہ سمجھو (ترمذی)

۵۳۲۶ - (۱۳) وَهْنُ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «بِحَسْبِ أَمْرِي وَمِنْ الشَّرِّ أَنْ يُشَارَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فِي دِينٍ أَوْ دُنْيَا إِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللَّهُ.» رَوَاهُ التَّبَهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۳۲۶: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، کسی انسان میں یہی برائی کافی ہے کہ دین یا دنیا کے لحاظ سے اس کی جانب انگلیوں کے ساتھ اشارے کیے جائیں (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یوسف بن یعقوب راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۰)

الفصل الثالث

۵۳۲۷- (۱۴) عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُ صَفْوَانَ وَأَصْحَابَهُ وَجُنْدَبَ يُوصِيهِمْ، فَقَالُوا: هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا؟ قَالَ: «مَنْ سَمِعَ سَمِعَ اللَّهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللَّهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» قَالُوا: أَوْصَانَا. فَقَالَ: «إِنْ أَوَّلَ مَا يَتَيْنُ مِنَ الْإِنْسَانِ بَطْنُهُ، فَمَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَأْكُلَ إِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَحُولَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ مِلءُ كَفِّ مِنْ دَمٍ أَهْرَاقَهُ فَلْيَفْعَلْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل

۵۳۲۷: ابو تمیمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں صفوان اور ان کے رفقاء کے پاس تھا اور جُنْدَب انہیں وصیت کر رہے تھے۔ انہوں نے پوچھا کیا، کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا، جو شخص اپنی شہرت کراتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی شہرت کرائے گا اور جو شخص (اپنی جان) مشقت میں ڈالتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس پر مشقت ڈالے گا۔ صحابہ نے (جُنْدَب سے) درخواست کی کہ آپ ہمیں وصیت کریں۔ انہوں نے کہا، انسان کے اعضاء میں سے سب سے پہلے جو عضو خراب ہو گا وہ اس کا پیٹ ہے پس جو شخص طاقت رکھتا ہے کہ وہ صرف حلال کھائے تو وہ حلال ہی کھائے اور جس شخص میں استطاعت ہے کہ اس کے درمیان اور جنت کے درمیان ہتھیلی کے بقدر ناجائز خون گرانا حاکم نہ ہو تو اسے یہ کام کرنا چاہیے (بخاری)

۵۳۲۸- (۱۵) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا إِلَى مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ يَبْكِي، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكَ؟ قَالَ: «يُبْكِيَنِي شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ بَيْتَ الرَّبِيَاءِ شِرْكٌ، وَمَنْ عَادَى اللَّهَ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَ اللَّهَ بِالْمُحَارَبَةِ، إِنَّ اللَّهَ يُجِبُّ الْأَبْرَارَ الْأَتْقِيَاءَ الْأَخْفِيَاءَ الَّذِينَ إِذَا غَابُوا لَمْ يُتَفَقَدُوا، وَإِنْ حَضَرُوا لَمْ يَدْعُوا وَلَمْ يُتْرَكُوا، قُلُوبُهُمْ مَصَابِيحُ الْهَدَى، يَخْرُجُونَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءٍ مُظْلَمَةٍ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۳۲۸: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک روز مسجد نبوی میں تشریف لے گئے انہوں نے معاذ بن جبل کو دیکھا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس بیٹھے رو رہے ہیں۔ عمر نے پوچھا کس لئے رو رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا، مجھے ایک حدیث روئے پر مجبور کر رہی ہے جس کو میں نے رسول اللہ سے سنا ہے آپ سے سنا آپ نے فرمایا، اس میں کچھ شک نہیں کہ معمولی ریا کاری بھی شرک ہے اور جس شخص نے اللہ کے کسی دوست

سے دشمنی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ سے لڑائی کرنے کا مقابلہ کیا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ایسے نیک لوگوں کو محبوب جانتا ہے جو (شرک سے) بچتے ہیں، (لوگوں کی نظروں) اور جمل ہیں، وہ لوگ کہ جب وہ (نظروں سے) ہٹ جاتے ہیں تو انہیں تلاش نہیں کیا جاتا اور اگر وہ موجود ہوتے ہیں تو انہیں دعوت نہیں دی جاتی اور نہ انہیں قریب کیا جاتا ہے (جبکہ) ان کے دل ہدایت کے روشن چراغ ہیں وہ ہر مشکل معیبت سے عمدہ برآ ہوتے ہیں۔

(ابن ماجہ، بیہقی، شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے ابن ماجہ کی سند میں ابن سیرہ راوی ضعیف ہے۔ (الجرح والتعديل جلد ۵ صفحہ ۶۷۲، البروجین جلد ۲ صفحہ ۱، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۷۵، تقریب التذیب جلد ۱ صفحہ ۳۳۳، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۴۰، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۳۲۰) نیز ظلیل ہر اس نے التعلیق الرغیب جلد ۵ صفحہ ۵۷ میں ذکر کیا ہے کہ میری نظر میں اس حدیث کے ضعیف ہونے کا سبب یہ ہے کہ معاذ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر روتے ہوئے دیکھا گیا جب کہ صحابہ کرام کا یہ معمول نہ تھا۔ صحابہ کرام تو آپ کی قبر مبارک کے پاس آتے اور صلوة و سلام کہتے اور واپس چلے جاتے تھے وہ آپ کی قبر پر ٹھہرتے نہیں تھے، وہ خوب سمجھتے تھے کہ آپ کے اس ارشاد گرامی کہ ”میری قبر کو میلہ گاہ نہ بنانا“ سے کیا مقصود ہے (التعلیق الرغیب جلد ۵ صفحہ ۵۷)

۵۳۲۹- (۱۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا صَلَّى فِي الْعَلَانِيَةِ فَأَحْسَنَ، وَصَلَّى فِي السِّرِّ فَأَحْسَنَ؛ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: هَذَا عَبْدَانِ حَقًّا». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۵۳۲۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک انسان جب لوگوں کے سامنے نماز ادا کرے اور اچھے انداز میں ادا کرے اور (اگر) درپردہ ادا کرے تو بھی اچھے طریق سے ادا کرے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرا یہ بندہ حقیقتاً میرے ساتھ مخلص ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں بقیہ بن ولید راوی ضعیف ہے، اس نے ”حدیثاً“ کے لفظ کے ساتھ حدیث بیان نہیں کی۔ (الجرح والتعديل جلد ۲ صفحہ ۱۷۲۸، میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۳۱، تقریب التذیب جلد ۱ صفحہ ۱۰۵، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۴۰)

۵۳۳۰- (۱۷) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَقْوَامٌ، إِخْوَانُ الْعَلَانِيَةِ، أَعْدَاءُ السَّرِيَّةِ». فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ؟ قَالَ: «ذَلِكَ بِرَغْبَةِ بَعْضِهِمْ إِلَى بَعْضٍ، وَرَهْبَةٍ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ».

۵۳۳۰: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے جو ظاہری طور پر ایک دوسرے کے بھائی اور درپردہ ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے آپ سے دریافت کیا گیا، اے اللہ کے رسول! یہ کیسے ہو گا؟ آپ نے فرمایا: یہ اس سبب سے ہو گا کہ کچھ لوگ ایک

دوسرے کی طرف رغبت کریں گے اور کچھ لوگ آپس میں ایک دوسرے سے خوف کھائیں گے (احمہ)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوبکر بن عبد اللہ خستانی راوی ضعیف ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۰)

۵۳۳۱ - (۱۸) وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ صَلَّى يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ، وَمَنْ صَامَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ، وَمَنْ تَصَدَّقَ بِرَأْيِي فَقَدْ أَشْرَكَ». رَوَاهُمَا أَحْمَدُ.

۵۳۳۱: شذاذ بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، جو شخص دکھاوے کی نماز پڑھتا ہے وہ شرک کرتا ہے اور جو شخص دکھاوے کے لئے روزہ رکھتا ہے وہ بھی شرک کرتا ہے اور جو شخص دکھاوے کی خاطر صدقہ کرتا ہے وہ بھی شرک کرتا ہے (احمہ)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں شریں خوشب راوی متکلم فرمے۔ (التاریخ الکبیر جلد ۳ صفحہ ۲۷۳۰، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۸۳، تقریب التہذیب جلد ۳ صفحہ ۳۵۵، تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۱)

۵۳۳۲ - (۱۹) وَعَنْهُ، أَنَّهُ بَكَى، فَقِيلَ لَهُ: مَا يُبْكِيكَ؟ قَالَ: شَيْءٌ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ، فَذَكَرْتُهُ، فَأَبْكَانِي، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «أَتَخَوُّفُ عَلَى أُمَّتِي الشِّرْكَ وَالشَّهْوَةَ الْخَفِيَّةَ». قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ أَتَشْرِكُ أُمَّتَكَ مِنْ بَعْدِكَ؟ قَالَ: «نَعَمْ؛ أَمَا إِنَّهُمْ لَا يَعْبُدُونَ شَيْئًا، وَلَا قَمَرًا، وَلَا حَجْرًا، وَلَا نَسًا، وَلَكِنْ يَرَاؤُونَ بِأَعْمَالِهِمْ. وَالشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ أَنْ يُصْبِحَ أَحَدُهُمْ صَائِمًا، فَتَعْرِضَ لَهُ شَهْوَةٌ مِنْ شَهَوَاتِهِ فَيَتْرَكَ صَوْمَهُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۳۳۲: شذاذ بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رو رہے تھے ان سے دریافت کیا گیا، آپ کیوں روتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا، ایک بات کے بارے میں روتا ہوں جسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنا تھا بس (جب بھی) مجھے وہ بات یاد آتی ہے تو مجھے رونا آجاتا ہے۔ (شذاذ کہتے ہیں) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، میں اپنی اُمت کے لئے پوشیدہ شرک اور پوشیدہ شہوت سے ڈرتا ہوں۔ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کیا اُمت آپ کے بعد شرک کرے گی؟ آپ نے فرمایا، ہاں! وہ سورج، چاند، پتھر اور کسی بت کی عبادت نہیں کریں گے البتہ اپنے اعمال میں ریاکاری کریں گے اور پوشیدہ شہوت یہ ہے کہ ان میں سے ایک شخص روزے کی نیت کرے گا لیکن جب اسے شہوتوں میں سے کوئی شہوت پیش آئے گی تو وہ روزہ چھوڑ دے گا (یعنی شُعبُ الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالواحد بن زیاد راوی متروک الحدیث ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۱)

۵۳۳۳ - (۲۰) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَنَحْنُ تَنَذَاكِرُ الْمَيْسِجِ الدَّجَالِ، فَقَالَ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ أَخَوْفُ عَلَيْكُمْ

عِنْدِي مِنَ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ؟ فَقُلْنَا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «الْيَسْرُكَ الْخَفِيُّ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ فَيُصَلِّيَ، فَيَزِيدَ صَلَاتَهُ لِمَا يَرَى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ». . . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٗ.

۵۳۳۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم مسج وصال کا تذکرہ کر رہے تھے آپ نے فرمایا، کیا میں تمہیں اس بات سے مطلع نہ کروں جو تمہارے لئے میرے نزدیک مسج وصال سے بھی زیادہ خطرناک ہے؟ ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ضرور (بتائیں) آپ نے فرمایا، وہ پوشیدہ شرک ہے کہ ایک شخص نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے اور وہ نماز کو لمبا کرتا ہے (یعنی اسے معمول سے بہتر طریق سے ادا کرتا ہے) اس لیے کہ کچھ لوگ اسے دیکھ رہے ہوتے ہیں (ابن ماجہ) وضاحت: اس حدیث کی سند میں کثیرین زید راوی لین الحدیث (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۴۱)

۵۳۳۴- (۲۱) وَهَنْ مَخْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ الشِّرْكَ الْأَصْغَرَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا الشِّرْكَ الْأَصْغَرُ؟ قَالَ: «الرِّبَاءُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَزَادَ النَّبِيهِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ»: «يَقُولُ اللَّهُ لَهُمْ يَوْمَ يُجَازِي الْعِبَادَ بِأَعْمَالِهِمْ: اذْهَبُوا إِلَى الَّذِينَ كُنتُمْ تَرَآؤُونَ فِي الدُّنْيَا، فَاَنْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَهُمْ عِنْدَهُمْ جَزَاءً وَخَيْرًا؟».

۵۳۳۴: محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بے شک زیادہ خوف (والی بات) جس سے میں تمہارے ہارے میں خوف زدہ ہوں، وہ شرک اصغر ہے۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! شرک اصغر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، ریاکاری ہے (احمد) اور نبیہی میں یہ اضافہ ہے کہ جس روز بندوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ ان کے ہارے میں فرمائیں گے (جو شرک اصغر کے رتکب ہوتے رہے) کہ تم ان لوگوں کے پاس جاؤ جن کو تم دنیا میں دکھلاتے تھے اور دیکھو کہ کیا تم ان کے پاس کوئی بدلہ اور کوئی بھلائی پاتے ہو؟ (نبیہی شعب الایمان)

۵۳۳۵- (۲۲) وَهَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ أَنَّ رَجُلًا عَمِلَ عَمَلًا فِي صَخْرَةٍ - لَا بَابَ لَهَا وَلَا كُوَّةَ؛ خَرَجَ عَمَلُهُ إِلَى النَّاسِ كَأَنَّهَا مَاءٌ، كَانَ».

۵۳۳۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر ایک شخص کسی چٹان کے اندر کوئی کام کرتا ہے جس کا کوئی دروازہ اور روشن دان نہیں تو اس کا یہ عمل لوگوں میں ظاہر ہو جائے تو وہ عمل ایسا ہے گویا اس نے کچھ نہیں کیا (نبیہی شعب الایمان)

۵۳۳۶- (۲۳) وَهَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ سَرِيْرَةٌ صَالِحَةٌ أَوْ سَيِّئَةٌ؛ أَظْهَرَ اللَّهُ مِنْهَا رِدَاءً يُعْرَفُ بِهِ».

۵۳۳۶: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کا باطن اچھا ہے یا برا، اللہ تعالیٰ اس کی علامت کو نمایاں کر دے گا جس کے ساتھ اسے پہچانا جائے گا۔
(بہشتی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں متعدد راوی ضعیف اور مجہول ہیں (تفصیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۴۱)۔

۵۳۳۷- (۲۴) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا أَخَافُ عَلَىٰ هَذِهِ الْأُمَّةِ كُلِّ مُنَافِقٍ يَتَكَلَّمُ بِالْحِكْمَةِ وَيَعْمَلُ بِالْجَوْرِ». رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۳۳۷: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، میں اس امت کے ہر ایسے انسان سے ڈرتا ہوں جو منافق ہے، وہ حکمت کی باتیں کرتا ہے اور اس کا عمل ظلم والا ہے۔
(بہشتی شعب الایمان)

۵۳۳۸- (۲۵) وَعَنْ الْمُهَاجِرِ بْنِ حَبِيبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: إِنِّي لَسْتُ كُلُّ كَلَامٍ الْحَكِيمِمْ أَنْقَبُلُ، وَلَكِنْ أَنْقَبُلُ هِمَّهُ وَهَوَاهُ، فَإِنْ كَانَ هِمُّهُ وَهَوَاهُ فِي طَاعَتِي جَعَلْتُ صَمْتَهُ حَمْدًا لِي وَوَقَارًا وَإِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۳۳۸: ماجر بن حبیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں کسی دانہ کی تمام گتنگو کو پسند نہیں کرتا البتہ میں اس کی نیت کو اور اس کے ارادے کو قبول کرتا ہوں اگر اس کی نیت اور اس کا ارادہ میری اطاعت میں ہے تو میں اس کی خاموشی کو اپنی تعریف اور اس کا وقار سمجھتا ہوں، اگرچہ (بظاہر) وہ بات نہ کرے (داری)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بقیہ بن ولید راوی حکم فیہ اور اس کا استاد ارفج مجہول راوی ہے (المرج والتحدیل جلد ۲ صفحہ ۲۸، تہذیب التہذیب جلد ۱۰۵، تفصیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۴۲)

بَابُ الْبُكَاءِ وَالْخَوْفِ

(گریہ وزاری کرنا اور اللہ کے عذاب سے ڈرنا)

الفصل الأول

۵۳۳۹- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ رضي الله عنه: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۵۳۳۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر تمہیں اس عذاب کے بارے میں علم ہو جائے جس کا مجھے علم ہے تو تم (خشیت الہی کی وجہ سے) کثرت کے ساتھ آنسو بہاؤ اور تم بہت کم ہنسو (بخاری)

۵۳۴۰- (۲) وَهَذَا مِنْ أُمَّ الْعَلَاءِ الْأَنْصَارِيَّةِ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَاللَّهِ لَا أَدْرِي، وَاللَّهِ لَا أَدْرِي، وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ، مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ». . . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۳۴۰: اُمّ العلاء انصاریہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا، اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا (دو مرتبہ فرمایا) حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں، معلوم نہیں میرے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہو گا (بخاری)

وضاحت: پہلی توجیہ: آپ کے اس فرمان سے یہ ہرگز نہ سمجھا جائے کہ آپ اپنے انجام کے بارے میں حترود تھے اور آپ کو یقین نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کو کس قدر عزت و کرامت سے نوازا جائے گا۔ دراصل آپ نے یہ جملہ کہہ کر اپنے بارے میں علم غیب کی نفی کی اور واضح کیا کہ مجھے صرف اس بات کا علم ہوتا ہے جس کی اللہ تعالیٰ مجھے اطلاع فرماتا ہے۔ حدیث کے ظاہری مفہوم سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ہر شخص کی عاقبت کا معاملہ اس سے پوشیدہ ہے کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کے اعمال کیا ہوں گے اور اس کی عاقبت کیا ہو گی؟ تاہم یہ بات یاد رہے کہ انبیاء رسولوں اور خاص کر آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے انجام کے بارے میں یہ بات پورے وثوق اور یقین کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ ان کی عاقبت بخیر ہو گی اور اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ انتہائی محترم، مکرم اور مقرب ہوں گے۔

جہاں تک آپ کے اس ارشاد کا تعلق ہے کہ ”اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا..... میرے ساتھ کیا معاملہ کیا

جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہو گا؟ اس کا ایک خاص پس منظر ہے یہ بات آپ نے اس وقت فرمائی جب عثمان بن مظعون فوت ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں پہنچے، آپ نے ان کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ اس دوران عثمان کی بیوی نے کہا، عثمان تجھے مبارک ہو تیرے لئے جنت ہے۔ تمہاری عاقبت اور انجام اچھا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ڈانٹ پلاتے ہوئے فرمایا کہ تم اپنی جانب سے ایسا فیصلہ کیوں کر رہی ہو؟ اسی طرح آپ نے ایک مرتبہ اُمّ المؤمنین عائشہ سے کہا تھا جب انہوں نے ایک بچے کے بارہ میں کہا تھا کہ یہ بچہ کتنا اچھا ہے۔ یہ تو جنت کے پرندوں میں سے ایک پرندہ ہے۔ تو آپ نے کس نفسی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا، مجھے تو اپنے بارے میں بھی علم نہیں ہے اور تو اس بچے کو جتنی کہہ رہی ہے؟

دوسری توجیہ: اس حدیث کے بارے میں دوسری توجیہ یہ ہے کہ یہ حدیث اللہ رب العزت کے اس ارشاد "يَغْفِرُ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ" کی روشنی میں منسوخ متصور ہوگی۔

تیسری توجیہ: اس حدیث کی تیسری توجیہ یہ ہے کہ آپ نے تفصیلی علم کی نفی کی ہے، مجمل علم کی نفی نہیں کی۔ یہ توجیہ زیادہ صحیح معلوم ہوتی ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیں (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۱۰ صفحہ ۷۶)

۵۳۴۱ - (۳) وَهَنَ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ، فَرَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ تُعَذَّبُ فِي هَرَّةٍ لَهَا، رَبَطْنَهَا فَلَمْ تَطْعِمْهَا وَلَمْ تَدْعِهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَائِشِ الْأَرْضِ - حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا، وَرَأَيْتُ عَمْرُو بْنَ عَامِرِ الْخَزَاعِمِيِّ يَجُرُّ قُصْبَهُ - فِي النَّارِ، وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السُّوَائِبَ». : زَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۳۴۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے سامنے (دونخ کی) آگ پیش کی گئی میں نے اس میں بنو اسرائیل کی ایک عورت کو دیکھا جسے اس کی لمبی کے معاملہ میں عذاب ہو رہا تھا (کیونکہ) اس نے لمبی کو باندھ چھوڑا تھا، نہ اسے کھانے کے لئے کچھ دینی اور نہ اسے چھوڑی کہ وہ زمین سے کیڑے کوڑے کھا لیا کرتی یہاں تک کہ وہ بھوکی مر گئی۔ (آپ نے مزید فرمایا) اور میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ وہ دونخ میں اپنی آنٹوں کو کھینچ رہا ہے اور یہ وہ پہلا شخص تھا جس نے (سائبہ) اونٹنیوں کو بچوں کے نام پر چھوڑا تھا (مسلم)

وضاحت: "سائبہ" اس اونٹنی کو کہا جاتا ہے جسے زمانہ جاہلیت میں بچوں کے نام پر چھوڑ دیا جاتا تھا اسے ہر جگہ چرنے پھرنے کی اجازت ہوتی تھی۔ اس پر نہ بوجھ لادا جاتا اور نہ ہی اس کا دودھ دوبا جاتا تھا۔ (مرقاۃ جلد ۱۰ صفحہ ۷۷)

۵۳۴۲ - (۴) وَهَنَ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَرِعَا يَقُولُ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَنِيلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدِ اقْتَرَبَ، فَنَجَّ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمٍ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجِ مِثْلَ هَذِهِ، وَخَلَقَ بِأَصْبَعِيهِ: الْإِبْهَامَ وَالْبَيْتَ تِلْكَهَا. قَالَتْ زَيْنَبُ: فَقُلْتُ: يَا

رَسُولُ اللَّهِ! أَفَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: «نَعَمْ، إِذَا كَثُرَ الْحَبْثُ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ».

۵۳۳۲: زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اس کے ہاں بہت گھبرائے ہوئے تشریف لائے آپ فرماتے لگے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہلاکت ہو! عرب سے ایک شراکیز فتنہ (نکلنے کا وقت) قریب آچکا ہے، یا جوج ماجوج کی دیوار میں اس قدر سوراخ ہو گیا ہے اور آپ نے (وضاحت کرتے ہوئے) اپنے انگوٹھے اور اس کی ساتھ والی انگلی کا حلقہ بتایا۔ زینب نے بیان کیا کہ میں نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کیا ہم ہلاک کر دیئے جائیں گے جب کہ ہم میں نیک لوگ موجود ہیں؟ آپ نے فرمایا، ہاں! جب خباثیں زیادہ ہو جائیں گی اور معاشرہ میں برائیاں بہت پھیل جائیں گی تو نیک لوگوں کی موجودگی اور ان کی برکتیں بھی ہلاکت سے نہ روک سکیں گی (بخاری، مسلم)

وضاحت: یا جوج ماجوج کی دیوار میں سوراخ قریب قیامت کی علامات میں سے ہے قریب قیامت کی علامات درج ذیل ہیں:

۱۔ دُخان یعنی دھوئیں کا پھیلنا، اس کی مثال ہائیڈروجن بم کا پھٹنا ہے۔ ۲۔ دجال کا آنا۔ ۳۔ دابۃ الارض۔ کہا جاتا ہے کہ ایک عجیب الخلق جانور اللہ تعالیٰ کی قدرت سے مکہ مکرمہ میں صفا پہاڑی کے قریب زمین میں سے نکلے گا۔ ۴۔ سورج کا مغرب کی جانب سے طلوع ہونا۔ ۵۔ عیسیٰ بن مریم کا نزول۔ ۶۔ یا جوج و ماجوج کا نکلنا۔ ۷، ۸، ۹۔ تین خسوف کا ذکر یعنی تین مرتبہ زمین میں دھنسے کا ذکر ایک شرق میں، دوسرا مغرب میں اور تیسرا جزیرۃ العرب میں۔ ۱۰۔ یمن سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو گھروں سے نکال کر میدانِ حشر کی طرف دھکیلے گی۔ تفصیل کے لئے دیکھیے (شرح عقیدہ طحاویہ صفحہ ۵۶۵، تفسیر ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۳۸۷، اسلامی سائیکلو پیڈیا صفحہ ۳۱۳)

۵۳۴۳- (۵) وَفِي آيَةِ عَامِرٍ، أَوْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْخِزْرَ وَالْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَارِفَ، وَلَيُنزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلَى جَنَبِ عِلْمٍ - يَرُوحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ - يَأْتِيهِمْ رَجُلٌ لِحَاجَةٍ فَيَقُولُونَ: اِرْجِعْ إِلَيْنَا عَدَا، فَيُبَيِّتُهُمُ اللَّهُ، وَيَضَعُ الْعِلْمَ -، وَيَمَسُخُ آخِرِينَ قِرْدَةً وَخَنَازِيرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَفِي بَعْضِ نَسَخِ «الْمَصَابِيحِ»: «الْحِرَّ بِالْحَاءِ وَالرَّاءِ الْمُهْمَلَتَيْنِ، وَهُوَ تَصْحِيفٌ، وَإِنَّمَا هُوَ بِالْحَاءِ وَالرَّاءِ الْمُعْجَمَتَيْنِ، نَصَّ عَلَيْهِ الْحَمِيدِيُّ وَابْنُ الْأَثِيرِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ. وَفِي كِتَابِ «الْحَمِيدِيِّ» عَنِ الْبُخَارِيِّ، وَكَذَا فِي «شَرْحِهِ» لِلْحَطَّابِيِّ: «تَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَةٌ لَهُمْ يَأْتِيهِمْ لِحَاجَةٍ».

۵۳۳۳: ابو عامر یا ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، میری امت میں سے ایسے لوگ ہوں گے جو "خز" (ریشم اور اون سے بنا ہوا کپڑا) "حریر" سے

(ریشی کپڑا) شراب اور گانے بجانے کے آلات کو جائز سمجھیں گے اور کچھ لوگ ایک پہاڑ کے پہلو میں اتریں گے ان کے موٹی شام ڈھلے پیٹ بھرے ہوئے واپس آیا کریں گے (لیکن جب) ان کے پاس کوئی ضرورت مند شخص آئے گا تو وہ اسے کہیں گے کہ کل ہمارے پاس آنا۔ لیکن اللہ تعالیٰ ان کو رات ہی میں ہلاک کر دے گا اور ان (میں سے بعض) پر پہاڑ ڈھا دے گا اور کچھ کی شکلیں مسخ کر کے قیامت تک کے لئے انہیں بندر اور خنزیر بنا دے گا (بخاری) اور مصابیح کے بعض نسخوں میں (الْعَوْرُ کی بجائے) ”الْجُر“ حاء اور راء بغیر نکتوں کے ہے۔ جو صحیف ہے یعنی کاتب کی غلطی ہے جب کہ صحیح خاء اور زائ نکتوں کے ساتھ ہے حُمَیدی اور ابن اثیر نے اس حدیث میں اس لفظ کو اسی طرح واضح کیا ہے نیز حُمَیدی کی کتاب میں بخاری سے مروی اور اسی طرح خطابی نے شرح بخاری میں ﴿تَرَوْنَهُمْ سَارِحَةً لَهُمْ يَأْتِيهِمْ لِحَاجَةٍ﴾ کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔ (جس کا ترجمہ ہے) ”ان پر شام کے وقت ان کے موٹی واپس لوٹیں گے تو ان کے پاس ایک شخص اپنی ضرورت کے لئے آئے گا۔“

وضاحت: ابن حزمؒ نے اس حدیث کی سند کو منقطع قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ امام بخاریؒ اور ہشام کے درمیان انقطاع ہے۔ ابن حزمؒ کا یہ کہنا درست نہیں۔ امام بخاریؒ کے یوں کہنے سے کہ ”ہشام بن عمار نے بیان کیا“ یہ لازم نہیں آتا کہ سند میں انقطاع ہے۔ حافظ ابن قیمؒ نے ”تہذیب السنن“ اور ”اغاثۃ البغیان“ میں ابن حزمؒ کے کلام پر بہترین رد کیا ہے۔ بہر حال یہ حدیث صحیح ہے۔ علامہ بیہقیؒ نے مجمع الزوائد اور علامہ عروسیؒ نے ”درع المعانی“ میں ابن حزمؒ پر زبردست رد کیا ہے اس لئے کہ ابن حزمؒ نے گانے بجانے کے آلات کی احادیث پر طویل کلام کیا ہے اور اس باب کی تمام احادیث کو ضعیف قرار دیا ہے یہاں تک کہ بخاریؒ کی احادیث کو بھی منقطع قرار دیا ہے امام ابن حزمؒ کی یہ غلطی ہے وہ راہِ صواب سے پھل گئے ہیں۔ اللہ انہیں معاف فرمائے۔

مصابیح کے بعض نسخوں میں لفظ ”الْجُر“ ہے جیسا کہ حدیث کے متن میں مذکور ہے لفظ ”الْجُر“ کا معنی شرم گاہ ہے۔ مقصود یہ ہے کہ وہ لوگ زنا اور بدکاری کو حلال سمجھیں گے یہ درست نہیں ہے بلکہ کاتب کی غلطی ہے جب کہ صحیح لفظ ”الْعَوْرُ“ ہے جس کا معنی ریشم اور اُون سے بنا ہوا کپڑا ہے۔ نیز قیامت کے دن تک ان لوگوں کی صورتیں بندروں اور خنزیروں کی شکل پر مسخ ہو جانے سے مراد یہ ہے کہ جیسے ہی وہ فوت ہوں گے ان کے لئے قیامت قائم ہو جائے گی اس لحاظ سے قیامت تک کے الفاظ آئے ہیں (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۴۳-۴۴)

۵۳۴۴- (۶) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَنْزَلَ اللهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابَ مَنْ كَانَ فِيهِمْ - ، ثُمَّ بَعَثُوا عَلَيَّ أَعْمَالِهِمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۳۴۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل فرماتے ہیں تو وہ عذاب اس قوم میں موجود ہر شخص کو اپنی گرفت میں لے لیتا ہے اس کے بعد انہیں (قیامت کے دن) ان کے اعمال کے ساتھ اٹھایا جائے گا (بخاری، مسلم)

۵۳۴۵- (۷) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَا مَاتَ عَلَيْهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۳۳۵: حابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر بندے کو جس پر وہ فوت ہوا اٹھایا جائے گا (مسلم)

الْفَضْلُ الثَّانِي

۵۳۴۶۔ (۸) هُنَّ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا زَأَيْتُ مِثْلَ النَّارِ تَامَ هَارِبُهَا -، وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ تَامَ طَالِبُهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۵۳۳۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے (دوغ کی) آگ کی مانند ابھی کوئی شے نہیں دیکھی کہ اس سے بھاگنے والا (اس سے) غافل رہے اور میں نے جنت کی مانند ابھی کوئی شے نہیں دیکھی کہ اس کو طلب کرنے والا سویا رہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحییٰ بن عمیر اللہ رادی ضعیف ہے۔ (الضعفاء الصغیر صفحہ ۳۹۹، میزان الاعتدال جلد ۳، صفحہ ۳۹۵، تقویٰ التذیب جلد ۲، صفحہ ۳۵۳، تنقیح الرواة جلد ۳، صفحہ ۲۴)

۵۳۴۷۔ (۹) وَهَنَّ ابْنُ ذَرِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ، وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ، أَطَبَّ السَّمَاءِ - وَحَقٌّ لَهَا أَنْ تَنْطُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا فِيهَا مَوْضِعٌ أَرْبَعَةَ أَصَابِعٍ إِلَّا وَمَلِكٌ وَأَضِعُ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا لِلَّهِ، وَاللَّهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا، وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا، وَمَا تَلَذُّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرْشَاتِ، وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعَدَاتِ - تَجَارُونَ - إِلَى اللَّهِ». قَالَ أَبُو ذَرٍّ: يَا لَيْتَنِي كُنْتُ شَجَرَةً تُغْضَدُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۵۳۳۷: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس چیز کو میں دیکھ رہا ہوں اسے تم نہیں دیکھ رہے اور جس بات کو میں سن رہا ہوں اسے تم نہیں سن رہے۔ آسمان سے آواز نکلتی ہے (جیسے سواری پر سوار ہوتے وقت پالان سے چرچر اہٹ کی آواز آتی ہے) اور اس سے آواز لگتا بجا ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آسمانوں میں چار انگلیوں کے بقدر بھی کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں فرشتہ اپنی جبین خدا کے حضور سجدہ ریز نہ کیے ہو۔ اللہ کی قسم! اگر تمہیں علم ہو جائے جس قدر مجھے علم ہے تو تم بہت کم ہسو اور بہت زیادہ آنسو بہاؤ نیز تم بستروں پر عورتوں سے لذت حاصل نہ کرو (بلکہ) تم جنگلات کی طرف نکل جاؤ تم اللہ کی بارگاہ میں آہ و زاری کرو۔ آپ کی یہ بات سن کر ابوذر نے کہا، اے کاش! میں درخت ہوتا جسے کاٹ دیا جاتا (احمد ترمذی، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابراہیم بن مہاجر راوی لین الحدیث ہے جب کہ حدیث حسن درجہ کی ہے۔

(میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۶۸، تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۲۲، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۳۵، الاحادیث الصحیحہ ۱۷۲۲) ۵۳۴۸- (۱۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ خَافَ أَذْلَجَ -، وَمَنْ أَذْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ. أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللَّهِ غَالِيَةٌ، أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللَّهِ الْحَبَّةُ». زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۳۴۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص ڈر گیا کہ اس کا دشمن رات کے پہلے پر میں حملہ کرے گا تو وہ رات کے پہلے پر میں ہی بچاؤ کے لئے چل پڑا اور ایسا شخص جو رات کے پہلے حصہ میں چل پڑا وہ مقصود سے ہم کنار ہو گیا۔ خبردار! اس میں کچھ شبہ نہیں کہ اللہ کی نعمت بلند مرتبہ والی ہے۔ خبردار! بے شک اللہ کی نعمت جنت ہے (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں یزید بن ثمان راوی ضعیف ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۳۵)

۵۳۴۹- (۱۱) وَعَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «يَقُولُ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: أَخْرَجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِي يَوْمًا أَوْ خَافَنِي فِي مَقَامٍ» زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنَّشُورِ».

۵۳۴۹: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، اللہ جلّ ذکْرہ (دونوں پر مامور فرشتہ سے) فرمائیں گے، تم جہنم سے اس شخص کو نکال لو جس نے مجھے ایک دن بھی (ایمان کے ساتھ) یاد کیا یا مجھ سے کسی موقع پر ڈر گیا (ترمذی، بیہقی کتاب البعث والنشور)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مبارک بن فضالہ راوی ضعیف ہے (الجرح والتعديل جلد ۸ صفحہ ۱۵۵) اصل و معرّفۃ الرجال جلد ۲ صفحہ ۲۲۲، الذاری ۳۳۳، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۳۱، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۲، تنقیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۳۵)

۵۳۵۰- (۱۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ﴾ - أَهُمُ الَّذِينَ يَشْرِبُونَ الْخَمْرَ وَيَسْرِقُونَ؟ قَالَ: «لَا، يَا بِنْتَ الصِّدِّيقِ! وَلَكِنَّهُمْ الَّذِينَ يَصُومُونَ وَيَصَلُّونَ وَيَتَصَدَّقُونَ، وَهُمْ يَخَافُونَ أَنْ لَا يُقْبَلَ مِنْهُمْ، أُولَئِكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ». زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۵۳۵۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارہ میں دریافت کیا (جس کا ترجمہ ہے) ”جو لوگ (اللہ کی راہ میں) دیتے ہیں، جو کچھ دیتے ہیں اور ان کے دل اس بات سے ڈرتے ہیں کہ انہیں ایک روز اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہو گا۔ کیا یہ وہ لوگ ہیں جو شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں؟ (کیوں کہ اللہ کے عذاب سے گنہگاروں کو ڈرنا چاہیے) آپ نے فرمایا، میں اے

صدیق کی بیٹی! اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو روزے رکھتے ہیں، نماز ادا کرتے ہیں، صدقہ و خیرات کرتے ہیں اور (اس کے باوجود بھی) وہ خوف زدہ ہیں کہ شاید ان کے نیک اعمال قبول نہ ہوں گے یہی وہ لوگ ہیں جو نیک کاموں میں جلدی کرتے ہیں (ترمذی، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند منقطع ہے عبدالرحمان بن سعید نے عائشہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ نہیں پایا۔
(تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۳۵)

۵۳۵۱- (۱۳) وَهَنَّ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا ذَهَبَ ثَلَاثًا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أذْكُرُوا اللَّهَ، أذْكُرُوا اللَّهَ، جَاءَتِ الرَّاحِفَةُ، تَبِعُهَا الرَّادِفَةُ، جَاءَتِ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ، جَاءَتِ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۳۵۱: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رات کا دو تہائی حصہ گزر جاتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم (تہجد کی نماز کے لیے) کھڑے ہوتے اور فرماتے، اے لوگو! اللہ کو یاد کرو اللہ کو یاد کرو۔ زلزلہ (یقیناً) آئے والا ہے یعنی پہلا صور پھونکا جائے والا ہے دوسرا صور بھی آ رہا ہے جو پیچھے آئے والا ہے۔ موت اپنی حشر سامانوں کے ساتھ آگئی ہے موت تختیوں کے ساتھ آگئی ہے (ترمذی)

۵۳۵۲- (۱۴) وَهَنَّ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ لِصَلَاةٍ فَرَأَى النَّاسَ كَانَهُمْ يَكْتَشِرُونَ - قَالَ: «أَمَا أَنْتُمْ لَوْ أَكْثَرْتُمْ ذِكْرَ هَازِمِ اللَّذَاتِ - لَسَغَلَكُمُ عَمَّا أَرَى الْمَوْتُ، فَأَكْثَرُوا ذِكْرَ هَازِمِ اللَّذَاتِ، الْمَوْتُ، فَإِنَّهُ لَمْ يَأْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمٌ إِلَّا تَكَلَّمَ فَيَقُولُ: أَنَا بَيْتُ الْعُرْبَةِ، وَأَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ، وَأَنَا بَيْتُ التَّرَابِ، وَأَنَا بَيْتُ الدُّودِ، وَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ: مَرْحَبًا وَأَهْلًا، أَمَا إِنْ كُنْتَ لَأَحَبَّ مِنْ يَمِينِي عَلَى ظَهْرِي إِلَى. فَأَذُوْلَيْتِكَ الْيَوْمَ وَصِرْتُ إِلَى فَسْتَرِي صَنِيعِي بِكَ». قَالَ: «فَيَسْبِعُ لَهُ مَدَّ بَصَرِهِ، وَيُفْتَحُ لَهُ نَابُ إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ أَوْ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ: لَا مَرْحَبًا وَلَا أَهْلًا، أَمَا إِنْ كُنْتَ لَأَبْغَضَ مِنْ يَمِينِي عَلَى ظَهْرِي إِلَى، فَأَذَا وَوَلَيْتِكَ الْيَوْمَ وَصِرْتُ إِلَى فَسْتَرِي صَنِيعِي بِكَ» قَالَ: فَيَلْتَمِسُ عَلَيْهِ حَتَّى يَخْتَلِفَ أَصْلَاعُهُ. قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَصَابِعِهِ، فَأَدْخَلَ بَعْضَهَا فِي جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ: «وَيُقْبَضُ لَهُ سَبْعُونَ بَيْنًا لَوْ أَنَّ وَاحِدًا مِنْهَا نَفَخَ فِي الْأَرْضِ مَا أَنْبَتَ شَيْئًا مَا بَقِيَ الدُّنْيَا، فَيَنْهَسُهُ وَيَخْدِشُهُ حَتَّى يُفْضَى بِهِ إِلَى الْحِسَابِ». قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَأَمَّا الْقَبْرِ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، أَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفْرِ النَّارِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۳۵۲: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے نکلے آپ نے لوگوں کو دیکھا گویا کہ وہ (آپس میں کسی بات پر) ہنس رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا، خبردار! اگر تم لذتوں کو فخر کر دینے والی شے (یعنی موت) کو کثرت کے ساتھ یاد کرتے رہو تو تمہیں موت اس حالت سے دور کر دیتی جس کا میں

مشاہدہ کر رہا ہوں پس تم لذتوں کو فنا کر دینے والی شے (یعنی موت) کو کثرت کے ساتھ یاد کرو۔ حقیقت یہ ہے کہ قبر پر کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس میں وہ کلام نہ کرتی ہو وہ یہ کہتی ہے میں مسافری کا گھر ہوں، میں تنہائی کا گھر ہوں، میں مٹی کا گھر ہوں اور میں کیرے کوڑوں کا گھر ہوں۔ (آپ نے فرمایا) اور جب کوئی مومن بدوہ دفن کیا جاتا ہے تو قبر اسے خوش آمدید کہتے ہوئے کہتی ہے اس میں کچھ شبہ نہیں کہ تم ان تمام لوگوں سے زیادہ بارے ہو جو میری سطح پر چلتے ہیں پس آج جب مجھے تم پر قدرت حاصل ہوئی اور تم میرے پاس آگے تو تم عنقریب دیکھ لو گے کہ میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کرتی۔ آپ نے فرمایا، اس کے بعد وہ قبر اس کے لیے تاحد نظر فراخ ہوتی جاتی ہے اور اس کے لیے جنت کی جانب ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور جب کوئی فاسق یا کافر محض دفن ہوتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے کہ تمہارے لیے خوش آمدید نہیں ہے۔ خردوار! بے شک تو میرے نزدیک ان تمام لوگوں سے زیادہ برا ہے جو مجھ پر چلتے ہیں جب آج کے دن مجھے تجھ پر قدرت عطا کی گئی ہے اور تو میرے پاس آگیا ہے تو تو دیکھ لے گا کہ میں تمہارے ساتھ کیا معاملہ کرتی ہوں۔ آپ نے فرمایا، قبر اس کو دباتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں داخل ہو جاتی ہیں۔ (حدیث کے راوی ابوسعید خدری) کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کرتے ہوئے بتایا۔ (اس کے بعد) آپ نے فرمایا، اور اس کافر پر ستر (۷۰) اڑھے مسلط کر دیئے جاتے ہیں اگر ان میں سے ایک اڑھا بھی زمین پر پھونک مار دے تو رہتی دنیا تک وہ زمین کچھ بھی نہ اگائے چنانچہ وہ اڑھے اس کافر کو ڈتے رہتے ہیں اور نوپتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اسے حساب کے لیے پیش کیا جائے گا۔ راوی ابوسعید خدری کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا، اس میں کوئی شک نہیں کہ قبر جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے یا آگ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں قاسم بن حکیم، عبید اللہ اور علیہ بن سعد تینوں راوی ضعیف ہیں (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۸۰، تقریباً تصنیف جلد ۷ صفحہ ۲۲۳، تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۳۵)

۵۳۵۳۔ (۱۵) وَعَنْ أَبِي جَحِيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَوا: يَا رَسُولَ اللهِ! قَدْ شَبَّتْ. قَالَ: «شَبَّيْتِنِي سُورَةُ هُوْدٍ وَاخْوَانُهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۳۵۳: ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں صحابہ کرام نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ بوڑھے ہو گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا، مجھے سورت ہود اور اس (کے مضمون) کے ساتھ ملتی جلتی سورتوں نے بوڑھا کر دیا ہے (ترمذی)

۵۳۵۴۔ (۱۶) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللهِ! قَدْ شَبَّتْ. قَالَ: «شَبَّيْتِنِي ﴿هُوْدٌ﴾ و﴿الْوَاقِعَةُ﴾ و﴿الْمُرْسَلَاتُ﴾ و﴿عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ﴾ و﴿اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَذِكْرُ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ: «لَا يَلِجُ النَّارَ» فِي «كِتَابِ الْجِهَادِ».

۵۳۵۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ابو بکرؓ نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! آپ تو بوڑھے ہو چکے ہیں آپ نے فرمایا، مجھے (سورت) ہود، واقعہ، الرسائل، عم مَشَاءَ لَنْ اور اِذَا لَقِسَ كُوزًا نے بوڑھا کر دیا ہے (ترمذی) اور ابو ہریرہؓ سے (مروی حدیث کہ ”دوزخ میں نہیں داخل ہو گا“ کتاب اِلْتِمَادِ میں ذکر کی گئی ہے۔

الفصل الثالث

۵۳۵۵- (۱۷) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّكُمْ لَتَعْمَلُونَ أَعْمَالًا هِيَ أَدَقُّ فِي أَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ - كُنَّا نَعُدُّهَا عَلَيَّ عَهْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمُؤَبَّاتِ. يَعْنِي الْمُهْلِكَاتِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل

۵۳۵۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تم کچھ ایسے اعمال کرتے ہو جو تمہاری نگاہ میں بال سے بھی زیادہ معمولی ہیں۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ان کو تباہ و برباد کرنے والے (اعمال) سمجھتے تھے (بخاری)

۵۳۵۶- (۱۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَا عَائِشَةُ! إِيَّاكَ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ، فَإِنَّ لَهَا مِنَ اللَّهِ طَلِبًا». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّائِمِيُّ، وَابْنُ أَبِي عَرِينَةَ.

۵۳۵۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے عائشہ! تو اپنے آپ کو صغیرہ گناہوں سے محفوظ کر اس لیے کہ ان گناہوں کے لیے اللہ کی جانب سے ایک مطالبہ کرنے والا بھی ہے یعنی وہ گناہ خود عذاب کا مطالبہ کرے گا یا اس امر پر مامور فرشتہ اس کے لیے عذاب کا مطالبہ کرے گا (ابن ماجہ، دارمی، بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: عبادات کے سبب صغیرہ گناہ اس وقت ختم ہو جاتے ہیں جب کبیرہ گناہوں سے بچا جائے اور صغیرہ گناہوں پر اصرار بھی نہ کیا جائے ورنہ اللہ تعالیٰ کی عفت کے لحاظ سے سب صغیرہ گناہ بھی کبیرہ ہیں (واللہ اعلم)

۵۳۵۷- (۱۹) وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: هَلْ تَذَرِي مَا قَالَ أَبِي لَابِيكُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَإِنَّ أَبِي قَالَ لَابِيكُ: يَا أَبَا مُوسَى! هَلْ يَسْرُكُ أَنْ إِسْلَمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهَجَرْنَا مَعَهُ وَجَاهَدْنَا مَعَهُ وَعَمَلْنَا كَلَهُ مَعَهُ بَرَدَلْنَا؟ وَأَنْ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهُ نَجُونَا مِنْهُ كَفَافًا، رَأْسًا بِرَأْسٍ؟ فَقَالَ أَبُوكَ لَابِي: لَا وَاللَّهِ، قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَصَلَبْنَا وَصَمَّمْنَا وَعَمَلْنَا خَيْرًا كَثِيرًا. وَأَسْلَمَ عَلَيَّ أَيْدِينَا

بَشْرٌ كَثِيرٌ وَأَنَا لَنَرَجُو ذَلِكَ. قَالَ أَبِي: وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنَّ ذَلِكَ بَرَدٌ لَنَا، وَأَنَّ كُلَّ شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَمَا فَا رَأَسَا بِرَأْسِ. فَقُلْتُ: إِنَّ أَبَاكَ وَاللَّهِ كَانَ خَيْرًا مِنْ أَبِي. رواه البخاری.

۵۳۵۷: ابوہریرہ بن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عبداللہ بن عمر نے دریافت کیا کہ آپ کو علم ہے کہ میرے والد (عمر فاروق) نے آپ کے والد ابو موسیٰ سے کیا کہا تھا؟ ابوہریرہ کہتے ہیں، میں نے جواب دیا مجھے علم نہیں۔ عبداللہ بن عمر نے بتایا کہ میرے والد نے آپ کے والد کو (مخاطب کرتے ہوئے) کہا تھا۔ اے ابو موسیٰ! کیا تجھے یہ بات پسند ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہمارا اسلام لانا، ہمارا ہجرت کرنا، ہمارا جہاد کرنا اور ہمارے تمام کام ہمارے لئے ثابت و برقرار رہیں (لیکن) وہ تمام اعمال جو ہم نے آپ کی وفات کے بعد کیے ہم ان اعمال سے برابر برابر بھی چھوٹ جائیں تو یہ ہماری نجات کے لئے کافی ہے لیکن آپ کے والد نے میرے والد سے کہا، اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جہاد کیا، نمازیں ادا کیں، روزے رکھے اور بہت سے نیک کام کئے اور ہماری وجہ سے بہت سے لوگ اسلام لائے بلاشبہ ہم ان (کاموں کے ثواب) کی امید رکھتے ہیں۔ میرے والد عمر نے کہا، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں عمر کی جان ہے لیکن میں تو محبوب جانتا ہوں کہ آپ کے ساتھ والے عمل ہمارے لئے ثابت و برقرار رہیں، ہم نے جو اعمال آپ کی وفات کے بعد کیے ہیں ہم ان اعمال سے برابر برابر چھوٹ جائیں تو یہ ہماری نجات کے لئے کافی ہیں۔ ابوہریرہ کہتے ہیں میں نے کہا، اللہ کی قسم! یقیناً آپ کے والد میرے والد سے بہتر تھے (بخاری)

۵۳۵۸-(۲۰) وَهَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمْرَيْنِ رَبِّي يَتَّبِعُ: حَسَنِيَّةَ اللَّهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَكَلِمَةَ الْعَدْلِ فِي الْغَضَبِ وَالرَّضَى، وَالْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى، وَأَنْ أَصِلَ مَنْ قَطَعَنِي، وَأُعْطِيَ مَنْ حَزَمَنِي، وَأَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَنِي، وَأَنْ يَكُونَ صَنِيعِي فِكْرًا، وَنُطْقِي ذِكْرًا، وَنُظْرِي عِبْرَةً، وَأَمْرًا بِالْعُرْفِ» وَقِيلَ: «بِالْمَعْرُوفِ». رَوَاهُ رِزْوِينٌ.

۵۳۵۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے پروردگار نے مجھے نو (۹) باتوں کا حکم دیا ہے پوشیدہ اور ظاہر میں اللہ سے ڈرنا، ناراضگی اور رضامندی میں انصاف کی بات کہنا، فقیری اور مال و دولت کی حالت میں میانہ روی اختیار کرنا، یہ کہ میں اس شخص سے صلہ رحمی کر دوں جو مجھ سے قطع رحمی کرتا ہے، میں اس شخص کو عطیہ دوں جو مجھے محروم کرتا ہے، میں اس شخص کو معاف کر دوں جو مجھ پر ظلم کرتا ہے، میری خاموشی (اللہ کی ذات) میں غور و فکر کا سبب ہو، میرا بولنا (اللہ کے) ذکر کا منظر ہو، میرا دیکھنا (میرے لئے) باعثِ عبرت ہو اور اچھے کاموں کی تلقین کر دوں۔ اور ایک روایت میں (بالعُرفِ کی جگہ) بِالْمَعْرُوفِ ہے (ریزین)

۵۳۵۹-(۲۱) وَهَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

«مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يَخْرُجُ مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوعٌ وَإِنْ كَانَ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ، ثُمَّ يُصِيبُ شَيْئًا مِنْ حَرِّ وَجْهِهِ — الْأَحْرَمَةَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۵۳۵۹: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس بھی مومن شخص کی آنکھوں سے (اللہ کے ڈر سے) آنسو بہہ نکلیں اگرچہ وہ آنسو تھکی گئے سزکے برابر ہی کیوں نہ ہوں پھر وہ آنسو بہہ کر اس کے چہرے کے اوپر گریں تو اللہ تعالیٰ اس پر (دوزخ کی) آگ کو حرام کر دے گا۔

(ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حماد بن ابی حمید المدنی راوی ضعیف ہے، اس کا اصل نام محمد بن ابی حمید انصاری ہے جبکہ حماد اس کا لقب ہے (البحر و التحدیل جلد ۲ صفحہ ۳۷۶، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۵۶، الاطراف الضعیفہ صفحہ ۲۳۹، ضعیف الجامع الصغیر ۵۱۹۶، تنقیح الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۳۶، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۳۳۵)

بَابُ تَغْيِيرِ النَّاسِ

(لوگوں میں تبدیلی کا رونما ہونا)

الفصل الأول

۵۳۶۰ - (۱) **عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّمَا النَّاسُ كَالْأَيْلِ الْمَائَةِ، لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

پہلی فصل

۵۳۶۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ لوگ (اپنے حالات کے اختلاف کے باعث) ایسے سو (۱۰۰) اونٹوں کی طرح ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی اونٹ سواری کے قابل نہیں (بخاری، مسلم) وضاحت: مقصود یہ ہے کہ کسی مجلس اور باعمل محض کا وجود شاذ ہو گا (اللہ اعلم)

۵۳۶۱ - (۲) **وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَسَبْعُنْ سُنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ، شَبْرًا بِشَبْرٍ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ، حَتَّىٰ لَوْ دَخَلُوا جُحَرَ صَبَّ تَبِعْتُمُوهُمْ». قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ؟ قَالَ: «فَمَنْ؟»... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۵۳۶۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یقیناً تم ان لوگوں کے طور طریقے ہلکتے ہلکتے کے برابر ہاتھ ہاتھ کے برابر یعنی مکمل طور پر اختیار کرو گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں یہاں تک کہ اگر وہ "گہوہ" کے بل میں داخل ہوئے تو تم بھی ان کی پیروی کرو گے۔ دریافت کیا گیا، اے اللہ کے رسول! کیا وہ یہود و نصاریٰ ہیں؟ آپ نے فرمایا، ان کے علاوہ اور کون ہو سکتے ہیں؟ (بخاری، مسلم)

۵۳۶۲ - (۳) **وَعَنْ مَرْذَأَسِ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ، الْأَوَّلُ فَلِأَوَّلٍ، وَتَبْقَى حِفَالَةٌ - كَحِفَالَةِ الشَّعِيرِ أَوْ التَّمْرِ، لَا يُتَالِيهِمُ اللَّهُ بِاللَّهِ... رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.»**

۵۳۶۲: مرواس اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نیک لوگ یکے بعد دیگرے گزرتے چلے جائیں گے اور فضول لوگ باقی رہ جائیں گے جس طرح جو کا بھوسہ یا رومی سمجور باقی رہ

جاتی ہے، اللہ تعالیٰ ان کی کچھ پرواہ نہیں کرے گا (بخاری)

الْفَصْلُ الثَّلَاثِي

۵۳۶۳ - (۴) هُنَّ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا مَسَّتْ أُمَّتِي الْمُطِيطِيَاءُ - وَخَدَّتَهُمْ أَبْنَاءُ الْمُلُوكِ أَبْنَاءُ فَارِسَ وَالرُّومِ، سَلَطَ اللَّهُ شِرَارَهَا عَلَى خِيَارِهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

دوسری فصل

۵۳۶۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب میری امت کے لوگ تکبر کے ساتھ چلیں گے اور بادشاہوں کے بیٹے (یعنی) فارس و روم کے شہزادے ان کے خادم ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان میں سے بدترین لوگوں کو ان کے بہترین لوگوں پر مسلط کر دے گا (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت ۱: مذکورہ حدیث کی مثال اس طرح ہے کہ جب مسلمانوں نے فارس اور روم کے علاقے فتح کیے تو مال غنیمت کے ساتھ مفتوحہ علاقوں کے لوگوں، بادشاہوں اور ان کی اولاد کو قیدی بنا لیا اور مسلمانوں نے ان سے اپنی خدمت کرائی۔ اس وجہ سے مسلمانوں میں بڑائی کا احساس پیدا ہوا تو اللہ رب العزت نے اس تکبر کی وجہ سے انہی میں سے برے لوگوں کو ان پر حکمران مسلط کر دیا (واللہ اعلم)

وضاحت ۲: اس حدیث کی سند میں زید بن خیاب راوی واہم اور موسیٰ بن عبید راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۱۰ - صفحہ ۲۱۳، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۷۳)

۵۳۶۴ - (۵) وَهِنَّ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتُلُوا إِمَامَكُمْ، وَتَجْتَلِدُوا بِأَسْيَافِكُمْ - ، وَتَبْرَثَ دُنْيَاكُمْ شِرَارِكُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۳۶۳: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ تم اپنے امام (خلیفہ یا سلطان) کو قتل نہ کرو گے اور اپنی تلواروں کے ساتھ آپس میں ہی لڑائی کرو گے اور تم میں سے بدترین لوگ تمہاری دنیا کے وارث ہوں گے (ترمذی)

۵۳۶۵ - (۶) وَهِنَّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكُونَ أَسْعَدَ النَّاسِ بِالْدُّنْيَا لُكْعُ بْنُ لُكْعٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

۵۳۶۵: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ دنیا (میں) کثرت مال و زر کے لحاظ سے تمام لوگوں میں سے زیادہ مرتبے والا انسان احق نہ ہو گا جو کسی احق کا بیٹا ہو گا (ترمذی، بیہقی، دلائل النبوة)

۵۳۶۶- (۷) وَفَنَّ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَنَا لَجُلُوسٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، فَأَطَّلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، مَا عَلَيْهِ إِلَّا بُرْدَةٌ لَهُ مَرْقُوعَةٌ بَفَرْوٍ، فَلَمَّا رَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَكَى لِلَّذِي كَانَ فِيهِ مِنَ التَّعَمُّةِ وَالَّذِي هُوَ فِيهِ الْيَوْمُ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَيْفَ بِكُمْ إِذَا عَدَا أَحَدُكُمْ فِي حُلَّتِهِ، وَرَاحَ فِي حُلَّتِهِ؟ وَوَضَعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةً وَرُفِعَتْ أُخْرَى -، وَسْتَرْتُمْ بِيُوتِكُمْ كَمَا تَسْتَرُ الْكَعْبَةَ؟». فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِنَّا الْيَوْمَ، نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ، وَنُكْفَى الْمَوْتَةَ. قَالَ: «وَلَا، أَنْتُمْ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۳۶۶: محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بتایا جس نے علی بن ابی طالب سے سنا اس نے بیان کیا کہ ہم مسجد نبویؐ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں بیٹھے ہوئے تھے اچانک ہمارے پاس مصعب بن عمیر آئے ان کے جسم پر چڑے کے بیوند لگی ہوئی ایک چادر تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو (اس حالت میں) دیکھا تو آپ رو پڑے اس لئے کہ وہ اس سے پہلے کس قدر ناز و نعمت میں تھے اور آج ان کی کیا حالت ہے۔ بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کیا حال ہو گا جب تم میں سے ایک شخص صبح ایک لباس میں اور شام کو دوسرے لباس میں ہو گا اور اس کے سامنے (کھانے کی) پلیٹ رکھی جائے گی اور دوسری اٹھالی جائے گی (یعنی مختلف انواع کے کھانوں سے اس کی تواضع کی جائے گی) اور تم اپنے گھروں کو (نفس کپڑوں سے) ڈھانپ لو گے جیسا کہ کعبہ مکرمہ کو (غلاف سے) ڈھانپا جاتا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا ہم ان دنوں آج کے دن سے بہتر ہوں گے، عبادت کے لئے فارغ ہوں گے اور مشقت سے محفوظ رہیں گے۔ آپ نے فرمایا نہیں! تم آج کے دن اس دور سے بہتر ہو (تردی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والا شخص مجہول ہے۔

(تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۴)

۵۳۶۷- (۸) وَفَنَّ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَأْتِي عَلِيَّ النَّاسُ زَمَانًا، أَلْصَابِرُ فِيهِمْ عَلِيُّ دِينِهِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا».

۵۳۶۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایک دور ایسا آئے گا کہ ان میں اپنے دین (کی حفاظت) پر صبر کرنے والا اس شخص کی مانند ہو گا جو آگ کے شعلوں کو مٹھی میں تھامنے والا ہے (تردی) امام ترمذی نے اس حدیث کو سند کے لحاظ سے غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن موسیٰ راوی عالی شیعہ اور عمر بن شاکر راوی منکر الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۵۲ - جلد ۳ صفحہ ۲۰۳، تفہیم الرواة جلد ۳ صفحہ ۴۸)

۵۳۶۸- (۹) وَهَنَّ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَإِذَا كَانَ أَمْرًاؤُكُمْ خِيَارُكُمْ، وَأَعْيُنًاؤُكُمْ سَمَحَاءُكُمْ، وَأُمُورُكُمْ سُورَى بَيْنِكُمْ؛ فَظَهَرُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ بَطْنِهَا. وَإِذَا كَانَ أَمْرًاؤُكُمْ شِرَارُكُمْ، وَأَعْيُنًاؤُكُمْ بُخْلَاءُكُمْ، وَأُمُورُكُمْ إِلَى نِسَائِكُمْ؛ فَبَطْنُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۵۳۶۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارے سردار وہ لوگ ہوں گے جو تم میں بہترین لوگ ہیں اور تمہارے مالدار لوگ تم میں سخی ہوں گے اور تمہارے معاملات آپس میں باہم مشورہ سے طے ہوں گے تو زمین کے اوپر کا حصہ تمہارے لئے اس کے پیٹ سے بہتر ہو گا (یعنی زندگی موت سے بہتر ہوگی) اور جب تمہارے سردار وہ لوگ ہوں گے جو تم میں فاسق و قاجر لوگ ہیں اور تمہارے مالدار تم میں بخیل ہوں گے اور تمہارے معاملات تمہاری عورتوں کے سپرد ہوں گے تو زمین کا ٹھپلا حصہ تمہارے لئے اوپر کے حصے سے بہتر ہو گا (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں صالح بن بشیر راوی عایت درجہ ضعیف ہے (الجرح والتحدیل جلد ۳ صفحہ ۱۷۳، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۸۹، تقریب التہذیب جلد ۳ صفحہ ۳۵۸، تصحیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۳۸)

۵۳۶۹- (۱۰) وَهَنَّ ثَوْبَانٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُوشِكُ الْأَمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكِلَةُ إِلَى قَصْعَتِهَا». فَقَالَ قَائِلٌ: «وَمِنْ قَلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: «بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ، وَلَكِنَّكُمْ غَنَاءُ كَغَنَاءِ السَّيْلِ، وَلَيَنْزَعَنَّ اللَّهُ مِنْ صُدُورِ عَدُوِّكُمْ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ، وَلَيَغْزِقَنَّ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ». قَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا الْوَهْنُ؟ قَالَ: «حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

۵۳۶۹: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب (کافر) لوگ تمہارے خلاف جمع ہو جائیں گے جیسا کہ کھانے والے لوگ کھانے کی پلیٹ پر جمع ہو جاتے ہیں۔ ایک شخص نے دریافت کیا: کیا ان دنوں ہم تعداد میں کم ہوں گے؟ آپ نے فرمایا (نہیں) بلکہ ان دنوں تمہاری تعداد زیادہ ہوگی لیکن تم سیلاب کی جھاگ کی طرح ہو گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہارے رعب اور دہدے کو نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں کمزوری پیدا کر دے گا۔ ایک شخص نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! کمزوری کا سبب کیا ہو گا؟ آپ نے فرمایا: دنیا سے محبت اور موت سے بیزاری (ابوداؤد، بیہقی دلائل النبوة)

الْفَضْلُ الثَّلَاثُ

۵۳۷۰- (۱۱) هَنَّ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «مَا ظَهَرَ الْعُلُولُ - فِي قَوْمٍ إِلَّا أَلْقَى اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ، وَلَا فَشَا الرِّثَا فِي قَوْمٍ إِلَّا كَثُرَ فِيهِمُ الْمَوْتُ، وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِلَّا قُطِعَ عَنْهُمْ الرِّزْقُ، وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بِغَيْرِ حَقِّ إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الدَّمُ، وَلَا اخْتَرِ

قَوْمٌ بِالْعَهْدِ - إِلَّا سُلِطَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ . زَوَاهُ مَالِكٌ .

تیسری فصل

۵۳۷۰ : ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب بھی کسی قوم میں خیانت عام ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں (ان کے) دشمن کا خوف ڈال دیتا ہے اور جب بھی کسی قوم میں زنا عام ہو جاتا ہے تو ان میں (وبائی امراض سے) زیادہ اموات ہوتی ہیں اور جب بھی کوئی قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان سے حلال روزی کو روک لیتا ہے اور جب بھی کوئی قوم بلا استحقاق فیصلے کرتی ہے تو ان میں قتل و غارت عام ہو جاتا ہے اور جب بھی کوئی قوم عمد شکنی کرتی ہے تو ان پر ان کے دشمن کو مسلط کر دیا جاتا ہے (مالک)

بَابُ التَّحْذِيرِ مِنَ الْفِتَنِ

(ڈرانا اور نصیحت کرنا)

الْفُضْلُ الْأَوَّلُ

۵۳۷۱ - (۱) عَنْ عِيَاضِ بْنِ جِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِي خُطْبَتِهِ: «أَلَا إِنَّ رَبِّي أَمَرَنِي أَنْ أَعْلِمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ بِمَا عَلَّمَنِي يَوْمِي هَذَا: كُلُّ مَالٍ نَخَلْتُهُ - عَبْدًا حَلَالٌ، وَإِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ، وَإِنَّهُمْ أَتَتْهُمْ الشَّيَاطِينُ، فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ -، وَحَرَمْتُ عَلَيْهِمْ مَا أَحَلَلْتُ لَهُمْ، وَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُشْرِكُوا بِي مَا لَمْ أَنْزِلْ بِهِ سُلْطَانًا، وَإِنَّ اللَّهَ نَظَرَ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَمَقَّتَهُمْ، وَعَزَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ إِلَّا بَقَايَا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، وَقَالَ: إِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِابْتِلَايِكَ وَابْتِلَايَ بِيكَ، وَأَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ، تَقْرَأُهُ نَائِمًا وَنَقِظَانًا، وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أُحَرِّقَ قُرْبِيضًا، فَقُلْتُ: رَبِّ -! إِذَا يَسْلَعُوا رَأْسِي -، فَيَدْعُوهُ حَبْرَةٌ، قَالَ: اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا أَخْرَجْتُكَ وَأَغْرَهُمْ نُغْرَكَ، وَأَنْفِقْ فَسْتَنْفِقْ عَلَيْكَ، وَأَبْعَثْ جَيْشًا تَبْعَتْ حَمْسَةَ مِثْلَهُ، وَقَاتِلْ بِمَنْ أَطَاعَكَ مِنْ عَصَاكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۵۳۷۱: عیاض بن جمار مجاشعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: خبردار! میرے پروردگار نے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں ان باتوں کی تعلیم دوں جن سے تم ناواقف ہو۔ (آپ نے فرمایا) جن باتوں کا علم مجھے آج اللہ تعالیٰ نے دیا ہے وہ یہ ہیں کہ ہر وہ مال جو میں (اللہ) کسی بندے کو عطا کرتا ہوں وہ حلال ہے اور میں نے اپنے تمام بندوں کو حق کی طرف مائل پیدا کیا ہے اور اس میں کچھ شبہ نہیں کہ ان کے پاس شیطان آتے ہیں اور انہیں ان کے دین سے پھیرنے کی کوشش کرتے ہیں اور وہ ان پر ایسے جانوروں کو حرام کر دیتے ہیں جن کو میں نے ان کے لئے حلال قرار دیا ہے اور وہ انہیں مشورہ دیتے ہیں کہ وہ میرے ساتھ ایسی چیزوں کو شریک ٹھہرائیں جن کے بارے میں میں نے کوئی دلیل نازل نہیں کی (آپ نے فرمایا) اور بے شک اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کو دیکھا (جو کفر و شرک کی غلاطیوں میں ڈوبے ہوئے تھے) تو ان کے عرب اور عجم سبھی کو برا سمجھا۔ سوائے اہل کتاب سے باقی ماندہ لوگوں کو (جنہوں نے شرک سے برأت کا اظہار کیا) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا (اے محمد) میں نے آپ کو پیغمبر بنایا تاکہ میں آپ کی آزمائش کروں اور آپ کے

بارے میں آپ کی قوم کی آزمائش کروں (کہ وہ آپ پر ایمان لاتے ہیں یا نہیں) اور میں نے آپ پر کتاب کو نازل کیا جسے پانی ختم نہیں کر سکے گا۔ آپ سوتے، جاگتے اس کی تلاوت کرتے رہیں گے (آپ نے فرمایا) اور اللہ نے مجھے حکم دیا کہ میں قریش میں سے کافروں کو ہلاک کروں۔ میں نے عرض کیا، اس وقت تو یہ لوگ میرا سر پھیل دیں گے اور اسے روٹی کی مانند (چوڑا) بنا دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، آپ انہیں نکال دیں جس طرح انہوں نے آپ کو نکالا تھا اور آپ ان سے جہاد کریں ہم آپ کو لڑائی کا سامان مہیا کر دیں گے اور آپ (حسب اطاعت) خرچ کریں ہم آپ کو اس کا بدل عطا کریں گے اور آپ لشکر کو بھیجیں ہم اس سے پانچ گنا (فرشتوں کا لشکر) بھیجیں گے (تاکہ فرشتوں کی فوج آپ کے لشکر کی معاونت کرے) اور آپ اپنے پیر کاروں کو لے کر ان لوگوں سے لڑائی کریں جنہوں نے آپ کی نافرمانی کی یعنی آپ پر ایمان نہیں لائے (مسلم)

۵۳۷۲- (۲) وَهِيَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ -، صَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ الصَّفَا فَجَعَلَ ينادِي: «يَا بَنِي فَهْرٍ! يَا بَنِي عَبْدِ! لِيَطُوبَ قَرِيشٌ حَتَّى اجْتَمَعُوا فَقَالَ: «أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِي تُرِيدُ أَنْ تُغَيِّرَ عَلَيْكُمْ أَكْثَرَكُمْ مُصَدِّقِي؟» قَالُوا: نَعَمْ؛ مَا جَرُّنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا. قَالَ: «فَاتِي نَذِيرُكُمْ بَيْنَ يَدَيَّ عَذَابٍ شَدِيدٍ». فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ: تَبَّ لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ، أَلِهَذَا اجْتَمَعْتُنَا؟! فَتَرَكْتُ: «تَبَّ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ: نَادَى: «يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ! إِنَّمَا مَثَلُنِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ رَأَى الْعَدُوَّ فَأَنْطَلَقَ يَرْتَبًا - أَهْلُهُ، فَخَشِيَ أَنْ يَسْبِقُوهُ -، فَجَعَلَ يَهْتِفُ: يَا صَبَاحَاهُ!».

۵۳۷۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) ”اور آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں“ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑی پر چڑھے۔ آپ نے انہیں پکارنا شروع کیا کہ اے بنو فہر! اے بنو عدی! (یعنی) قریش کے تمام قبائل کو دعوت دی یہاں تک کہ وہ جمع ہو گئے۔ آپ نے فرمایا ”تم مجھے بتاؤ اگر میں تمہیں خبر دوں کہ ایک لشکر وادی (فاطمہ) میں ہے وہ تم پر غارت گری کرنا چاہتا ہے تو کیا تم میری (بات کو) سچا سمجھو گے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے کہا ”ہم نے آپ کے بارے میں سچائی ہی کا تجربہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا ”میں تمہیں شدید عذاب آنے سے پہلے ڈرانے والا (بنا کر بھیجا گیا) ہوں۔ (لہذا تم اسلام قبول کر لو) یہ سن کر ابولہب نے کہا ”ہر دن تیری تباہی ہو۔ کیا تو نے ہمیں اسی لیے اکٹھا کیا تھا؟ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) ”ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ تباہ و برباد ہو جائے“ (بخاری) مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے (انہیں) پکارا ”اے بنو عبد مناف! میری اور تمہاری مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے دشمن کو دیکھا تو وہ (تیز تیز) بھاگا تاکہ اپنی قوم کی حفاظت کرے (اور انہیں دشمن کی غارت گری سے بچائے) لیکن وہ ڈر گیا کہ کہیں اس کا دشمن اس سے پہلے ہی اس کی قوم تک نہ پہنچ جائے چنانچہ اس نے وہیں سے چلا چلا کر یہ کہنا شروع کر دیا ہائے لوٹے گئے، مارے گئے۔“

۵۳۷۳ - (۳) وَهَنَّ ابْنُ مُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾. دَعَا النَّبِيَّ ﷺ قَرِيشًا، فَاجْتَمَعُوا، فَعَمُّ وَخَصُّ، فَقَالَ: «يَا بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ! أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ! أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ. يَا بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ! أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ! أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ. يَا بَنِي هَاشِمٍ! أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ. يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ. يَا فَاطِمَةَ! أَنْقِذِي نَفْسَكَ مِنَ النَّارِ؛ فَإِنِّي لَا أَمَلُكَ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، غَيْرَ أَنْ لَكُمْ رَحْمًا سَابَلَهَا بِبِلَالِهَا».

وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ قَالَ: «يَا مَعْشَرَ قَرِيشٍ! اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ، لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا. وَيَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ! لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا. يَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللَّهِ! لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا. وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ! سَلِّبِي مَا شِئْتَ مِنْ مَالِي، لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا».

۵۳۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) ”اور آپؐ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں“ تو آپؐ نے قریش (کے قبائل) کو دعوت دی وہ جمع ہو گئے، آپؐ نے ان کے عام اور خاص سبھی کو دعوت دی۔ آپؐ نے فرمایا: اے بنو کعب بن لوی! اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ اے بنو مرثہ بن کعب! تم اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ اے بنو عبد شمس! تم اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ اے بنو عبد مناف! تم اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ اے بنو ہاشم! تم اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ اے بنو عبد المطلب! تم اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ اے فاطمہ! (بجگر گوشہ رسول) تو اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچا۔ میں تمہارے لیے اللہ (کے عذاب) سے بچاؤ کا کچھ اختیار نہیں رکھتا البتہ تمہارے ساتھ قربان داری ہے، میں اس کی تری سے اسے ترک کرنے کی کوشش کروں گا (مسلم) نیز بخاری اور مسلم میں ہے آپؐ نے فرمایا: اے قریش کے گروہ! تم اپنے آپ کو (دوزخ سے) آزاد کرا لو میں تم سے اللہ کے عذاب سے کچھ بھی دور نہیں کر سکتا۔ اے بنی عبد مناف! میں تم سے اللہ کے عذاب سے بھی دور نہیں کر سکتا۔ اے عباس بن عبد المطلب! میں تم سے اللہ کے عذاب میں سے کچھ دور نہیں کر سکتا۔ اے اللہ کے رسولؐ کی پھوپھی صفیہ! میں تم سے اللہ کے عذاب سے کچھ بھی دور نہیں کر سکتا۔ اے فاطمہ بنت محمدؐ! تو مجھ سے مال طلب کر جس قدر چاہے لیکن میں تجھ سے اللہ کے عذاب میں سے کچھ بھی دور نہیں کر سکتا۔

الْفَصْلُ الثَّانِي

۵۳۷۴ - (۴) هَنَّ ابْنُ مُؤَسَّى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمِنِّي هَذِهِ».

أُمَّةٌ مَرْحُومَةٌ، لَيْسَ عَلَيْهَا عَذَابٌ فِي الْأَجْرَةِ، عَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا: الْفِتْنُ وَالزَّلَازِلُ وَالْقَتْلُ.
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

دوسری فصل

۵۳۷۳: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری یہ امت، امتِ مرحومہ ہے (یعنی اس پر بالخصوص رحمت کی گئی ہے) آخرت میں اس پر شدید عذاب نہیں ہوگا، دنیا میں اس کا عذاب فتنے، زلزلے اور ناحق قتل ہے (ابوداؤد)

۵۳۷۵- (۵)، ۵۳۷۶- (۶) وَهَذَا مِنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ بَدَأَ نَبُوَّةً وَرَحْمَةً، ثُمَّ يَكُونُ خِلَافَةً وَرَحْمَةً، ثُمَّ مَلِكًا عَضُوضًا، ثُمَّ كَائِنٌ جَبْرِيَّةٌ وَعُتُوًّا وَفَسَادًا فِي الْأَرْضِ، يَسْتَحِلُّونَ الْحَرِيرَ وَالْفُرُوجَ وَالْحُمُورَ، يُزْرَقُونَ عَلَى ذَلِكَ وَيَنْصُرُونَ، حَتَّى يَلْقَوْا اللَّهَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۳۷۵: ۵۳۷۶: ابو عبید اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، بے شک دینِ اسلام کا آغاز نبوت اور رحمت کے ساتھ ہوا بعد ازاں خلافت (نبوت کے قائم مقام) ہوگی اور (امت پر) رحمت ہوگی۔ بعد ازاں بادشاہت ہوگی (جس میں) ظلم و تشدد ہوگا، پھر قرآن و حکمت ہوگا نیز زمین پر فسادات رونما ہوں گے۔ لوگ ریشمی کپڑے، عورت کی شرمگاہوں اور حرام مشروبات کو حلال گردانیں گے۔ باوجود ان (محبوب) کے تمہیں رزق ملے گا اور ان کی مدد کی جائے گی یہاں تک کہ وہ اللہ سے جا ملیں گے (یعنی شعبِ ایمان)

وضاحت: اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیش گوئی کا ذکر فرمایا ہے جو تاریخی لحاظ سے صحیح ثابت ہوئی ہے چنانچہ آپ کے بعد چاروں خلفاء کی خلافت صحیح ہے اور اس خلافت کا زمانہ تیس سال ہے اور حسن رضی اللہ عنہ پر خلافت کا خاتمہ ہوتا ہے اس لحاظ سے معاویہ کو خلیفہ قرار نہیں دیا جاسکتا۔ معاویہ کا دور ظالمانہ بادشاہت کا دور ہے، یزید اور اس کے بعد آنے والے جبروت کے ساتھ حکومت کرنے والوں میں شمار ہوتے ہیں۔ اشارتاً اس حدیث کا مضمون اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں مخفی ہے۔

(ترجمہ) ”آپ اللہ تعالیٰ کو بے خبر خیال نہ کریں، جو کام ظالم کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ایسے دن تک ڈھیل دے رہا ہے جس میں ان کی آنکھیں پتھرا جائیں گی“ تفصیل کے لیے دیکھیں (مرقاہ شرح مشکوٰۃ ص ۱۰۳-۱۰۷)

۵۳۷۷- (۷) وَهَذَا مِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أَوَّلَ مَا يَكْفَأُ قَالَ زَيْدُ بْنُ يُحْيَى الرَّائِي: يَعْنِي الْإِسْلَامَ - كَمَا يَكْفَأُ الْإِنَاءُ» يَعْنِي الْخَمْرَ -

قِيلَ: فَكَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَقَدْ بَيَّنَّ اللَّهُ فِيهَا مَا بَيَّنَّ؟ قَالَ: «يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا فَيَسْتَجِلُّونَهَا». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۳۷۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، سب سے پہلے جس شے کو اوندھا کر دیا جائے گا۔ اس حدیث کے راوی زید بن یحییٰ کہتے ہیں یعنی (سب سے پہلے سے مراد) اسلام ہے جیسا کہ برتن کو اوندھا کیا جاتا ہے (وہ چیز جو اس میں ہو مگر جاتی ہے) اس سے مراد شراب ہے۔ دریافت کیا گیا، اے اللہ کے رسول! شراب کیسے رہے گی جب کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حرمت کو واضح کر دیا ہے۔ آپ نے فرمایا، لوگ اس کا کوئی دوسرا نام رکھ کر اسے حلال گردانیں گے (داری)

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۵۳۷۸ - (۸) هُنَّ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَكُونُ النَّبُوءَةُ فَبِكُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللَّهُ تَعَالَى، ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مَنَاجِ النَّبُوءَةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللَّهُ تَعَالَى، ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا عَاصَا فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللَّهُ تَعَالَى، ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً - فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللَّهُ تَعَالَى، ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مَنَاجِ نُبُوءَةٍ» ثُمَّ سَكَتَ، قَالَ حَبِيبٌ: فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَتْ إِلَيْهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَدْكِرُهُ إِيَّاهُ وَقُلْتُ: أَرَجُو أَنْ تَكُونَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بَعْدَ الْمَلِكِ الْعَاصِ وَالْجَبْرِيَّةِ، فَسَرَّ بِهِ وَأَعْجَبَهُ، يَعْنِي عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «دَلَائِلِ النَّبُوءَةِ».

تیسری فصل

۵۳۷۸: نعمان بن بشیر، حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں نبوت اس وقت تک باقی رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا، پھر اللہ تعالیٰ اس کو اٹھائے گا اور اس کی جگہ پر جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا خلافت نبوت کے انداز پر ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ اس کو اٹھالے گا، پھر ظالمانہ بادشاہت ہوگی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر اس کو اٹھالے گا پھر جبر و قہر والی بادشاہت ہوگی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ رہے گی، پھر اللہ تعالیٰ اس کو بھی اٹھالے گا، اس کے بعد نبوت کے انداز پر خلافت ہوگی، بعد ازاں آپ خاموش ہو گئے۔ حبیب بن سالم راوی نے بیان کیا کہ جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ بنے تو میں نے ان کی جانب یہ حدیث تحریر کی، میں انہیں اس کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا نیز میں نے تحریر کیا، مجھے اُمید ہے کہ ظالمانہ اور جبر و قہر کی بادشاہت کے بعد آپ امیر المؤمنین ہیں، انہیں یعنی عمر بن عبدالعزیز کو اس بات سے خوشی حاصل ہوئی اور انہیں یہ بات پسند آئی (احمد، بیہقی دلائل النبوة)

ضاحت: علامہ ناصر الدین البانی بیان کرتے ہیں کہ میرے نزدیک حدیث میں ذکر کردہ خلافت علیٰ مشاج التبوۃ سے عمر بن عبدالعزیز کی خلافت مراد لینا درست نہیں ہے اس لئے کہ ان کی خلافت تو خلافت راشدہ کے دور کے بالکل قریب ہے ان کی خلافت ظالمانہ اور جبر و قہر کی دو بادشاہتوں کے بعد نہ تھی نیز اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے جو صحیح ثابت ہوا (الاعانۃ التیمیۃ جلد ۱ صفحہ ۹، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۱)

کِتَابُ الْفِتَنِ

(فتنوں کا وقوع پذیر ہونا)

الفصل الأول

۵۳۷۹- (۱) عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَقَامًا، مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذَلِكَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَ بِهِ، حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ، وَنَسِيَهِ مَنْ نَسِيَهِ، قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِي هُوَلَاءِ، وَإِنَّهُ لَيَكُونُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسَيْتُهُ، فَأَرَاهُ فَأَذْكَرُهُ، كَمَا يَذْكَرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ، ثُمَّ إِذَا رَأَاهُ عَرَفَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۳۷۹: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے جیسا کہ ہمیشہ وعظ و نصیحت کے لیے کھڑے ہوتے تھے۔ آپ نے اپنے کھڑے ہونے کے درمیان ہر قسم کے فتنہ کا ذکر فرمایا جو اس وقت سے لے کر قیامت تک وقوع پذیر ہونے والا تھا۔ یاد رکھنے والوں نے انہیں یاد رکھا اور بھول جانے والوں نے انہیں فراموش کر دیا۔ (حذیفہ نے کہا کہ) میرے یہ تمام رفقاء ان فتنوں کو جانتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے جب بھی کوئی ایسا فتنہ رونما ہوتا ہے جسے میں بھول چکا تھا تو (جب بھی) میں اسے وقوع پذیر دیکھتا ہوں تو اسے دیکھ کر میرا حافظہ تازہ ہو جاتا ہے جیسا کہ ایک شخص جب کسی ایسے شخص کو دیکھتا ہے جو اس سے (کافی عرصہ) دور رہا ہو پھر جب اسے (غور سے) دیکھتا ہے تو اسے پہچان جاتا ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: اہل بدعت اس حدیث سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب تھا درحقیقت یہ لوگ حقائق سے بھٹل طور پر بے خبر ہیں، اس لیے کہ علم غیب تو صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ آپ کی زبان مبارک سے جو باتیں بھی نکلیں وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی تھیں۔ ملاً علی قاریؒ نے "الفتنۃ الاکبر" کی شرح میں رقم طراز ہیں کہ انبیاء علیہ السلام ہرگز غیب کی باتوں کا علم نہیں رکھتے تھے۔ البتہ جب کبھی اللہ تعالیٰ نے ان کو کچھ باتوں کا علم عطا کر دیا تو اسے علم غیب سے تعبیر نہیں کیا جاسکتا۔ نیز علماء احناف صراحتاً ان لوگوں کو کافر قرار دیتے ہیں جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غیب کا علم رکھتے تھے۔

قرآن پاک میں اللہ رب العزت کا ارشاد مبارک ہے:

ثُمَّ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْعَيْبُ إِلَّا اللَّهُ

(اے رسول!) کہہ دیجئے کہ سوائے اللہ کے جو آسمانوں اور زمینوں میں ہے (کوئی بھی) غیب کا علم نہیں

رکھتا۔

(تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۲)

۵۳۸۰۔ (۲) وَهَنَهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «تُعْرَضُ الْقُلُوبُ كَالْحَصِيرِ عُوْدًا عُوْدًا، فَأَيُّ قَلْبٍ أَشْرَبَهَا - نُكِنَتْ فِيهِ نُكْنَةُ سَوْدَاءَ -، وَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نُكِنَتْ فِيهِ نُكْنَةُ بَيْضَاءَ، حَتَّى يَصِيرَ عَلَى قَلْبَيْنِ: أَيْبَضَ مِثْلَ الصَّفَا، فَلَا تَضُرُّهُ فَتْنَةٌ مَا دَامَتْ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ، وَالْآخِرُ أَسْوَدُ مُرْبَادًا - كَالْكُوزِ، مُجْحِيًا - لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا إِلَّا مَا أَشْرَبَ مِنْ هَوَاهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۳۸۰: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ فتنے دلوں پر اس طرح ڈالے جائیں گے جس طرح چٹائی کا ایک ایک تنکا (آپس میں) ملتا ہے۔ پس جو دل فتنہ قبول کرے گا تو اس میں سیاہ رنگ کا ایک نکتہ ڈال دیا جائے گا اور جو دل فتنوں کو قبول نہیں کرتا تو اس میں سفید رنگ کا ایک نکتہ ڈال دیا جائے گا یہاں تک کہ دو قسموں کے ہو جائیں گے۔ ایک سبک مرمر کی طرح سفید ہو جائے گا چنانچہ جب تک آسمان اور زمین موجود ہیں اسے کوئی فتنہ نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور دوسرا نیالے رنگ جیسا سیاہ، اوندھے برتن کی مانند ہو جائے گا ایسا دل نہ کسی اچھی بات کو اچھا اور نہ کسی بری بات کو برا سمجھتا ہے وہ تو بس ان چیزوں کو قبول کرے گا جو اس کی خواہشات کے مطابق اس میں سما جائیں گی (مسلم)

۵۳۸۱۔ (۳) وَهَنَهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدِيثَيْنِ، رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَإِنَّا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ: حَدَّثَنَا: «إِنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ، ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ». وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفِعِهَا قَالَ: «يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَيَتَقَبَّضُ الْأَمَانَةَ مِنْ قَلْبِهِ، فَيُظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ -، ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَيَتَقَبَّضُ، فَيَبْقَى أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْمَجَلِ - كَجَمْرِ دَخَرَجْتُهُ عَلَى رِجْلِكَ، فَفَيْطُ، فَتَرَاهُ مُسْتَبْرَأً - وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ، وَيُضِيحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ وَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ -، فَيُقَالُ: إِنْ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ: مَا أَغْفَلَهُ! وَمَا أَظْرَفَهُ! وَمَا أَجْلَدَهُ! وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۳۸۱: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو باتیں بتائیں ان میں سے ایک کا تو میں ملاحظہ کر چکا ہوں اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں۔ (پہلی بات) آپ نے ہمیں یہ بتائی کہ امانت لوگوں کے دلوں کی گہرائی میں اتاری گئی۔ اس کے بعد انہوں نے قرآن پاک اور پھر سنت رسول اللہ صلی

اللہ کا علم حاصل کیا اور آپؐ نے ہمیں امانت کے اٹھ جانے کے بارے میں بیان کیا۔ آپؐ نے وضاحت کرتے ہوئے ہمیں بتایا کہ ایک شخص معمولی سی غفلت اختیار کرے گا تو (کچھ) امانت اس کے دل سے اٹھ جائے گی۔ امانت کا نشان نکتہ کے نشان کی طرح باقی رہ جائے گا۔ پھر دوسری بار غافل ہو گا تو (باقی ماندہ) امانت (اس کے دل سے) اٹھ جائے گی۔ امانت کا نشان آبلے کے نشان کی مانند ہو گا جیسا کہ تم آگ کے شعلے کو اپنے پاؤں پر سے گزارو تو اس سے آبلہ نمودار ہو جائے جسے تم پھولا ہوا دیکھو اور اس میں کوئی مادہ نہ ہو۔ لوگوں کا یہ حال ہو گا کہ جب وہ صبح کریں گے تو وہ آپس میں خرید و فروخت کریں گے اور ان میں سے کوئی شخص بھی ایسا نہ ہو گا جو امانتوں کو ادا کرنے والا ہو گا۔ چنانچہ (اس دور میں) کہا جائے گا کہ وہ (اپنے دنیاوی معاملات میں) بہت عقل مند سمجھدار اور مضبوط انسان ہے جب کہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہو گا۔ (بخاری، مسلم)

وضاحت: حدیث میں مذکور لفظ امانت سے مراد ایمان ہے جیسا کہ اسی حدیث کے آخری الفاظ سے ظاہر ہو رہا ہے (واللہ اعلم)

۵۳۸۲- (۴) وَفَضْلُهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٌّ، فَجَاءَنَا اللَّهُ بِهَذَا الْخَيْرِ، فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: «نَعَمْ». قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَفِيهِ دَخْنٌ». قُلْتُ: وَمَا دَخْنُهُ؟ قَالَ: «قَوْمٌ يَسْتَنْزُونَ بِغَيْرِ سُنَّتِي، وَيَهْتَدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي، تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ». قُلْتُ: فَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: «نَعَمْ؛ دُعَاءٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ، مَنْ أَحَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا». قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! صِفْهُمْ لَنَا. قَالَ: «هُمْ مِنْ جَلْدَتِنَا، وَتَنَكَّلَمُونَ بِالسِّيئَةِ». قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي أَنْ أَدْرِكَنِي ذَلِكَ؟ قَالَ: «تَلَزِمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ». قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ؟ قَالَ: «فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرْقَ كُلَّهَا، وَلَوْ أَنْ تَعْصُ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ - وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: قَالَ: «يَكُونُ بَعْدِي أُمَّةٌ لَا يَهْتَدُونَ بِهُدَايِي، وَلَا يَسْتَنْزُونَ بِسُنَّتِي، وَسَيَقُومُ فِيهِمْ رِجَالٌ، قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الشَّيَاطِينِ فِي جُحْمَانِ إِنْسٍ». قَالَ حَدِيثُهُ: قُلْتُ: كَيْفَ أَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ أَدْرَكَتُ ذَلِكَ؟ قَالَ: «تَسْمَعُ وَتَطِيعُ الْأَمِيرَ، وَإِنْ ضَرَبَ ظَهْرَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ فَاسْمَعْ وَأَطِعْ».

۵۳۸۲: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے بارے میں دریافت کرتے تھے (جبکہ) میں آپؐ سے شر (یعنی فتنوں) سے متعلق دریافت کرتا تھا۔ میں ڈرتا تھا کہ کہیں مجھے اپنی لپیٹ میں نہ لے لیں۔ حذیفہؓ نے بیان کیا کہ (ایک مرتبہ) میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس

میں کوئی شک نہیں کہ ہم اسلام سے پہلے جاہلیت اور برائی میں جھلا تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں (اسلام کے ساتھ) بھلائی عطا کی تو کیا اس بھلائی (یعنی اسلام) کے آنے کے بعد کوئی برائی آنے والی ہے۔ آپ نے فرمایا، ہاں! میں نے دریافت کیا، کیا اس برائی کے بعد امن اور چین بھی ہے؟ آپ نے فرمایا، ہاں! البتہ اس میں کدورت ہو گی۔ میں نے دریافت کیا کہ کدورت سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا، کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو میرے طریقہ پر نہیں چلیں گے اور وہ میرے بتائے ہوئے طریقے کے خلاف راہنمائی کریں گے، تم ان سے اچھی باتیں بھی پاؤ گے اور بُری باتیں بھی پاؤ گے۔ میں نے دریافت کیا، کیا اس بھلائی کے بعد کوئی برائی پیش آئے گی؟ آپ نے فرمایا، ہاں! جہنم کے دروازوں پر بلانے والے ہوں گے جو ان کی باتوں کو تسلیم کرے گا وہ اسے دوزخ میں پھینک دیں گے میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول آپ ہمارے لیے ان کا وصف بیان فرمائیں۔ آپ نے جواب دیا۔ وہ بظاہر ہماری قوم سے ہوں گے اور ہماری زبان میں ہم کلام ہوں گے۔ میں نے عرض کیا، میں اس صورتِ حال سے دو چار ہو جاؤں تو آپ میرے لیے کیا حکم صادر فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امیر کے ساتھ مل کر رہنا۔ میں نے عرض کیا۔ اگر ان کی جماعت اور امیر نہ ہو تو؟ آپ نے فرمایا، پھر ان تمام گروہوں سے الگ ہو جانا اور اگر تجھے درخت کی جڑ میں ہی کیوں نہ پناہ لینا پڑے (پناہ لینا) یہاں تک کہ تجھے اس حالت پر موت آجائے (بخاری، مسلم)

اور مسلم کی روایت میں ہے آپ نے فرمایا، میرے بعد ایسے راہنما ہوں گے جو میری ہدایت پر نہیں چلیں گے اور میری سنت پر عمل نہیں کریں گے اور ان میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو انسانی جسم کے مالک ہوں گے لیکن ان کے دل شیطانوں کے دل جیسے ہوں گے۔ حُدُیْفَةُ نے بیان کیا، اے اللہ کے رسول! اگر میں اس دور کو پا لیتا ہوں تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے فرمایا، تو امیر کی بات کو سنا اور اس کی اطاعت کرنا اگرچہ تیری کمر پر (کوڑے سے) مارا جائے اور تمرا مال چھین لیا جائے پس تو (ہر حال میں) سنا اور اطاعت کرنا۔

وضاحت: اس حدیث میں لفظ ”شُرٌّ“ سے مراد فتنہ ہے علامہ طیبی نے بھی اسی طرح وضاحت کی ہے کہ لفظ ”شُرٌّ“ سے مراد فتنہ، ارکانِ اسلام میں سُستی اور کوتاہی کا واقع ہونا، برائی کا عام ہو جانا اور بدعت کا پھیل جانا ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۳)

۵۳۸۳ - (۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ إِنَّا كَفَطَعِ اللَّيْلُ الْمُظْلِمِ، يُضْهِجُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُضْهِجُ كَافِرًا، يَبِيعُ دِينَهُ بَعْرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۳۸۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فتنوں سے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرو۔ فتنے تاریک رات کے نکلوں کی طرح ہوں گے۔ صبح کے وقت ایک شخص مومن ہو گا اور شام کے وقت کافر ہو جائے گا اور شام کے وقت مومن ہو گا اور صبح کے وقت کافر ہو جائے گا، دنیا کے سامان کے بدلے اپنے دین کو فروخت کروے گا (مسلم)

۵۳۸۴ - (۶) وَصَنَّهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَتَكُونُ فِتْنٌ، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَائِسِ، وَالْمَائِسُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، مَنْ تَسَرَّفَ لَهَا تَسَرَّفَهُ، - فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُدْ بِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: قَالَ: «تَكُونُ فِتْنَةٌ، النَّائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْيَقْظَانِ، وَالْيَقْظَانُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَسْتَعِذْ بِهِ».

۵۳۸۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عنقریب فتنے رونما ہوں گے ان میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہو گا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہو گا۔ جو شخص بھی ان کی جانب دیکھے گا فتنے اس کو (اپنی جانب) کھینچ لیں گے پس جو شخص پناہ کی جگہ پائے یا کوئی پناہ دینے والا مل جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کے ذریعہ پناہ حاصل کرے (بخاری، مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے آپ نے فرمایا، ان میں سونے والا بیدار شخص سے اور بیدار شخص کھڑا ہونے والے سے اور کھڑا ہونے والا اس میں دوڑنے والے سے بہتر ہو گا پس جو شخص پناہ کی جگہ پائے یا کوئی پناہ دینے والا مل جائے تو اسے چاہیے کہ وہ پناہ کی جگہ میں پناہ طلب کرے۔

۵۳۸۵ - (۷) وَصَنَ ابْنُ بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنٌ، أَلَا تَمُّ تَكُونُ فِتْنٌ، أَلَا تَمُّ تَكُونُ فِتْنَةٌ، - الْقَاعِدُ خَيْرٌ مِنَ الْمَائِسِ فِيهَا، وَالْمَائِسُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي إِلَيْهَا، أَلَا فَاذَا وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهُ إِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِإِبِلِهِ، وَمَنْ كَانَ لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِأَرْضِهِ». فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا أَرْضٌ؟ قَالَ: «يَعْبُدُ إِلَى سَيْفِهِ فَيَدُقُّ عَلَى حَلْهِ بِحَجَرٍ، ثُمَّ يَلْتَجِئُ إِنْ اسْتَطَاعَ التَّجَاءَ، اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟» ثَلَاثًا، - فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ أَكْرَهْتُ حَتَّى يُنْطَلِقَ بَنِي إِلَى أَحَدِ الصَّقَمِينَ، فَضَرَبَنِي رَجُلٌ بِسَيْفِهِ أَوْ يَجِيءُ سَهْمٌ يَقْتُلُنِي؟ قَالَ: «يَبُوءُ بِإِيْمِهِ وَإِيْمِكَ، وَيَكُونُ مِنَ أَصْحَابِ النَّارِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۳۸۵: ابو بکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ واقع یہ ہے کہ عنقریب فتنے ظہور پذیر ہوں گے۔ خبردار! پھر فتنے ظہور پذیر ہوں گے۔ خبردار! اس کے بعد ایک بہت بڑا فتنہ ہو گا اس میں بیٹھنے والا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہو گا۔ خبردار! جب فتنے رونما ہو جائیں تو جس شخص کے پاس (جنگل میں) اونٹ ہیں تو وہ اونٹوں کے پاس چلا جائے اور جس شخص کے پاس بکریاں ہیں تو وہ اپنی بکریوں کے پاس چلا جائے اور جس شخص کے پاس (کھس دور) زمین ہے تو وہ اپنی زمین میں چلا جائے۔ ایک شخص نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! آپ بتائیں کہ جس شخص کے پاس اونٹ، بکریاں اور زمین نہیں (وہ

کیا کہے؟) آپ نے فرمایا، وہ اپنی کموار کی دھار چھڑ مار کر کند کر دے (اور) اس شخص کو چاہیے کہ اگر وہ قندہ کی جگہ سے بھاگ نکلنے کی طاقت رکھتا ہو تو بھاگ نکلے۔ پھر آپ نے فرمایا، اے اللہ! کیا میں نے تیرے بندوں تک تیرے احکامات پہنچا دیئے ہیں؟ آپ نے یہ کلمہ تین مرتبہ فرمایا۔ ایک شخص نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! آپ مجھے بتائیں کہ اگر مجھے مجبور کر کے دو جھگڑا کرنے والوں میں سے ایک کی صف کی طرف لے جایا جائے اور مجھے کوئی شخص اپنی کموار کے ساتھ تہ تیغ کر دے یا کوئی (انجانا) تیرے آئے اور میرا خاتمہ کر دے (تو اس صورت میں قاتل کے لیے کیا حکم ہو گا؟) آپ نے فرمایا، وہ اپنے اور تیرے گناہ کے ساتھ لوٹے گا اور اس کا شمار دوزخیوں میں ہو گا (مسلم)

۵۳۸۶ - (۸) وَهَذَا أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتَّبِعُ بِهَا شَعْفَ الْجِبَالِ - وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ -، يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۳۸۶: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عنقریب مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی، وہ ان بکریوں کو لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں اور چراگاہوں کی جانب چلا جائے گا، اپنے دین کی حفاظت کے لیے فتنوں سے بھاگ جائے گا (بخاری)

۵۳۸۷ - (۹) وَهَذَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَشْرَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ أُطْمَ - مِنْ أَطَامِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: «هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى؟» قَالُوا: لَا. قَالَ: «فَأَتَى لَأَرَى الْفِتْنَ تَفْعُ خِلَالَ بَيْوتِكُمْ كَوَقْعِ الْمَطْرِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۳۸۷: أسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے قلعوں میں سے ایک قلعہ پر بلند ہوئے۔ آپ نے دریافت کیا کہ کیا تم ان چیزوں کو دیکھ رہے ہو جن کو میں دیکھ رہا ہوں؟ صحابہ کرام نے نفی میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا، میں دیکھ رہا ہوں کہ فتنے تمہارے گھروں کے درمیان بارش کے قطرات کی طرح گر رہے ہیں (بخاری، مسلم)

۵۳۸۸ - (۱۰) وَهَذَا ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَلَكَةُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيِ عِلْمَةٍ - مِنْ قُرَيْشٍ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۳۸۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری "امت" کی ہلاکت قریش کے چند نوجوانوں کے ہاتھوں سے ہوگی (بخاری)

وضاحت: "امت" سے مراد وہ صحابہ کرام ہیں جو امت کے سب سے قابل احترام اور بہتر افراد تھے۔ نیز ہلاکت سے مقصود وہ واقعات ہیں جو ٹھکان، علی، حسن، حسین اور عبداللہ بن زبیر وغیرہ کے ساتھ پیش آئے۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۱۰ صفحہ ۱۴۰)

۵۳۸۹- (۱۱) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ، وَتَظْهَرُ الْفِتْنُ، وَيَلْقَى الشَّخْ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ» قَالُوا: وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: «الْقَتْلُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۳۸۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت قریب ہوگی، علم قبض ہو جائے گا، فتنے ظہور پذیر ہوں گے، بخل (لوگوں کے دلوں میں) موجود ہو گا۔ اور ہرج زیادہ ہو گا۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا۔ (اے اللہ کے رسول) ہرج کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، قتل ہونا ہے (بخاری، مسلم)

۵۳۹۰- (۱۲) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيمَنْ قَتَلَ؟ وَلَا الْمَقْتُولُ فِيمَنْ قَتِلَ؟» فَقِيلَ: كَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ؟ قَالَ: «الْهَرْجُ، الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۳۹۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک لوگوں پر ایسا (برا) دن نہ آجائے گا (جس میں) نہ قاتل کو علم ہو گا کہ اس نے کیوں قتل کیا ہے اور نہ ہی مقتول کو علم ہو گا کہ وہ کیوں قتل کیا گیا ہے۔ آپ سے دریافت کیا گیا، ایسا کیوں ہو گا؟ آپ نے فرمایا، فتنہ سبب ہو گا (بیز) قاتل اور مقتول (دونوں) دونوں میں ہوں گے (مسلم)

۵۳۹۱- (۱۳) وَهَذَا مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهَجْرَةِ إِلَى». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۳۹۱: معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فتنے (کے زمانے) میں عبادت کرنے کا اجر (حج کتہ سے پہلے) میری طرف ہجرت کرنے کے (اجر کے) برابر ہے (مسلم)

۵۳۹۲- (۱۴) وَهَذَا الزُّبَيْرُ بْنُ عَبْدِ، قَالَ: أَتَيْتَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَشَكُونَا إِلَيْهِ مَا نَلْقَى مِنَ الْحَجَّاجِ. فَقَالَ: «اصْبِرُوا، فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ إِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ أَشْرُ مِنْهُ حَتَّى تَلْقُوا رَبَّكُمْ». سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۳۹۲: زبیر بن عبدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم انس بن مالک کے پاس حاضر ہوئے، ہم نے ان سے اس ظلم کی شکایت کی جو ہمیں حجج سے پہنچا تھا۔ انہوں نے کہا، تم صبر کرو بلاشبہ تم پر جو وقت بھی آ رہا ہے اس کے بعد والا وقت (اکثر طور پر) اس سے بھی بدتر ہو گا۔ یہاں تک کہ تم اپنے پروردگار سے ملاقات کرو گے۔ (انس بن مالک نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ) میں نے یہ بات تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے (بخاری)

وضاحت: بیان کیا جاتا ہے کہ حجج بن یوسف نے ایک لاکھ بیس ہزار انسان قتل کئے یہ تعداد ان کے علاوہ

ہے جو مختلف لڑائیوں میں مارے گئے (مرقاۃ جلد ۱۰ صفحہ ۴۱)

الفصل الثانی

۵۳۹۳ - (۱۵) **عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: وَاللَّهِ مَا أَدْرِي أَنَسَى أَصْحَابِي أَمْ تَنَاسَوْا؟ وَاللَّهِ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ قَائِدٍ فِتْنَةٍ إِلَى أَنْ تَنْقُضِيَ الدُّنْيَا يَبْلُغُ مِنْ مَعَهُ ثَلَاثِمِائَةٍ فَصَاعِدًا، إِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَاسْمِ قَبِيلَتِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

دوسری فصل

۵۳۹۳: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں کہ میرے رفقاء فراموش کر گئے یا انہوں نے (عمر) بھلا دیا ہے؟ اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختتام دنیا تک کے کسی فتنہ پرداز قائد کا ذکر نہیں چھوڑا جس کے ساتھ اس کے پیروکار تین سو اور اس سے زائد تھے، آپ نے ہمیں اس کے نام، اس کے والد کے نام اور اس کے قبیلہ کے نام سے آگاہ کر دیا تھا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن فروخ خراسانی ہے، جس کی بیان کردہ احادیث منکر ہیں (التاریخ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۵۳، الجرح والتعديل جلد ۵ صفحہ ۶۳۲، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴، تقریب التہذیب جلد ۳ صفحہ ۳۳۰، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۵۵)

۵۳۹۴ - (۱۶) **عَنْ ثُوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَيْمَةَ الْمُضِلِّينَ، وَإِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.**

۵۳۹۴: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنی امت کے بارے میں مجھے ان ائمہ سے خطرہ ہے جو (امت کو) گمراہ کرنے والے ہیں اور جب میری امت میں تلوار نکل آئے گی تو قیامت کے دن تک نہیں رکے گی (ابوداؤد، ترمذی)

۵۳۹۵ - (۱۷) **عَنْ سَفِينَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ سَنَةً، ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا». ثُمَّ يَقُولُ سَفِينَةُ: أَمْسِكْ: وَخِلَافَةُ أَبِي بَكْرٍ سِتِّينَ، وَخِلَافَةُ عُمَرَ عَشْرَةٌ، وَعُثْمَانَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ، وَعَلِيٍّ سِتَّةَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.**

۵۳۹۵: سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، خلافت (بجوت کے انداز پر) تیس (۳۰) سال تک ہوگی، اس کے بعد بادشاہت ہوگی۔ بعد ازاں سفینہ رضی اللہ عنہ نے

وضاحت کی کہ ابوبکرؓ کی خلافت دو برس، عمرؓ کی خلافت دس برس، عثمانؓ کی خلافت بارہ برس اور علیؓ کی خلافت چھ برس تھی (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

۵۳۹۶ - (۱۸) وَهِيَ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيْكُونُ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرًّا، كَمَا كَانَ قَبْلَهُ شَرًّا؟ قَالَ: «نَعَمْ»، قُلْتُ: فَمَا الْعِصْمَةُ؟ قَالَ: «السَّيْفُ» قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ السَّيْفِ بَقِيَّةٌ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، تَكُونُ إِمَارَةً عَلَى أَقْدَاءٍ، وَهُدْنَةٌ عَلَى دَخَنٍ. قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «ثُمَّ يَنْشَأُ دُعَاةُ الضَّلَالِ، فَإِنْ كَانَ لِلَّهِ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةٌ جَلَدَ ظَهْرَكَ، وَأَخَذَ مَالَكَ، فَاطْعَهُ، وَالْأَقْمُتُ وَأَنْتَ عَاصِضٌ عَلَى جَذَلِ شَجَرَةٍ». قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَالُ بَعْدَ ذَلِكَ، مَعَهُ نَهْرٌ وَنَارٌ، فَمَنْ وَقَعَ فِي نَارِهِ؛ وَجِبَ اجْرُهُ، وَحُطَّ وِزْرُهُ، وَمَنْ وَقَعَ فِي نَهْرِهِ، وَجِبَ وِزْرُهُ، وَحُطَّ اجْرُهُ». قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «ثُمَّ يَنْتَسِعُ الْمُهْرُ— فَلَا يُرَكَّبُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ». وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: «هُدْنَةٌ عَلَى دَخَنٍ، وَجَمَاعُهُ عَلَى أَقْدَاءٍ». قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الْهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ مَا هِيَ؟ قَالَ: «لَا تَرْجِعُ قُلُوبُ أَقْوَامٍ عَلَى الَّذِي كَانَتْ عَلَيْهِ». قُلْتُ: بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرًّا؟ قَالَ: «فِيئَةٌ عَمِيَاءُ صَمَاءَ، عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ النَّارِ، فَإِنْ مِتُّ يَا حُدَيْفَةُ! وَأَنْتَ عَاصِضٌ عَلَى جَذَلِ خَيْرٍ لَكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۳۹۶: حُدَيْفَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيَان کرتے ہیں میں نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کیا اس خیر کے بعد فتنہ ہو گا؟ جیسا کہ اس خیر سے پہلے فتنے کا دور تھا۔ آپ نے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے دریافت کیا، (اس سے) تحفظ کیسے ہو گا؟ آپ نے فرمایا، تلوار سے (تحفظ ہو گا) میں نے دریافت کیا، کیا اس تلوار کے بعد (کچھ فتنہ) باقی رہے گا؟ آپ نے فرمایا، ہاں! امارت (کی بنیاد) فساد پر ہو گی اور مصالحت نفاق پر ہو گی۔ میں نے دریافت کیا، اس کے بعد کیا ہو گا؟ آپ نے فرمایا، بعد ازاں گمراہی کی طرف بلائے والے رونما ہوں گے، اگر اس دور میں (اللہ کی) زمین پر کوئی خلیفہ موجود ہو تو خواہ وہ تمہیں ناجائز پینے اور تمہارا مال چھین لے تو (پھر بھی) اس کی اطاعت کرنا اور اگر کوئی خلیفہ نہیں ہے تو تمہیں موت اس حالت میں آنی چاہیے کہ تم کسی درخت کے تنے کو تھامے ہوئے ہو۔ میں نے دریافت کیا، بعد ازاں کیا ہو گا؟ آپ نے فرمایا، پھر دجال نکلے گا اس کے ساتھ سرور آگ ہو گی، جو شخص اس کی آگ کے حوالے ہو اس کا ثواب ثبت ہو گیا اور اس کے (پہلے) گناہ دور ہو گئے اور جو شخص اس کی شرمیں گر گیا اس کا گناہ ثابت ہو گیا اور اس کا ثواب باطل ہو گیا۔ میں نے دریافت کیا، پھر کیا ہو گا؟ آپ نے فرمایا، بعد ازاں (گھوڑی کے ہاں) پھیرا تو لہو کا امی وہ سواری کے قابل نہ ہو گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی اور ایک روایت میں ہے کہ کدورت کے ساتھ صلح ہو گی اور (مختلف) خواہشات پر اجتماع ہو گا۔ میں نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کدورت کے ساتھ صلح سے کیا مقصود ہے؟ آپ نے فرمایا، لوگوں کے دل اس صفائی کی

جانب نہیں جائیں گے جس پر وہ تھے۔ میں نے دریافت کیا، کیا اس خیر کے بعد کسی اور فتنے کا اندیشہ ہے؟ آپ نے فرمایا، ایسا فتنہ ہو گا جس میں (لوگ) اندھے ہو جائیں گے اور (کلمہ حق سننے سے) بہرے ہو جائیں گے۔ اس فتنے کی جانب دونوں کے دروازوں پر بلانے والے ہوں گے۔ اے حذیفہ! اگر تمہیں اس حالت میں موت آجائے کہ تم کسی (درخت کے) تنے کو تھامے ہوئے ہو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم (فتنہ پرورد لوگوں میں سے) کسی کی اتباع کرو (ابوداؤد)

۵۳۹۷- (۱۹) وَمَنْ أَبِي ذَرِّرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ زِدِيًّا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا، عَلَى حِمَارٍ، فَلَمَّا جَاوَزْنَا بِيُوتَ الْمَدِينَةِ. قَالَ: «كَيْفَ بَكَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ جُوعٌ تَقُومُ عَنْ فِرَاشِكَ وَلَا تَبْلُغُ مَسْجِدَكَ حَتَّى يُخْبِدَكَ الْجُوعُ؟» قَالَ: قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «تَعَفَّفْ يَا أَبَا ذَرٍّ!». قَالَ: «كَيْفَ بَكَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ مَوْتُ يَبْلُغُ الْبَيْتَ الْعَبْدَ حَتَّى إِنَّهُ يُبَاعُ الْقَبْرُ بِالْعَبِيدِ؟». قَالَ: قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «تَضَيَّرْ يَا أَبَا ذَرٍّ!». قَالَ: «كَيْفَ بَكَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ قَتْلُ تَغَنُّرِ الدِّمَاءِ أَحْجَازَ الرِّبِّ؟». قَالَ: قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «تَاتِي مَنْ أَنْتَ مِنْهُ؟». قَالَ: قُلْتُ: وَالْبَسُ السِّلَاحُ؟ قَالَ: «شَارَكْتُ الْقَوْمَ إِذَا». قُلْتُ: فَكَيْفَ أَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «إِنْ خَشِيتَ أَنْ يَنْهَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَالْتَمِ نَاجِيَةَ نَوْبِكَ عَلَيَّ وَجْهَكَ لِيَبُوءَ بِإِثْمِكَ وَاتَّبِعْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۳۹۷: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گدھے پر (سوار) تھا جب ہم مدینہ منورہ کی آبادی سے گزر گئے تو آپ نے فرمایا، اے ابو ذر! تیرا کیا حال ہو گا جب مدینہ منورہ میں قحط سالی ہو گی، تم اپنے بستر سے کھڑے ہو گے (لیکن) مسجد تک نہیں پہنچ پاؤ گے کیونکہ بھوک تمہیں (چلنے سے) عاجز کر دے گی۔ ابو ذر کہتے ہیں میں نے عرض کیا، کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، اے ابو ذر (اس حالت میں) مبرا اختیار کرنا ہو گا، آپ نے دریافت کیا، اے ابو ذر! تیرا اس وقت کیا حال ہو گا جب مدینہ منورہ میں (قحط کے سبب) اموات واقع ہوں گی (قبر کی جگہ کی قیمت) غلام (کی قیمت) کے برابر ہو گی یہاں تک کہ غلام کے بدلے قبر کو فروخت کیا جائے گا۔ ابو ذر کہتے ہیں میں نے عرض کیا، کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، اے ابو ذر (اس حالت میں بھی) تو صبر کرنا۔ آپ نے دریافت کیا، اے ابو ذر! تیرا اس وقت کیا حال ہو گا جب مدینہ منورہ میں قحط (عام) ہو گا، جو "أَفْجَارُ التَّرْتِ" تک پھیل جائے گا۔ ابو ذر کہتے ہیں میں نے عرض کیا، اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، ایسی صورت میں تم اپنے لوگوں کے پاس چلے جانا۔ ابو ذر کہتے ہیں میں نے دریافت کیا، کیا (اس وقت) میں ہتھیار باندھ لوں؟ آپ نے فرمایا، (ہتھیار باندھنے کی صورت میں) تم قوم کے ساتھ گناہ میں شریک ہو جاؤ گے۔ ابو ذر کہتے ہیں میں نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! پھر میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا، اگر تمہیں خوف محسوس ہو کہ تلوار کی چمک تم پر غالب آجائے گی تو تم اپنے کپڑے کے کنارے کو اپنے چہرے پر ڈال لینا تاکہ (قابل) تمہارے اور اپنے

گناہوں کے ساتھ واپس ہو (ابوداؤد)

وضاحت: حدیث میں مذکور الفاظ کہ ”قبر کی قیمت غلام کی قیمت کے برابر ہو گی“ کی وضاحت یہ ہے کہ لوگ کثرت کے ساتھ فوت ہوں گے لوگ ان کی تدفین میں مشغول رہیں گے گورکن آسانی کے ساتھ دستیاب نہیں ہو گا۔ گورکن اس شرط پر دستیاب ہو گا کہ اسے قبر کھودنے کا معاوضہ غلام کی قیمت کے برابر دیا جائے اور ”أَحْبَابُ الزَّيْتِ“ مدینہ منورہ کے قریب واقع ایک بستی کا نام ہے۔

اس حدیث کی سند میں شعث بن حریف راوی غیر معروف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳ تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۰۷ جلد ۱۰ صفحہ ۳۲، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۸۵)

۵۳۹۸ - (۲۰) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «كَيْفَ بَكَ إِذَا أَبْقَيْتَ فِي حُثَالَةِ مِنَ النَّاسِ - مَرَجَتْ عَهْوُهُمْ وَأَمَانَاتُهُمْ؟ - وَاخْتَلَفُوا فَكَانُوا هَكَذَا؟» وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ. قَالَ: فِيمَ تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: «عَلَيْكَ بِمَا تَعْرِفُ، وَدَعْ مَا تُنْكِرُ، وَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ، وَأَيَّكَ وَعَوَامَّتُهُمْ». وَفِي رِوَايَةٍ: «الزَّمِ بَيْتَكَ، وَأَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ؛ وَخُذْ مَا تَعْرِفُ، وَدَعْ مَا تُنْكِرُ، وَعَلَيْكَ بِأَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ، وَدَعْ أَمْرَ الْعَامَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَصَحَّحَهُ.

۵۳۹۸: عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارا اس وقت کیا حال ہو گا جب تم ناکارہ لوگوں میں زندگی بسر کرو گے جن کے وعدے اور امانتیں درست نہ ہوں گی اور ان میں اختلاف رونما ہو گا پس وہ اس طرح ہو جائیں گے اور آپ نے (مثال دیتے ہوئے) اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کیا (یعنی امانت دار کو خائن سے اور نیکو کار کو بدکار سے الگ نہیں کیا جاسکے گا) عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے عرض کیا، آپ (ان حالات میں) مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا، تمہیں اچھی باتوں کو اپنانا چاہیے اور بری باتوں کو چھوڑ دینا چاہیے نیز تم اپنے کام سے غرض رکھو اور عوام الناس کے معاملات کو چھوڑ دو (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۵۳۹۹ - (۲۱) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتْنًا كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُضْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، يُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُضْبِحُ كَافِرًا، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْمَاسِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، وَكَسِرُوا فِيهَا قِسِيكُمْ، - وَقَطِعُوا فِيهَا أوتَارَكُمْ، وَأَضْبُوا سِيُوفَكُمْ بِالْحِجَازَةِ، فَإِنْ دُخِلَ عَلَى أَحَدٍ مِنْكُمْ فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنِي آدَمَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: «ذَكَرَ إِلَى قَوْلِهِ: «خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي». ثُمَّ قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: «كُونُوا أَحْلَاسَ بِيُوتِكُمْ». وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ: «أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي الْفِتْنَةِ: «كَسِرُوا فِيهَا قِسِيكُمْ، وَقَطِعُوا فِيهَا أوتَارَكُمْ، وَالزَّمُوا فِيهَا

أَجْوَابَ بُيُوتِكُمْ، وَكُنُونَا كَابِنِ آدَمَ». وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۵۳۹۹: ابو موسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: قیامت سے پہلے بہت سے فتنے ہوں گے جو اندھیری رات کے نکلنے کی مانند ہوں گے۔ ان فتنوں میں صبح کے وقت آدمی مومن ہو گا اور شام کے وقت کافر ہو جائے گا، شام کے وقت مومن ہو گا اور صبح کے وقت کافر ہو جائے گا۔ ان فتنوں میں (الگ تھلک رہنے والا) جو شخص بیٹھا ہوا ہے وہ کھڑے ہونے والے سے بہتر ہو گا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہو گا۔ پس تم ان فتنوں میں اپنی کمانوں کو توڑ دینا اور ان کی تہیوں کو کاٹ ڈالنا اور اپنی تلواروں کو پتھروں پر دے مارنا (تاکہ ان کی دھار ختم ہو جائے) اگر تم میں سے کسی شخص پر حملہ ہو جائے تو وہ آدمی کے دونوں بیٹوں میں سے بہتر بیٹے کی طرح ہو جائے یعنی قتل ہو جائے (ابوداؤد) اور ایک روایت میں یہ حدیث ”خَوَّبَتِنِ السَّاعِي“ تک ذکر کی گئی ہے۔ بعد ازاں بعض صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا کہ (اس وقت) آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم اپنے گھروں کے ٹاٹ کی مانند ہو جاؤ، یعنی گھر میں رہو تاکہ فتنوں سے محفوظ رہو اور تہذیب کی ایک روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فتنوں (کے دور) میں تم اپنی کمانوں کو توڑ دو اور ان کی تہیوں کو کاٹ دو اور اپنے گھروں کے درمیان میں بیٹھے رہو اور آدمی کے بیٹے کی مانند ہو جاؤ۔ امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

۵۴۰۰ - (۲۲) وَهَنَ أُمُّ مَالِكٍ الْبَهْرِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِتْنَةً فَفَرَّ بِهَا. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيهَا؟ قَالَ: «رَجُلٌ فِي مَاشِيَتِهِ يُؤَدِّي حَقَّهَا، وَيَعْبُدُ رَبَّهُ، وَرَجُلٌ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ يُخَيِّفُ الْعَدُوَّ وَيُخَوِّفُونَهُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۳۰۰: امّ مالک بھریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنے کا تذکرہ کرتے ہوئے اُسے قریب بتایا، میں نے دریافت کیا ”اے اللہ کے رسول! اس فتنے میں سب سے بہتر کون شخص ہو گا؟ آپ نے فرمایا: (ایک) وہ شخص ہے جو اپنے مویشیوں میں رہتا ہے، اُن کی ذکوٰۃ ادا کرتا ہے اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہے اور (دوسرا) وہ شخص ہے جس نے اپنے گھوڑے کے سر کو تھاما ہوا ہے وہ دشمنوں کو خوف زدہ کرتا ہے اور دشمن اسے خوف زدہ کرتے ہیں (ترمذی)

۵۴۰۱ - (۲۳) وَهَنَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَسْكُونٌ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ - قَتَلَاهَا فِي النَّارِ، اللِّسَانُ فِيهَا أَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۵۳۰۱: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غمگین ایک ایسا فتنہ ہو گا جو تمام عرب کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا اس میں قتل ہونے والے دوزخی ہوں گے اس فتنے میں زبان کھولنا تلوار چلانے سے زیادہ سخت ہو گا (ترمذی، ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں زیادہ بن سنی راوی تکلم یہ ہے (ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۳۱۹، الاحادیث
الضعیفہ ۳۲۲۹، ضعیف الجامع الصغیر ۲۴۵)

۵۴۰۲ - (۲۴) **وَمَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «سَتَكُونُ فِتْنَةٌ
صَمَاءٌ بِكُمَاءٍ عَمِيَاءٍ، مَنْ أَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهُ، وَأَشْرَافُ اللِّسَانِ فِيهَا كَوْفُوعُ
السَّيْفِ»**. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۴۰۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عقرب ایسا فتنہ رونما
ہو گا جو بھرا، اندھا اور گونگا ہو گا (یعنی اس فتنے سے نجات حاصل کرنے کے لئے کوئی مددگار نہ ہو گا اس سے
نجات حاصل نہ ہو سکے گی) جو شخص اس کے قریب ہو گا فتنہ اس کو (اپنی جانب) کھینچ لے گا اور اس میں زبان
سے کچھ کہنا اسی طرح ہو گا جیسے تلوار چلانا ہے (ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالرحمان بن بیلغانی راوی ضعیف اور ناقابلِ محبت ہے (میزان الاعتدال
جلد ۲ صفحہ ۵۵۱، تنقیح الرواۃ جلد ۵۸ صفحہ ۳)

۵۴۰۳ - (۲۵) **وَمَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ
فَذَكَرَ الْفِتْنَ، فَاكْتَرَفَنِي ذِكْرَهَا، حَتَّى ذَكَرْتُ الْإِحْلَاسَ، فَقَالَ قَائِلٌ: «وَمَا فِتْنَةُ الْإِحْلَاسِ؟»
قَالَ: «هِيَ هَرَبٌ وَحَرْبٌ، ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ دَخْنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمِي رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، يَزْعُمُ
أَنَّهُ مِنِّي وَليْسَ مِنِّي، إِنَّمَا أَوْلِيَايَ الْمُتَّقُونَ، ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلَيَّ رَجُلٌ كَوْرِكُ عَلِيٍّ
ضَلَعٌ - ثُمَّ فِتْنَةُ الدَّهْمِيَاءِ - لَا تَدْعُ أَحَدًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا لَطَمْتُهُ لَطْمَةً، فَإِذَا قِيلَ:
انْفَضَّتْ تَمَادُّنٌ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُؤْمِنُ كَافِرًا، حَتَّى يَصِيرَ النَّاسُ إِلَى
فُسْطَاطَيْنِ: فُسْطَاطُ إِيمَانٍ لَا يَفَاقُ فِيهِ، وَفُسْطَاطُ نِفَاقٍ لَا إِيمَانَ فِيهِ. فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَانظُرُوا
الدَّجَالَ مِنْ يَوْمِهِ أَوْ مِنْ عَدِيهِ»**. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۴۰۳: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے
آپ نے کثرت کے ساتھ فتنوں کا تذکرہ فرمایا یہاں تک کہ آپ نے فتنہ ”الاحلاس“ کا ذکر کیا (کسی دریافت
کرنے والے شخص نے کہا کہ فتنہ ”الاحلاس“ کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا، وہ ایسا فتنہ ہے جس میں لوگ (ایک
دوسرے سے) بھاگیں گے اور (بال و اسباب) چھینیں گے اس کے بعد خوشحالی کا فتنہ ہو گا اس فتنے کو میرے اہل
بیت سے ایک شخص میری طرف منسوب کرتا ہوتا ہوا بھڑکائے گا، وہ میری جانب سے اظہار کرے گا لیکن وہ شخص
عملاً مجھ سے نہیں ہو گا اس لئے کہ میرے تعلق وار تو پرہیزگار لوگ ہیں۔ اس کے بعد لوگ ایک شخص پر شفق
ہو جائیں گے جو گوشت کے اس لوتھڑے کی مانند ہو گا جو پہلی کی ہڈی پر ہے (جو اس پر ثابت نہیں رہتا) بعد

ازاں بہت بڑا فتنہ ہو گا جو اس اُمت کے کسی شخص کو نہیں چھوڑے گا مگر اسے (زبردست) مصیبت میں مبتلا کر دے گا جب (کانوں میں) یہ آواز آئے گی کہ فتنہ ختم ہو چکا ہے تو اس میں مزید اضافہ ہو گا لوگ اس فتنے میں صبح کے وقت مومن اور شام کے وقت کافر ہو جائیں گے یہاں تک کہ لوگ دو گروہوں میں بٹ جائیں گے۔ ایک گروہ خالص ایمان والوں کا ہو گا جن میں نفاق نہیں ہو گا اور دوسرا گروہ واضح طور پر منافق لوگوں کا ہو گا جن میں ایمان نہ ہو گا جب یہ صورت حال واقع ہو گی تو تم اس روز یا دوسرے روز دجال کا منظر رہنا (ابوداؤد)

۵۴۰۴ - (۲۶) **وَمَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدْ اقْتَرَبَ، أَفْلَحَ مَنْ كَفَّ يَدَهُ» .** رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۳۰۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عرب کے لئے بربادی ہے اس (عظیم) برائی سے جو قریب آچکی ہے وہ شخص کامیاب ہو گا جس نے اپنے ہاتھ کو روک لیا (ابوداؤد)

۵۴۰۵ - (۲۷) **وَمَنْ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ السَّيِّئِدَ لَمَنْ جُنِبَ الْفِتْنِ، إِنَّ السَّيِّئِدَ لَمَنْ جُنِبَ الْفِتْنِ، إِنَّ السَّيِّئِدَ لَمَنْ جُنِبَ الْفِتْنِ؛ وَلَمَنْ ابْتَلَى فَصَبَرَ فَوَاهَا» .** رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۳۰۵: مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، بلاشبہ وہ شخص سعادت مند ہے جو فتنوں سے بچایا گیا، بلاشبہ وہ شخص سعادت مند ہے جو فتنوں سے بچایا گیا، بلاشبہ وہ شخص سعادت مند ہے جو فتنوں سے بچایا گیا (نیز آپ نے فرمایا) اور جو شخص فتنوں میں مبتلا کیا گیا اور اس نے صبر کیا (اور فتنوں میں صبر کرنا) کتنی اچھی بات ہے؟ (ابوداؤد)

۵۴۰۶ - (۲۸) **وَمَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا وَضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ، وَحَتَّى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ، وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ، كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيُّ اللَّهِ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ» .** رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ .

۵۳۰۶: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب میری اُمت کے (بعض لوگوں) میں تلوار میان سے باہر نکل آئے گی تو قیامت کے دن تک تلوار (قتل و غارت گری سے) باز نہیں آئے گی اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک کہ میری اُمت کے کچھ لوگ مشرکوں کے ساتھ نہ مل جائیں گے اور جب تک کہ میری اُمت کے کچھ قبائل جنوں کی پوجا نہ شروع کر دیں گے نیز یہ بات یقینی ہے کہ میری اُمت میں تیس (۳۰) جھوٹے نبی ظاہر ہوں گے، ان میں سے ہر ایک یہ گمان کرے گا کہ وہ اللہ کا نبی

ہے حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے اور میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا، وہ غالب ہو گا اس جماعت کی مخالفت کرنے والے اسے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی (ابوداؤد ترمذی)

۵۴۰۷- (۲۹) وَفِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تَدْوُرُ رَحَى الْإِسْلَامِ لِخَمْسٍ وَثَلَاثِينَ أَوْ سِتِّ وَثَلَاثِينَ أَوْ سَبْعٍ وَثَلَاثِينَ، فَإِنْ يَهْلِكُوا فَسَبِيلُ مَنْ هَلَكَ، وَإِنْ يَقُمْ لَهُمْ دِينُهُمْ يَقُمْ لَهُمْ سَبْعِينَ عَامًا». قُلْتُ: أَمَّا بَقِيٌّ أَوْ مِمَّا مَضَى؟ قَالَ: «مِمَّا مَضَى». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۴۰۷: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: اسلام کی چکی پچلی ۳۵، ۳۶ یا ۳۷ برس تک ٹھیک چلتی رہے گی پس اگر لوگ ہلاک ہو جائیں گے تو وہ اس راہ پر چلنے کی وجہ سے ہلاک ہوں گے جس پر چل کر ان سے پہلے کے لوگ ہلاک ہوئے تھے۔ اور اگر ان کا دین درست رہا تو ستر (۷۰) سال تک درست رہے گا۔

(عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں) میں نے دریافت کیا، کیا ۷۰ سال، ۳۵ سال کے بعد مقصود ہے یا ان کے سمیت مراد ہیں؟ آپ نے فرمایا، ان کے سمیت ۷۰ سال مراد ہیں (ابوداؤد) وضاحت: سن ۳۶ میں جنگِ جمل، سن ۳۷ میں جنگِ صفین اور سن ۷۰ میں ہجرت کا اقدار متزلزل ہو گیا تھا اور دولتِ عباسیہ کو اقدار منتقل ہوا (واللہ اعلم)

الفصل الثالث

۵۴۰۸- (۳۰) هَذَا مِنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا خَرَجَ إِلَى غَزْوَةِ حُنَيْنٍ مَرَّ بِشَجَرَةٍ لِلْمُشْرِكِينَ كَانُوا يُعَلِّقُونَ عَلَيْهَا أَسْلِحَتَهُمْ، يُقَالُ لَهَا: ذَاتُ أَنْوَاطٍ. فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ أَنْوَاطٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سُبْحَانَ اللَّهِ! هَذَا كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى: «اجْعَلْ لَنَا آلِهَةً كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ». وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

تیسری فصل

۵۴۰۸: ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگِ حنین کے لیے نکلے تو آپ مشرکین کے ایک درخت کے پاس سے گزرے جس پر وہ اپنے ہتھیار لٹکاتے تھے اس درخت کو "ذاتِ انواط" کہا جاتا تھا۔ کچھ لوگوں نے جو توحید پر پختہ نہ تھے، مطالبہ کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہمارے لئے بھی "ذاتِ انواط" (درخت) مقرر فرمائیں جیسا کہ ان کے لئے "ذاتِ انواط" ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے تعجب کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا، سبحان اللہ! یہ بات تو بالکل ایسی ہے جو مومنوں علیہ السلام کی قوم نے کسی قسمی کہ ”آپ ہمارے لئے ایک معبود متعین کر دیجئے جیسا کہ ان کافروں کے لئے معبود ہیں“ (پھر آپ نے تنبیہ فرمائی کہ) اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم ان لوگوں کے راہنوں پر چلنا شروع کر دو گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں (تفسیر)

۵۴۰۹- (۳۱) وَفِي ابْنِ الْمُسَيْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الْأُولَى - يَعْنِي مَقْتَلَ عُمَانَ - فَلَمْ يَبْقَ مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ أَحَدٌ. ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ - يَعْنِي لُحْرَةَ - فَلَمْ يَبْقَ مِنْ أَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَّةِ أَحَدٌ، ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّلَاثَةُ فَلَمْ تَرْفَعْ - وَيَالِ النَّاسِ طَبَاخٌ. زَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۴۰۹: سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ پہلا فتنہ یعنی عثمان کی شہادت کا سانحہ رونما ہوا تو اس وقت بدر کے شرکاء میں سے کوئی بھی موجود نہ تھا۔ اس کے بعد دوسرا فتنہ یعنی جنگِ حرة کا واقعہ ہوا تو حدیبیہ یعنی بیعتِ رضوان کے شرکاء میں سے کوئی بھی موجود نہ تھا۔ بعد ازاں تیسرا فتنہ وقوع پذیر ہوا تو وہ اس حالت میں ختم ہوا کہ لوگوں میں کچھ قوت باقی نہ رہی (بخاری)

وضاحت: عثمان کی شہادت کے ساتھ ہی اسلام میں بدعات رونما ہونے لگیں اور امت مسلمہ میں اختلافات کی خلیج وسیع تر ہوتی چلی گئی یہ پہلا فتنہ تھا، اس کے بعد دوسرا فتنہ یزید بن معاویہ کے دور امارت میں واقع ہوا جب مدینہ منورہ کے باہر جنگِ حرة ہوئی، اس لشکر کا امیر مسلم بن عقبہ مری تھا۔ یہ واقعہ سن ۶۳ ہجری میں پیش آیا اور تیسرے فتنے سے مراد عبداللہ بن زبیر کا فتنہ ہے جس میں عبداللہ بن زبیر اور اہل مکہ پر حجاج نے تیر برسائے اور حرمِ پاک کی حرمت کو پامال کیا، یہ واقعہ سن ۷۳ ہجری میں پیش آیا۔

یحییٰ بن سعید انصاری بیان کرتے ہیں کہ مسجدِ نبوی میں کبھی یہ نوبت نہ آئی تھی کہ باجماعت نماز ادا نہ ہوئی ہو لیکن تین مرتبہ ایسا ہوا کہ باجماعت نماز ادا نہ ہو سکی۔ پہلی مرتبہ جس روز عثمان شہید کئے گئے دوسری مرتبہ جب جنگِ حرة کا واقعہ پیش آیا اور تیسری مرتبہ جب ابو حمزہ خارجی کا فتنہ خروجِ ظاہر ہوا، یہ فتنہ سن ۳۰ ہجری میں پیش آیا تھا۔ تفصیل کے لئے دیکھیے (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۱۰ صفحہ ۳۳۸، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۵۹)

بَابُ الْمَلَا حِمِ

(لڑائیوں کے بارے میں پیش گوئیاں)

الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

۵۴۱۰- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتَبِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ، تَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ، دَعَاؤُهُمَا وَاحِدَةٌ، وَحَتَّى يُبْعَثَ دَجَالُونَ كَذَّابُونَ، قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ، وَحَتَّى يُقْبَضَ الْعِلْمُ، وَتَكْثُرَ الرَّزَائِلُ، وَتَتَفَارَبَ الرِّمَانُ، وَتَنْظَهَرَ الْفِتْنُ، وَتَكْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ، وَحَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمْ الْمَالُ فَيُفِيضُ حَتَّى يَهْمَ رَبُّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ، وَحَتَّى يُعْرِضَهُ فَيَقُولُ الَّذِي يُعْرِضُهُ عَلَيْهِ: لَا أَرَبَ لِي بِهِ -، وَحَتَّى يَنْطَاوَلَ النَّاسُ فِي الْبُيُوتِ، وَحَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ، وَحَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَأَاهَا النَّاسُ آمَنُوا أَجْمَعُونَ، فَذَلِكَ حِينٌ ﴿لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا﴾ -، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا، فَلَا يَتْبَاعَانِ وَلَا يَطُوبَانِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَيْنٍ لِحَجَّتِهِ - فَلَا يَطْعَمُهُ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يَلْبِطُ - حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِي فِيهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أُكْلَتَهُ - إِلَى فِيهِ فَلَا يَطْعَمُهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۴۱۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت سے پہلے دو بڑی جماعتیں لڑائی کریں گی ان کے درمیان زبردست محرکہ ہو گا۔ دونوں کا نعرہ ایک ہی ہو گا نیز (۳۰) کے قریب دجال کذاب رونما ہوں گے ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے یہاں تک کہ علم ختم ہو جائے گا، زلزلے کثرت کے ساتھ ہوں گے۔ امام مہدیؑ کا زمانہ قریب آجائے گا، فتنے ظہور پذیر ہوں گے، قتل و عارت میں اضافہ ہو گا، مال و دولت کی فراوانی ہو گی، مالدار شخص کو غم لاحق ہو گا کہ کون اس سے صدقہ لے اور جب وہ اس پر صدقہ پیش کرے گا تو جس شخص پر صدقہ پیش کیا جائے گا وہ جواب دے گا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں اور لوگ محلات کی تعمیر میں فخر کریں گے اور ایک شخص کسی قبر کے پاس سے گزرے گا تو آرزو کرے گا کہ

اے کاش! میں اس کی جگہ ہوتا (تاکہ میں فتنوں کو نہ دیکھتا) اور سورج مغرب کی جانب سے طلوع ہو گا جب سورج مغرب کی جانب سے طلوع ہو جائے گا اور سب لوگ اسے دیکھ لیں گے تو وہ سب ایمان لے آئیں گے (لیکن صورت حال اللہ تعالیٰ کے اس قول کے مصداق ہوگی) کہ اس وقت کسی شخص کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہیں دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا تھا یا جس نے ایمان کے ساتھ اعمالِ صالح نہ کیئے تھے" اور (جب) قیامت قائم ہوگی تو (اس وقت) دو انسانوں نے اپنے درمیان کپڑا پھیلایا ہوا ہوگا ابھی خرید و فروخت طے نہ ہوگی اور نہ ہی وہ کپڑے کو لپیٹ سکیں گے۔ (جب) قیامت قائم ہو جائے گی تو (اس وقت) جب کہ ایک شخص اپنی اونٹنی کے دودھ کو لے جا رہا ہو گا ابھی اس نے اس کو پیا نہ ہوگا (جب) قیامت قائم ہو جائے گی تو (اس وقت) ایک شخص اپنے حوض کو پلستر کر رہا ہوگا ابھی اس سے (اپنے جانوروں کو) پانی نہ پلا سکے گا (جب) قیامت قائم ہو جائے گی تو (اس وقت) ایک شخص نے لقمہ منہ کی جانب اٹھایا ہو گا ابھی اس کو کھایا نہ ہوگا (بخاری، مسلم)

۵۴۱۱ - (۲) وَصْنَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقَاتِلُوا قَوْمًا، يَعْالَهُمُ الشَّعْرُ، وَحَتَّى تَقَاتِلُوا التَّرْكَ صِغَارَ الْأَعْيُنِ، حُمْرَ الْوُجُوهِ، ذَلْفَ الْأَنْوَابِ - كَأَنَّ وَجُوهُهُمْ الْمَجَانُ الْمَطْرُوقَةُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۴۱۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم ہونے سے پہلے تم ایسے لوگوں سے جہاد کرو گے جن کے جوتے بالوں والے (چمڑے کے) ہونگے اور یہاں تک کہ تم ترکوں (یعنی یا جوج و ماجوج) سے جنگ کرو گے، ان کی آنکھیں چھوٹی ہوگی، ان کے چہرے سرخ ہونگے، ان کے ناک چپے ہونگے، گویا کہ ان کے چہرے ایسی ڈھالوں کی طرح ہوں گے جو ایک دوسری کے اوپر رکھی گئی ہیں (بخاری، مسلم) وضاحت: ترکوں سے مراد وہ قوم ہے جنہیں منگول یا تاتار کہتے ہیں اور اس جنگ سے مراد وہ جنگ ہے جو چنگیز خان نے لڑی جب اس نے بغداد کی عظمت اور شان و شوکت کو تاخت و تاراج کر دیا۔ (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۲)

۵۴۱۲ - (۳) وَصْنَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقَاتِلُوا حَوْرًا وَكِرْمَانَ مِنَ الْأَعَاجِمِ، حُمْرَ الْوُجُوهِ، فُطْسَ الْأَنْوَابِ، صِغَارَ الْأَعْيُنِ، وَجُوهُهُمْ الْمَجَانُ الْمَطْرُوقَةُ، نَعَالَهُمُ الشَّعْرُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۴۱۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم "حورز" اور "کرمان" کے مجھی باشندوں سے لڑائی نہ کرو گے، ان کے چہرے سرخ ہونگے، ناک چپے ہونگے، آنکھیں چھوٹی ہوگی، ان کے چہرے ایسی ڈھالوں کی طرح ہونگے جو ایک دوسرے کے اوپر رکھی گئی ہیں (اور) ان کے جوتے بالوں والے (چمڑے) کے ہونگے (بخاری)

۵۴۱۳ - (۴) وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَعْلِبٍ «عِرَاضُ الْوُجُوهِ».

۵۳۱۳: اور بخاری کی ایک روایت میں عمرو بن تغلب سے مروی ہے کہ ان کے چہرے چوڑے ہونگے

۵۴۱۴ - (۵) وَفَنَ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ، فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُونَ، حَتَّى يَخْتَبِيَ الْيَهُودِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ، فَيَقُولُ الْحَجَرُ وَالشَّجَرُ: يَا مُسْلِمُ! يَا عَبْدَ اللَّهِ! هَذَا يَهُودِيٌّ خَلْفِي، فَتَعَالِ فَاقْتُلْهُ، إِلَّا الْعَرَقَدَ - فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُودِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۳۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ مسلمان یہودیوں سے جنگ نہ کریں گے، مسلمان ان کو قتل کر دیں گے یہاں تک کہ یہودی پتھر اور درخت کی اوٹ میں چھپتا پھرے گا، وہ پتھریا درخت کے گا، اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہوا ہے تو آکر اسے قتل کر دے لیکن غرقہ درخت ایسا نہیں کے گا کیونکہ وہ یہودیوں کا درخت ہے (مسلم)

۵۴۱۵ - (۶) وَفَنَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسْزُقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۳۱۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ ایک شخص "قحطان" سے خروج نہ کرے گا، وہ لوگوں کو اپنی لاشی کے ساتھ ہانکے گا (بخاری، مسلم)

۵۴۱۶ - (۷) وَفَنَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: الْجَهْجَاهُ». وَفِي رِوَايَةٍ: «حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْمَوَالِي يُقَالُ لَهُ: الْجَهْجَاهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۳۱۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دن اور رات اس تک وقت تک ختم نہیں ہونگے جب تک کہ وہ شخص مالک (بادشاہ) نہ بنے گا جسے "جہجہ" کہا جائے گا اور ایک روایت میں ہے یہاں تک کہ آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک شخص مالک (بادشاہ) بنے گا جسے "جہجہ" کہا جائے گا (مسلم)

۵۴۱۷ - (۸) وَفَنَ جَابِرُ بْنُ سَمْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَتَنْفَحَنَّ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَنْزِ آلِ كِسْرَى الَّذِي فِي الْأَبْيَضِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۳۱۷: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ

نے فرمایا، ایک جماعت کسریٰ کے خزانوں کو اپنے قبضہ میں لے گی جو سفید قلعہ میں ہوں گے (مسلم)
وضاحت: اس سے مقصود وہ قلعہ ہے جسے اہل فارس ”سفید کوشک“ کہتے تھے۔ شہر مسلمانوں کے قبضہ کے
بعد وہاں مسجد تعمیر کر دی گئی۔ یہ علاقہ عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں فتح ہوا اور مسلمانوں نے اس قلعے سے
ملنے والے خزانے پر قبضہ کیا (تفہیم الرواہ جلد ۳ صفحہ ۶۱)

۵۴۱۸- (۹) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَلَكَ كِسْرَى
فَلَا يَكُونُ كِسْرَى بَعْدَهُ، وَفَيْصَرُ لَيْهْلِكُنَّ ثُمَّ لَا يَكُونُ فَيْصَرُ بَعْدَهُ، وَلَنْتُقَسَمَنَّ كَنْزُوهُمَا فِي
سَبِيلِ اللَّهِ، وَسَمَى «الْحَرْبُ خُدَعَةً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۴۱۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ”کسریٰ“ ہلاک ہو گیا،
پھر اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا (بلکہ قیامت تک اس کی بادشاہت مسلمانوں کے پاس رہے گی اور روم کا
بادشاہ بھی ضرور ہلاک ہو جائے گا۔ اس کے بعد کوئی ”فیسر“ نہ ہوگا اور ان دونوں کے خزانے اللہ تعالیٰ کی راہ میں
بانٹ دیئے جائیں گے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی کو دھوکہ بازی کا نام دیا (بخاری؛ مسلم)

۵۴۱۹- (۱۰) وَهَنْ نَابِعِ بْنِ عُبَيْتَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَغْزُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ
فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ، ثُمَّ فَارَسَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ، ثُمَّ تَغْزُونَ الرُّومَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ، ثُمَّ تَغْزُونَ الدَّجَالَ
فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۱۹: نابغ بن عتبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم جزیرۃ العرب
کیلئے جنگ کرو اللہ تعالیٰ (تمہارے ہاتھوں) اس کو فتح کرائے گا۔ اس کے بعد فارس کو اللہ تعالیٰ (تمہارے
ہاتھوں) فتح کرائے گا۔ اس کے بعد تم رومیوں سے جنگ کرو گے اس کو بھی اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں فتح کرائے گا
پھر تم دجال سے جنگ کرو گے اس کو بھی اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں فتح کرائے گا (مسلم)

۵۴۲۰- (۱۱) وَهَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: آتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي غَزْوَةِ
تَبُوكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمَ - فَقَالَ: «أَعْلِدُ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: مَوْتِي، ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ
الْمَقْدِسِ، ثُمَّ مَوْتَانِ - يَأْخُذُ فِيكُمْ كَقُعَاصِ الْعَنْبِ - ثُمَّ اسْتِيفَاضَةَ الْمَالِ حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ
مِائَةَ دِينَارٍ فَيُظَلُّ سَاطِئًا، ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَنْقِي بَيْتُ مِنَ الْعَرَبِ إِلَّا دَخَلَتْهُ، ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ
وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ - فَيَغْدِرُونَ، فَيَأْتُونَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً، تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ أَثْنَا عَشَرَ أَلْفًا،
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۴۲۰: عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں جنگِ تبوک میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوا، آپ مجھ سے کہنے لگے کہ میں جنگِ تبوک میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوا، آپ مجھ سے کہنے لگے کہ میں جنگِ تبوک میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

وفات پانا، بیت المقدس کی فتح، بے شمار اموات کا ہونا جیسے کہیں اچانک مرجاتی ہیں، مال کا زیادہ ہونا یہاں تک کہ ایک شخص کو سو دینار دیا جائے گا لیکن وہ ناراض ہو جائے گا، ایک فتنہ رونما ہوگا وہ عرب کے سبھی گھروں میں داخل ہو جائے گا (چھٹی علامت یہ ہے کہ) پھر تمہارے اور رومیوں کے درمیان صلح ہو جائے گی لیکن وہ عمدہ نہی کریں گے، وہ تمہارے پاس ۸۰ جھنڈوں کے ساتھ مقابلہ کرنے آئیں گے، ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار (۱۳۰۰۰ فوجی) ہونگے (بخاری)

وضاحت: کثرت کے ساتھ اموات عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہوئیں جب ”عمواس“ مقام میں طاعون کی وبا پھیلی، اس وبا سے صرف تین دنوں میں ستر ہزار افراد انتقال کر گئے اور عثمانؓ کے دور خلافت میں مال و دولت کی بہتات ہوئی جب چہار سو دولت کی ریل پیل تھی البتہ رومیوں کا واقعہ ابھی تک وقوع پذیر نہیں ہوا (تصحیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۶۳)

۵۴۲۱ - (۱۲) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزَلَ الرُّومُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ بِدَابِقٍ - فَيَخْرُجُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِينَةِ، مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ، فَإِذَا تَصَافَوْا قَالَتِ الرُّومُ: خَلَوْا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سَبَّوْنَا نَفَاتِلَهُمْ، فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ: لَا وَاللَّهِ لَا نَخْلِي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا، فَيَقَاتِلُونَهُمْ، فَيَنْهَزُهُمْ ثَلَاثٌ لَا يَتَوَبُّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا، وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ أَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللَّهِ، وَنَفْسُ الثَّلَاثِ لَا يُفْتَنُونَ أَبَدًا فَيَفْتَحُونَ قُسْطَنْطِينِيَّةَ، فَيَبْنَاهُمْ بِقَسَمِ مَوْنِ الْعُنَائِمِ قَدْ عَلَقُوا سِيوفَهُمْ بِالزَّبْتُونَ، إِذْ صَاحَ فِيهِمُ الشَّيْطَانُ: إِنَّ النَّسِجَ - قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهْلِيكُمْ فَيَخْرُجُونَ، وَذَلِكَ بَاطِلٌ، فَإِذَا جَاؤُوا الشَّامَ خَرَجَ فَيَبْنَاهُمْ يُعِدُّونَ لِلْقِتَالِ بِسُورِ الصَّفُوفِ، إِذْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَيَنْزِلُ عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ، فَأَمَّهُمْ، فَإِذَا رَأَى عَدُوَّ اللَّهِ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَأَنْذَابَ حَتَّى يَهْلِكَ، وَلَكِنْ يَقْتُلُهُ اللَّهُ بِيَدِهِ، فَيَرِيهِمْ دَمَهُ فِي حَرْبَتِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۲۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک رومی ”اعماق“ یا ”دابق“ مقام میں نہ اتریں گے۔ ان کی جانب (دمشق) شہر سے ایک لشکر نکلے گا، یہ لوگ ان دنوں زمین پر آباد لوگوں میں سے سب سے بہتر ہونگے جب وہ صف بندی کریں گے تو رومی کہیں گے کہ ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ جنہوں نے ہمارے لوگوں کو قیدی بنایا (یعنی رومی کہیں گے کہ اس سے پہلے جن لوگوں نے ہم سے جنگ کی اور ہمارے ساتھی قیدی کیے انہیں ہمارے سامنے لاؤ) ہم ان سے لڑائی کرنا چاہتے ہیں لیکن مسلمان کہیں گے کہ نہیں اللہ کی قسم! ہم تمہیں اور اپنے بھائیوں کو (اکیلا) نہیں چھوڑ سکتے۔ پس وہ ان سے لڑائی کریں گے۔ مسلمانوں کے لشکر کا تیسرا حصہ ہلکتا کھا کر بھاگ جائے گا اللہ تعالیٰ کبھی ان کی توبہ قبول نہیں کرے گا اور مسلمانوں کے لشکر کا تیسرا حصہ قتل ہو جائے گا، یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل شہید ہونگے نیز لشکر کا تیسرا حصہ کامیاب ہو جائے گا وہ کبھی بھی کسی آزمائش میں نہیں

ڈالے جائیں گے، وہ قنطنیہ کو فتح کریں گے، وہ مالِ غنیمت بانٹ رہے ہوں گے، انہوں نے اپنی تلواروں کو زینوں کے درخت سے لٹکایا ہوا ہوگا۔ اچانک ان میں شیطان بلند آواز میں منادی کرے گا کہ تمہارے پیچھے تمہارے گھروں میں مسیح و جبال داخل ہو چکا ہے، وہ و جبال کی جانب یلغار کریں گے، لیکن شیطان کی منادی باطل ہوگی۔ البتہ جب وہ شام میں پہنچیں گے تو مسیح و جبال کا خروج ہو چکا ہوگا۔ اس دوران وہاں کے لوگ و جبال سے لڑائی کے لئے تیار ہو رہے ہونگے، صفیں درست کر رہے ہونگے کہ نماز کی اقامت کسی جائے گی تو عیسیٰ بن مریم کا نزول ہوگا، وہ ان کے امام بنیں گے۔ جب اللہ تعالیٰ کا دشمن (مسیح و جبال) عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو وہ کمزور ہوتا چلا جائے گا جیسا کہ نمک پانی میں حل ہو جاتا ہے اگرچہ عیسیٰ علیہ السلام و جبال کو کچھ نہ کہیں گے پھر بھی وہ کمزور ہوتا چلا جائے گا حتیٰ کہ اپنی موت آپ مر جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ اس کا قتل عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں کرائیں گے اور عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو اس کا خون اپنے نیزے میں لگا ہوا دکھائیں گے (مسلم)

۵۴۲۲- (۱۳) وَهَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتَّى لَا يُقَسَمَ مِيرَاثٌ، وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ، ثُمَّ قَالَ: عَدُوٌّ يَجْمَعُونَ لِأَهْلِ الشَّامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلَ الْإِسْلَامِ، يَعْنِي الرُّومَ، فَيَشْرَطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ - لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً، فَيَقْتُلُونَ، حَتَّى يَحْجِزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ، فَيَفِيءُ هَوْلَاءُ وَهَوْلَاءُ، كُلُّ غَيْرِ غَالِبٍ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ، ثُمَّ يَشْرَطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً، فَيَقْتُلُونَ، حَتَّى يَحْجِزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ، فَيَفِيءُ هَوْلَاءُ وَهَوْلَاءُ، كُلُّ غَيْرِ غَالِبٍ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ، ثُمَّ يَشْرَطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً، فَيَقْتُلُونَ حَتَّى يُمَسُّوا، فَيَفِيءُ هَوْلَاءُ وَهَوْلَاءُ، كُلُّ غَيْرِ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ فَإِذَا كَانَ الْيَوْمَ الرَّابِعَ نَهَدَ إِلَيْهِمْ بَقِيَّةَ أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللَّهُ الدَّبْرَةَ - عَلَيْهِمْ، فَيَقْتُلُونَ مَقْتَلَةً لَمْ يَرُ مِثْلَهَا، حَتَّى إِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَابَتِهِمْ فَلَا يُحْلِفُهُمْ حَتَّى يَخْرُمِيَّتًا، فَيَتَعَادَى بَنُو الْأَبِ - كَانُوا مِائَةً فَلَا يَجِدُونَهُ يَبْقَى مِنْهُمْ إِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ، فَيَأْتِي غَنِيمَةً يَفْرَحُ أَوْ آتِي مِيرَاثٍ يَقْسِمُ؟ فَيَنَاهَهُمْ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعُوا بِبَأْسِ هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ، فَجَاءَهُمُ الصَّرِيحُ: أَنْ الدَّجَالَ قَدْ حَلَفَهُمْ فِي ذَرَارِيهِمْ، فَيَرْفُضُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ -، وَيُقْبَلُونَ فَيَبْعَثُونَ عَشْرَ قَوَارِسَ طَلِيعَةً. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَعْرِفُ أَسْمَاءَهُمْ وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ، وَالْوَأَانَ خِيُولَهُمْ، هُمْ خَيْرٌ قَوَارِسَ، أَوْ مِنْ خَيْرِ قَوَارِسَ، عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۲۲: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ وراثت کا مال (مقتولین کی کثرت کی وجہ سے) تقسیم نہیں ہوگا اور کوئی شخص غنیمت کے مال پر خوش نہیں ہوگا۔ پھر انہوں نے بیان کیا کہ (رومی) دشمن، شامیوں کے ساتھ (لڑائی کے لئے) جمع ہوئے اور مسلمان بھی رومیوں کے ساتھ لڑائی کرنے کے لئے جمع ہو جائیں گے (یعنی شامی مسلمان ہوں گے) پس مسلمان ایک لشکر کو

موت (یعنی جنگ) کے لئے تیار کریں گے کہ وہ غالب آنے کے بعد ہی واپس آئیں۔ پس وہ ایک دوسرے کے خلاف لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ ان کے درمیان رات حائل ہو جائے گی۔ یہ بھی اور وہ بھی (یعنی دونوں فریق) واپس آجائیں گے، کوئی بھی غالب نہیں ہوگا اور منتخب دستے مارے جائیں گے اس کے بعد (دوسرے دن) مسلمان کچھ اور لوگوں کو لڑائی کے لئے منتخب کریں گے کہ وہ غالب آنے کے بعد ہی واپس آئیں۔ پس وہ لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ ان کے درمیان رات حائل ہو جائے گی پس یہ اور وہ (دونوں فریق) واپس آجائیں گے، کوئی بھی غالب نہ ہوگا اور منتخب دستے موت کے گھاٹ اتر جائیں گے اس کے بعد (تیسرے دن) مسلمان کچھ اور لوگوں کو لڑائی کے لئے منتخب کریں گے کہ وہ غالب آنے کے بعد ہی واپس آئیں۔ وہ شام تک لڑتے رہیں گے پس یہ دستہ اور وہ دستہ بھی واپس آجائیں گے، کوئی بھی غالب نہ ہوگا اور منتخب دستے موت کے گھاٹ اتر جائیں گے۔ جب چوتھا دن ہوگا تو مسلمانوں کی باقی فوج لڑائی کے لئے جائے گی پس اللہ تعالیٰ رومیوں پر شکست مقدر فرمائیں گے لیکن اس روز ایسی لڑائی ہوگی کہ اس جیسی کبھی دیکھی نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ پرندے ان کے اطراف سے گزریں گے، ان سے آگے نہیں جائیں گے یہاں تک کہ مر کر جائیں گے۔ پس ایک باپ کے بیٹے (یعنی خاندان کے مرد) جن کی تعداد ایک سو تھی ان کو شمار کیا جائے گا تو ان میں سے صرف ایک شخص باقی بچے گا تو کس غنیمت پر خوش ہوا جائے یا کون سا ورثہ تقسیم کیا جائے؟ بہر حال مسلمان اسی حالت میں ہی ہوں گے کہ اچانک شدید جنگ کی آواز سنیں گے جو پہلے سے بھی بہت زیادہ ہوگی تو ان کے پاس لوگ بیچتے ہوئے آئیں گے کہ دجال ان کی موجودگی میں ان کے بال بچوں میں بیچ گیا ہے، وہ اس مال و اسباب کو چھوڑ دیں گے جو ان کے ہاتھوں میں ہوگا، وہ پیش قدمی کریں گے اور دس ہمداروں کو بطور جاسوس بھیجیں گے تاکہ وہ حالات کے بارے میں معلومات بہم پہنچائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں ان کے نام، ان کے آباء کے نام اور ان کے گھوڑوں کے رنگ کو بھی پہچانتا ہوں، وہ اس وقت روئے زمین پر بہترین شہسوار ہوں گے (مسلم)

۵۴۲۳ - (۱۴) وَهَذَا مِنْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «هَلْ سَمِعْتُمْ

بِمَدْيَنَةَ، جَانِبَ مِنْهَا فِي الْبَرِّ، وَجَانِبَ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ؟» قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَغْرُوهَا سَبْعُونَ أَلْفًا مِنْ بَنِي إِسْحَاقَ، فَإِذَا جَاؤُوهَا نَزَلُوا، فَلَمْ يُقَاتِلُوا بِسِلَاحٍ، وَلَمْ يَرْمُوا بِسَهْمٍ، قَالُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، فَيَسْقُطُ أَحَدُ جَانِبَيْهَا، قَالَ ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ الرَّائِي: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ: «الَّذِي فِي الْبَحْرِ، ثُمَّ يَقُولُونَ الثَّانِيَةَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْآخَرَ، ثُمَّ يَقُولُونَ الثَّلَاثَةَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، فَيَمْرُجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُونَهَا فَيَنْتَمُونَ، فَيَبْنَاهُمْ بِقَسْمُونَ، الْمَغَانِمَ إِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيحُ، فَقَالَ: إِنَّ الدَّجَالَ قَدْ خَرَجَ، فَيَتْرَكُونَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُونَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۲۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے احباب سے) فرمایا کہ کیا

تم نے ایسے شہر کے بارے میں سنا ہے جس کا ایک کنارہ خشکی میں اور دوسرا کنارہ سمندر میں ہے؟ انہوں نے

جواب دیا: ہاں! اے اللہ کے رسول! سنا ہے۔ (آپ نے فرمایا) قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ اسحاق علیہ السلام کی اولاد سے ستر ہزار آدمی اس شہر کے لوگوں سے لڑائی نہ کریں گے جب وہ وہاں پہنچیں گے تو پڑاؤ ڈالیں گے تو یہ لوگ نہ ہی ان سے لڑائی کریں گے اور نہ ہی تیر اندازی کریں گے بلکہ وہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ" (کانعرو) بلند کریں گے تو اس شہر کے دونوں کناروں میں سے ایک کنارہ گر پڑے گا۔ ثور بن یزید راوی بیان کرتے ہیں کہ میرے علم میں ہے کہ ابو ہریرہ نے سمندر والی دیوار کے گرنے کے متعلق کہا تھا۔ اس کے بعد وہ لوگ دوسری مرتبہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ" (کانعرو) بلند کریں گے تو دوسرا کنارہ بھی گر جائے گا پھر وہ تیسری مرتبہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ" (کانعرو) بلند کریں گے تو ان کے لیے راستہ کھل جائے گا۔ وہ اس شہر میں داخل ہو کر مالِ غنیمت لوٹیں گے، جب وہ مالِ غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے کہ اچانک ان کے پاس ایک چیخ کی آواز آئے گی جیسے کوئی کہہ رہا ہو گا کہ دجال نکل چکا ہے تو لوگ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر (دجال سے لڑنے کے لیے) لوٹ جائیں گے (مسلم)

الفصل الثانی

۵۴۲۴ - (۱۵) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عُمَرَانُ بَيْتُ الْمَقْدِسِ خَرَابٌ يَثْرِبُ، وَخَرَابٌ يَثْرِبُ خُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ، وَخُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ فَتَحُ قُسْطَنْطِينِيَّةَ، وَفَتْحُ قُسْطَنْطِينِيَّةِ خُرُوجُ الدَّجَالِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل

۵۴۲۴: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیت المقدس کا آباد ہونا، منہ منورہ کے خراب ہونے کی علامت ہے اور منہ منورہ کا خراب ہونا بڑی جنگ کا پیش خیمہ ہو گا اور عظیم جنگ کا پیش خیمہ قسطنطنیہ کی فتح ہوگی اور قسطنطنیہ کا فتح ہونا دجال کے ظاہر ہونے کا سبب ہو گا (ابوداؤد)

۵۴۲۵ - (۱۶) وَصَنَّهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمَلْحَمَةُ الْعُظْمَى وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَخُرُوجُ الدَّجَالِ فِي سَبْعَةِ أَشْهُرٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۵۴۲۵: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک عظیم جنگ قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کے خروج جیسے واقعات سات ماہ کے عرصہ میں وقوع پذیر ہوں گے (ترمذی، ابوداؤد) وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوبکر بن ابی مومن ہے جس کی روایات ناقابلِ محبت ہیں (البحر المحرر والتحریل جلد ۲ صفحہ ۱۵۹۰، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۹۷، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۲، ضعیف ترمذی صفحہ ۲۵۲، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۳)

۵۴۲۶- (۱۷) **وَمَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِينَةِ سِتُّ سِنِينَ؛ وَخَرَجَ الدَّجَالُ فِي السَّابِعَةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ: هَذَا أَصَحُّ.**

۵۴۲۶: عبد اللہ بن بُریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عظیم جنگ اور مدینہ منورہ کے فتح ہونے کے درمیان چھ برس کا فاصلہ ہو گا اور ساتویں برس میں دجال کا ظہور ہو گا (ابوداؤد) امام ابوداؤد نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یقینہ بن ولید راوی منقطع فیہ ہے (الجرح والتعديل جلد ۲ صفحہ ۱۷۲۸، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۳۱، تقریب التہذیب جلد ۵ صفحہ ۵۰۱، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۳۵۵، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۶۳)

۵۴۲۷- (۱۸) **وَمَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «يُوشِكُ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَحَاصِرُوا إِلَى الْمَدِينَةِ، حَتَّى يَكُونَ أَبْعَدَ مَسَاجِحِهِمْ— سِلَاحٌ— وَسِلَاحٌ: قَرِيبٌ مِنْ خَيْبَرَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۵۴۲۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عنقریب مسلمانوں کو مدینہ منورہ کی جانب دھکیل دیا جائے گا یہاں تک کہ ان کی آخری سرحد، سلاح ہوگی اور سلاح (مقام) خیبر کے نزدیک ہے (ابوداؤد)

۵۴۲۸- (۱۹) **وَمَنْ ذِي مِخْبَرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «سَتُصَالِحُونَ الرُّومَ صَلَاحًا آمِنًا، فَتَغْرُبُونَ أَنْتُمْ وَهُمْ عُدَاوًا مِنْ وَرَائِكُمْ، فَتَنْصَرُونَ وَتَغْنَمُونَ وَتَسْلَمُونَ، ثُمَّ تَرْجِعُونَ، حَتَّى تَنْزِلُوا بِمَرْجِ ذِي تَلُولٍ، فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ النَّصْرَانِيَةِ الصَّلِيبَ، فَيَقُولُ: «غَلَبَ الصَّلِيبُ، فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيُدْفَعُ—، فَعِنْدَ ذَلِكَ تَغْدِرُ الرُّومُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ» وَزَادَ بَعْضُهُمْ: «فَيَنْزِلُ الْمُسْلِمُونَ إِلَى أَسْلِحَتِهِمْ، فَيَقْتُلُونَ فَيَكْرَهُ اللَّهُ تِلْكَ الْعِصَابَةَ بِالشَّهَادَةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۵۴۲۸: ذی مِخْبَر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، مستقبل میں تم رومیوں سے صلح کرو گے جو امن کے ساتھ موصوف ہوگی۔ پس تم ان کی معیت میں اپنے دشمنوں سے جنگ کرو گے جو تمہارے پیچھے ہوں گے تمہیں غلبہ حاصل ہو گا، تم مالِ غنیمت جمع کرو گے اور امن میں رہو گے اس کے بعد تم واپس آؤ گے یہاں تک کہ تم بلند جگہ کی چراگاہ میں پڑاؤ ڈالو گے تو عیسائیوں میں سے ایک شخص صلیب بلند کرتے ہوئے نعرہ لگائے گا کہ صلیب کو غلبہ حاصل ہو گیا ہے (اس کا یہ نعرہ سن کر) ایک مسلمان شخص غصے میں آ کر اس کی صلیب کو توڑ ڈالے گا، اس وقت رومی عہد شکنی کریں گے اور لڑائی کے لیے جمع ہو جائیں گے اور بعض راویوں نے یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ مسلمان اپنے ہتھیاروں کی جانب غصہ کی حالت میں لپکیں گے اور لڑائی شروع کر دیں گے تو اللہ تعالیٰ اس جماعت کو شہادت کے اعزاز سے نوازے گا (ابوداؤد)

۵۴۲۹- (۲۰) وَهَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «أَتْرَكُوا الْحَبْشَةَ مَا تَرَكْتُمْ فَإِنَّهُ لَا يَسْتَخْرُجُ كَثْرَ الْكُفْبَةِ إِلَّا ذُو السَّوْبِقَتَيْنِ مِنَ الْحَبْشَةِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۴۲۹: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تک حبشہ کے لوگ تمہیں کچھ نہ کہیں تم انہیں کچھ نہ کہو۔ بلاشبہ کعبہ کے خزانے کو ایک حبشی شخص ہی نکالے گا جس کی پندلیاں چھوٹی چھوٹی ہوں گی (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں زہیر بن محمد راوی سنی الحفظ ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۸۳، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۶۳، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۳۹۵)

۵۴۳۰- (۲۱) وَهَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «دَعُوا الْحَبْشَةَ مَا وَدَعْتُمْ، وَأَتْرَكُوا التَّرْكَ مَا تَرَكْتُمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتَّسَائِيُ.

۵۴۳۰: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی بیان کرتے ہیں، تم اس وقت تک حبشیوں سے چھیڑ چھاڑ نہ کرو جب تک کہ وہ تمہیں کچھ نہ کہیں (ابوداؤد نسائی)

۵۴۳۱- (۲۲) وَهَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَدِيثٍ: «يُقَاتِلُكُمْ قَوْمٌ صَغَارُ الْأَعْيُنِ، يَعْنِي التَّرْكَ. قَالَ: «تَسَوُّفُونَهُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حَتَّى تَلْحَقُوهُمْ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ، فَأَمَّا فِي السِّيَاقَةِ الْأُولَى فَيَنْجُو مَنْ هَرَبَ مِنْهُمْ، وَأَمَّا فِي الثَّانِيَةِ فَيَنْجُو بَعْضٌ وَيُهْلِكُ بَعْضٌ، وَأَمَّا فِي الثَّالِثَةِ فَيُضْطَلَمُونَ». أَوْ كَمَا قَالَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۴۳۱: بُریدہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں تمہارے ساتھ ایسے لوگ جنگ کریں گے جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی یعنی وہ ترک ہوں گے۔ آپ نے فرمایا، تم انہیں تین بار دھکیلو گے یہاں تک کہ انہیں جزیرۃ العرب کے ساتھ ملا دو گے۔ پہلے حملہ میں وہ لوگ بچ جائیں گے جو ان میں سے بھاگ کھڑے ہوں گے اور دوسرے حملہ میں بھی کچھ لوگ بچ جائیں گے اور کچھ ہلاک ہو جائیں گے اور تیسرے حملہ میں ان کا خاتمہ ہو جائے گا یا جیسا کہ آپ نے ارشاد فرمایا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۲۸، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۶۵)

۵۴۳۲- (۲۳) وَهَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَنْزِلُ أَنَا مِنْ أُمَّتِي بِغَائِطٍ -، يُسَمُّونَهُ الْبَصْرَةَ، عِنْدَ نَهْرٍ يُقَالُ لَهُ: دَجْلَةٌ، يَكُونُ عَلَيْهِ جَسْرٌ، يَكْثُرُ أَهْلُهَا، وَيَكُونُ مِنْ أَمْصَارِ الْمُسْلِمِينَ، وَإِذَا كَانَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ جَاءَ بَنُو قَنْطُورَاءَ - عِرَاضُ الْوُجُوهِ، صَغَارُ الْأَعْيُنِ، حَتَّى يَنْزِلُوا عَلَى سَطْحِ النَّهْرِ، فَيَتَفَرَّقُ أَهْلُهَا ثَلَاثَ فِرْقٍ، فِرْقَةٌ يَأْخُذُونَ فِي أَذْنَابِ الْبَقَرِ وَالْبَرِيَّةِ وَهَلَكُوا، وَفِرْقَةٌ يَأْخُذُونَ لِأَنْفُسِهِمْ وَهَلَكُوا، وَفِرْقَةٌ يَجْعَلُونَ ذُرَارِيَهُمْ خَلْفَ ظُهُورِهِمْ وَيُقَاتِلُونَهُمْ وَهُمْ الشُّهَدَاءُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۳۳۲: ابو بکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری امت کے کچھ لوگ نشیبی جگہ میں اتریں گے (اور) اس جگہ کا نام بصرہ رکھیں گے، یہ جگہ ایک شہر کے قریب ہوگی جسے وجہ کما جائے گا۔ اس شہر پر ایک پل ہوگا، شہر کی آبادی گنجان ہوگی اور وہ مسلمانوں کا ایک بڑا شہر شمار ہوگا اور جب آخری زمانہ ہوگا تو قنطورا کی اولاد آئے گی جن کے چہرے چوڑے ہوں گے، آنکھیں چھوٹی ہوں گی، وہ شہر کے کنارے اتریں گے، بصرہ شہر کے باشندے تین گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک گروہ میں وہ لوگ ہوں گے جو تیل کی دھوس کو پکڑے جنگل کا رخ کریں گے اور تباہ و برباد ہو جائیں گے، دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہوگا جو قنطورا کی اولاد سے امان طلب کریں گے وہ بھی ہلاک ہو جائیں گے اور تیسرا گروہ ان لوگوں کا ہوگا جو اپنی اولاد کو اپنی بیٹیوں کے پیچھے کر دیں گے اور ان سے جنگ کریں گے، یہ لوگ شہید ہوں گے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کا شمار آپ کے معجزات سے ہوتا ہے اسی طرح کا واقعہ ماہ صفر سن ۶۵۶ھ میں پیش آیا نیز قنطورا کی اولاد سے مراد ترک قوم ہے۔ ان کے جدِ اعلیٰ کا نام قنطورا تھا (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۶۵)

۵۴۳۳- (۲۳) وَهَنَّ أَنَسُ بْنُ رَضِيٍّ اللَّهُ عَنَّهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَا أَنَسُ! إِنْ النَّاسُ يُمَصِّرُونَ أَمْصَارًا، فَإِنَّ مِصْرًا— مِنْهَا يُقَالُ لَهُ: الْبَصْرَةُ؛ فَإِنَّ أَنْتَ مَرَزْتَ بِهَا أَوْ دَخَلْتَهَا، فَإِيَّاكَ وَسِبَاحَتَهَا— وَكَلَّاهَا وَنَحِيلَهَا وَسُوقَهَا وَنَابَ أَمْرَائِهَا، وَعَلَيْكَ بِضَوَّاحِيهَا، فَإِنَّهُ يَكُونُ بِهَا خَسْفٌ وَقَذْفٌ— وَرَجْفٌ— وَقَوْمٌ يَبْسُتُونَ وَيُضْحِكُونَ قَرْدَةً وَخَنَازِيرًا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. [عَنْ طَرِيقٍ لَمْ يَجْزِمِ بِهَا الرَّاوي بَلْ قَالَ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا ذَكَرَهُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ].

۵۳۳۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے انس! اس میں کچھ شبہ نہیں کہ لوگ شہر آباد کریں گے۔ ان میں سے ایک شہر کو بصرہ کہا جاتا ہوگا جب تم اس کے پاس سے گزر دو یا اس میں داخل ہو جاؤ تو اس کی شور زدہ زمین سے دور رہنا۔ اسی طرح اس کی چراگاہ، اس کی کھجوروں، اس کے بازاروں اور اس کے امراء کے دیوانوں سے خود کو بچانا اور اس شہر کے کناروں میں رہنا اس لیے کہ اس شہر میں زمین میں دھنس جائے، پتھروں کی بارش ہونے اور سخت زلزلوں کا عذاب نازل ہوگا اور کچھ لوگ رات گزاریں گے اور جب وہ صبح اٹھیں گے تو وہ بندروں اور خنزیروں کے ہم شکل بن جائیں گے (ابوداؤد)

وضاحت: منکوتہ کے مؤلف کو معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ حدیث کس کتاب سے نقل کی گئی ہے جبکہ یہ حدیث ابوداؤد میں موجود ہے اور اس کے راوی بھی صحیح ہیں (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۶۵)

۵۴۳۴- (۲۴) وَهَنَّ صَالِحُ بْنُ دِرْهَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: انْطَلَقْنَا حَاجَتَيْنِ، فَأَذَا رَجُلٌ فَقَالَ لَنَا: اِلَىٰ جَنَابِكُمْ قَرْنِيَةٌ يُقَالُ لَهَا: الْاِبْلَةُ؟— قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: مَنْ يَضْمَنُ لِي مِنْكُمْ أَنْ يُصَلِّيَ لِي فِي مَسْجِدِ الْعَشَارِ— رَكَعَتَيْنِ أَوْ اَرْبَعًا، وَيَقُولُ: هَذِهِ لِابْنِي مُرْزِيَّةَ؟ سَمِعْتُ

خَلِيلِي أَبَا الْقَاسِمِ ۞ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِ الْعَشَارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُهَدَاءَ لَا يَقُومُ مَعَ شُهَدَاءِ بَدْرٍ غَيْرُهُمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ: هَذَا الْمَسْجِدُ مِمَّا يَلِي النَّهْرَ.
وَسَنَدُكَرُ حَدِيثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ: «إِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِينَ». فِي بَابِ «ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ»، إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

۵۴۳۴: صالح بن درہم بیان کرتے ہیں کہ ہم حج کرنے کے لیے نکلے تو وہاں ایک شخص نے کہا کہ کیا تمہارے گرد و نواح میں کوئی بستی ہے جسے ”آبلہ“ کہا جاتا ہے؟ ہم نے کہا ہاں! ہے۔ اس نے کہا تم میں سے کون شخص مجھے اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ وہ میرے لیے مسجد ”عشّار“ میں دو یا چار رکعت نماز پڑھے اور وہ کہے کہ یہ رکعتیں ابو ہریرہ کے لیے ہیں، میں نے اپنے دوست ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے سنا وہ فرماتے تھے کہ بلاشبہ اللہ عزوجل قیامت کے دن مسجد ”عشّار“ سے شہداء کو اٹھائے گا۔ بدر کے شہداء کے ساتھ ان کے علاوہ کوئی اور نہیں ہوگا (ابوداؤد) امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں کہ یہ مسجد شہر کے قریب ہے۔
مکھوٹہ کے مؤلف کہتے ہیں کہ ہم عنقریب ابوالدرداء سے مروی حدیث ”إِنَّ فُسْطَاطَ الْمُؤْمِنِينَ.....“

کو یمن اور شام کے باب میں بیان کریں گے۔ (انشاء اللہ)
وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں ابراہیم بن صالح راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۲۸، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۶۵)

الْفَضْلُ الثَّلَاثُ

۵۴۳۵۔ (۲۵) عَنْ شَقِيقِي، عَنْ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ ۞ فِي الْفِتْنَةِ؟ فَقُلْتُ: أَنَا أَحْفَظُ كَمَا قَالَ. قَالَ: هَاتِ، إِنَّكَ لَجَرِيءٌ، وَكَيْفَ؟ قَالَ: قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ۞ يَقُولُ: «فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يُكْفَرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ». فَقَالَ عُمَرُ: لَيْسَ هَذَا أُرِيدُ، إِنَّمَا أُرِيدُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ. قَالَ: قُلْتُ: مَا لَكَ وَلَهَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابٌ مُغْلَقٌ. قَالَ: فَيَكْسُرُ الْبَابَ أَوْ يَفْتَحُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا؛ بَلْ يُكْسَرُ. قَالَ: ذَاكَ آخَرِي أَنْ لَا يَتَلَقَّ أَبَدًا. قَالَ: فَقُلْنَا لِحُدَيْفَةَ: هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مِنَ الْبَابِ؟ قَالَ: نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونََ غَدِ لَيْلَةٍ، إِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ — قَالَ: فَهَبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حُدَيْفَةَ مِنَ الْبَابِ؟ فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ: سَلْهُ. فَسَأَلَهُ فَقَالَ: عُمَرُ مَتَّفِقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۵۳۳۵: شقیق رحمہ اللہ، حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ہم عُمَرُ کے پاس تھے انہوں نے دریافت کیا کہ تم میں سے کون شخص فتنہ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یاد رکھتا ہے؟ (حذیفہ کہتے ہیں) میں نے کہا، میں اسی طرح محفوظ رکھتا ہوں جیسا کہ آپ نے ارشاد فرمایا تھا۔ عُمَرُ نے کہا، آپ بیان کریں بلاشبہ آپ بہت دلیر ہیں۔ آپ نے کس طرح (فتنہ کے بارہ میں) بیان فرمایا۔ حذیفہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ آدمی کا فتنہ اس کے اہل، اس کے مال، اس کے نفس، اس کی اولاد اور اس کے پڑوسی میں ہے۔ اس فتنہ کو روزہ، نماز، صدقہ، نیکی کی تلقین کرنا اور برائی سے روکنا جیسے امور دور کر سکتے ہیں۔ عُمَرُ نے کہا، میرا مطمح نظر یہ فتنہ نہیں ہے بلکہ میں تو اس فتنہ کے بارے میں آگاہی حاصل کرنا چاہتا ہوں جو سمندر کی موجوں کی طرح طغیانی میں ہے (حذیفہ کہتے ہیں) میں نے کہا، اے امیر المؤمنین! آپ کو اس فتنہ سے کیا غرض؟ یقیناً آپ کے اور اس فتنہ کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ عُمَرُ نے دریافت کیا کہ یہ دروازہ ٹوٹے گا یا کھلے گا؟ (حذیفہ کہتے ہیں) میں نے کہا، نہیں! بلکہ ٹوٹے گا۔ عُمَرُ نے کہا، پھر وہ زیادہ لائق ہے کہ کبھی بند نہ ہو۔ راوی نے بیان کیا کہ ہم نے حذیفہ سے دریافت کیا کہ کیا عُمَرُ کو علم تھا کہ وہ دروازہ کون ہے؟ حذیفہ نے جواب دیا، ہاں! (انہیں معلوم تھا) جیسا کہ وہ اس بات کو جانتے تھے کہ کل کے بعد رات ہے (حذیفہ کہتے ہیں) میں نے انہیں صحیح حدیث سنائی ہے جس میں غلطی کا اندیشہ نہیں ہے۔ شقیق نے بیان کیا، ہم ڈر گئے کہ ہم حذیفہ سے دریافت کریں کہ وہ دروازہ کون تھا؟ ہم نے مسروق سے کہا کہ آپ ان سے دریافت کریں۔ انہوں نے حذیفہ سے دریافت کیا، انہوں نے بتایا کہ وہ دروازہ عُمَرُ ہے (بخاری، مسلم)

۵۴۳۶- (۲۶) وَفِي أَنْسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: فَتْحُ الْقُسْطَنْطِينَةِ مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۵۳۳۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قسطنطنیہ کا فتح ہونا قیامت قائم ہونے کے قریب ہوگا (ترمذی) امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

(قیامت کی علامات)

الفصل الأول

۵۴۳۷- (۱) **مَنْ** أَنَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنْ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ، وَتَكْثُرَ الْجَهْلُ، وَتَكْثُرَ الزِّنَا، وَتَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ، وَيَقِلَّ الرَّجَالُ، وَتَكْثُرَ النِّسَاءُ - ، حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقِيمُ الْوَاحِدُ» - وَفِي رَوَايَةٍ: «يَقِلَّ الْعِلْمُ، وَيَظْهَرُ الْجَهْلُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۴۳۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا 'بے شک قیامت کی علامات میں سے ہے کہ علم اٹھ جائے گا، جہالت عام ہو جائے گی، زنا کثرت سے ہو گا، شراب کثرت سے پی جائے گی، مرد کم ہوں گے اور عورتیں زیادہ ہوں گی یہاں تک کہ پچاس (۵۰) عورتوں کا ذمہ دار ایک شخص ہو گا اور ایک روایت میں ہے کہ علم ختم ہو جائے گا اور جہالت عام ہو جائے گی (بخاری، مسلم)

۵۴۳۸- (۲) **وَمَنْ** جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنْ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَابَيْنِ، فَاحْذَرُوهُمَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۳۸: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا 'بلاشبہ قیامت سے پہلے جھوٹے لوگ (کثرت سے) ہوں گے تم ان سے بچتے رہنا (مسلم)

۵۴۳۹- (۳) **وَمَنْ** ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحَدِّثُ إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: «إِذَا ضَيَّعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ». قَالَ: كَيْفَ إِضَاعَتُهَا؟ قَالَ: «إِذَا وُضِدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۴۳۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرما رہے تھے اچانک ایک بدوی (دیہاتی) آیا اس نے دریافت کیا 'قیامت کب ہوگی؟ آپ نے فرمایا 'جب امانت کا خیال نہ رکھا جائے گا تو قیامت کا انتظار کرنا۔ اس نے دریافت کیا 'امانت کے خیال نہ رکھنے سے کیا مراد ہے؟ آپ نے

جواب دیا، جب خلافت ایسے لوگوں کے سپرد کی جائے گی جو اس کے اہل نہیں تو قیامت کا انتظار کرنا (بخاری) ۵۴۴۰ - (۴) وَقَعْنَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَقَوْمُ السَّاعَةَ حَتَّى يَكْتُمَ الْمَالُ وَيَقْبِضَ، حَتَّى يُخْرِجَ الرَّجُلَ زَكَاةَ مَالِهِ، فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ، وَحَتَّى تَعُوذَ أَرْضُ الْعَرَبِ مَرُوجًا وَأَنْهَارًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: قَالَ: «تَبْلُغُ الْمَسَاكِينُ إِهَابَ أَوْ يِهَابَ».

۵۴۴۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ مال کی بہتات نہ ہو جائے گی۔ مال اس قدر زیادہ ہو جائے گا کہ ایک شخص اپنے مال کی زکوٰۃ نکالے گا وہ کسی شخص کو نہ پائے گا جو اس سے زکوٰۃ کا مال قبول کرے اور یہاں تک کہ عرب کی زمین میں باغات اور پانی کی نہریں بن جائیں گی (مسلم) اور اس کی ایک روایت میں ہے کہ مدینہ منورہ کے مکانات ”عہاب“ یا ”یہاب“ مقام تک پہنچ جائیں گے۔

۵۴۴۱ - (۵) وَقَعْنَهُ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعْدُهُ». وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: «يَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خَلِيفَةٌ يَحْسِي - الْمَالَ حَسِيًا، وَلَا يَعْدُهُ عَدَاً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۴۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آخری دور میں ایک خلیفہ ہو گا جو مال تقسیم کرے گا، ذخیرہ اندوزی نہیں کرے گا اور ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا، میری امت کے آخر میں ایک خلیفہ ہو گا جو دونوں ہاتھوں سے مال بھر بھر کرے گا اور شمار نہیں کرے گا (مسلم)

۵۴۴۲ - (۶) وَقَعْنَهُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُؤْشِكُ الْفِرَاتُ أَنْ يَحْسُرَ - عَنْ كَثْرَةِ مَن ذَهَبٍ، فَمَنْ حَضَرَ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۴۴۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مغرب دریاے فرات سونے کے خزانہ سے بٹ جائے گا جو شخص وہاں حاضر ہو اس پر لازم ہے کہ وہ اس خزانہ سے کچھ نہ لے (بخاری، مسلم)

۵۴۴۳ - (۷) وَقَعْنَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَقَوْمُ السَّاعَةَ حَتَّى يُحْسَرَ الْفِرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ، يَقْتُلُ النَّاسُ عَلَيْهِ، فَيَقْتُلُ مِنْ كُلِّ مِائَةِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ، وَيَقُولُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ: لَعَلِّي أَكُونُ أَنَا الَّذِي أَنْجُو». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۴۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ دریاے فرات سونے کے پہاڑ سے دور نہ ہو جائے گا۔ لوگ سونا حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے کو قتل کریں گے چنانچہ سو (۱۰۰) افراد میں سے ننانوے (۹۹) قتل ہو جائیں گے اور ان میں

سے ہر شخص کا یہ خیال ہو گا کہ شاید میں ہی وہ انسان ہوں جو زندہ بچ جاؤں (مسلم)

۵۴۴۴ - (۸) وَصْنَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَقِيءُ الْأَرْضُ أَفْلَادَ كَيْدِهَا - أَمْتَالِ الْأُسْطُوَانَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، فَيَجِيءُ الْقَاتِلُ، فَيَقُولُ: فِي هَذَا قَتَلْتُ وَبِجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُولُ: فِي هَذَا قَطَعْتُ رَجِيئِي. وَبِجِيءُ السَّارِقُ فَيَقُولُ: فِي هَذَا قَطَعْتُ يَدِي، ثُمَّ يَدْعُوهُ، فَلَا يَأْخُذُونَ مِنْهُ شَيْئًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۴۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، زمین اپنے اندر چھپے ہوئے کلڈوں کو باہر نکال دے گی جو سونے اور چاندی کے ستوتوں کی مانند ہوں گے۔ پس قاتل آئے گا اور کے گا کہ کیا اس کی وجہ سے میں نے قتل کیا تھا؟ اور قطع رحمی کرنے والا آئے گا اور کے گا کہ کیا اس کے سبب میں نے قطع رحمی کی؟ اور چور آئے گا اور کے گا کہ کیا اس کے سبب میرا ہاتھ کاٹا گیا؟ پھر وہ مال کو چھوڑ دیں گے اور اس میں سے کچھ بھی نہیں لیں گے (مسلم)

۵۴۴۵ - (۹) وَصْنَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ، وَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هَذَا الْقَبْرِ، وَلَيْسَ بِهِ الدُّنْيَا إِلَّا الْبَلَاءُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۴۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے دنیا اس وقت تک فنا نہیں ہو گی حتیٰ کہ ایک شخص کسی قبر کے پاس سے گزرے گا وہ اس پر اپنا جسم رگڑے گا اور کے گا، اے کاش! میں اس قبر میں ہوتا۔ یہ آرزو دینداری کے سبب نہیں ہو گی بلکہ فتنوں کے سبب ہو گی۔ کوئی شخص زندہ رہنا پسند نہیں کرے گا (مسلم)

۵۴۴۶ - (۱۰) وَصْنَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيءُ أَعْنَاقَ الْإِبِلِ بِبُصْرَى». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۴۴۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک کہ حجاز کی زمین سے آگ نہ نکلے گی۔ جس سے ”بصری“ شہر کے اونٹوں کی گردنیں روشن ہوں گی (بخاری، مسلم)

وضاحت: امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ آگ سن ۶۵۳ھ میں مدینہ منورہ کے مشرقی کنارے سے نکلے تھی۔ اس آگ کے بارے میں شام اور دیگر ممالک کے لوگ خوب علم رکھتے ہیں اور مدینہ منورہ کے جن احباب نے اس آگ کو دیکھا انہوں نے مجھے اس کے بارے میں خبر دی۔

علامہ تورپشٹی تحریر کرتے ہیں کہ اہل مدینہ اور ان کے گرد و نواح میں رہنے والوں نے اس کا مشاہدہ کیا۔ آگ کا یہ سلسلہ بارہ روز تک مسلسل جاری رہا۔ آگ سے بگرم ہونے والے پتھروں کو زمین کی سطح ارد گرد پھینک رہی

تھی اور پتھر جل کر کوئلہ ہو جاتے اس کے آثار موجودہ دور میں بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔ اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے جب یہ آگ حرم مدینہ کے قریب پہنچی تو یہ ٹھنڈی پڑ گئی۔ (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۸)

۵۴۴۷ - (۱۱) وَهَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ - نَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۴۴۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کی پہلی نشانی آگ ہوگی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی جانب لے جائے گی (بخاری)

الفصل الثانی

۵۴۴۸ - (۱۲) هَنَّ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، فَتَكُونُ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ، وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ، وَتَكُونُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ، وَتَكُونُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ، وَتَكُونُ السَّاعَةُ كَالضَّرْمَةِ بِالنَّارِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۵۴۴۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ وقت قریب نہ ہو جائے گا (یعنی دن رات چھوٹے ہو جائیں گے) سال ماہ کے برابر، ماہ ہفتہ کے برابر اور ہفتہ دن کے برابر اور دن گھنٹہ کے برابر اور گھنٹہ آگ کے شعلے کی مانند ہوگا (ترمذی)

وضاحت: علامہ تورپشٹی بیان کرتے ہیں، اس سے مقصود یہ ہے کہ برکت کم ہو جائے گی اور لوگ بڑے بڑے فتنوں کی وجہ سے پریشانیوں میں مبتلا ہو جائیں گے جس کی وجہ سے انہیں پتہ ہی نہیں چلے گا کہ دن کیسے گزر گیا (مرقات جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۸)

۵۴۴۹ - (۱۳) وَهَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَوَالَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِنَعْنَمَ عَلَى أَقْدَامِنَا، فَرَجَعْنَا فَلَمْ نَعْنَمْ شَيْئًا، وَعَرَفَ الْجُهْدَ فِي وُجُوهِنَا، فَقَامَ فِينَا فَقَالَ: «اللَّهُمَّ لَا تَكِلْهُمْ إِلَيَّ فَاضْعَفْ عَنْهُمْ، وَلَا تَكِلْهُمْ إِلَيَّ أَنْفُسُهُمْ فَيَعْجِزُوا عَنْهَا، وَلَا تَكِلْهُمْ إِلَيَّ النَّاسُ فَيَسْتَأْتِرُوا عَلَيْهِمْ» ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِي، ثُمَّ قَالَ: «يَا ابْنَ حَوَالَةَ! إِذَا رَأَيْتَ الْخِلَافَةَ قَدْ نَزَلَتْ الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ، فَقَدْ ذَبَّتِ الرَّزَازِلُ وَالْبَلَابِلُ - وَالْأُمُورُ الْعِظَامُ، وَالسَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنَ النَّاسِ مِنْ يَدَيْ هَذِهِ إِلَيَّ رَأْسِكَ». [رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ - وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي صَحِيحِهِ].

۵۳۳۹: عبد اللہ بن حوالمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (جہاد کے لیے) بایادہ بھیجا تاکہ ہم مالِ غنیمت حاصل کریں۔ جب ہم واپس لوٹے تو ہمارے پاس مالِ غنیمت نہ تھا۔ آپ نے ہمارے چروں سے پریشانی کو محسوس کیا۔ چنانچہ آپ ہماری وجہ سے کھڑے ہوئے اور آپ نے یہ دُعا کی، اے اللہ! انہیں میرے سپرد نہ کر، میں ان کی سپرداری قبول کرنے میں کمزور ہوں اور انہیں ان کی (اپنی جانوں کی) طرف بھی سپرد نہ کرنا تاکہ وہ اس سے عاجز نہ آجائیں اور انہیں دوسرے لوگوں کے سپرد بھی نہ کرنا کیونکہ لوگ خود کو ان پر ترجیح دیں گے۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور فرمایا، اے ابنِ حوالمہ! جب تو دیکھے کہ خلافتِ ارضِ مقدس یعنی شام کی سرزمین میں قائم ہو چکی ہے تو (مجھ لینا کہ) زلزلوں، مصائب اور عظیم واقعات کا رونما ہونا قریب ہو چکا ہے اور قیامت اس روز لوگوں کے اس قدر قریب ہوگی جس قدر میرا ہاتھ تمہارے سر کے قریب ہے ()

وضاحت: مکتوٰۃ کے مؤلف نے کتاب کے نام کی جگہ خالی چھوڑی ہے شاید انہیں علم نہیں ہو سکا کہ یہ حدیث کون سی کتاب میں ہے۔ بہر حال یہ حدیث ابوداؤد میں ہے۔ اس کی سند میں ابنِ زعب عبد اللہ راوی مجہول ہے۔ مکتوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۵۰۰)

۵۴۵۰- (۱۴) وَهْنُ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَخَذَ الْفَيْءُ دِرْلًا، وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا، وَالرُّكَاةُ مَغْرَمًا، وَتُعَلِّمَ لِعَبْرِ الدِّينِ، وَأَطَاعَ الرَّجُلُ أَمْرَانَهُ، وَعَقَّ أُمَّهُ، وَأَذْنِي صَدِيقَهُ، وَأَقْصَى أَبَاهُ، وَظَهَرَتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَسَادَ الْقَبِيلَةَ فَاسِقُهُمْ، وَكَانَ زَعِيمُ الْقَوْمِ أَرْدَلَهُمْ، وَأَكْرَمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ سَيِّدِهِ، وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَارِيفُ، وَشَرِبَتِ الْخُمُورُ، وَلَعَنَ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوْلَهَا؛ فَارْتَقَبُوا عِنْدَ ذَلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْحًا، وَقُدْفًا، وَأَيَاتٍ تَتَّبَعُ كِنْظَامٍ قُطِعَ سَبْلُكُمْ فَتَتَابَعُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۳۵۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مالِ غنیمت کو دولت، امانت کو مالِ غنیمت، زکوٰۃ کو جرمانہ، علم کو دین کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے حاصل کیجائے گا، خاندان اپنی بیوی کی اطاعت کرے گا اور اپنی ماں کی نافرمانی کرے گا، آدمی اپنے دوستوں کو قریب کرے گا اور اپنے والد کو دور کرے گا، مسجدوں میں شور و شغب ظاہر ہوگا، قبیلے کا سردار فاسق انسان ہوگا اور قوم کا راہنما ذلیل ترین شخص ہوگا، ایک شخص کی عزت اس کے شر سے ڈرتے ہوئے کی جائے گی، گانے والیاں اور گانے کے آلات عام ہو جائیں گے، جب شرابیں پی جانے لگیں گی اور اس اُمت کے آخری لوگ اُمت کے پہلے لوگوں پر لعنت بھیجیں گے تو اس وقت تم انتظار کرنا۔ سرخ آندھی کا، زلزلے کا، زمین میں دھنس جانے کا، شگلوں کے مسخ ہو جانے کا، پتھروں کی بارش کا اور قیامت کی دوسری علامات کا جو یکے بعد دیگرے آئیں گی جیسے موتیوں کا ہار جس کا دھاگہ

نوٹ جائے تو موتی کے بعد دیگرے گرنے شروع ہو جاتے ہیں (تذوی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حزامی راوی مجہول ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۶۸، ضعیف تذوی
صفحہ ۲۲۵)

۵۴۵۱- (۱۵) وَهَنَّ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا فَعَلْتَ أُمَّتِي
خَمْسَ عَشْرَةَ خِصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ». وَعَدَّ هَذِهِ الْخِصَالَ وَلَمْ يَذْكُرْ: «تُعَلِّمُ لِبَيْتِي» قَالَ:
«وَبَرَّ صَدِيقَهُ، وَجَفَّ أَبَاهُ» وَقَالَ: «وَشَرِبَ الْخَمْرَ، وَلَبَسَ الْحَرِيرَ». رَوَاهُ الْبِرْمَازِيُّ.

۵۴۵۱: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب میری اُمت چودہ
(خمیس) کام کرنے لگ جائے گی (جو سابقہ حدیث میں گزر چکے ہیں) تو ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب اتر پڑے گا اور
آپ نے ان عادتوں کا شمار کیا اور علی نے ان میں سے اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ علم کو دین کے علاوہ کسی اور
مقصد کے لیے حاصل کیا جائے گا۔ علی نے (سابقہ حدیث میں مذکور ان الفاظ کے بدل) یہ الفاظ کہے کہ (جب
میرا اُمت کے لوگ) اپنے دوست کے ساتھ احسان کریں گے اور اپنے باپ سے جفا کریں گے، شراب پی جائے
گی اور ریشم کا کپڑا پہنا جائے گا (تذوی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں فرج بن فضالہ راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۴۳، ضعیف
تذوی صفحہ ۲۳۹، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۶۸)

۵۴۵۲- (۱۶) وَهَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْعُودٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
«لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، يُوَاطِئُ إِسْمَهُ إِسْمِي». رَوَاهُ
الْبِرْمَازِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: قَالَ: «لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ
حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ فِيهِ رَجُلًا مِنِّي - أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي - يُوَاطِئُ إِسْمَهُ إِسْمِي وَأَسْمُ أَبِيهِ إِسْمَ أَبِي،
يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا، كَمَا مَلَيْتُ ظُلْمًا وَجَوْرًا».

۵۴۵۲: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دنیا اس
وقت تک فنا نہیں ہوگی جب تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص عرب کا بادشاہ نہیں بنے گا اس کا نام
میرے نام کے مطابق ہوگا (تذوی، ابوداؤد) اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا، اگر دنیا ختم ہونے
میں صرف ایک دن باقی ہوا تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کر دیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس دن ایک کال انسان
کو میرے نسب میں سے یا میرے اہل بیت میں سے منتخب کرے گا جس کا نام میرے نام کے مطابق اور اس کے
باپ کا نام میرے باپ کے نام کے مطابق ہو گا وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ زمین اس سے
پہلے ظلم و جور سے بھری ہوئی تھی۔

وضاحت: اس حدیث میں اہل تشیع کے اس مؤقف کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ مہدی موعود امام محمد بن حسن

عسکری ہیں جن کا انتظار کیا جا رہا ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۶۹)

۵۴۵۳- (۱۷) وَهَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:
«الْمَهْدِيُّ مِنْ عِزَّتِي - مِنْ أَوْلَادِ فَاطِمَةَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۴۵۳: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا،
مدنی میری اولاد (یعنی) فاطمہ کی اولاد سے ہو گا (ابوداؤد)

۵۴۵۴- (۱۸) وَهَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
«الْمَهْدِيُّ مِنِّي، أَجَلِّي الْجَبْهَةِ -، أَقْنَى الْأَنْفِ -، يَفْلَا الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا، كَمَا مَلِئْتُ
ظُلْمًا وَجَوْرًا، بِمَلِكٍ سَبْعِ سِنِينَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۴۵۴: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مدنی میرے
(اہل بیت) سے ہو گا جو فراخ پیشانی (اور) اونچے ناک والا ہو گا وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ
وہ اس سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوئی تھی، وہ سات سال خلافت کرے گا (ابوداؤد)

۵۴۵۵- (۱۹) وَهْنُهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قِصَّةِ الْمَهْدِيِّ قَالَ: «فَيَجِيءُ إِلَيْهِ الرَّجُلُ
فَيَقُولُ: يَا مَهْدِيُّ! أَعْطِنِي أَعْطِنِي. قَالَ: فَيَحْيِي لَهُ فِي ثَوْبِهِ مَا اسْتَطَاعَ أَنْ يَحْمِلَهُ». رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ.

۵۴۵۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مدنی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے ذکر کرتے
ہیں کہ امام مدنی کے پاس ایک شخص آئے گا وہ ان سے کہے گا اے مدنی! مجھے عطا کریں، مجھے عطا کریں۔ آپ
نے فرمایا، امام مدنی اس کے کپڑے کو بھروں گے کہ وہ شخص اس کے اٹھانے کی ہمت نہ کر پائے گا (ترمذی)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں زید الحمی راوی ضعیف ہے (الجرح والتعديل جلد ۳ صفحہ ۲۵۳۵ میزان
الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۱۰۲، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۷۴، تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۶۹)

۵۴۵۶- (۲۰) وَهَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «يَكُونُ اخْتِلَافٌ
عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ، فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ، فَيَأْتِيهِ النَّاسُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ
فَيَخْرِجُوهُ وَهُوَ كَارِهِ، فَيَأْبَعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعُثٌ مِنَ الشَّامِ، فَيُخَسَفُ
بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذَلِكَ آتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ -، وَعَصَائِبُ أَهْلِ
الْعِرَاقِ، فَيَأْبَعُونَهُ، ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ -، أَخْوَالُهُ كَلْبٌ، فَيُبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعُثًا،
فَيَطْهَرُونَ عَلَيْهِمْ، وَذَلِكَ بَعُثُ كَلْبٍ، وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ، وَيُلْقِي الْإِسْلَامَ بِجِرَانِهِ

فِي الْأَرْضِ - ، فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِينَ ، ثُمَّ يَتُوفَى ، وَيُصَلَّى عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۵۳۵۶: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک خلیفہ کی وفات کے وقت اختلاف رونما ہو گا چنانچہ اہل مدینہ میں سے ایک شخص (مدینہ منورہ سے) نکل کر مکہ مکرمہ کی جانب بھاگ جائے گا۔ اس کے پاس اہل مکہ حاضر ہوں گے اور اسے اس کے گھر سے باہر نکالیں گے اور وہ شخص (امارت کو) پسند نہیں کرے گا۔ پس لوگ حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اس سے بیعت کریں گے اور اس کے مقابلہ کے لئے شام سے ایک لشکر بھیجا جائے گا تو اس لشکر کو مکہ اور مدینہ کے درمیان "بیداء" نامی جگہ پر دھنسا دیا جائے گا۔ جب لوگ یہ واقعہ دیکھیں گے تو اس کے پاس شام کے ابدال اور عراق کے بہترین لوگ آئیں گے اور اس کی بیعت کریں گے۔ اس کے بعد ایک شخص قریش سے ظاہر ہو گا جس کے ماموں کلب قبیلہ سے ہوں گے تو وہ ان کے خلاف لشکر بھیجے گا تو بیعت کرنے والے اس لشکر پر غالب آجائیں گے اور یہ لشکر کلب قبیلے کا لشکر ہو گا اور وہ شخص لوگوں میں اپنے پیغمبر کے طریقہ کے مطابق عمل کرے گا اور اسلام مکمل طور پر زمین پر قائم ہو جائے گا وہ شخص سات سال تک رہے گا، اس کے بعد وفات پا جائے گا اور مسلمان اس کی نماز جنازہ ادا کریں گے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث میں جس شخص کا ذکر کیا گیا ہے وہ امام مدنی علیہ السلام ہیں، ابدال کا ذکر ابوداؤد کی حدیث میں بھی ہے اس سے مقصود وہ ابدال نہیں ہیں جو صوفیاء کے ہاں ہیں بلکہ اس سے مقصود اُمّتِ مسلمہ کے زاہد اور عبادت گزار لوگ ہیں اور عصاب سے مقصود اُمّتِ مسلمہ کے بہترین لوگ ہیں۔ لیکن اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے ابدال وغیرہ کا ذکر کرنا صحیح نہیں اس لئے کہ یہ حدیث ضعیف ہے، قابل استدلال نہیں ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۵۰۲)

۵۴۵۷ - (۲۱) وَهَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَلَاءٌ يُصِيبُ هَذِهِ الْأُمَّةَ، حَتَّى لَا يَبْجَدَ الرَّجُلُ مَلْجَأً يَلْجَأُ إِلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ، فَيَبْعَثُ اللَّهُ رَجُلًا مِنْ عَشْرَتِي وَأَهْلِ بَيْتِي، فَيَمْلَأُ بِهِ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مِلْتُمْ ظُلْمًا وَجُورًا، يَرْضَى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْأَرْضِ، لَا تَدْعُ السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا - شَيْئًا إِلَّا صَبَتْهُ مِدْرَارًا، وَلَا تَدْعُ الْأَرْضُ مِنْ نَبَاتِهَا شَيْئًا إِلَّا أَخْرَجَتْهُ حَتَّى يَتَمَتَّى الْأَحْيَاءُ الْأَمْوَاتُ - ، يَعْيِشُ فِي ذَلِكَ سَبْعَ سِنِينَ أَوْ ثَمَانِ سِنِينَ أَوْ تِسْعَ سِنِينَ». رَوَاهُ [الْحَاكِمُ فِي مُسْتَدْرَكِهِ وَقَالَ صَحِيحٌ]

۵۳۵۷: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مصیبت کا تذکرہ کیا جو اُمّتِ مسلمہ کو لاحق ہوگی یہاں تک کہ کوئی شخص ایسی جگہ نہیں پائے گا جہاں وہ ظلم سے پناہ حاصل کر سکے (اس دوران) اللہ تعالیٰ ایک شخص کو ظاہر کرے گا جو میری اولاد اور میرے اہل بیت سے ہو گا اللہ تعالیٰ اس کے سبب زمین کو عدل و انصاف کے ساتھ بھر دے گا جیسا کہ یہ جو رو ظلم سے بھری ہوئی تھی۔ آسمانوں

اور زمین میں رہنے والے بھی اس سے خوش ہوں گے آسمان کھل کر موسلا دھار بارش برسائے گا اور زمین بھی پوری طرح سے روئیدگی کا منظر پیش کرے گی یہاں تک کہ زندہ اشخاص فوت شدہ اشخاص کی زندگی کی آرزو کریں گے وہ شخص ایسی (قابل رشک) حالت میں سات یا آٹھ یا نو سال زندہ رہے گا ()

وضاحت : مشکوٰۃ کے تمام نسخوں میں خالی جگہ ہے۔ امام حاکم نے اس حدیث کو "مشدرک حاکم" جلد ۴ صفحہ ۳۶۵ میں ذکر کیا ہے اور اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے جبکہ امام ذہبی نے حاکم کی تصحیح کا روکتے ہوئے اس حدیث کی سند کو اندھیرے والی قرار دیا ہے۔ علامہ البانی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں حمانی راوی ضعیف ہے نیز تلخیص الجبیر میں ہے کہ عمرو بن عبید اللہ راوی معروف نہیں ہے اور یہ حدیث مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۳۷۷ میں دوسری سند سے مختصر بیان ہوئی ہے اور اس میں علاء بن بشیر راوی مجہول ہے۔ (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۵۰۲)

۵۴۵۸- (۲۲) **وَمَنْ عَلِيَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُخْرِجُ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ: الْحَارِثُ، حَرَّاتٌ، عَلِيٌّ مُقَدَّمَتِهِ - رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: مَنْصُورٌ، يُوَلِّطُنْ أَوْ يُمَكِّنْ لِأَلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مَكَّنْتَ قُرَيْشٌ لِرَسُولِ اللَّهِ، وَحَبَّ عَلِيٌّ كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرَةً - أَوْ قَالَ: إِبْرَاهِيمَةَ -» . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.**

۵۴۵۸: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وراء النہر (شہر) سے ایک شخص ظاہر ہو گا اس کو حارث، حرات، علی مقدماتہ - راجل یقال لہ: منصور، یولطن او یمکن لآل محمد کما مکنت قریش لرسول اللہ، وحب علی کل مؤمن نصرۃ - او قال: ابراہیمۃ۔ (ابوداؤد)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں ہلال بن عمرو راوی مجہول ہے (ضعیف ابوداؤد صفحہ ۳۳۶، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۷۰)

۵۴۵۹- (۲۳) **وَمَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْإِنْسَ، وَحَتَّى تُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذْبَةً سَوَظُهُ - ، وَشِرَاكَ نَعْلِهِ، وَيُخْرِجُهُ فَخْذَهُ بِمَا أَحَدَتْ أَهْلُهُ بَعْدَهُ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.**

۵۴۵۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ درندے انسانوں سے گفتگو نہ کریں گے اور انسان سے اس کی لاشی کا کنارہ اور اس کے جوتے کا تمہ کلام نہ کرے گا اور اس کی ران بتائے گی کہ اس کے گھروالوں نے اس کے جانے کے بعد کیا نئے کام کیے ہیں (ترمذی)

الْفَضْلُ الثَّلَاثُ

۵۴۶۰ - (۲۴) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الآيَاتُ - بَعْدَ الْمَائَتَيْنِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

تیسری فصل

۵۳۶۰: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کی علامات دوسو سال کے بعد رونما ہوں گی (ابن ماجہ)
وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں عون بن عمارہ قیس راوی ضعیف اور منکر الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۰۶، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۳۲۱، تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۷۰)

۵۴۶۱ - (۲۵) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا رَأَيْتُمُ الرِّيَاضَ السُّودَ قَدْ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَّاسَانَ فَأْتُوها فَإِنَّ فِيهَا خَلِيفَةَ اللَّهِ الْمَهْدِيَّ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «دَلَائِلِ النَّبُوَّةِ».

۵۳۶۱: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم خراسان کی جانب سے سیاہ جھنڈے آتے دیکھو تو ان کے پاس جاؤ ان میں اللہ تعالیٰ کا خلیفہ امام مہدی ہو گا (احمد، بیہقی دلائل النبوة)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں علی بن زید بن جدعان راوی تکلم فیہ ہے (الجرح والتعديل جلد ۶ صفحہ ۱۰۲، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۲، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۷۷، تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۷۰)

۵۴۶۲ - (۲۶) وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي نَضْرَةَ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ قَالَ: إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمَّى بِاسْمِ بَيْتِكُمْ، يُشَبِّهُهُ فِي الْخُلُقِ، وَلَا يُشَبِّهُهُ فِي الْخَلْقِ، - ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ - يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْقِصَّةَ

۵۳۶۲: ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ علیؑ نے اپنے بیٹے حسن کی طرف دیکھ کر کہا کہ بلاشبہ میرا یہ بیٹا سردار ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سردار کا لقب دیا اور اس کی نسل سے ایک شخص ظہور پذیر ہو گا جس کا نام تمہارے نبیؐ کے نام جیسا ہے وہ اخلاق میں نبیؐ کے مشابہ ہو گا لیکن خلقت میں نہیں ہو گا بعد ازاں ایک واقعہ بیان کیا کہ وہ زمین کو عدل و انصاف سے معمور کرے گا (ابوداؤد)
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۵۰۳)

۵۴۶۳- (۲۷) وَهَنَّ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: فَقَدَ الْجَرَادُ فِي سَنَةِ مِنْ سِنِّي عُمَرَ الَّتِي تُوفِّيَ فِيهَا فَاهْتَمَّ بِذَلِكَ هَمًّا شَدِيدًا، فَبَعَثَ إِلَى الْيَمَنِ زَاكِبًا، وَزَاكِبًا إِلَى الْعِرَاقِ، وَزَاكِبًا إِلَى الشَّامِ، يَسْأَلُ عَنِ الْجَرَادِ، هَلْ أَرَى مِنْهُ شَيْئًا، فَأَتَاهُ الزَّاكِبُ الَّذِي مِنْ قِبَلِ الْيَمَنِ بِقَبْضَةٍ فَتَرَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَلَمَّا رَأَاهَا عُمَرُ كَبُرَ، وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ أَلْفَ أُمَّةٍ، سِتْمِائَةَ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ، وَأَرْبَعُمِائَةَ فِي الْبَرِّ، فَإِنْ أَوَّلَ هَلَكَ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْجَرَادُ، فَإِذَا [هَلَكَ] - الْجَرَادُ تَنَابَعَتِ الْأُمَّةُ كُنْظَامَ السِّلْكِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۴۶۳: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عمر نے جس سال وفات پائی اس سال کا ذکر ہے کہ اس میں کڑی دیکھنے میں نہ آئی۔ عمر نے اس پر شدید غم کا اظہار کیا۔ چنانچہ (ایک) گھوڑ سوار یمن کی جانب (دوسرا) عراق کی جانب (تیسرا) شام کی جانب بھیجا۔ وہ کڑی کے بارہ میں دریافت کر رہا تھا کہ کیا کسی شخص نے کچھ کڑیاں دیکھی ہیں؟ چنانچہ یمن کی جانب جانے والا گھوڑ سوار آیا اور ایک مٹھی کڑیوں سے بھری ہوئی عمر کے سامنے بکھیر دی۔ جب عمر نے کڑی کا مشاہدہ کیا تو ”اللہ اکبر“ کے کلمات کہے اور بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا، اللہ عزوجل نے ہزار قسم کی مخلوق کو پیدا کیا ہے ان میں سے چھ سو سمندر میں اور چار سو جنگل میں ہیں اور اس مخلوق میں سے سب سے پہلے کڑی فنا ہوگی اور جب کڑی ختم ہو جائے گی تو دوسری مخلوق اس کے پیچھے دھاگے کے موتیوں کی طرح ختم ہوتی چلی جائے گی (یعنی شُعَبِ الْإِيمَانِ) وضاحت: حکیم ترمذی نے ”نوادِرُ الْأَصُولِ“ میں ابو یوسف موصلی نے اپنی ”مسند“ میں اور ابو الشیخ نے ”الاعظم“ میں اس کو بیان کیا اور اسے ضعیف قرار دیا ہے (تتبع الزواہ جلد ۳ صفحہ ۷)

بَابُ الْعَلَامَاتِ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ وَذِكْرِ الدَّجَالِ

(قیامت سے پہلے ظاہر ہونے والی علامات اور دجال)

الفصل الأول

۵۴۶۴۔ (۱) عَنْ حَدِيثِ بْنِ أَبِي عَفَّارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أُطْلِعَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَكَّرُ، فَقَالَ: «مَا تَذَكَّرُونَ؟». قَالُوا: نَذَكِّرُ السَّاعَةَ. قَالَ: «أَنْهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ، فَذَكَرَ الدُّخَانَ، وَالدَّجَالَ، وَالدَّابَّةَ، وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَنُزُولَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، وَبَاجُوجَ وَمَاجُوجَ، وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ: خُسْفٍ بِالشَّرْقِ، وَخُسْفٍ بِالمَغْرِبِ، وَخُسْفٍ بِجَزِيرَةِ العَرَبِ، وَآخِرُ ذَلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ اليَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلَى مَحْشَرِهِمْ». وَفِي رِوَايَةٍ: «نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدْنٍ تَسُوقُ النَّاسَ إِلَى المَحْشَرِ». وَفِي رِوَايَةٍ فِي العَاشِرَةِ: «وَرِيحٌ تَلْقَى النَّاسَ فِي البَحْرِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۵۴۶۴: محدث بن اسید عفار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اچانک ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپس میں گفتگو کر رہے تھے۔ آپ نے دریافت کیا کہ تم کیا گفتگو کر رہے تھے؟ انہوں نے جواب دیا، ہم قیامت کا تذکرہ کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا، قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ تم اس سے پہلے دس علامات نہ دیکھو گے۔ چنانچہ آپ نے (قیامت کی نشانیوں کو درج ذیل ترتیب سے) ذکر فرمایا، دھواں، دجال، دابۃ الارض، سورج کا مغرب کی طرف سے طلوع ہونا، عیسیٰ بن مریم کا نزول، یاجوج ماجوج کا ظہور، اور تین مرتبہ دھسائے جانے کا ذکر فرمایا۔ ان میں سے ایک مشرق اور ایک مغرب میں اور ایک جزیرۃ العرب میں ہو گا اور ان کے آخر میں یمن سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو میدانِ حشر کی جانب دھکیلے گی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آگ عدن کے آخری کنارے سے نکلے گی جو لوگوں کو میدانِ حشر کی طرف دھکیل کر لے جائے گی۔

ایک اور روایت میں دسویں علامت کے طور پر آندھی کا ذکر ہے جو لوگوں کو سمندر میں گرا دے گی (مسلم) وضاحت: دھوکس سے مراد وہ دھواں ہے جس کا ذکر قرآن پاک کی سورۃ الدخان میں ہے (جس کا ترجمہ ہے) جس دن آسمان پر نمایاں دھواں ظہور پذیر ہو گا۔

چنانچہ حذیفہ سے مروی حدیث میں ہے کہ چالیس روز میں دھواں مشرق و مغرب کو بھردے گا۔ ایماندار شخص کی کیفیت زکام والے شخص جیسی ہوگی اور کافر کی کیفیت نشہ کرنے والے انسان جیسی ہوگی۔ حدیث میں ایک تیز آندھی کا ذکر ہے جو لوگوں کو سمندر میں پھینکے گی۔ اس سے مقصود کفار ہیں جنہیں آگ سمندر میں دھکیلے گی۔ کہا جاتا ہے کہ سمندر کا پانی آگ میں تبدیل ہو جائے گا آگ اور آندھی دونوں مل کر تیز ہو جائیں گی تاکہ دھکیلے کا عمل تیز رفتاری سے مکمل ہو (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۱۰ صفحہ ۱۸۵)

۵۴۶۵ - (۲) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَسَادِرُ وَا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا. الدُّخَانُ، وَالدَّجَالُ، وَذَابَةُ الْأَرْضِ، وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَأَمْرُ الْعَامَةِ، وَخَوْبَةُ - أَحَدِكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۶۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چھ علامات (ظاہر ہونے) سے پہلے اعمال (صالح) میں پیش قدمی کرو۔ دھواں، دجال، ذابۃ الارض، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، وہ فتنہ جو عام لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے گا اور خاص فتنہ جو ہر انسان کے لیے ہلاکت آفریں ہو گا (مسلم)

۵۴۶۶ - (۳) وَهَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ صُحَى، وَآيَهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْآخِرَى عَلَى آثَرِهَا قَرِيْبًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۶۶: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، علامات قیامت میں سے پہلی علامت جو ظاہر ہوگی وہ سورج کا مغرب کی جانب سے طلوع ہونا ہے یا ذابۃ الارض کا لوگوں کے سامنے چاشت کے وقت آنا ہے اور ان دونوں میں سے جو بھی علامت پہلے وقوع پذیر ہو گی تو دوسری (علامت) اس کے بعد جلد ہی واقع ہوگی (مسلم)

۵۴۶۷ - (۴) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلِ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا». طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَالدَّجَالُ، وَذَابَةُ الْأَرْضِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۶۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تین علامات کا ظہور ہو گا تو کسی شخص کو ایمان لانے سے کچھ فائدہ نہ ہو گا جب کہ وہ پہلے ایمان نہیں لایا یا جس نے ایمان (لانے) کے بعد نیک اعمال نہیں کئے۔ سورج کا مغرب کی جانب سے طلوع ہونا، دجال کا ظاہر ہونا اور ذابۃ الارض کا ظہور پذیر ہونا (مسلم)

۵۴۶۸ - (۵) وَهَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ غَرَبَتِ

السَّمْسُ: «أَتَدْرِي - أَيْنَ تَذْهَبُ هَذِهِ؟» - قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حَتَّى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَتَسْتَأْذِنُ فَيُؤْذَنُ لَهَا، وَتُسَوِّدُ أَنْ تَسْجُدَ، وَلَا يَقْبَلُ مِنْهَا، وَتَسْتَأْذِنُ فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا، وَيُقَالُ لَهَا: أَرْجِعِي مِنْ حَوْثٍ جَنَّتِ، فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَالشَّمْسُ تَحْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا﴾. قَالَ: «مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۳۶۸: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) استفسار کیا کہ کیا تجھے معلوم ہے کہ جب سورج ڈوب جاتا ہے تو کہاں جاتا ہے؟ میں نے جواب دیا، اللہ اور اس کے رسول کو علم ہے۔ آپ نے بتایا کہ سورج عرش کے نیچے جا کر سجدہ کرتا ہے اور (طلوع ہونے کی) اجازت طلب کرتا ہے تو اسے اجازت مل جاتی ہے اور مغرب (یہ ہو گا) کہ وہ سجدہ کرے گا تو اس کا سجدہ قبول نہ ہو گا، وہ (طلوع ہونے کی) اجازت طلب کرے گا (لیکن) اس کو اجازت نہیں ملے گی بلکہ اس کو کہا جائے گا کہ جدھر سے تو آیا ہے اسی طرف واپس لوٹ جا چنانچہ سورج مغرب کی جانب سے طلوع ہو گا۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تشریح ہے (جس کا ترجمہ ہے) ”اور سورج اپنے ٹھکانے کی طرف چلا جاتا ہے۔“ آپ نے فرمایا، اس کا ٹھکانہ عرش کے نیچے ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: عرش گول ہے اس نے تمام کائنات کا احاطہ کیا ہوا ہے، عرش کے نیچے کی جگہ کے تعین کا علم صرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی ہے۔ بعض احادیث کے ظاہری مفہوم سے معلوم ہوتا ہے کہ عرش گول شکل والا ہے، اس کے پائے ہیں اور فرشتوں نے اسے اٹھا رکھا ہے پس ظہر کی نماز کا وقت اس وقت ہوتا ہے جب وہ عرش کے زیادہ قریب ہوتا ہے اور آدمی رات کے وقت عرش سے بہت دور ہوتا ہے، اس وقت سورج سجدہ کرتا ہے اور اجازت ملنے پر طلوع ہوتا ہے۔ حافظ ابن حجر کا قول ہے کہ استقرار سے مقصود سجدہ ہے اور اس کے بالمقابل اس کا چلنا ہے جو ہمیشہ سے ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۷۳)

۵۴۶۹۔ (۶) وَهْنُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ أَمْرٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَالِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۳۶۹: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، آدم کی تخلیق سے لے کر قیامت قائم ہونے تک وہ حال سے بڑا فتنہ کوئی نہیں ہے (مسلم)

۵۴۷۰۔ (۷) وَهْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَى عَلَيْكُمْ، إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيَمْنَى، كَانَ عَيْنَهُ عَيْنَةً طَائِفَةً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۳۷۰: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ اللہ (کی

ذات) تم پر مخفی نہیں ہے بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا نام نہیں جبکہ مسیح دجال کی بائیں آنکھ کالی ہوگی گویا اس کی آنکھ خالی مُتَقَفٌ عَلَیْہِ (بخاری، مسلم)

۵۴۷۱- (۸) وَهَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ نَبِيٍّ أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكُذَّابَ؛ إِلَّا إِنَّهُ أَعْوَرٌ، وَإِنْ رَبُّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ: ك ف ر» . مُتَقَفٌ عَلَیْہِ .

۵۴۷۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر پیغمبر نے اپنی امت کو کالے کذاب سے ڈرایا ہے۔ خبردار! اس میں کچھ شک نہیں کہ دجال کا نام ہے جبکہ تمہارا پروردگار کا نام نہیں ہے، دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان ”ک ف ر“ لکھا ہوگا (بخاری، مسلم)

۵۴۷۲- (۹) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِلَّا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا عَنِ الدَّجَالِ مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ قَوْمَهُ؟ إِنَّهُ أَعْوَرٌ؛ وَإِنَّهُ يَجِيءُ مَعَهُ بِمِثْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَأَلْتَنِي يَقُولُ: إِنَّهَا الْجَنَّةُ. هِيَ النَّارُ، وَإِنِّي أَنْذِرُكُمْ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ نُوحٌ قَوْمَهُ». مُتَقَفٌ عَلَیْہِ .

۵۴۷۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خبردار! میں تمہیں دجال کے بارے میں بتاتا ہوں کسی پیغمبر نے اس کے بارے میں اپنی امت کو نہیں بتایا۔ وہ کالے ہوگا اور وہ اپنے ساتھ جنت اور دوزخ کے مشابہ (جنت اور دوزخ) رکھے گا جس کو وہ جنت کے گاہ و دوزخ ہوگی اور میں تمہیں اس سے اسی طرح ڈراتا ہوں جیسا کہ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا (بخاری، مسلم)

۵۴۷۳- (۱۰) وَهَنْ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الدَّجَالَ يَخْرُجُ وَإِنْ مَعَهُ مَاءٌ وَنَارًا، فَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تَحْرَقُ، وَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقْعْ فِي الَّذِي يَرَاهُ نَارًا؛ فَإِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ». مُتَقَفٌ عَلَیْہِ ، وَزَادَ مُسْلِمٌ: «وَإِنَّ الدَّجَالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ، عَلَیْهَا ظَفْرَةٌ غَلِيظَةٌ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، يَقْرَأُ كُلُّ مُؤْمِنٍ، كَاتِبٌ وَغَيْرُ كَاتِبٍ» .

۵۴۷۳: حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، دجال (جب) نکلے گا تو اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی، جس کو لوگ پانی سمجھیں گے وہ (درحقیقت) جلانے والی آگ ہوگی اور جس کو لوگ آگ سمجھیں گے وہ ٹھنڈا میٹھا پانی ہوگا۔ تم میں سے جو شخص اس کو پائے تو وہ اس کی آگ میں گر پڑے۔ وہ ٹھنڈا عمدہ پانی ہوگا (بخاری، مسلم) اور مسلم میں اضافہ ہے کہ بلاشبہ دجال کی (ایک) آنکھ برابر سطح والی ہوگی اس پر موٹا سا آلہ ہوگا، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ”کافر“ کا لفظ لکھا ہوگا، ہر مومن شخص اسے پڑھے گا خواہ وہ لکھنا جانتا ہو گا نہیں۔

۵۴۷۴ - (۱۱) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْدَّجَالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى، جُفَالُ الشَّعْرِ - ، مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارُهُ، فَنَارُهُ جَنَّةٌ، وَجَنَّةُ نَارُهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.»

۵۴۷۳: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «دجال کی بائیں آنکھ کالی ہوگی (اس کے جسم پر) کثرت کے ساتھ بال ہوں گے، اس کے ہمراہ اس کی جنت اور اس کی دوزخ ہوگی لیکن اس کی دوزخ (درحقیقت) جنت ہوگی اور جنت (دراصل) دوزخ ہوگی (مسلم)»

۵۴۷۵ - (۱۲) وَفِي النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الدَّجَالَ فَقَالَ: «إِنْ يَخْرُجُ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ، وَإِنْ يَخْرُجُ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَأَمْرُو حَجِيجِ نَفْسِهِ، وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، إِنَّهُ شَابٌ قَطِطٌ - ، عَيْنُهُ طَافِيَةٌ، كَأَنِّي أُشِبُّهُ بِعَبْدِ الْعَزَى بْنِ قَطَنِ - ، فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ قَوَائِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ». وَفِي رِوَايَةٍ: «فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ بِقَوَائِحِ سُورَةِ الْكَهْفِ، فَإِنَّهَا جَوَارِكُمْ مِنْ فِتْنَتِهِ، إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةٌ بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ، فَعَاثَ يَمِينًا، وَعَاثَ شِمَالًا، يَا عِبَادَ اللَّهِ فَابْتَرُوا». قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا لَبَّيْهِ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: «أَرْبَعُونَ يَوْمًا، يَوْمٌ كَسْتُهُ، وَيَوْمٌ كَشَّهْرٌ، وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ، وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ». قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسْتَهُ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ؟ قَالَ: «لَا، أَقْدَرُوا لَهُ قَدْرَهُ». قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا اسْتِرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: «كَالْعَيْبِ اسْتَدْبَرْتَهُ الرِّيحُ، فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ، فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ، فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَنَمَطُرُ، وَالْأَرْضَ فَتُسَبِّتُ، فَتَرْوِحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتَهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرَى - ، وَأَسْبَعَهُ ضُرُوعًا - ، وَأَمَدَهُ خَوَاصِرَ، ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ، فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ، فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ، فَيُضْبِحُونَ مُمَحَلِّينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ، وَيَمُرُّ بِالْخَرَبَةِ فَيَقُولُ لَهَا: أَخْرِجِي كُنُوزَكَ، فَتُسَبِّعُهُ كُنُوزُهَا كَيْفَاسِيْبِ النَّحْلِ - ، ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِكًا شَبَابًا، فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزَلَتَيْنِ - رَمِيَةً الْغَرَضَ - ، ثُمَّ يَدْعُوهُ، فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهَهُ يَضْحَكُ، فَيَتِمَّا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ، فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ، شَرْقِي دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ - ، وَأَضْعَا كَفَيْهِ عَلَى أَجْنِحَتِهِ مَلَكَتَيْنِ، إِذَا طَاطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ، وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ مِثْلُ جَمَانٍ كَاللُّؤْلُؤِ، فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ مِنْ رِيحِ نَفْسِهِ إِلَّا مَاتَ - ، وَنَفْسُهُ يَتَّبِعُهَا حَيْثُ يَتَّبِعُهَا طَرَفُهُ، فَيَطْلُبُهُ - حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ - فَيَقْتُلُهُ، ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى إِلَى قَوْمٍ قَدْ عَصَمَهُمُ اللَّهُ مِنْهُ، فَيَمَسُّهُ عَنْ وُجُوهِهِمْ، وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ، فَيَتِمَّا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللَّهُ إِلَى عِيسَى: إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِيَامِهِمْ - ، فَحَرَّزَ - عِبَادِي إِلَى الطُّورِ، وَبَعَثَ اللَّهُ

يَا جُرُجَ وَمَا جُرُجَ ﴿وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَذَبٍ يَنْسِلُونَ﴾ . ، فَيَمْرُؤَانِلَهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ طَبْرِيَّةٍ ،
فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا ، وَيَمْرُؤَانِلَهُمْ وَيَقُولُ : لَقَدْ كَانَ يَهْدِيهِ مَرَّةً مَاءً ، ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتَّى يَشْتَهُوا إِلَى
جَبَلِ الْحَمْرِ ، وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمُقَدِّسِ ، فَيَقُولُونَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ ، هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ
فِي السَّمَاءِ فَيَمْرُؤَانِلَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ ، فَيَرُدُّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ نُشَابِيَهُمْ مَخْضُورَةً دَمًا ، وَيُحْصِرُ نَبِيُّ
اللَّهِ وَأَصْحَابَهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمْ الْيَوْمَ - ، فَيَرْغَبُ
نَبِيُّ اللَّهِ عَيْسَى وَأَصْحَابَهُ - ، فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّعْفَ - فِي رِقَابِهِمْ ، فَيُصْبِحُونَ فَرَسَى -
كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ، ثُمَّ يَهْطِ نَبِيُّ اللَّهِ عَيْسَى وَأَصْحَابَهُ إِلَى الْأَرْضِ ، فَلَا يَجِدُونَ فِي
الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهْمُهُمْ - وَتَنَّتُهُمْ ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عَيْسَى وَأَصْحَابَهُ إِلَى اللَّهِ ،
فَيُرْسِلُ اللَّهُ طَيْرًا كَأَغْصَانِ الْبَحْتِ - ، فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرُحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ . وَفِي رِوَايَةٍ
وَتَطْرُحُهُمْ بِالنَّهْبِلِ - ، وَيَسْتَوْفِدُ الْمُسْلِمُونَ مِنْ قِسِيهِمْ وَنُشَابِيهِمْ وَجَعَابِيهِمْ سَبْعَ سِنِينَ ، ثُمَّ
يُرْسِلُ اللَّهُ مَطْرًا لَا يَكُنُ - مِنْهُ بَيْتٌ مَدْرٍ وَلَا وَبَرٍ - ، فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّى يَشْرَكَهَا
كَالزُّلْفَةِ - ، ثُمَّ يَقَالُ لِلْأَرْضِ : أَنْبِيَّ ثَمَرَتِكَ وَرُدِّي بَرَكَتِكَ ، فَيَوْمئذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ
الرَّمَانَةِ وَسَيَسْظَلُونَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارِكُ فِي الرَّسْلِ - ، حَتَّى إِنْ اللَّيْقِحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي
الْفَيْتَامَ - مِنَ النَّاسِ ، وَاللَّيْقِحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي النُّبَيْلَةَ مِنَ النَّاسِ ، وَاللَّيْقِحَةَ مِنَ النَّعَمِ لَتَكْفِي
الْفَيْحَةَ - مِنَ النَّاسِ ، فَيُبْنَاهُمْ كَذَلِكَ إِذْ نَعَثَ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ أَبْطَاهِمُ ،
فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ ، وَيَقْفَى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارِجَ الْحَمْرِ ،
فَعَلَيْهِمْ نَقُومُ السَّاعَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ إِلَّا الزَّوَايَةَ الثَّانِيَةَ وَهِيَ قَوْلُهُ : «تَطْرُحُهُمْ بِالنَّهْبِلِ إِلَى قَوْلِهِ :
سَبْعَ سِنِينَ» . رَوَاهُمَا التِّرْمِذِيُّ .

۵۳۷۵ : نواس بن سمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا
آپ نے بتایا کہ اگر میری موجودگی میں اس کا خروج ہوا تو میں تمہاری جانب سے بھی اس پر دلیل کے ساتھ غالب
آ جاؤں گا اور اگر اس کا خروج میری عدم موجودگی میں ہوا تو ہر شخص اپنی جانب سے اس کے ساتھ مقابلہ کرے
اور ہر مسلمان کے لیے اللہ تعالیٰ میرا خلیفہ ہو گا بلاشبہ دجال جو ان کھنکریا لے بالوں والا ہو گا۔ اس کی (ایک) آنکھ
پھولی ہوئی ہو گی گویا کہ میں اس کو عبدالعزیز بن قطن کے مشابہ سمجھتا ہوں، تم میں سے جس شخص سے اس کی
ملاقات ہو جائے وہ اس پر سورت کف کی ابتدائی آیات پڑھ کر دم کرے۔ اور ایک روایت میں ہے وہ اس پر
سورت کف کی ابتدائی آیات تلاوت کرے اس لیے کہ ان آیات کے سبب تمہیں اس کے فتنے سے بچاؤ حاصل
ہو گا، وہ شام اور عراق کے درمیان ایک راستے پر نکلے گا وہ دائیں بائیں فساد برپا کرے گا۔ اے اللہ کے بندو! تم
نے ثابت قدم رہنا ہو گا۔ (نواس) ہم نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! وہ زمین پر کتنا عرصہ ٹھہرے گا؟ آپ

نے جواب دیا، چالیس دن۔ ایک دن ایک سال کے برابر اور ایک دن ایک مہینے کے برابر اور ایک دن ایک جمعہ کے برابر اور بقیہ دن ہمارے دنوں کے برابر ہوں گے، ہم نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! وہ دن جو سال کے برابر ہو گا، کیا ہمیں اس میں ایک دن کی نمازیں کفایت کریں گی؟ آپ نے نفی میں جواب دیتے ہوئے فرمایا، تم نے نماز کے اوقات کا اندازہ لگنا ہو گا۔ ہم نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! وہ زمین پر کس قدر تیز رفتاری سے گھومے گا؟ آپ نے فرمایا، اس بارش کی مانند جس کو پیچھے سے تیز ہوا دھکیل رہی ہو۔ وہ لوگوں کے پاس جائے گا، انہیں اپنی جانب دعوت دے گا۔ لوگ اس کی دعوت پر لبیک کہیں گے وہ بادلوں کو بارش برسانے کا حکم دے گا تو بارش برسنے لگ جائے گی اور زمین کو حکم دے گا تو وہ سبزہ اُگائے گی۔ لوگوں کے چارہائے جب شام کو ان کے پاس آئیں گے تو ان کی کہان پہلے سے کہیں زیادہ بڑی ہو گی اور ان کے پستان دودھ سے بہت زیادہ بھرے ہوئے ہوں گے اور ان کے پہلو باہر نکلے ہوئے ہوں گے، اس کے بعد دجال (کچھ) لوگوں کے پاس جائے گا انہیں دعوت دے گا، وہ اس کی بات (ماننے) سے انکار کر دیں گے۔ جب وہ وہاں سے جائے گا تو وہ خشک سالی کا شکار ہو جائیں گے، یہاں تک کہ ان کے ہاتھ مال و دولت سے خالی ہو جائیں گے اور اس کے بعد دجال بے آباد زمین کے پاس سے گزرے گا اور اسے حکم دے گا کہ وہ اپنے خزانے اُگل دے چنانچہ زمین میں چھپے ہوئے خزانے اس کے پیچھے چلنے لگیں گے جیسا کہ شد کی کھیاں (اپنے امیر کے پیچھے رواں دواں رہتی ہیں) اس کے بعد وہ دجال ایک شخص کو بلائے گا جو بھرپور جوانی والا ہو گا، تلوار مار کر اس کے دو ٹکڑے کر دے گا (دونوں ٹکڑوں کے درمیان فاصلہ) تیر مارنے کی جگہ سے نشانے تک کے برابر ہو گا۔ دجال پھر اسے ملائے گا تو وہ (اس کی جانب) مسکراتا ہوا اٹھتا ہوا آئے گا۔ وہ دجال اسی حالت میں ہو گا کہ اللہ تعالیٰ صبح بن مریم علیہ السلام کو مبعوث فرمائیں گے، وہ دمشق (شہر) کی مشرقی جانب سفید مینار کے قریب اتریں گے، انہوں نے نے گیدو رنگ کی دو چادریں زیب تن کی ہوں گی اور دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے پردوں پر رکھے ہوں گے۔ سر نیچے کرتے وقت ان کے سر سے (پانی کے) قطرات گریں گے اور سر بلند کرتے وقت موتیوں کی مانند قطرات لڑھکتے ہوئے دکھائی دیں گے۔ یہ ناممکن ہو گا کہ کوئی کافر عیسیٰ علیہ السلام کے سانس کی ہوا کو محسوس کرے اور وہ مر نہ جائے، ان کے سانس کی ہوا ان کی حد نظر تک جائے گی چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ اسے ”مُذ“ شہر کے دروازے پر پائیں گے تو اسے قتل کر دیں گے اس کے بعد وہ ان لوگوں کے پاس جائیں گے جن کو اللہ نے دجال سے تحفظ دیا تھا وہ ان کے چروں پر ہاتھ پھیریں گے اور انہیں جنت میں ان کے درجات کے بارے میں بتائیں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام ابھی ایسی حالت میں ہوں گے کہ اچانک اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی جانب وحی کریں گے کہ میں نے ایسے پہاڑ سے بندوں کو باہر نکالا ہے کہ کوئی شخص بھی ان کے ساتھ نہیو آزما نہیں ہو سکتا۔ اس لئے آپ میرے بندوں کو طور (پہاڑ) میں محفوظ کر لیں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کو نکالے گا (وہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے مصداق دوڑتے ہوئے آئیں گے) اور ”وہ اونچی جگہوں سے دوڑتے ہوئے آئیں گے“ ان کا پہلا دستہ بحیرہ ”قُبْرِیْنِہ“ کے پاس سے گزرے گا، وہ اس میں موجود تمام پانی کو پی کر ختم کر دیں گے اور جب ان کا آخری دستہ گزرے گا تو وہ (اس خیال کا) اظہار کریں گے کہ کبھی یہاں پانی ہوا کرتا تھا، اس کے بعد وہ چلیں گے یہاں تک کہ وہ جبلِ خضر

تک پہنچ جائیں گے جو بیٹُ الْمُقَدَّس کا ایک پہاڑ ہے اور وہ (بلند آواز سے) کہیں گے کہ ہم نے زمین پر (آباد) سب مخلوق کو ختم کر دیا ہے، چلو (اب) ہم آسمان میں موجود مخلوق کو بھی موت سے ہلکنار کر دیں۔ چنانچہ وہ اپنے تیروں کو آسمان کی جانب پھینکیں گے، اللہ تعالیٰ ان کی جانب سے پھینکے گئے ان کے تیروں کو خون آلود کر کے واپس بھیجے گا اور اللہ کے پیغمبر عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے رفقاء محصور ہو جائیں گے یہاں تک کہ (اسلامیہ معیشت کی جنگی کی وجہ سے) تیل کا سران کے نزدیک ہمارے آج کے سو دنار سے بہتر ہو گا۔ چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے رفقاء اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ یا جوج اور ماجوج کی گردنوں میں ایک کیزا داخل کر دیں گے، وہ سب کے سب موت سے ہم کنار ہو جائیں گے جیسے کوئی شخص موت سے ہم کنار ہوتا ہے۔ اس کے بعد عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے رفقاء میدانی علاقے میں اتریں گے، زمین پر ایک بالشت جگہ بھی ایسی نہ ہو گی جو یا جوج اور ماجوج کی چہلی اور بدو سے خالی ہو۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے رفقاء اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تب اللہ تعالیٰ ایسے پرندے اتاریں گے جن کی گردنیں خراسانی نسل کے اونٹوں کی گردنوں کی مثل ہوں گی وہ ان (کی لاشوں) کو اٹھا کر وہاں پھینک دیں گے جہاں اللہ چاہے گا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ پرندے ان کی لاشوں کو فَهَيْلُ (مقام) پر پھینک دیں گے اور مسلمان ان کی کمانوں، ان کے تیروں، ان کے ترکشوں کو سات سال تک بطور ایندھن جلاتے رہیں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ موسلا دھار بارش برسائے گا جو تمام گھروں پر برسے گی خواہ وہ اینٹوں کے بنے ہوئے ہوں یا اونٹی خیمے ہوں اس بارش سے زمین دھل کر آئینے کی مانند شفاف ہو جائے گی۔ اس کے بعد زمین کو حکم دیا جائے گا کہ وہ اپنے پھل اگائے اور اپنی برکات نچھاور کرے۔ ان دنوں ایک جماعت کے لیے ایک اتار کافی رہے گا اور وہ اس کے چھلکے کے سائے میں آرام کر سکیں گے اور دودھ میں برکت ہو گی یہاں تک کہ ایک اونٹنی کا دودھ ایک جماعت کو کفایت کرے گا اور گائے کا دودھ ایک قبیلے کے لیے کافی رہے گا اور ایک بکری کا دودھ مختصر خاندان کے لیے کافی رہے گا، وہ اس حالت میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ عمدہ قسم کی ہوا بھیجے گا، وہ ان کی بظلوں میں داخل ہو جائے گی اور تمام مومنوں اور مسلمانوں کو موت کے حوالے کر دے گی (پھر) بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو زمین پر گدھوں کی مانند نفسانی خواہشات کی تکمیل کریں گے چنانچہ ان پر قیامت قائم ہو گی (مسلم) البتہ روایت کے یہ الفاظ کہ ”پرندے ان کی لاشوں کو نہیل مقام پر پھینک دیں گے“ سے ”سات سال تک بطور ایندھن جلاتے رہیں گے“ کو امام مسلم نے ذکر نہیں کیا (ان دونوں روایتوں کو ترمذی نے ذکر کیا ہے)

وضاحت: آپ نے فرمایا کہ اگر میری زندگی میں دجال آیا تو میں اس کے ساتھ مقابلہ کروں گا یہ اس وقت فرمایا جب آپ کے علم میں نہ تھا کہ وہ آپ کے زمانہ میں خدج نہیں کرے گا، اسی لئے آپ نے اس کی علامات ذکر کی ہیں کہ جب ایک دن سال کے برابر ہو گا تو اس دن کی نمازیں اندازے کے ساتھ ادا ہوں گی ہر دو نمازوں کے درمیان جس قدر عام طور پر دقت ہوتا ہے اتنا وقت گزارنے کے بعد دوسری نماز کا وقت ہو جائے گا پھر اسے ادا کیا جائے گا یہ ہرگز مقصود نہیں کہ اس دن میں صرف پانچ نمازیں ادا کی جائیں گی۔

دجال کا زمین کو حکم دینا کہ وہ اپنا خزانہ نکالے اور وہ خزانہ نکال دے گی یا نوجوان کو قتل کرنے کے بعد زندہ

کرنا، اس قسم کے واقعات شعبہ بازی کی صورت کے ہیں۔ بااوقات اللہ پاک اس قسم کے لوگوں کو ڈھیل دے دیتے ہیں اور بظاہر ان سے متحیرا العقل واقعات سرزد ہوتے ہیں، یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ساتھ ہوتا ہے۔ اگر دجال دوسری بار اسی انسان کو قتل کرنا چاہے گا تو قتل نہیں کر سکے گا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت شامل حال نہ ہوگی۔

دمشق کے اس مینار کے بارے میں حافظ ابن کثیر بیان کرتے ہیں کہ سن ۷۴۱ ہجری میں سفید پتھروں سے ازسرنو یہ مینار بنایا گیا تھا جو عیسائیوں کے فٹڈ سے تیار ہوا، انہوں نے ہی پہلے اسے آگ لگائی تھی۔ یہ مینار عیسائیوں کے فٹڈ سے شاید اس لئے تیار کیا گیا کہ اس پر عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہو گا۔ حدیث میں مذکور لفظ ”نَبَلٌ“ صحیح نہیں جب کہ صحیح لفظ ”عَنْبَلٌ“ ہے جس کا معنی گڑھا ہے۔ جامع ترمذی میں اسی طرح ہے (تفہیم الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۷۲، مشکوٰۃ سعید الختام جلد ۳ صفحہ ۱۷۷)

۵۴۷۶ - (۱۳) وَهَنْ أَيْبِنَ سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَخْرُجُ الدَّجَالُ، فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، فَيَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ - مَسَالِحُ الدَّجَالِ. فَيَقُولُونَ لَهُ: أَيْنَ تَعْبُدُ؟ فَيَقُولُ: أَعْبُدُ إِلَى هَذَا الَّذِي خَرَجَ قَالَ: فَيَقُولُونَ لَهُ: أَوْ مَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا؟ فَيَقُولُ: مَا بِرَبِّنَا حِفَاءً. فَيَقُولُونَ: أَقْتُلُوهُ. فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُمُ رَبُّكُمْ أَنْ تَقْتُلُوا أَحَدًا دُونَهُ؟. قَالَ: «فَيَنْطَلِقُونَ بِهِ إِلَى الدَّجَالِ، فَإِذَا رَأَهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! هَذَا الدَّجَالُ الَّذِي ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «فَيَأْمُرُ الدَّجَالُ بِهِ فَيَسْبِغُ - فَيَقُولُ: خُذُوهُ وَشُجُوهُ، فَيُوسِعُ ظَهْرَهُ وَيُطْنَهُ ضَرْبًا». قَالَ: «فَيَقُولُ: أَوْ مَا تُؤْمِنُ بِئِي؟» قَالَ: «فَيَقُولُ: أَنْتَ الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ». قَالَ: «فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُؤَسَّرُ بِالْمِشَارِ - مِنْ مَفْرِقِهِ حَتَّى يُفْرَقَ بَيْنَ رَجُلَيْهِ». قَالَ: «ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَقُولُ لَهُ: قُمْ، فَيَسْتَوِي قَائِمًا، ثُمَّ يَقُولُ لَهُ: أَنْتُمْ بِي؟ فَيَقُولُ: مَا أَرَدَدْتُ إِلَّا بَصِيرَةً». قَالَ: «ثُمَّ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِي بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ» قَالَ: «فَيَأْخُذُهُ الدَّجَالُ لِيَذْبَحَهُ، فَيُجْعَلُ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهِ إِلَى تَرْقُوْتِهِ نُحَاسًا، فَلَا يَسْتَطِيعُ إِلَيْهِ سَبِيلًا». قَالَ: «فَيَأْخُذُهُ بِيَدَيْهِ وَرَجْلَيْهِ، فَيَقْدِفُ بِهِ، فَيَحْسَبُ النَّاسُ أَنَّهَا قَدْفَةٌ إِلَى النَّارِ، وَإِنَّمَا الْقَيْمَى فِي الْجَنَّةِ» فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَذَا أَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۷۶: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دجال کا خروج ہو گا تو اس کی جانب ایک ایماندار شخص روانہ ہو گا، اس شخص سے دجال کے مسلح محافظین ملاقات کریں گے اور اس سے دریافت کریں گے کہ تو کہاں (جانے) کا ارادہ رکھتا ہے؟ وہ (انہیں) بتائے گا کہ میں اس شخص کی طرف جا رہا ہوں جس نے (ابھی ابھی حق کے خلاف) خروج کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، وہ اس سے دریافت کریں گے کہ

کیا تو ہمارے رب پر ایمان نہیں رکھتا؟ وہ جواب دے گا 'ہمارا رب تو ظاہر ہے وہ (سب شفق ہو کر) کہیں گے' اسے قتل کر دو۔ پھر وہ آپس میں اس خیال کا اظہار کریں گے کہ کیا تمہارے خدا (دجال) نے تمہیں روکا نہیں ہے کہ تم نے اس کے علم کے بغیر کسی کو قتل نہیں کرنا؟ چنانچہ وہ اسے دجال کے پاس لے جائیں گے۔ جب ایماندار شخص دجال کو دیکھے گا تو کہے گا 'اے لوگو! یہ وہی دجال ہے جس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے۔ راوی بیان کرتا ہے 'دجال اس شخص کے بارے میں حکم دے گا کہ اسے پیٹ کے بل لٹا دیا جائے اور کہے گا کہ اسے پکڑو اور اس کا سر پھیل دو چنانچہ اس کی کمر اور اس کا پیٹ ضربات سے متورم ہو جائیں گے۔ آپ نے فرمایا 'دجال (اس شخص سے) دریافت کرے گا کہ تو مجھ پر اب بھی ایمان نہیں رکھتا؟ وہ جواب دے گا تو مسیح کذاب ہے۔ آپ نے فرمایا 'اس کے بارے میں (دجال) حکم دے گا کہ اس کی (سر کی) مانگ پر آرا چلایا جائے یہاں تک کہ اس کی دونوں ٹانگوں کو الگ الگ کر دیا جائے گا۔ (آپ نے فرمایا 'اس کے بعد) دجال دونوں ٹانگوں کے درمیان چلے گا پھر اس شخص کو کہے گا کہ کھڑا ہو چنانچہ وہ سیدھا کھڑا ہو جائے گا اس کے بعد اس سے کہے گا کہ کیا تو مجھ پر اب بھی ایمان نہیں رکھتا؟ وہ جواب دے گا کہ میری بصیرت میں مزید اضافہ ہو چکا ہے (کہ تو دجال کذاب ہے) آپ نے فرمایا 'اس کے بعد وہ شخص اعلان کرے گا 'اے لوگو! اب میرے بعد کسی شخص کے بارے میں (یہ شعبہ بازی) نہیں دکھا سکے گا۔ آپ نے فرمایا 'اس کے بعد دجال اس کو پکڑ کر زنج کرنا چاہے گا لیکن اس کی گردن سے ہنسی تک کی جگہ تانبہ کی صورت اختیار کر جائے گی وہ اس کو قتل کرنے کی طاقت نہ پائے گا پھر وہ اس کو اس کے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں سے پکڑ کر پھینک دے گا لوگوں کا خیال ہو گا کہ اس نے اس کو آگ میں پھینکا ہے جب کہ اسے جنت میں گرایا گیا ہو گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'اللہ رب العالمین کے نزدیک یہ شخص تمام لوگوں سے شہادت کے لحاظ سے بڑا عظمت والا ہو گا (مسلم)

وضاحت: ایک روایت میں ہے کہ دجال اس شخص کو تلوار کے ساتھ قتل کرے گا جبکہ دوسری روایت میں آرا چلانے کا ذکر ہے ان دونوں میں مطابقت کی صورت یہ ہے کہ یہ دونوں الگ واقعات ہیں اگر ایک واقعہ ہے تو پھر کہہ سکتے ہیں کہ تلوار ایسی ہوگی جو آرے کی مانند ہوگی 'اس پر دونوں کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ مقصود یہ ہے کہ دجال اس شخص کو تکلیف دینے کی صورت میں قتل کرے گا (تفصیح الرواۃ جلد ۴ صفحہ ۷۷)

۵۴۷۷- (۱۴) **وَمَنْ أُمَّ شَرِيكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيُفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَالِ حَتَّى يَلْحَقُوا بِالْجِبَالِ» قَالَتْ أُمُّ شَرِيكَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَائِنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: «هُمْ قَلِيلٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۵۴۷۷: اُمّ شریک رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'لوگ دجال (کے) قتل سے بھاگیں گے یہاں تک کہ پہاڑوں میں پناہ لیں گے۔ اُمّ شریک کہتی ہیں میں نے دریافت کیا 'اے اللہ کے رسول! ان دنوں عرب کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا 'وہ تعداد میں بہت کم ہوں گے (مسلم)

۵۴۷۸- (۱۵) **وَمَنْ أَنَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَتَّبِعُ الدَّجَالُ مَنْ**

يَهُودَ أَصْفَهَانَ سَبْعُونَ أَلْفًا، عَلَيْهِمُ الطِّينَالِئَةُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۳۷۸: انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: اصفہان کے ستر ہزار یہودی دجال کے پیروکار ہوں گے انہوں نے طلمسان (کپڑے کا) لباس پہن رکھا ہو گا (مسلم)

۵۴۷۹- (۱۶) وَهَذَا مِنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

«يَأْتِي الدَّجَالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ بَقَابَ الْمَدِينَةِ - فَيَنْزِلُ بَعْضَ السَّبَاحِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ، أَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ، فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدِيثَهُ، فَيَقُولُ الدَّجَالُ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَحْيَيْتَهُ، هَلْ تَشْكُرُونَ فِي الْأَمْرِ؟ فَيَقُولُونَ: لَا، فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ، فَيَقُولُ: وَاللَّهِ مَا كُنْتُ فَيْكَ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ، فَيَرِيدُ الدَّجَالُ أَنْ يَقْتُلَهُ، فَلَا يُسَلِّطُ عَلَيْهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۳۷۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال نکلے گا اور مدینہ منورہ کی گلیوں میں اس کا داخلہ ممنوع ہو گا وہ مدینہ منورہ کے قریب شور زدہ جگہ پر اترے گا۔ اس کے پاس ایک شخص جائے گا جو بہت نیکو کار ہو گا وہ اس کو مخاطب کر کے کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہ دجال ہے جس کے بارے میں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے۔ دجال کہے گا کہ مجھے بتاؤ اگر میں اس شخص کو قتل کر کے زندہ کر لوں تو کیا تم میری خدائی کے بارے میں شک کرو گے؟ وہ نفی میں جواب دیں گے (اس کے بعد) وہ اسے قتل کر دے گا پھر اس کو زندہ کرے گا (زندہ ہونے کے بعد) وہ شخص کہے گا: اللہ کی قسم! مجھے تیرے بارے میں آج کے دن سے زیادہ بصیرت پہلے کبھی نہ تھی (اس کے بعد) دجال اس شخص کو قتل کرنے کا ارادہ کرے گا لیکن اس کو اس پر تسلط حاصل نہیں ہو گا (بخاری، مسلم)

۵۴۸۰- (۱۷) وَهَذَا مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَأْتِي

الْمَسِيحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ - الْمَدِينَةَ، حَتَّى يَنْزِلَ دُبُرَ أَحَدٍ، ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ، وَهَذَا لِكَ يَهْلِكُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۳۸۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: مسیح دجال مشرق (کی جانب) سے خروج کرے گا اس کی منزل مقصود مدینہ منورہ ہو گی۔ وہ احد پہاڑ کے پیچھے اترے گا تو فرشتے اس کے چہرے کو شام کی جانب پھیر دیں گے وہاں وہ تباہ ہو جائے گا (بخاری، مسلم)

۵۴۸۱- (۱۸) وَهَذَا مِنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ

رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ، عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانٌ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۳۸۱: ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: مدینہ منورہ میں دجال کا

خوف نہیں ہو گا، ان دنوں مدینہ منورہ کے سات دروازے ہوں گے ہر دروازے پر دو (محافظ) فرشتے ہوں گے (بخاری)

۵۴۸۲ - (۱۹) وَهَنَ فَاطَمَةَ بِنْتُ قَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ مُنَادِيَّ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَنَادِي: الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ؛ فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ؛ فَقَالَ: «لَيَلْزَمَ كُلُّ إِنْسَانٍ مَضْلَاهُ». ثُمَّ قَالَ: «هَلْ تَذَرُونَ لِمِ جَمَعْتِكُمْ؟». قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «إِنِّي وَاللَّهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ، وَلَكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِأَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا، فَجَاءَ فَبَاتَعَ وَأَسْلَمَ، وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا وَافِقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ بِهِ عَنِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ لَحْمٍ وَجُدَامٍ، فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ، فَأَزْفَأُوا - إِلَى جَزِيرَةٍ حِينَ تَقْرُبُ - الشَّمْسُ، فَجَلَسُوا فِي أَقْرَبِ السَّفِينَةِ، فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ، فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ - كَثِيرُ الشَّعْرِ، لَا يَذَرُونَ مَا قَبْلَهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ، قَالُوا: وَبِلَكَ مَا أَنْتَ؟ قَالَتْ: أَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوا: وَمَا الْجَسَّاسَةُ؟ قَالَتْ: أَيُّهَا الْقَوْمُ انْطَلِقُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي الدِّيْرِ، فَإِنَّهُ إِلَى خَبْرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ، قَالَ: لِمَ سَمَّيْتُمْ لَنَا رَجُلًا قَرَمْنَا - مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً قَالَ: فَأَنْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتَّى دَخَلْنَا الدِّيْرَ، فَاذًا فِيهِ اعْظُمُ إِنْسَانٌ رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا، وَأَشَدَّهُ وَثَاقًا، مَجْمُوعَةٌ يَدَاهُ - إِلَى عُنُقِهِ، مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيدِ. قُلْنَا: وَبِلَكَ مَا أَنْتَ؟ قَالَ: قَدْ قَدَرْتُمْ عَلَى خَبْرِي -، فَأَخْبِرُونِي مَا أَنْتُمْ؟ قَالُوا: نَحْنُ أَنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ، رَكِبْنَا فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ، فَلَعِبَ بِنَا الْبَحْرُ شَهْرًا، فَدَخَلْنَا الْجَزِيرَةَ، فَلَقِينَا دَابَّةً أَهْلَبًا، فَقَالَتْ: أَنَا الْجَسَّاسَةُ اعْمُدُوا إِلَى هَذَا فِي الدِّيْرِ، فَأَقْبِلْنَا إِلَيْكَ سِرَاعًا وَفَرِّعْنَا مِنْهَا. وَلَمْ نَأْمَنْ أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً، فَقَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ - قُلْنَا: عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟ قَالَ: أَسْأَلُكُمْ عَنْ نَخْلِهَا هَلْ تَشْمِرُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: أَمَا إِنَّهَا تُوشِكُ أَنْ لَا تَشْمِرَ. قَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبْرِيَّةِ قُلْنَا: عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟ قَالَ: هَلْ فِيهَا مَاءٌ؟ قُلْنَا هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ قَالَ: أَمَا إِنْ مَاءُهَا يُوشِكُ أَنْ يَذْهَبَ. قَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زُعْرَ - قَالُوا: وَعَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟ قَالَ: هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ؟ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ؟ قُلْنَا لَئِنْ نَعَمْ، هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ، وَأَهْلُهَا يَزْرَعُونَ مِنْ مَائِهَا. قَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ الْأَمِّيِّينَ مَا فَعَلُوا؟ قُلْنَا: قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ بِثَرِبَ. قَالَ: أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ؟ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ، وَأَطَاعُوهُ. قَالَ لَهُمْ: قَدْ كَانَ ذَلِكَ؟ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ - أَمَا إِنْ ذَلِكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ وَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي: إِنِّي أَنَا الْمَسِيحُ [الدَّجَالُ] - وَإِنِّي يُوشِكُ أَنْ

يُؤَدِّن لِي فِي الْخُرُوجِ فَأَخْرَجَ، فَأَسِيرُ فِي الْأَرْضِ، فَلَا أَدَعُ قَرْبَةَ إِلَّا هَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً،
غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ - ، هَمَّا مُحْرَمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا، كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدَةً أَوْ وَاحِدًا
مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلَّنَا بِصُدُنِي عَنْهَا، وَإِنَّ عَلَيَّ كُلَّ نَقَبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةٌ
يَحْرُسُونَهَا. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - وَطَعَنَ بِمُحْضَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ - : «هَذِهِ طَيْبَةٌ، هَذِهِ طَيْبَةٌ،
هَذِهِ طَيْبَةٌ» يَعْنِي الْمَدِينَةَ «أَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ؟» فَقَالَ النَّاسُ: نَعَمْ، «فَأَنَّهُ أَحْبَبَنِي حَدِيثَ
تَمِيمٍ أَنَّهُ وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِينَةِ وَمَكَّةَ. أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ - أَوْ بَحْرِ
الْيَمَنِ - ، لَا بَلَّ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ - ، مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ، مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا
هُوَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.»

۵۳۸۲ : فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے
منادی کرنے والے کو یہ پکارتے ہوئے سنا کہ (اس) نماز کے لیے (بالخصوص) جمع ہو جاؤ۔ چنانچہ میں مسجد میں گئی
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی جب آپ نماز سے فارغ ہو کر منبر پر تشریف فرما ہوئے
تو آپ مسکرا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ہر شخص اپنی اپنی جگہ پر بیٹھا رہے۔ اس کے بعد آپ نے دریافت کیا:
تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہیں کیوں جمع کیا ہے؟ صحابہ کرام نے جواب دیا: اللہ اور اس کے رسول کو علم ہو
گا۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے تمہیں نہ تو کسی مرغوب چیز کے لیے اور نہ ہی دشمن سے ڈرانے کے لیے
جمع کیا ہے البتہ میں نے تمہیں اس لیے جمع کیا ہے کہ تمہیں داری جو عیسائی تھا وہ آیا، اس نے بیعت کی اور اسلام
میں داخل ہو گیا ہے اور اس نے مجھے ایک واقعہ بتایا ہے جو مسیح و جلال کے بارے میں اس واقعہ کے مطابق ہے جو
میں نے تمہیں بتایا تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ ان تین رتقاء کے ساتھ پانی کی بڑی کشتی میں سوار ہوا جن کا
تعلق ”لغوم“ اور ”جذام“ قبیلے کے ساتھ تھا۔ ایک ماہ کشتی سمندر میں موجوں کے تھمیرے کھاتی رہی (ایک دن
موج نے) سورج غروب ہونے کے قریب کشتی کو ایک جزیرے کے قریب لنگر انداز کر دیا چنانچہ سب چھوٹی کشتی
میں بیٹھ کر جزیرے میں داخل ہوئے، وہاں انہیں ایک ایسا جانور ملا جس (کے جسم) پر گھنے اور سخت بال تھے، ہالوں
کی کثرت کی وجہ سے انہیں معلوم نہ ہو سکا کہ اس کا اگلا حصہ کدھر اور پچھلا حصہ کدھر ہے؟ انہوں نے کہا: تمہ
پر الموس ہے تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا: میں جاسوس ہوں۔ انہوں نے دریافت کیا: جاسوسی سے کیا مقصود
ہے؟ اس نے کہا: لوگو! اس شخص کے پاس چلو جو اس محل میں رہتا ہے وہ تمہاری باتیں سننے کا مشتاق ہے۔ تمہ
داری نے بیان کیا کہ جب اس نے ایک شخص کا ذکر کیا تو ہمیں جاسوس سے خوف ہوا کہ کہیں (انسانی صورت
میں) شیطان نہ ہو۔ تمہیں داری نے بتایا کہ ہم تیز تیز چلے یہاں تک کہ ہم محل میں داخل ہوئے تو وہاں ایک بہت
بڑا انسان تھا، ہم نے اتنی بڑی ڈیل ڈول والا انسان پہلے کبھی نہ دیکھا تھا، وہ نہایت مضبوط جکڑا ہوا تھا اس کے
دونوں ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ جکڑے ہوئے تھے، اس کے دونوں گھٹنے ٹخنوں تک لوہے (کی زنجیر) سے بندھے
ہوئے تھے۔ ہم نے دریافت کیا: تمہ پر الموس ہے، تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا: میرے بارے میں علم ہو چکا

ہے تم مجھے اپنے بارے میں بتاؤ کہ تم کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا، ہم عرب باشندے ہیں، ہم ایک پانی کی کشتی میں سوار ہوئے، سمندر کی موجوں نے ایک ماہ تک ہمیں گھیرے رکھا (جیسے ہی) ہم جزیرے میں داخل ہوئے تو ہماری ملاقات ایک ایسے جانور سے ہوئی جس کے جسم پر گھنے بال تھے اس نے بتایا کہ میں جاسوس ہوں، تم لوگ اس شخص کے پاس چلو جو اس محل میں موجود ہے تو ہم سبک رفتاری سے تیری جانب چل پڑے (لیکن جاسوس سے ہم گھبرا گئے اور ہم خوفزدہ ہو گئے کہ یہ تو شیطان ہے۔ اس نے کہا، تم مجھے یسئان (فلسطین کے نزدیک) بستی کی کھجوروں کے بارے میں بتاؤ۔ ہم نے کہا، اس کے بارے میں تم کیا دریافت کرنا چاہتے ہو؟ اس نے کہا، میں تم سے استفسار کر رہا ہوں کہ کیا وہ کھجوریں بار آور ہو رہی ہیں؟ ہم نے کہا، ہاں! اس نے بتایا، جان لو کہ مستقبل قریب میں وہ بار آور نہیں ہوا کریں گی۔ اس نے دریافت کیا، مجھے نجیرہ "طبریزہ" کے بارے میں خبر دو؟ ہم نے استفسار کیا کہ نجیرہ "طبریزہ" کے بارے میں کس حیثیت سے تو دریافت کر رہا ہے؟ اس نے وضاحت کی کہ کیا اس میں پانی ہے؟ ہم نے بتایا کہ اس میں بے انتہا پانی ہے۔ اس نے آگاہ کیا کہ عنقریب اس کا پانی ختم ہو جائے گا۔ اس نے کہا، تم مجھے زغر (شہر) کے چشمے کے بارے میں بتاؤ؟ انہوں نے استفسار کیا، تو اس کی کس حیثیت کے بارے میں دریافت کر رہا ہے؟ اس نے وضاحت کی کہ کیا اس چشمہ میں پانی موجود ہے اور کیا وہاں کے باشندے اس پانی کے ساتھ زراعت کر رہے ہیں؟ ہم نے بتایا، ہاں! اس میں بے بہا پانی ہے اور وہاں کے باشندے اس کے پانی سے زراعت کر رہے ہیں۔ اس نے کہا، تم مجھے اُمیوں یعنی اہل عرب کے پیغمبر کے بارے میں بتاؤ کہ اس نے کیا کیا ہے؟ ہم نے بتایا، وہ مکہ چھوڑ کر مدینے آ گیا ہے۔ اس نے دریافت کیا کہ کیا اس نے عرب کے لوگوں کے ساتھ جنگ کی ہے؟ ہم نے اثبات میں جواب دیا۔ اس نے دریافت کیا کہ وہ ان (کے مقابلہ) میں کیسا رہا؟ ہم نے اسے بتایا کہ وہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) عرب کی قریبی آبادیوں پر غالب آ چکا ہے اور وہاں کے لوگوں نے اس کی اطاعت کی ہے۔ اس نے ان سے ناکیزا استفسار کیا کہ ایسا ہو چکا ہے؟ ہم نے اثبات میں جواب دیا۔ اس نے کہا، خبردار! بلاشبہ ایسا کرنا ان کے لئے بہتر ہے کہ وہ اس کی اطاعت کریں اور میں تمہیں اپنے بارے میں بتاتا ہوں کہ میں مسیح وجال ہوں اور یقیناً بہت جلد مجھے نکلنے کی اجازت ملے گی تو میں ظاہر ہوں گا۔ میں چالیس دن میں (روئے) زمین پر پھر جاؤں گا مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے علاوہ ہر بستی میں جاؤں گا، ان دونوں میں جانے کی مجھے اجازت نہیں ہے۔ جب بھی میں ان میں سے کسی ایک میں داخل ہونا چاہوں گا تو میرے سامنے فرشتے (رکاوٹ) ہو گا۔ اس کے ہاتھ میں میان سے باہر نکالی ہوئی تلووار ہوگی وہ مجھے اس میں جانے سے روکے گا اور بلاشبہ اس کے ہر بازار پر فرشتے اس کی حفاظت کریں گے۔ (یہ واقعہ سننے کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر اپنی لاشی مارے ہوئے فرمایا، یہ طیبہ ہے، یہ طیبہ ہے، یہ طیبہ ہے یعنی مدینہ ہے۔ آگاہ رہو! کیا میں تمہیں (یہ باتیں) بتانا نہ کرتا تھا؟ سب لوگوں نے اثبات میں جواب دیا (آپ نے فرمایا) بلاشبہ مجھے تمہیں (بیان کردہ) یہ واقعہ اچھا لگا ہے اور یہ اس واقعہ کے عین مطابق ہے جو میں تمہیں (بیان) اور مدینے کے بارے میں بتایا کرتا تھا۔ خبردار! بلاشبہ وہ شام یا یمن کے سمندر میں ہے۔ نہیں! بلکہ وہ مشرق کی جانب ہے، وہ مشرق کی جانب ہے، وہ مشرق کی جانب ہے اور آپ نے ہاتھ کے ساتھ مشرق کی جانب اشارہ کیا (مسلم)

۵۴۸۳ - (۲۰) وَهَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «رَأَيْتِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ، فَرَأَيْتُ رَجُلًا أَدَمٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَأَيْتَ مِنْ أَدَمِ الرِّجَالِ، لَهُ لِمَةٌ - كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَأَيْتَ مِنَ اللَّيْمِ قَدْ رَجَلَهَا - ، فَهِيَ تُفْطِرُ مَاءً، مُتَكِنًا عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ، يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَسَأَلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: هَذَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ: «ثُمَّ إِذَا بَرَجَلَ جَعِدٌ قَطِيطٌ، أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ، كَأَشْبَهُ مَنْ رَأَيْتَ مِنَ النَّاسِ بَابِنِ قَطْنٍ - وَأَضْعَا بَدْيِهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ، يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: هَذَا الْمَسِيحُ الدَّجَالِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ فِي الدَّجَالِ: «رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيمٌ، جَعْدُ الرَّأْسِ، أَعْوَرَ عَيْنِ الْيُمْنَى، أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنِ قَطْنٍ».

وَذِكْرُ حَدِيثِ ابْنِ هُرَيْرَةَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا» فِي «بَابِ الْمَلَاجِمِ».

وَسَنَدُ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ: فَأَمَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي النَّاسِ فِي «بَابِ قِصَّةِ ابْنِ صَيَّادٍ» إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

۵۴۸۳: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے اپنے آپ کو آج کی رات خواب میں کعبہ کے پاس دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ گندمی رنگ والے لوگوں میں سے ایک گندمی رنگ والا شخص نہایت خوبصورت دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے (سر کے) بال کانوں کے نیچے کناروں سے نیچے تھے وہ اس طرح خوبصورت دکھائی دے رہے تھے جیسے تم اس قسم کے بال رکھنے والوں میں سے کسی کو بہت زیادہ خوبصورت خیال کرتے ہو۔ اس نے بالوں میں کنگھی کی ہوئی تھی، اس کے بالوں سے پانی کے قطرے گر رہے تھے۔ وہ دو انسانوں کے کندھوں پر ٹیک لگا کر بیٹھ اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ مسیح بن مریم ہیں۔ آپ نے فرمایا، بعد ازاں میں ایک اور شخص کے پاس تھا جس کے بال معمولی ٹھنڈے تھے، اس کی دائیں آنکھ کافی تھی گویا کہ اس کی آنکھ مُنْتَدِی کی مانند پھولی ہوئی تھی جن لوگوں کو میں نے دیکھا ہے ان میں سے وہ ابنِ قطن سے بہت مشابہ تھا، اس نے دونوں ہاتھ دو انسانوں کے کندھوں پر رکھے ہوئے تھے، وہ بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے دریافت کیا، یہ کون شخص ہے؟ طواف کرنے والوں نے بتایا کہ یہ مسیح وصال ہے (بخاری، مسلم)

اور ایک روایت میں ہے آپ نے وصال کے بارے میں فرمایا کہ وہ سرخ رنگت والا، بھاری بھرکم، ٹھنڈے بالوں والا ہو گا، اس کی دائیں آنکھ کافی ہوگی۔ مشابہت کے اعتبار سے لوگوں میں سے ابنِ قطن اس کے بہت قریب ہے اور ابو ہریرہ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ "قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو گا" باب الملاجیم میں ذکر کی گئی ہے اور ہم ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث

جس میں ہے کہ ”رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے ابنِ صیاد کے واقعہ کے باب میں ذکر کریں گے (إن شاء اللہ تعالیٰ)

الفصل الثانی

۵۴۸۴ - (۲۱) عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فِي حَدِيثِ تَيْمِمْ الدَّارِيِّ: قَالَتْ قَالَ: «فَإِذَا أَنَا بِأَمْرَةٍ تَجْرُ شَعْرَهَا قَالَ: مَا أَنْتِ؟ قَالَتْ: أَنَا الْجَسَّاسَةُ، إِذْهَبَ إِلَى ذَلِكَ الْقَصْرِ، فَاتَيْتُهُ، فَإِذَا رَجُلٌ يَجْرُ شَعْرَهُ، مُسْتَلْسِلٌ فِي الْأَغْلَالِ، يَنْزُو - فِيمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَقُلْتُ: مَنْ أَنْتِ؟ قَالَ: أَنَا الدَّجَالُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل

۵۳۸۳: فاطمہ بنتِ قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ تیمم داری کی حدیث کے سلسلہ میں بیان کرتی ہیں کہ تیمم داری نے بیان کیا، اچانک میرا گزر ایک عورت پر ہوا جو اپنے بالوں کو کھینچ رہی تھی۔ تیمم داری نے استفسار کیا، تو کون ہے؟ اس نے بتایا، میں جاسوس ہوں۔ آپ اس محل کی جانب جائیں چنانچہ میں وہاں گیا تو وہاں ایک شخص اپنے بال کھینچ رہا تھا، وہ زنجیروں میں جکڑا ہوا آسمان اور زمین کے درمیان اچھل رہا تھا۔ میں نے استفسار کیا، تو کون ہے؟ اس نے بتایا، میں دجال ہوں (ابوداؤد)

۵۴۸۵ - (۲۲) وَهَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنِّي حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَالِ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ لَا تُعْقِلُوا. إِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ قَصِيرٌ، أَفْحَجٌ - جَعْدٌ، أَعْوَرٌ، مَطْمُوسُ الْعَيْنِ، لَيْسَتْ بِنَاتِقَةٍ وَلَا حَجْرَاءَ - فَإِنَّ الْبَسَّ عَلَيْكُمْ فَأَعْلَمُوا أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۳۸۵: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، میں نے تمہیں دجال کے بارے میں بتایا لیکن میں نے محسوس کیا ہے کہ تم اسے سمجھ نہیں سکتے ہو۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ مسیح دجال پست قد ہے، چلتے ہوئے اس کے دونوں قدموں کے درمیان آگے سے تھوڑا فاصلہ اور ایزدوں کی جانب سے زیادہ فاصلہ ہو گا، وہ کانٹا ہو گا، اس کی (ایک) آنکھ جسم کے ساتھ برابر ہو گی نہ ابھری ہوئی اور نہ ہی اندر دھنسی ہوئی ہو گی۔ اگر تم پر معاملہ پیچیدہ ہو جائے تو سمجھ لو کہ تمہارا پروردگار تو کانٹا نہیں ہے (ابوداؤد)

۵۴۸۶ - (۲۳) وَهَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوحٍ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ الدَّجَالَ قَوْمَهُ، وَإِنِّي أَنْذَرُكُمْوهُ، فَوَصَفَهُ لَنَا

قَالَ: «لَعَلَّهُ سَيُذْرِكُهُ بَعْضُ مَنْ رَأَى أَوْ سَمِعَ كَلَامِي». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَكَيْفَ قُلُونَا يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: «مِثْلَهَا» يَعْنِي الْيَوْمَ «أَوْ خَيْرًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۵۳۸۶: ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا، نوح علیہ السلام کے بعد کوئی پیغمبر ایسا نہیں جس نے اپنی امت کو دجال (کے قتل) سے نہ ڈرایا ہو اور میں بھی تمہیں اس سے ڈراتا ہوں۔ آپ نے ہمارے سامنے اس کا تعارف بیان کیا۔ آپ نے فرمایا، شاید وہ لوگ جنہوں نے مجھے دیکھا ہے یا جنہوں نے میرا کلام سنا ہے (ان میں سے) کچھ اس سے ملاقات کریں۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! ان دنوں ہمارے دلوں کی کیا کیفیت ہو گی؟ آپ نے فرمایا، آج کے دن کی طرح یا اس سے بھی بہتر ہو گی (ترمذی، ابوداؤد)

وضاحت: یہ روایت منقطع ہے، عبداللہ بن سراقہ نے ابو عبیدہ بن جراح سے نہیں سنا (ضعیف ترمذی صفحہ ۲۵۱، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۷۸)

۵۴۸۷- (۲۴) وَهْنٌ عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الدَّجَالُ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضِ الْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا: خُرَّاسَانُ، يَتَّبِعُهُ أَقْوَامٌ كَانُوا جُوهَهُمُ الْمَجَانُ - الْمَطْرَقَةُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۳۸۷: عمرو بن حرث، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ دجال، مشرق کی زمین سے خروج کرے گا جس کا نام خراسان ہو گا، کچھ لوگ اس کے پیچھے چلیں گے گویا کہ ان کے چہرے ان ڈھالوں کی طرح ہیں جو ایک دوسرے کے اوپر رکھی گئی ہیں (ترمذی)

۵۴۸۸- (۲۵) وَهْنٌ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ سَمِعَ بِالْجَالِ فَلْيَتَأَمَّنْهُ - فَوَاللَّهِ إِنْ الرَّجُلَ لِيَأْتِيَهُ وَهُوَ يَحْسَبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ، فَيَتَّبِعُهُ مِمَّا يُنْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۳۸۸: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص دجال کے نکلنے کے بارے میں سنے وہ اس سے دور رہے۔ اللہ کی قسم! ایک شخص اس کے پاس جائے گا جو خود کو مومن سمجھتا ہو گا لیکن جن شبہات کے ساتھ وہ دجال بجھا گیا ہو گا ان کی وجہ سے وہ اس کی تابعداری کرے گا (ابوداؤد)

۵۴۸۹- (۲۶) وَهْنٌ أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدَ بْنِ السُّكَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَمُوتُ الدَّجَالُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً، السَّنَةُ كَالشَّهْرِ، وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ، وَالْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ، وَالْيَوْمُ كَالضُّطْرَامِ السُّعْفَةِ فِي النَّارِ». رَوَاهُ فِي «سُرْحِ السَّنَةِ».

۵۳۸۹: اسماء بنت یزید بن سکن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'دجال روئے زمین پر چالیس سال رہے گا۔ (اس وقت) سال ماہ کے برابر، ماہ جتھے کے برابر، جمعہ دن کے برابر اور دن کھجور کی حُلک شاخ کو آگ لگنے کے برابر ہو گا (شرح السنہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں شہر بن حوشب راوی شکم نہ ہے، یہ حدیث مفہوم کے لحاظ سے نواس بن سمان کی حدیث کے خلاف ہے وہ حدیث صحیح ہے۔ نیز اس حدیث اور سمان کی حدیث میں مطابقت کی صورت یوں بھی ہو سکتی ہے کہ اس حدیث میں مذکور چالیس برس سے مراد وہ کل مدت ہے جو دجال روئے زمین پر گزارے گا اور سمان کی حدیث نمبر ۵۳۷۵ سے مراد وہ مدت ہے جس میں دجال روئے زمین پر قتلہ و فساد پھیلائے گا اور لوگوں کو گمراہ کرے گا (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۸۳ تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۷۹)

۵۴۹۰ - (۲۷) وَهْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَتَّبِعُ الدَّجَالُ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ السَّبْحَانُ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السَّنَةِ».

۵۳۹۰: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری امت میں سے دجال کی اطاعت کرنے والے ستر ہزار (افراد) ہوں گے جنہوں نے سبز رنگ کا یسٹمان کپڑا پہنا ہو گا۔ (شرح السنہ)

وضاحت: یسٹمان بھی ٹیلان کی طرح سبز یا سیاہ کپڑے کو کہتے ہیں (مکتوٰۃ سعید اللہام جلد ۳ صفحہ ۱۸۳) نیز اس حدیث کی سند میں ابو ہارون عبدی راوی متروک الحدیث ہے (الضعفاء الصغیر ۲۸۲ الجرح والتعديل جلد ۶ صفحہ ۲۰۰۵، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۷۳، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۹)

۵۴۹۱ - (۲۸) وَهْنُ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِي، فَذَكَرَ الدَّجَالَ، فَقَالَ: «إِنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ سَبْعِينَ: سَنَةٌ تُمْسِكُ السَّمَاءَ فِيهَا ثَلَاثُ قَطْرَهَا، وَالْأَرْضُ ثَلَاثُ نَبَاتِهَا، وَالثَّانِيَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءَ ثَلَاثِي قَطْرَهَا، وَالْأَرْضُ ثَلَاثِي نَبَاتِهَا. وَالثَّلَاثَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءَ قَطْرَهَا كُلَّهُ، وَالْأَرْضُ نَبَاتِهَا كُلَّهُ. فَلَا يَبْقَى ذَاتُ ظَلْفٍ وَلَا ذَاتُ ضَرِيرٍ مِنَ الْبَهَائِمِ إِلَّا هَلَكَتْ، وَإِنْ مِنْ أَشَدِّ فَتَنِي أَنَّهُ يَأْتِي الْأَعْرَابِيَّ فَيَقُولُ: أَرَأَيْتَ إِنْ أَحْيَيْتَ لَكَ إِبْلَكَ! أَلَسْتَ تَعْلَمُ أَنِّي رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: بَلَى، فَيُمَثِّلُ لَهُ الشَّيَاطِينُ - نَحْوَ إِبْلِهِ كَأَحْسَنِ مَا يَكُونُ ضُرُوعًا، وَأَعْظَمِهِ أَسْنِمَةً». قَالَ: «وَيَأْتِي الرَّجُلَ قَدَّمَاتِ أَخُوهُ، وَمَاتِ أَبُوهُ، فَيَقُولُ: أَرَأَيْتَ إِنْ أَحْيَيْتَ لَكَ أَبَاكَ وَأَخَاكَ أَلَسْتَ تَعْلَمُ أَنِّي رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: بَلَى، فَيُمَثِّلُ لَهُ الشَّيَاطِينُ نَحْوَ أَبِيهِ وَنَحْوَ أَخِيهِ». قَالَتْ: ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِحَاجَتِهِ، ثُمَّ رَجَعَ وَالْقَوْمُ فِي أَهْتِمَامٍ وَعَجْمٍ مِمَّا حَدَّثْتُهُمْ. قَالَتْ: فَأَخَذَ بِلِحْمَتِي الْبَابَ فَقَالَ: «مَهَيْمُ أَسْمَاءُ». قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَقَدْ خَلَعْتَ أَفِيذَتَنَا بِذِكْرِ الدَّجَالِ. قَالَ: «إِنْ يَخْرُجُ وَأَنَا حَيٌّ، فَأَنَا حَيِّجُهُ،

وَالْأَفَانُ رَبِّي خَلِيفَتِي، عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَاللَّهِ إِنَّا لَنَعَجِنُ عَجِينَنَا فَمَا نَحْبِزُهُ حَتَّى نَجُوعَ، فَكَيْفَ بِالْمُؤْمِنِينَ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: «يُجْزِيهِمْ مَا يُجْزِيءُ أَهْلَ السَّمَاءِ مِنَ النَّسْبِ وَالْتَّقْدِيرِ». رَوَاهُ [أَحْمَدُ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْهَا وَرَوَاهُ مُحْسِبِي السَّنَةِ فِي مَعَالِمِ التَّنْزِيلِ].

۵۳۹: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تھے، آپ نے دجال کا تذکرہ کیا کہ اس (کے خدج) کے پہلے تین سالوں کے دوران پہلا سال ایسا ہو گا کہ آسمان اس سال اپنی بارش کا تیسرا حصہ روک لے گا اور زمین اپنی پیداوار سے تیسرا حصہ روک لے گی اور دوسرے سال میں آسمان دو تہائی بارش کو روک لے گا اور زمین دو تہائی پیداوار کو روک لے گی اور تیسرے سال آسمان اپنی تمام بارش کو روک لے گا اور زمین اپنی تمام پیداوار کو روک لے گی چنانچہ کوئی جانور اور کوئی درندہ باقی نہیں رہے گا، سب مر جائیں گے اور دجال کا خطرناک فتنہ یہ ہو گا کہ وہ ایک دیہاتی کے ہاں جائے گا، اس سے استفسار کرنے کا کہ اگر میں تیرے اونٹ زندہ کر دوں تو پھر تیرا کیا خیال ہے، کیا تجھے یقین نہیں ہو گا کہ میں تیرا رب ہوں؟ وہ اثبات میں جواب دے گا۔ دجال اس کے اونٹوں کے ہم شکل اونٹ بنا کر پیش کرے گا جن کے تھن ان سے بہتر اور ان کی کمائیں ان سے بڑی ہوں گی۔ آپ نے فرمایا، وہ ایک شخص کے پاس جائے گا جس کا بھائی اور والد فوت ہو چکا ہو گا، دجال اسے کہے گا کہ اگر میں تیرے والد اور بھائی کو زندہ کر دوں تو پھر تیرا کیا خیال ہے، کیا تجھے یقین نہیں ہو گا کہ میں تیرا رب ہوں؟ وہ شخص جواب دے گا، ہاں! (میں تجھے اپنا رب مان لوں گا) چنانچہ وہ اس کے والد اور بھائی کے مشابہ شیاطین کی شکلیں پیش کرے گا۔ راوی نے بیان کیا، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ضرورت سے باہر چلے گئے۔ واپس آئے تو لوگ آپ کی باتوں سے پریشان اور غمگین تھے۔ اسماء بیان کرتی ہیں کہ آپ نے دروازے کی دونوں دہلیزوں کو پکڑا اور آپ نے فرمایا، اسماء! کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! دجال کا تذکرہ سن کر ہمارے دل نکل گئے ہیں۔ آپ نے وضاحت فرمائی کہ اگر اس کا خدج میری زندگی میں ہوا تو میں اس سے جھگڑا کروں گا ورنہ میرا پروردگار ہر مومن کے لیے میرا خلیفہ ہو گا۔ میں نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! ہم آنا گوندھتی ہیں، ابھی روٹیاں پکا کر فارغ بھی نہیں ہوئیں کہ ہم بھوک محسوس کرنے لگ جاتے ہیں تو ان دلوں ایمانداروں کا کیا حال ہو گا؟ آپ نے فرمایا، ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ اور ”سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ“ کے کلمات کفایت کریں گے جیسا کہ آسمان میں رہنے والے (فرشتوں) کو کفایت کرتے ہیں۔

(احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شہر بن حوشب راوی ضعیف ہے (مکتوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۵۲، التاريخ الکبیر جلد ۳ صفحہ ۲۷۳۰، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۸۳، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۳۵۵)

الفصل الثالث

۵۴۹۲- (۲۹) **عَنِ الْمُعِزَّةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** ، قَالَ : مَا سَأَلَ أَحَدٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الدَّجَالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتَهُ ، وَإِنَّهُ قَالَ لِي : « مَا يَضْرُكُ ؟ » قُلْتُ : إِنَّهُمْ يَقُولُونَ : إِنْ مَعَهُ جَبَلٌ خُبِرَ وَنَهْرٌ مَاءٍ . قَالَ : هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

تیسری فصل

۵۴۹۲ : **مُغِيْبَةُ** بن **شُعْبَةَ** رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) دجال کے بارے میں مجھ سے زیادہ کسی دوسرے شخص نے دریافت نہیں کیا۔ بلاشبہ آپ نے مجھے فرمایا کہ تجھے دجال تکلیف نہیں پہنچا سکے گا۔ میں نے (آپ کو) بتایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کی نسر ہوگی۔ آپ نے جواب دیا 'وہ اللہ کے نزدیک ان (اشیاء کی وجہ سے) سے زیادہ ذلیل ہو گا کیونکہ (یہ سب کچھ فریب کاری اور شعبہ بازی ہوگی) (بخاری، مسلم)

۵۴۹۳- (۳۰) **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : « يَخْرُجُ الدَّجَالُ عَلَى حِمَارٍ أَقْمَرٍ - ، مَا بَيْنَ أُذُنَيْهِ سَبْعُونَ بَاعًا . رَوَاهُ النَّبِيُّ فِي « كِتَابِ الْبُعْثِ وَالنُّشُورِ » .

۵۴۹۳ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا 'دجال اپنے گلھے پر (سوار ہو کر) نکلے گا جس کا رنگ بہت سفید ہو گا اور اس کے دونوں کانوں کا درمیانی فاصلہ دونوں ہاتھوں کے ستر پھیلاؤ کے بقدر ہو گا (یعنی کتاب البعث والنشور)

وضاحت : اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۸۰)

بَابُ قِصَّةِ ابْنِ صَيَّادٍ

(ابن صیاد کے بارے میں چند معلومات)

الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

۵۴۹۴۔ (۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ قَبْلَ ابْنِ الصَّيَّادِ، حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الصَّبْيَانِ فِي أُطْمٍ - بَنِي مَعَالَةَ، وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحَلْمَ، فَلَمَّ يَشْعُرُ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟» فَنَظَرَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: «أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ - ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟ فَرَضَهُ - النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: «أَمَنْتُ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ» ثُمَّ قَالَ لَابْنِ صَيَّادٍ: «مَاذَا تَرَى؟» قَالَ: «يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَلِطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ». قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي خَبَاتُ لَكَ خَبِيئًا وَخَبَالَةٌ: «يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ». فَقَالَ: هُوَ الدُّخَانُ. فَقَالَ: «إِحْسًا فَلَنْ تَعُدُّو قَدْرَكَ». قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! آتَاذُنُ لِي فِيهِ أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ يَكُنْ هُوَ لَا تَسْلُطُ عَلَيْهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ». قَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَنْطَلَقَ بَعْدَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بِنِ كَعْبِ الْأَنْصَارِيِّ يَوْمَانَ النَّخْلِ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ، فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْفِي بِجُدُوعِ النَّخْلِ - وَهُوَ يَخْتَلُ - أَنْ يَسْمَعَ مِنْ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ، وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قَطِيفَةٍ، لَهُ فِيهَا زَمْزَمَةٌ -، فَزَاتُ أُمَّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَقْفِي بِجُدُوعِ النَّخْلِ. فَقَالَتْ: أَيُّ صَافٍ - وَهُوَ اسْمُهُ - هَذَا مُحَمَّدٌ. فَتَنَاهَى - ابْنُ صَيَّادٍ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ تَرَكَتَهُ بَيْنَ». قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي النَّبَاسِ، فَاتَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ: «إِنِّي أَنْذَرْتُكُمْ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ، لَقَدْ أَنْذَرْتُ نُوْحَ قَوْمَهُ، وَلَكِنِّي سَأَقْبُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيُّ لِقَوْمِهِ، تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرٌ، وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۴۹۳: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

دسلم کی معیت میں چند صحابہ کرامؓ کی ہمراہی میں ابنِ صیاد (کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے اس کے پاس گئے تو انہوں نے اسے بنو مغالہ (قیلیہ) کے قلعہ کے پاس بچوں کے ساتھ کھیلا ہوا پایا۔ ان دنوں وہ بلوغت کے قریب تھا، اسے (آپؐ کے آنے کا) علم نہ ہو سکا جب تک کہ آپؐ نے اپنا ہاتھ اس کی کمر پر نہ مارا۔ بعد ازاں آپؐ نے (اس سے) دریافت کیا کہ کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے آپؐ کی جانب غصے سے دیکھا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ناخواندہ لوگوں کی جانب بھیجا گیا ہے۔ بعد ازاں ابنِ صیاد نے (آپؐ سے) دریافت کیا کہ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ (اس پر) آپؐ نے اس کو زور سے دہرایا اور آپؐ نے فرمایا، میں تو اللہ اور اس کے پیغمبروں پر ایمان رکھتا ہوں بعد ازاں آپؐ نے ابنِ صیاد سے استفسار کیا کہ تجھے کیا دکھائی دیتا ہے؟ اس نے بتایا کہ کبھی میرے پاس سچی خبر آتی ہے اور کبھی جھوٹی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تیرا معاملہ مشتہر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بطور امتحان) اس سے دریافت کیا، میں نے تیرے لئے (اپنے دل میں) ایک بات چھپائی ہے جبکہ آپؐ نے اس کے لیے یہ آیت چھپائی تھی (جس کا ترجمہ ہے) ”جس روز آسمان پر دھواں نمایاں ہو گا“ اس نے بتایا، وہ دھواں ہے۔ آپؐ نے (اس کو ڈانٹ پلاتے ہوئے) فرمایا، دور ہٹ! تو اپنی اوقات سے آگے ہرگز نہ بڑھ سکے گا۔ عمرؓ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مجھے اس کی گردن یہ تیغ کرنے کی اجازت دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر (ابنِ صیاد) وہی دجال ہے (جس کے آخری زمانہ میں ظاہر ہونے کی خبر دی گئی ہے) تو تجھے اس پر گرفت حاصل نہیں ہوگی اور اگر یہ شخص دجال نہیں ہے تو تجھے اس کے قتل کرنے میں کچھ فائدہ نہیں ہے۔ ابنِ عمرؓ نے بیان کیا بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی بن کعب انصاری (وہاں سے) چل دیئے، ان کا ارادہ اس بانگیچہ میں جانے کا تھا جس میں ابنِ صیاد سکونت پذیر تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (خود کو) کعبور کی جھاڑیوں سے چھپا رہے تھے تاکہ ابنِ صیاد آپؐ کی موجودگی سے بے خبر رہے۔ آپؐ کا مقصد یہ تھا کہ آپؐ ابنِ صیاد (کی زبان) سے کچھ سنا جاچے تھے اور اس وقت ابنِ صیاد اپنے بستر پر چادر میں لپٹا ہوا لیٹا تھا، وہ خفیف آواز میں کچھ گنگنا رہا تھا۔ اسی ذرآن ابنِ صیاد کی والدہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ کعبور کی جھاڑیوں (کی اوٹ) میں خود کو چھپا رہے ہیں تو اس نے ابنِ صیاد کو پکارا، اے صاف! یہ ابنِ صیاد کا نام تھا۔ (دیکھ) یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کھڑے ہیں (خبردار ہو جا) ابنِ صیاد گنگنانے سے رک گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر اس کی والدہ اسے خبردار نہ کرتی تو اس کی حقیقت واضح ہو جاتی۔ عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عوام الناس میں کھڑے ہوئے۔ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی جس کا وہ اہل ہے۔ بعد ازاں آپؐ نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے واضح کیا کہ میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو اس دجال سے نہ ڈرایا ہو۔ بلاشبہ نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو (اس سے) ڈرایا تھا میں تمہیں اس کے بارے میں ایک ایسی بات سے مطلع کرتا ہوں جس سے کسی پیغمبر نے اپنی قوم کو مطلع نہیں کیا ہے۔ تم یقین کر لو کہ دجال کاٹا ہے اور یقیناً اللہ تو کاٹا نہیں ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: ابنِ صیاد یودی القتل تھا، بچپن میں وہ کاصوں سے ملا جلا تھا، اس کی باتیں کبھی سچی اور کبھی

جھوٹ ہوا کرتی تھیں۔ اس کے بارے میں خیال کیا جاتا تھا کہ وہ دجال ہے، جب وہ بالغ ہوا تو مسلمان ہو گیا۔ اس نے حج کیا اور مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں بھی شامل ہوتا رہا بعد ازاں اس کی کچھ باتوں اور واقعات سے شبہ گزرنے لگا کہ وہ دجال ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جنگِ حہ کے موقع پر وہ گم ہو گیا اس کے بعد اس کا علم نہ ہو سکا۔ تمیم داری کے بیان کردہ واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابنِ صیاد دجال نہ تھا البتہ ابنِ صیاد کا وجود آزمائش سے کم نہ تھا۔ اللہ پاک نے اس کے شر سے مسلمانوں کو محفوظ کیا۔

اس حدیث کے منسوم سے پتا چلتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابنِ صیاد کو قتل نہیں کیا تھا، حالانکہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اسے قتل نہ کرنے کی وجہ یہ تھی کہ وہ نابالغ تھا اور نابالغ شریعت کا مکتب نہیں ہوتا یا ان دنوں یہودیوں کے ساتھ آپ کا معاہدہ تھا اور ذی کفر کو قتل کرنا جائز نہیں اور پھر اس نے صراحتاً نبوت کا دعویٰ بھی نہیں کیا تھا۔

امام نووی صحیح مسلم کی شرح میں لکھتے ہیں کہ ابنِ صیاد کا واقعہ خاصا مشکل ہے اور اس کا معاملہ مشتبہ ہے کہ وہ مسیح دجال تھا یا نہیں البتہ اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ دجالوں کی فہرست میں سے ہے اور دجال کے بارے میں آپ کی وضاحتیں اس حالت پر محمول ہیں کہ جب وہ ظاہر ہو گا تاہم ابنِ صیاد کا کاہن ہونا انظر من النفس ہے اور عبد اللہ بن عمر سے مروی حدیث کا یہ حصہ کہ ”آپ نے دجال سے ڈرایا“ یہ مستقل دوسری حدیث ہے

(مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۲)

۵۴۹۵- (۲) وَهَذَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، - يَعْنِي ابْنَ صَيَّادٍ - فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟». فَقَالَ هُوَ: «أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟» فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمَنْتُ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ، مَاذَا تَرَى؟». قَالَ: «أَرَى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ». فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَرَى عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ وَمَا تَرَى؟» قَالَ: «أَرَى صَادِقِينَ وَكَاذِبًا، أَوْ كَاذِبِينَ وَصَادِقًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ عَلَيْهِ، فَدَعُوهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۹۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر اور عمرؓ سے منورہ کے کسی بازار میں ابنِ صیاد سے ملے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا کہ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے (جواباً) دریافت کیا کہ یہ آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ میں اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں (اس کے بعد آپ نے اس سے سوال کیا) تجھے کیا دکھائی دیتا ہے؟ اس نے بتایا کہ مجھے پانی پر امان نظر آتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تجھے سمندر پر ابلیس کا تخت نظر آتا ہے اور آپ نے دریافت کیا کہ تجھے (اور) کیا دکھائی دیتا ہے؟ اس نے جواب دیا، میں دو سچے اور ایک جھوٹے شخص کو یا دو جھوٹے

اور ایک سچے شخص کو دیکھتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، (اس کا معاملہ) اس پر غلط طوطا ہو چکا ہے، اس سے کنارہ کش رہو (مسلم)

۵۴۹۶۔ (۳) وَفَضُّهُ، أَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ. فَقَالَ: «دَرَمَكَةٌ - بَيْضَاءُ، بِسُكِّ خَالِصٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۹۶: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ابن صیاد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جنت کی مٹی کے بارے میں دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا، (جنت کی مٹی) سفید میدہ جین خاص کستوری کی خوشبو کی مانند ہے (مسلم)

۵۴۹۷۔ (۴) وَفَنُ نَافِعٍ، قَالَ: لَبِئْسَ ابْنُ عُمَرَ ابْنُ صَيَّادٍ فَبِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَهُ قَوْلًا أَعْظَبَهُ، فَانْتَفَخَ حَتَّى مَلَأَ السِّكَّةَ، فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى حَنْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا - ، فَقَالَتْ لَهُ: رَحِمَكَ اللَّهُ مَا آرَدْتَ مِنْ ابْنِ صَيَّادٍ؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا يُخْرَجُ مِنْ غَضَبِي يَعْضِبُهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۹۷: نافع بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر کی ابن صیاد سے ملاقات مدینہ منورہ کے کسی بازار میں ہوئی۔ انہوں نے اس کو کوئی کلمہ کہا جس سے وہ ناراض ہو گیا یہاں تک کہ اس کی رگیں پھول گئیں، اس نے راستہ روک لیا۔ اس کے بعد ابن عمر (اپنی بہن) حنصہ کے پاس گئے، انہیں اس واقعہ کی خبر مل چکی تھی۔ انہوں نے ابن عمر سے کہا، اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے۔ تیرا ابن صیاد سے کیا واسطہ (کہ تو نے اس کو ناراض کر دیا) کیا تجھے معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ دجال کا خروج (اس وقت) ہو گا جب وہ (کسی بات پر) ناراض ہو گا (مسلم)

۵۴۹۸۔ (۵) وَفَنُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ صَيَّادٍ إِلَى مَكَّةَ، فَقَالَ لِي: مَا لَقِيتُ مِنَ النَّاسِ؟! - يَزْعُمُونَ أَنِّي الدَّجَالُ، أَلَسْتُ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «أَنَّهُ لَا يُؤَلَّدُ لَهُ؟» . وَقَدْ وُلِدْتُ لِي الْيَتِيمُ فَقَالَ: «هُوَ كَافِرٌ؟» وَأَنَا مُسْلِمٌ، أَوْلَيْتَسْ فَقَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا مَكَّةَ؟» وَقَدْ أَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ وَأَنَا أُرِيدُ مَكَّةَ. ثُمَّ قَالَ لِي فِي آخِرِ قَوْلِهِ: أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ مَوْلِدَهُ وَمَكَانَهُ وَأَيْنَ هُوَ، وَأَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ قَالَ: فَلَبَسْتَنِي - ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: تَبَّ لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ. قَالَ: وَقَبِلْ لَهُ: أَيْسُرُكَ أَنْكَ ذَاكَ الرَّجُلُ؟ - قَالَ: فَقَالَ: لَوْ عَرَضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۹۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں (مدینہ منورہ سے) مکہ مکرمہ تک ابن صیاد کے ساتھ رہا، اس نے مجھ سے کہا کہ میں لوگوں سے (کس قدر بڑی باتوں سے) ہم کنار ہوا ہوں جبکہ لوگ کہتے ہیں کہ

میں دجال ہوں۔ کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا؟ آپ نے فرمایا تھا کہ دجال کے ہاں اولاد نہ ہوگی جبکہ میری اولاد ہے۔ کیا آپ نے نہیں فرمایا تھا کہ دجال کافر ہوگا جبکہ میں مسلمان ہوں۔ کیا آپ نے نہیں فرمایا تھا کہ وہ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ میں داخل نہیں ہوگا جبکہ میں مدینہ منورہ سے آ رہا ہوں اور میں مکہ مکرمہ (جانے) کا ارادہ رکھتا ہوں۔ بعد ازاں اس نے آخر میں کہا، خبردار! اللہ کی قسم! میں دجال کے پیدا ہونے اور اس کے مقام کو جانتا ہوں (کہ وہ کہاں پیدا ہوگا) نیز (یہ بھی جانتا ہوں کہ اس وقت) وہ کہاں ہے اور میں اس کے ماں باپ کو بھی پہچانتا ہوں۔ ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ اس نے مجھے (اپنے بارے میں) شک میں مبتلا کر دیا۔ وہ کہتے ہیں، میں نے اس سے کہا کہ تو ہمیشہ ہمیشہ تباہی سے ہم کنار رہے۔ ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ ابن صیاد سے پوچھا گیا کہ کیا تجھے پسند ہے کہ تو ہی دجال ہو؟ اس نے جواب دیا، اگر مجھ میں (اس کے اوصاف کو) ودیعت کر دیا جائے تو میں (دجال ہونے کو) برانہ سمجھوں گا (مسلم)

۵۴۹۹- (۶) وَمِنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَقِينَهُ وَقَدْ نَفَرْتُ - عَيْنُهُ فَقُلْتُ: مَتَى فَعَلْتَ عَيْنُكَ مَا أَرَى؟ قَالَ: لَا أَدْرِي. قُلْتُ: لَا تَدْرِي وَهِيَ فِي رَأْسِكَ؟ قَالَ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ خَلَقَهَا فِي عَصَاكَ - . قَالَ: فَنَحَرَ - كَأَشَدِّ نَجِيرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۹۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں ابن صیاد سے ملا جبکہ اس کی آنکھ متورم تھی۔ میں نے (اس سے) دریافت کیا کہ تیری آنکھ کو کیا ہوا، میں کیا دیکھ رہا ہوں؟ اس نے کہا، مجھے معلوم نہیں۔ میں نے دریافت کیا کہ تجھے معلوم نہیں جبکہ آنکھ تیرے سر میں ہے؟ اس نے جواب دیا، اگر اللہ چاہے تو آنکھ کو تیرے عصا میں پیدا کر دے۔ ابن عمر کہتے ہیں کہ ابن صیاد خوفناک گدھے کے بیٹکنے کی مانند آواز کے ساتھ چیخنے لگا جس کو میں نے سنا (مسلم)

۵۵۰۰- (۷) وَمِنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَخْلِفُ بِاللَّهِ إِنْ ابْنُ الصَّيَادِ الدَّجَالُ. قُلْتُ: تَخْلِفُ بِاللَّهِ؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَخْلِفُ عَلَيَّ ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمْ يُبْكَرْهُ النَّبِيُّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۰۰: محمد بن منکدر بیان کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبد اللہ کو دیکھا کہ وہ اللہ کی قسم اٹھا کر کہتے تھے کہ ابن صیاد دجال ہے۔ میں نے کہا، آپ تو اللہ کی قسم اٹھا کر کہتے ہیں؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عمر سے سنا وہ اس بات پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قسم اٹھاتے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بات کا انکار نہیں کیا (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۵۵۰۱- (۸) هُنَّ نَافِعٌ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: وَاللَّهِ مَا أَسْكَ أَنْ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ ابْنُ صَيَادٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ أَبِي عَرِينَةَ فِي «كِتَابِ الْبُعْثِ وَالنُّشُورِ».

دوسری فصل

۵۵۰۱: نافع بیان کرتے ہیں کہ عمر اللہ کی قسم اٹھا کر کہا کرتے تھے، مجھے اس بات میں کچھ شک نہیں کہ ابن صیاد ہی دجال ہے (ابوداؤد، بیہقی کتاب البعث والشر)

۵۵۰۲: (۹) وَهَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدْ فَقَدْنَا ابْنَ صَيَّادٍ - ، يَوْمَ الْحَرَّةِ - .
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۵۰۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے جنگِ حرة کے دن ابن صیاد کو گم پایا (ابوداؤد)

۵۵۰۳: (۱۰) وَهَنْ ابْنِ بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَمُكُّتُ أَبْوَا الدَّجَالِ ثَلَاثِينَ عَامًا، لَا يُؤَلِّدُ لَهَا وَلَدًا، ثُمَّ يُؤَلِّدُ لَهَا غُلَامًا أَعْوَرًا أُضْرَسَ - ، وَأَقْلَهُ مَنَفَعَةً، تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ». ثُمَّ نَعَتْ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبَوِيهِ فَقَالَ: «أَبُوهُ طَوَالُ ضَرْبِ اللَّحْمِ - كَانَ أَبَقَهُ مَنَقَارًا، وَأُمُّهُ أَمْرَأَةٌ فَرِضَاحِيَةٌ - طَوِيلَةُ الْيَدَيْنِ». فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ: فَسَمِعْنَا بِمَوْلُودِي فِي الْيَهُودِ بِالْمَدِينَةِ - ، فَذَهَبْتُ أَنَا وَالزَّبِيرُ بْنُ الْعَوَّامِ، حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي زَيْنٍ، فَإِذَا نَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِيهِمَا، فَقُلْنَا: هَلْ لَكُمَا وَلَدٌ؟ فَقَالَا: مَكُنْنَا ثَلَاثِينَ عَامًا، لَا يُؤَلِّدُ لَنَا وَلَدًا، ثُمَّ وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ أَعْوَرٌ أُضْرَسَ، وَأَقْلَهُ مَنَفَعَةً، تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ. قَالَ: فَفَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمَا، فَإِذَا هُوَ مُنْجِدٌ فِي الشَّمْسِ - فِي قَطِيفَةٍ، وَلَهُ هَمِيمَةٌ، فَكَشَفَ عَنْ رَأْسِهِ فَقَالَ: مَا قُلْتُمَا؟ قُلْنَا: وَهَلْ سَمِعْتَ مَا قُلْنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۵۰۳: ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دجال کے والدین تیس (۳۰) سال تک (بغیر اولاد کے) رہیں گے، ان کے ہاں کوئی لڑکا پیدا نہیں ہو گا۔ بعد ازاں ان کے ہاں ایک کانا لڑکا پیدا ہو گا جو بڑے بڑے دانوں والا ہو گا اور وہ بہت کم فائدے والا ہو گا، اس کی آنکھیں سو جاتی ہوں گی (لیکن) اس کا دل نہیں سوتے گا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کے والدین کے بارے میں فرمایا کہ اس کا باپ لمبے قد اور چھریرے بدن والا ہو گا گویا کہ اس کی ناک (ہرندے کی) چونچ کی طرح ہو گی اور اس کی ماں بھاری بھر کم، بڑے بڑے پستانوں والی (اور) لمبے ہاتھوں والی ہو گی۔ ابوبکرؓ نے بیان کیا کہ ہم نے مدینہ منورہ میں یہودیوں کے ہاں ایک سچے کے بارے میں سنا۔ میں اور زبیر بن عوام اس کے ماں باپ کے پاس گئے تو وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (بیان کردہ) وصف کے مطابق تھے۔ ہم نے دریافت کیا کہ کیا تمہارا کوئی لڑکا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ تیس (۳۰) سال تک ہمارے ہاں کوئی اولاد نہ تھی، اس کے بعد ہمارے ہاں بڑے بڑے دانوں والا ایک کانا لڑکا پیدا ہوا جو بہت کم فائدہ پہنچانے والا ہے، اس کی آنکھیں سو جاتی ہیں لیکن اس کا دل نہیں سوتا تھا۔ ابوبکرؓ نے بیان کیا کہ ہم ان کے پاس سے باہر آئے تو وہ لڑکا چہرے کے بل دھوپ میں

چادر اوڑھے لیٹا ہوا تھا اور اس سے گنگنائے کی آواز آرہی تھی جس سے کچھ معلوم نہیں ہوتا تھا۔ اس نے اپنے سر سے (کپڑا) اتارا۔ اس نے دریافت کیا کہ تم نے کیا کہا ہے؟ ہم نے دریافت کیا کہ کیا تو نے ہماری بات سنی ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے کہا کہ میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا (ترذی) وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن زید بن جدعان راوی متکلم فیہ ہے (الجرح والتعديل جلد ۶ صفحہ ۱۰۲، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۲، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۸۲، ضعیف ترمذی صفحہ ۲۵۳)

۵۵۰۴ - (۱۱) وَفِي جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْيَهُودِ بِالْمَدِينَةِ وَلَدَتْ غَلَامًا مَمْسُوحَةً عَيْنُهُ طَالِعَةٌ نَابُهُ. فَاسْتَفَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَكُونَ الدَّجَالُ، فَوَجَدَهُ تَحْتَ قَطِيفَةٍ يَهُمُّهُمْ. فَأَذَنَتْهُ أُمُّهُ فَقَالَتْ: يَا عَبْدَ اللَّهِ! هَذَا أَبُو الْقَاسِمِ فَخَرَجَ مِنَ الْقَطِيفَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا لَهَا قَاتَلَهَا اللَّهُ؟ لَوْ تَرَكَتُهُ لَبَيِّنٌ». فَذَكَرَ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عَمَرَ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: إِذْنًا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَأَقْنَلْتَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ يَكُنْ هُوَ فَلَيْسَتْ صَاحِبَةً - ، إِنَّمَا صَاحِبُهُ عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ - ، وَالْإِنِّي لَأَكْفُرُ بِكَ أَنْ تَقْتُلَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ». فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُشْفِقًا أَنَّهُ هُوَ الدَّجَالُ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السَّنَةِ».

۵۵۰۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں یہودیوں کی ایک عورت نے ایک بچہ جنم دیا جس کی (ایک) آنکھ مٹی ہوئی تھی (اور) اس کی کچلیاں باہر نکلی ہوئی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوف زدہ ہو گئے کہ کہیں یہ دجال نہ ہو۔ آپ نے اسے دیکھا کہ وہ ایک چادر میں لپٹا ہوا آہستہ آہستہ کچھ کہہ رہا تھا جس کا مفہوم سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ اس کی ماں نے اسے متنبہ کرتے ہوئے کہا کہ اے اللہ کے بندے! یہ ابوالقاسم ہیں۔ (خیال کر) اس پر وہ چادر سے باہر نکل آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس عورت کو کیا ہوا؟ اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کرے اگر یہ اسے چھوڑ دیتی تو (اس کا معاملہ) حل ہو جاتا۔ (اس کے بعد) جابر نے ابن عمر سے مروی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی چنانچہ عمر بن خطاب نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیں کہ میں اسے قتل کر دوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ وہی دجال ہے تو تم اسے قتل نہیں کر سکتے، اس کو قتل کرنے والے تو عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) ہوں گے اگر یہ وہی دجال نہیں تو تمہارے لیے جائز نہیں کہ تم ایک ذمی شخص کو قتل کرو۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ خوف زدہ رہے کہ کہیں ابنی صیاد ہی دجال نہ ہو (شرح السنہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو زبیر راوی جابر بن عبد اللہ سے لفظ عن کے ساتھ بیان کرتا ہے جبکہ ابو زبیر راوی مدلس ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۸۲)

[وَهَذَا الْبَابُ خَلَّ عَنِ الْفَصْلِ الثَّلَاثِ]

یہ باب تیسوی فصل سے خالی ہے۔

بَابُ نَزْوِلِ عَيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

(عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اترنا)

الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

۵۵۰۵۔ (۱) هُنَّ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكُنَّ أَنْ يَنْزَلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ، حَكَمًا عَدْلًا، فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخَنزِيرَ، وَيَضَعُ الْحِزْيَةَ، وَيَفِيضُ الْمَالَ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ، حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنْ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا». ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَأَقْرَأُوا إِنْ شِئْتُمْ: «وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ». الْآيَةُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۵۰۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے عنقریب عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) تم میں عادل حکمران (کی حیثیت میں آسمان سے) اتریں گے، وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو مار دیں گے، جزیہ کو ختم کر دیں گے، مال کی بہتات ہو جائے گی کوئی شخص مال لینے کیلئے تیار نہ ہو گا یہاں تک کہ ایک سجدہ دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہو گا۔ اس کے بعد ابو ہریرہ نے بیان کیا اگر تم (دلیل) چاہتے ہو تو اس آیت کی تلاوت کرو (جس کا ترجمہ ہے) کہ ”کوئی اہل کتاب ایسا باقی نہیں رہے گا جو عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے قبل ان پر ایمان نہ لے آئے گا“ (بخاری، مسلم) وضاحت: عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا قیامت کی علامات سے ہے اور یہ مسئلہ کتاب و سنت اور اجماع امت کے ساتھ ثابت ہے نیز ان کے اترنے کی احادیث تو اتر کے ساتھ ثابت ہیں (تفہیم الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۸۲)

۵۵۰۶۔ (۲) وَصَفُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَاللَّهِ لَيَنْزِلُنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا، فَلْيَكْسِرَنَّ الصَّلِيبَ وَلْيَقْتُلَنَّ الْخَنزِيرَ، وَلْيَضَعَنَّ الْحِزْيَةَ، وَلْيَبْسُغَنَّ بِالْمَالِ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ». وَتَلَذَّهَبُنَّ الشُّحَاءُ وَالْتَبَاعُضُ وَالْتَحَاسُدُ، وَلْيَدْعُونَ إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا - قَالَ: «كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ، وَإِمَامَكُمْ مِنْكُمْ؟».

۵۵۰۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! عیسیٰ علیہ السلام عادل حکمران کی حیثیت میں آسمان سے اتریں گے، وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو مار دیں گے، نیکیں ختم کر دیں گے اور اونٹنیوں کو چھوڑ دیں گے ان سے کام نہیں لیا جائے گا، عداوت، بغض اور حسد ختم ہو جائے گا اور مال کی طرف (لوگوں کو) بلایا جائے گا لیکن کوئی شخص مال لینے کیلئے رضامند نہیں ہو گا (مسلم) اور بخاری، مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: تمہارا کیا حال ہو گا جب عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) تم میں سے اتریں گے اور تمہارے امام تم ہی میں سے ہوں گے۔

وضاحت: معلوم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے نہیں ہوں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام معادن ہوں گے جبکہ مدی علیہ السلام امام ہوں گے اور عیسیٰ علیہ السلام ان کی اقتداء میں نماز ادا کریں گے۔ (مرقاۃ جلد ۲ صفحہ ۲۳۲)

۵۵۰۷- (۳) وَهَذَا جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلِيَّ الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. قَالَ: فَيَنْزِلُ عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ، فَيَقُولُ آمِينَ، هُمْ: تَعَالَى صَلُّ لَنَا، فَيَقُولُ: لَا إِنْ بَعْضَكُمْ عَلِيٌّ بَعْضُ أُمَّرَاءِ، تَكْرِمَةَ اللَّهِ هَذِهِ الْأُمَّةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۰۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت سے ہمیشہ ایک جماعت حق (کے غلبہ) کیلئے لڑائی کرتی رہے گی۔ قیامت کے قریب تک (دشمنوں پر) غالب رہے گی۔ آپ نے فرمایا: عیسیٰ بن مریم (آسمان سے) اتریں گے۔ مسلمانوں کے امیر امام مدی علیہ السلام کہیں گے کہ آپ آئیں، ہمیں نماز کی امامت کرائیں۔ عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ میں امامت نہیں کروں گا۔ بے شک تم میں سے بعض لوگ بعض پر امیر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عزت عطا کی ہے (کہ ان کا امیر انہی میں سے ہو) (مسلم)

وضاحت: اگرچہ عیسیٰ علیہ السلام بوجہ پیغمبر ہونے کے افضل ہیں لیکن امامت غیر افضل کو بھی دی جاسکتی ہے جیسا کہ اس واقعہ میں مدی علیہ السلام کو امامت کا اہل قرار دیا گیا ہے (مرقاۃ جلد ۱۰ صفحہ ۲۳۳)

وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَضْلِ الثَّانِي

یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

الْفَضْلُ الثَّلَاثُ

۵۵۰۸- (۴) هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

«يَنْزِلُ عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ، فَيَتَزَوَّجُ، وَيُوَلِّدُ لَهُ، وَيَمُكِّتُ خَمْسًا وَأَرْبَعِينَ سَنَةً، ثُمَّ يَمُوتُ، فَيُدْفَنُ مَعِيَ فِي قَبْرِي، فَأَقُومُ أَنَا وَعَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فِي قَبْرِ وَاحِدٍ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ.»
رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي «كِتَابِ الْوَفَاءِ».

تیسری فصل

۵۵۰۸ : عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عیسیٰ بن مریم آسمان سے زمین پر اتریں گے، نکاح کریں گے، ان کی اولاد ہوگی اور وہ پینتالیس (۳۵) برس تک (زندہ) رہیں گے پھر فوت ہو جائیں گے اور میرے ساتھ میری قبر میں دفن ہوں گے۔ میں اور عیسیٰ بن مریم، ابو بکر اور عمرؓ کے درمیان میں ایک قبر سے اٹھیں گے (اس حدیث کو ابن جوزی نے کتاب الوفاء میں بیان کیا)۔
وضاحت : اس حدیث میں میری قبر سے مراد مقبرہ ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس دفن ہوں گے چنانچہ قیامت کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور عیسیٰ علیہ السلام دونوں ایک مقبرہ سے ابوبکر اور عمرؓ کے درمیان سے اٹھیں گے۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے آپ کے روضہ اقدس میں ایک قبر کی جگہ خالی ہے جہاں عیسیٰ علیہ السلام دفن ہوں گے (واللہ اعلم)

بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ وَإِنَّ مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهُ

قُرْبِ قِيَامَتِ كَابِيَانِ اُور اِس بَاتِ كَابِيَانِ كِه جُو شَخْصِ

فَوْتِ هُو كِيَا اِس پَر قِيَامَتِ قَائِمِ هُو كِي

الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

۵۵۰۹ - (۱) عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ». قَالَ شُعْبَةُ: وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُولُ فِي قِصَصِهِ: كَفَضَّلَ - إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى، فَلَا أُدْرِي أَذَكَرَهُ عَنْ أَنَسٍ أَوْ قَالَ قَتَادَةَ؟ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۵۰۹: شعبہ، قتادہ سے وہ انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح بھیجے گئے ہیں۔ شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے قتادہ سے سنا وہ اپنے بیان میں کہا کرتے تھے جیسا کہ ان دونوں میں سے ایک کو (لسبائی کے لحاظ سے) دوسری پر برتری حاصل ہے (شعبہ کہتے ہیں کہ) مجھے علم نہیں کہ قتادہ نے اس کو انس سے بیان کیا یا یہ قتادہ کا قول ہے (بخاری، مسلم) وضاحت: دونوں انگلیوں سے مقصود درمیانی اور انگشت شہادت ہے اور یعنی جس طرح ان دونوں میں دوری نہیں اسی طرح مجھ میں اور قیامت میں کچھ دوری نہیں۔ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ہیں (واللہ اعلم)

۵۵۱۰ - (۲) وَهَذَا جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِشَهْرٍ: «تَسْأَلُونِي عَنِ السَّاعَةِ؟ وَإِنَّمَا عَلِمْتُهَا عِنْدَ اللَّهِ، وَأُقَسِمُ بِاللَّهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ نَفْسٍ مَنُوسَةٍ يَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةٌ سَنَةً وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۱۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات سے ایک ماہ پہلے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم مجھ سے قیامت کے بارے میں دریافت کرتے ہو جبکہ اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھاتا ہوں کہ اس وقت روئے زمین پر ایسا کوئی نفس نہیں جس پر سو سال کا عرصہ گزرے اور وہ پھر بھی زندہ رہے (مسلم)

۵۵۱۱۔ (۳) وَهَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا يَأْتِي مِائَةَ سَنَةٍ وَعَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مِثْلُ نَفْسِ الْيَوْمِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۱۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، آج کے دن جو لوگ بقید حیات ہیں ان میں سے کوئی بھی شخص سو (۱۰۰) سال کے بعد روئے زمین پر موجود نہیں رہے گا (مسلم)

۵۵۱۲۔ (۴) وَهَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْأَعْرَابِ يَأْتُونَ النَّبِيَّ ﷺ فَيَسْأَلُونَهُ عَنِ السَّاعَةِ، فَيُكَاثِبُهُمْ بِمَا يَنْظُرُ إِلَى أَصْغَرِهِمْ فَيَقُولُ: «إِنْ يَعْشَى هَذَا لَا يُدْرِكُهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقْرَمَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ». مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۱۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسالت کے کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انہوں نے آپ سے قیامت کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے ان میں سے سب سے چھوٹی عمر والے کی جانب دیکھا اور فرمایا، اگر یہ شخص زندہ رہا تو اس پر بڑھاپا طاری نہ ہو گا کہ تم پر قیامت قائم ہو جائے گی (بخاری، مسلم) وضاحت: یہاں قیامت سے مقصود موت ہے اس لیے کہ جو شخص فوت ہو گیا اس کے لیے قیامت قائم ہو گئی نیز اس حدیث میں مخاطب وہ سالکین ہیں جنہوں نے نبی آرام صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا (مشکوٰۃ سعید الخمام جلد ۳ صفحہ ۱۹۲)

الْفَضْلُ النَّالِي

۵۵۱۳۔ (۵) فِي الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «بُعِثْتُ فِي نَفْسِ السَّاعَةِ، فَتَبَقْتُهَا كَمَا تَبَقَّتْ هَذِهِ هَذِهِ» - وَأَشَارَ بِأَصْبَعَيْهِ الشَّبَابَةَ وَالْوُسْطَى. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۵۵۱۳: مُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «بُعِثْتُ فِي نَفْسِ السَّاعَةِ، فَتَبَقْتُهَا كَمَا تَبَقَّتْ هَذِهِ هَذِهِ» - وَأَشَارَ بِأَصْبَعَيْهِ الشَّبَابَةَ وَالْوُسْطَى. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۵۱۳: مُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «بُعِثْتُ فِي نَفْسِ السَّاعَةِ، فَتَبَقْتُهَا كَمَا تَبَقَّتْ هَذِهِ هَذِهِ» - وَأَشَارَ بِأَصْبَعَيْهِ الشَّبَابَةَ وَالْوُسْطَى. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۵۱۳: مُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «بُعِثْتُ فِي نَفْسِ السَّاعَةِ، فَتَبَقْتُهَا كَمَا تَبَقَّتْ هَذِهِ هَذِهِ» - وَأَشَارَ بِأَصْبَعَيْهِ الشَّبَابَةَ وَالْوُسْطَى. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۵۱۳: مُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «بُعِثْتُ فِي نَفْسِ السَّاعَةِ، فَتَبَقْتُهَا كَمَا تَبَقَّتْ هَذِهِ هَذِهِ» - وَأَشَارَ بِأَصْبَعَيْهِ الشَّبَابَةَ وَالْوُسْطَى. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۵۱۳: مُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «بُعِثْتُ فِي نَفْسِ السَّاعَةِ، فَتَبَقْتُهَا كَمَا تَبَقَّتْ هَذِهِ هَذِهِ» - وَأَشَارَ بِأَصْبَعَيْهِ الشَّبَابَةَ وَالْوُسْطَى. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۵۱۳: مُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «بُعِثْتُ فِي نَفْسِ السَّاعَةِ، فَتَبَقْتُهَا كَمَا تَبَقَّتْ هَذِهِ هَذِهِ» - وَأَشَارَ بِأَصْبَعَيْهِ الشَّبَابَةَ وَالْوُسْطَى. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۵۱۴-(۶) وَقَدْ سَعِدَ بَنُ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا تَعْجَزَ أُمَّتِي عِنْدَ رَبِّهَا أَنْ يُؤَخَّرَهُمْ نِصْفَ يَوْمٍ». قِيلَ لِسَعْدٍ: وَكَمْ نِصْفُ يَوْمٍ؟ قَالَ: خَمْسِمِائَةَ سَنَةٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۵۱۳: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے امید ہے کہ میری امت اپنے رب کی نظر میں اتنی عاجز نہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اس کو نصف دن کی مہلت بھی عطا نہ کرے۔ سچ سے دریافت کیا گیا کہ یہ نصف دن کتنا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ نصف دن پانچ سو سال کے برابر ہے (ابوداؤد)

الفصل الثالث

۵۵۱۵-(۷) عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَثَلُ هَذِهِ الدُّنْيَا مَثَلُ ثَوْبٍ شَقُّ مِنْ أَوْلَاهِ إِلَى آخِرِهِ، فَبَقِيَ مُتَعَلِّقًا بِحَيْطٍ فِي آخِرِهِ، فَيُوشِكُ ذَلِكَ الْحَيْطُ أَنْ يَنْقَطِعَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

تیسری فصل

۵۵۱۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس دنیا کی مثال اس کپڑے کی سی ہے جو شروع سے آخر تک پھاڑ دیا گیا ہے اور پھٹا ہوا کپڑا آخر میں ایک دھاگے سے لٹک رہا ہے، قریب ہے کہ وہ دھاگہ بھی ٹوٹ جائے (اور دنیا کا خاتمہ ہو جائے) (بیہقی شعب الایمان)

بَابُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ

(قیامت صرف برے لوگوں پر قائم ہوگی)

الفصل الأول

۵۵۱۶- (۱) وَهَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ: اللَّهُ اللَّهُ». وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ عَلَى أَحَدٍ يَقُولُ: اللَّهُ اللَّهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی نصل

۵۵۱۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک زمین پر اللہ اللہ کی آواز آنا ختم نہ ہو جائے گی اور ایک روایت میں ہے کہ قیامت کسی ایسے شخص پر قائم نہیں ہوگی جو اللہ اللہ کہنے والا ہوگا (مسلم)

۵۵۱۷- (۲) وَهَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ الْخَلْقِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۱۷: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت تو صرف ان لوگوں پر قائم ہوگی جو تمام مخلوق سے بدتر ہوں گے (مسلم)

۵۵۱۸- (۳) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرَّ أَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسَ حَوْلَ ذِي الْخَلْصَةِ». وَذُو الْخَلْصَةِ: ظَاغِيَةُ دَوْسِ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۱۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ دوس قبیلہ کی عورتیں اپنے کولے ”ذوالخلصہ“ نامی بت کے گرد نہ مٹائیں گی۔ ”ذوالخلصہ“ قبیلہ دوس کے ایک بت کا نام ہے جس کی وہ زمانہ جاہلیت میں عبادت کیا کرتے تھے (بخاری، مسلم)

۵۵۱۹- (۴) وَهَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا

يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ - حَتَّى يُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزَّىٰ . فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنْ كُنْتُ لَأُظَنُّ
حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلِنُكْرِهٍ
الْمُشْرِكُونَ ﴾ . أَنْ ذَلِكَ تَأَمَّنَا . قَالَ : « إِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ رِيحًا
طَيِّبَةً ، فَتُوقَى كُلُّ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ ، فَيَبْقَى مَنْ لَا خَيْرَ فِيهِ ،
فَيَرْجِعُونَ إِلَى دِينِ آبَائِهِمْ » . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۵۵۱۹ : عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا
رات اور دن اس وقت تک ختم نہیں ہوں گے جب تک کہ لات و عزی کی عبادت نہ ہونے لگ جائے گی (عائشہ
کہتی ہیں) میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں سمجھتی تھی کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی جس
کا ترجمہ ہے "اللہ تو ایسی ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تاکہ اسے تمام اویان
پر غلبہ عطا کرے، اگرچہ مشرکین اسے ناپسند جائیں" پھر بھی یہ دین مکمل ہو گا آپ نے فرمایا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ جب
تک چاہے گا دین مکمل رہے گا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک لطیف ہوا بھیجے گا جس سے ہر وہ شخص فوت ہو جائے
گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو گا اور وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جن میں کوئی نیکی نہیں
ہوگی۔ پس وہ لوگ اپنے آباء و اجداد کے دین (یعنی کفر و شرک) کی طرف لوٹ جائیں گے (مسلم)

۵۵۲۰ - (۵) وَهَنَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :
« يَخْرُجُ الدَّجَالُ فَيَمُكُّتُ أَرْبَعِينَ » لَا أَدْرِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ عَامًا . « فَيَبْعَثُ اللَّهُ عَيْسَى
ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةٌ بَيْنَ مَسْعُودٍ ، فَيَطْلُبُهُ - فَيَهْلِكُهُ - ، ثُمَّ يَمُكُّتُ فِي النَّاسِ سِتْعَ سِنِينَ ،
لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عِدَاوَةٌ ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ رِيحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ
أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيْمَانٍ إِلَّا أَقْبَضَتْهُ ، حَتَّى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِي كَيْدِ جَبَلٍ
لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتَّى تَقْبِضَهُ » قَالَ : « فَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ فِي حِفَّةِ الطَّيْرِ وَأَخْلَامِ السَّبَاعِ - ، لَا
يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا ، وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا ، فَيَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ ، يَقُولُ : أَلَا تَسْتَجِيبُونَ ؟
فَيَقُولُونَ : فَمَا تَأْمُرُنَا ؟ فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ ، وَهُمْ فِي ذَلِكَ دَارُ رِزْقِهِمْ ، حَسَنَ عَيْشِهِمْ ، ثُمَّ
يُنْفَخُ فِي الصُّورِ ، فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْعَى لَيْتًا ، وَرَفَعَ لَيْتًا » قَالَ : « وَأَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ
يَلْدُرُطُ - حَوْضِ إِبِلِهِ ، فَيَضَعْنَ وَيَضَعْنَ النَّاسَ ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ مَطْرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ - ، فَيَنْبُتُ -
مِنْهُ أَحْسَادُ النَّاسِ ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى ، فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ، ثُمَّ يُقَالُ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ! هَلُمَّ
إِلَى رَبِّكُمْ . ﴿ وَقَفَّوهُمْ أَنَّهُمْ سَمَّوُلُونَ ﴾ . فَيُقَالُ : أَخْرَجُوا بَعَثَ النَّارِ . فَيُقَالُ : مِنْ كَمْ ؟
كَمْ ؟ فَيُقَالُ : مِنْ كُلِّ أَلْبٍ تَسْعِمَانَةٌ وَتَسَعَةٌ وَتَسْعِينَ » قَالَ : « فَذَلِكَ يَوْمٌ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا ،
وَذَلِكَ يَوْمٌ يَكْتَسِفُ عَنْ سَاقِ » . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

وَذَكَرَ حَدِيثُ مُعَاوِيَةَ: «لَا تَنْقَطِعُ الْهَجْرَةُ» فِي «بَابِ التَّوْبَةِ».

۵۵۳۰: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دجال ظاہر ہونے کے بعد چالیس..... تک رہے گا۔ عبد اللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ آپ کا مقصد چالیس دن، چالیس ماہ یا چالیس سال تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اتاریں گے گویا کہ وہ عروہ بن مسعود کے ساتھ مشابہ ہوں گے، وہ دجال کو تلاش کریں گے اور اسے ہلاک کر دیں گے۔ اس کے بعد عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں سات برس تک رہیں گے (اس عرصہ میں) ہر دو انسانوں کے درمیان کوئی دشمنی نہ ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ شام کی جانب سے ٹھنڈی ہوا بھیجے گا اور زمین پر کوئی ایسا شخص باقی نہ رہے گا جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہو گا مگر وہ اسے موت سے ہمکنار کرے گی یہاں تک کہ اگر کوئی شخص کسی پہاڑ کے اندر بھی داخل ہوا تو ہوا وہاں بھی اس کے پاس پہنچ جائے گی یہاں تک کہ اس کی جان قبض کرے گی۔ آپ نے فرمایا، اس کے بعد (روئے زمین پر) بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو پرندوں کی طرح تیز طرار بے وزن ہوں گے اور درندوں کی مانند سخت ہوں گے، وہ نہ بھلائی سے واقف ہوں گے اور نہ برائی سے اجتناب کریں گے۔ شیطان ان کے پاس انسانی شکل میں جائے گا اور کہے گا کہ کیا تم کو شرم و حیا نہیں آتی؟ وہ کہیں گے، تم ہمیں کیا حکم دیتے ہو؟ پس شیطان انہیں بتوں کو پونے کا حکم دے گا اور اس حالت میں بھی انہیں فراوانی سے رزق مل رہا ہو گا اور ان کی زندگی عیش و عشرت والی ہوگی بعد ازاں صور پھونکا جائے گا جو شخص بھی اس کی آواز سنے گا وہ اپنے سر کے ایک کنارے کو جھکا لے گا اور دوسرے کو اونچا رکھے گا۔ آپ نے فرمایا، پہلا شخص جو صور کی آواز کو سنے گا، وہ شخص ہو گا جو اپنے اونٹوں کے لیے حوض لیب رہا ہو گا وہ بھی بے ہوش ہو جائے گا اور لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجیں گے جو جہنم کی مانند ہوگی اس سے لوگوں کے جسم نمودار ہوں گے پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو تمام لوگ (قبروں سے) کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے۔ پھر منادی کی جائے گی کہ اے لوگو! اپنے رب کے پاس جلدی پہنچو (فرشتوں سے کہا جائے گا) "انہیں روک لو، ان سے سوالات کیے جائیں گے۔" (فرشتوں سے) کہا جائے گا کہ جہنم کی طرف بھیجنے والوں کو نکالو۔ کہا جائے گا کہ کتنوں میں سے کتنے جہنمی ہیں؟ کہا جائے گا کہ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے جہنمی ہیں۔ آپ نے فرمایا (یہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کا مصداق ہو گا) "یہ ایسا دن ہو گا جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا" اور یہ ایسا دن ہو گا جس دن پنڈلی سے کپڑا اتارا جائے گا یعنی سخت مشکل دن ہو گا (مسلم)

اور معاویہ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ "ہجرت منقطع نہیں ہوگی" کا ذکر باب التوبہ میں ہو چکا ہے۔

کِتَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ

قیامت کے احوال اور جنت اور دوزخ کا ذکر

(صُور پھونکنے کا بیان)

الفصل الأول

۵۵۲۱۔ (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ» قَالُوا: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! أَرْبَعُونَ يَوْمًا؟ قَالَ: آيَةُ. قَالُوا: أَرْبَعُونَ شَهْرًا. قَالَ: آيَةُ. قَالُوا: أَرْبَعُونَ سَنَةً؟ قَالَ: آيَةُ. «ثُمَّ يُنْزِلُ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ النَّخْلُ» قَالَ: «وَلَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيْءٌ لَا يَبْلَى إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا، وَهُوَ عَجَبُ الذَّنْبِ -، وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ، قَالَ: «كُلُّ ابْنِ آدَمَ يَأْكُلُهُ التُّرَابُ إِلَّا عَجَبَ الذَّنْبِ، مِنْهُ خُلِقَ، وَفِيهِ يُرَكَّبُ».

پہلی فصل

۵۵۲۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلی بار اور دوسری بار صُور پھونکنے کا درمیانی عرصہ چالیس ہو گا۔ ابو ہریرہ سے ان کے شاگردوں نے دریافت کیا کہ کیا چالیس دن مراد ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے معلوم نہیں۔ انہوں نے (پھر) دریافت کیا: کیا چالیس ماہ مراد ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ انہوں نے (پھر) دریافت کیا کہ کیا چالیس سال مراد ہیں؟ انہوں نے کہا: میں نہیں جانتا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ بادلوں سے بارش نازل فرمائے گا تو مخلوق کے اجسام یوں اگیں گے جیسا کہ انگریزی آگنی ہے۔ آپ نے فرمایا: انسان (کے جسم) کا ہر حصہ سوائے ریزہ کی ہڈی کے نچلے حصے کے بوسیدہ ہو جائے گا۔ قیامت کے دن اسی سے تمام اعضاء کو جوڑا جائے گا (بخاری، مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا: انسان کے تمام اجزاء کو مٹی کھا جائے گی لیکن ریزہ کی ہڈی کے نچلے حصہ کو نہیں کھائے گی، اسی سے (انسان دوبارہ) پیدا ہو گا اور اسی سے جوڑا جائے گا۔

وضاحت: اسرائیل علیہ السلام جب پہلی بار صُور پھونکیں گے تو مخلوق بے ہوش ہو جائے گی، اس کے چالیس سال بعد دوبارہ صُور پھونکیں گے تو مخلوق زندہ ہو جائے گی۔ حدیث میں اگرچہ ابہام ہے کہ چالیس سے مقصود دن

ہیں، مینے ہیں یا سال ہیں لیکن ایک دوسری حدیث میں وضاحت ہے کہ چالیس سال مراد ہیں۔ خیال رہے کہ تمام لوگوں کے جسم بوسیدہ ہو جائیں گے البتہ انبیاءِ عظیم الصلوٰۃ والسلام کے اجسام بوسیدہ نہیں ہوں گے، مٹی کے لیے ان کے اجسام کو کھانا حرام ہے (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۱۰ صفحہ ۲۳۲)

۵۵۲۲ - (۲) وَفَنُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَقْبُضُ اللَّهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَيُّنَ مُلْكُ الْأَرْضِ؟». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۲۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ زمین کو مٹی میں لے گا اور آسمانوں کو لپیٹ کر اپنے دائیں ہاتھ میں لے گا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اعلان فرمائے گا کہ میں ہی بادشاہ ہوں، زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟ (بخاری، مسلم)

۵۵۲۳ - (۳) وَهَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَطْوِي اللَّهُ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ يَأْخُذُهَا بِيَدِهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ أَيُّنَ الْجَبَّارُونَ؟ أَيُّنَ الْمُتَكَبِّرُونَ؟ ثُمَّ يَطْوِي الْأَرْضِينَ بِشِمَالِهِ - وَفِي رِوَايَةٍ: يَأْخُذُهَا بِيَدِهِ الْأُخْرَى - ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَيُّنَ الْجَبَّارُونَ؟ أَيُّنَ الْمُتَكَبِّرُونَ؟». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۲۳: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آسمانوں کو لپیٹ لے گا پھر انہیں اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑے گا اور اعلان فرمائے گا کہ میں ہی بادشاہ ہوں، جابر کہاں ہیں؟ متکبر کہاں ہیں؟ اس کے بعد زمین کو اپنے بائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا اور ایک روایت میں ہے انہیں اپنے دوسرے ہاتھ میں پکڑے گا اور اعلان فرمائے گا کہ میں بادشاہ ہوں، جابر کہاں ہیں؟ متکبر کہاں ہیں؟ (مسلم)

۵۵۲۴ - (۴) وَهَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ خَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ يُنْمِكُ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْأَرْضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالنَّمَاةَ وَالشَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ، وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلَى إِصْبَعٍ، ثُمَّ يَهْزُهُنَّ فَيَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَنَا اللَّهُ. فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَعَجُّبًا مِمَّا قَالَ الْخَبْرُ تَصْدِيقًا لَهُ. ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۲۴: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک یہودی عالم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے کہا، اے محمد! اس میں کچھ شبہ نہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو ایک انگلی پر، زمینوں کو ایک انگلی پر، پہاڑوں کو ایک انگلی پر، پانی اور مٹی کو ایک انگلی پر اور باقی مخلوق کو ایک انگلی پر رکھا ہوا

ہو گا پھر اللہ تعالیٰ انہیں حرکت دے گا اور اعلان فرمائے گا کہ میں بادشاہ ہوں، میں اللہ ہوں (یسودی عالم کی ان باتوں پر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم تعجب کرتے ہوئے مسکرائے (اور) اس کی تصدیق کرتے ہوئے آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) ”انہوں نے اللہ تعالیٰ کو صحیح طور پر نہ پہچانا حالانکہ قیامت کے دن تمام زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور تمام آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے“ اللہ ان سے پاک اور بلند ہے جن کو وہ اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں“ (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس مضمون کی احادیث کی تشریح ممکن نہیں جیسا کہ سلف صالحین کا مسلک ہے بلکہ ایسی احادیث پر بلا بحث تحقیق کے ایمان لانا ضروری ہے (واللہ اعلم)

۵۵۲۵۔ (۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَوْلِهِ: ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ﴾ ، فَأَيُّنَ يَكُونُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: «عَلَى الصِّرَاطِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۲۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ پاک کے اس ارشاد کے بارے میں دریافت کیا (جس کا ترجمہ ہے) ”جس دن زمین تبدیل کر دی جائے گی اور آسمان لپیٹ دیے جائیں گے“ کہ اس روز لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا (اس وقت لوگ) پل صراط پر ہوں گے (مسلم)

۵۵۲۶۔ (۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكْوَرَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۵۲۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن سورج اور چاند قیامت کے دن لپیٹ کر (دورخ میں) ڈال دیے جائیں گے (بخاری)

وضاحت: سورج اور چاند کو عذاب دینے کیلئے دورخ میں نہیں ڈالا جائے گا بلکہ ایسا کرنے سے مقصود ان لوگوں کی سرزنش ہوگی جو اللہ تعالیٰ کے سوا سورج اور چاند کی عبادت کیا کرتے تھے۔

(مکتوٰۃ علامہ آلہبانی جلد ۳ صفحہ ۱۵۳)

الفصل الثانی

۵۵۲۷۔ (۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَيْفَ أَنْعَمَ - وَصَاحِبُ الصُّورِ قَدْ اتَّقَمَهُ وَأَضْفَى سَمْعَهُ، وَحَسَى جِبْهَتَهُ يَسْتَظِرُّ مَنْ يُؤْمَرُ بِالنَّفْحِ؟». فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: «قُولُوا: حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۵۵۲۷: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں کیسے خوش رہوں جبکہ صور (پھونکنے والے فرشتے نے) صور کو منہ میں تھاما ہوا ہے، اپنے کانوں کو جھکا رکھا ہے، اپنی پیشانی کو نیچے کیا ہوا ہے وہ اس انتظار میں ہے کہ کب اسے صور (پھونکنے) کا حکم ملتا ہے۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! (اس حالت میں) آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا، تم کو، ہمیں اللہ کافی ہے اور وہی بہتر کارساز ہے (ترمذی)

۵۵۲۸- (۸) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْصُّورُ قَرْنٌ يَنْفُخُ فِيهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالذَّارِمِيُّ.

۵۵۲۸: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، صور ایک سینک ہے جس میں پھونکا جائے گا (ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

الفصل الثالث

۵۵۲۹- (۹) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ﴾: «الْصُّورُ قَالَ: وَ﴿الرَّاجِعَةُ﴾: «الَّتِي تَرْتَجِعُ بَابٍ».

۵۵۲۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو ”جب صور میں پھونکا جائے گا“ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”الراجعة“ سے مقصود پہلی بار صور پھونکتا ہے اور ”الراوند“ سے مقصود دوسری بار صور پھونکتا ہے (امام بخاری نے اس حدیث کو ترجمہ الباب میں بیان کیا)

تیسری فصل

۵۵۳۰- (۱۰) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَاحِبَ الصُّورِ، وَقَالَ: «عَنْ يَمِينِهِ جِبْرَائِيلُ، وَعَنْ يَسَارِهِ ميكائيلُ».

۵۵۳۰: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صور (پھونکنے) والے فرشتے کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اس کے دائیں جانب جبرائیل اور بائیں جانب میکائیل ہوں گے (رزین)

۵۵۳۱- (۱۱) وَعَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ يُعِيدُ اللَّهُ الْخَلْقَ؟ وَمَا آيَةُ ذَلِكَ فِي خَلْقِهِ؟ قَالَ: «أَمَّا مَرَّتَ بِوَادِي قَوْمِكَ جَدْبًا ثُمَّ

مَرَزَتْ بِهِ يَهْتَرُ خُضْرًا؟، قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «فَتِلْكَ آيَةُ اللَّهِ فِي خَلْقِهِ، ﴿كَذَلِكَ يُخَيِّسُ اللَّهُ
الْمَوْتَى﴾». رَوَاهُمَا رِزِينَ.

۵۵۳۱: ابو رزین عقیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ مخلوق کو کیسے دوبارہ پیدا فرمائے گا؟ اور کیا اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں اس کی کوئی علامت ہے؟ آپ نے فرمایا، کیا تم کبھی خشک سالی کے زمانہ میں اپنی قوم کی وادی کے قریب سے گزرے ہو؟ پھر (بارش کے بعد) تم اس وادی سے گزرے ہو گے تو وہ سرسبز لہرا رہی ہو گی (ابو رزین کہتے ہیں) میں نے عرض کیا، ہاں! (ایسا ہوتا ہے) آپ نے فرمایا، یہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں اس کی علامت ہے، ”اسی طرح اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کرے گا“ (رزین)

بَابُ الْحَشْرِ

(قیامت کے روز مخلوق کو جمع کرنے کا ذکر)

الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

۵۵۳۲- (۱) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ -، كَقُرْصَةِ النَّعِيِّ -، لَيْسَ فِيهَا عِلْمٌ لِأَحَدٍ» - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۵۳۲: سهل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت کے دن لوگوں کو سفید سرخی مائل زمین پر جمع کیا جائے گا" زمین میدے کی روٹی کی مانند ہوگی" زمین پر کسی (قوم یا شہر) کا نشان نہ ہوگا (طاری مسلم)

۵۵۳۳- (۲) وَهَنَّ ابْنُ سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَكُونُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُبْرَةً وَاحِدَةً، يَتَكَفَّوْهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهِمْ كَمَا يَتَكَفَّأُ - أَحَدُكُمْ خُبْرَتَهُ فِي السَّفَرِ نَزْلًا لِأَهْلِ الْجَنَّةِ». فَاتَى رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ. فَقَالَ: بَارَكَ الرَّحْمَنُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ! أَلَا أُخْبِرُكَ بِنَزْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «بَلَى». قَالَ: تَكُونُ الْأَرْضُ خُبْرَةً وَاحِدَةً، كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ. فَنَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهَا ثُمَّ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَدَامِهِمْ؟ بِالْأَمِّ - وَالنُّونُ. قَالُوا: وَمَا هَذَا؟ قَالَ: نُورٌ وَنُونٌ، يَأْكُلُ مِنْ زَائِدَةٍ كَيْدِهِمَا - سَبْعُونَ أَلْفًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۳۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت کے دن زمین ایک روٹی کی مانند ہوگی۔ جبار (کائنات) اس کو اپنے ہاتھ میں لٹا سیدھا کریں گے جیسا کہ تم میں سے کوئی شخص سفر کے دوران الٹی سیدھی روٹی پکاتا ہے اور یہ روٹی جنت والوں کی مسالی ہوگی۔ (آپ کے فرمائے کے بعد) ایک یہودی آیا اس نے کہا "اللہ تعالیٰ آپ پر برکت فرمائے۔ اے ابوالقاسم! کیا میں آپ کو قیامت کے دن جنتیوں کی مسالی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ آپ نے فرمایا "ضرور! اس نے بیان کیا کہ زمین ایک روٹی کی مانند

ہو گی، جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ (اس کی یہ بات سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری جانب (تعب سے) دیکھا۔ پھر آپؐ ہنس ویئے یہاں تک کہ آپؐ کی کچلیاں ظاہر ہو گئیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا، کیا میں تجھے ان کے سالن کے بارے میں خبر نہ دوں؟ وہ ”بالام“ اور ”نُون“ ہے۔ صحابہؓ نے دریافت کیا، یہ کیا ہے؟ یسودی نے جواب دیا، اس سے مقصود تیل اور مچھلی ہے جس کے جگر کے ٹکڑے کو ستر ہزار افراد کھائیں گے (بخاری، مسلم)

وضاحت: عبرانی زبان میں ”بالام“ تیل کو کہتے ہیں جبکہ ”نُون“ عربی زبان میں مچھلی کو کہتے ہیں۔

(مشکوٰۃ سعید الخمام جلد ۳ صفحہ ۱۹۸)

۵۵۳۴ - (۳) وَهَنَ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُخَسَّرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقٍ: رَاغِبِينَ، رَاهِبِينَ، وَإِثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ، وَثَلَاثَةَ عَلَى بَعِيرٍ، وَارْبَعَةَ عَلَى بَعِيرٍ، وَعَشْرَةَ عَلَى بَعِيرٍ، وَتَخَسَّرُ - بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ. تَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا، وَتَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا، وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا، وَتُمْسِكُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا. مُتَمَنَّ عَالِيَهُ.

۵۵۳۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن لوگوں کو تین قسموں میں جمع کیا جائے گا۔ ایک قسم کے لوگ وہ ہوں گے جو جنت کی خواہش کریں گے اور دوسری قسم میں دوزخ سے ڈرنے والے ہوں گے (ان دو قسموں کے لوگوں کی سواری کی صورت یہ ہو گی کہ) دو شخص ایک اونٹ پر اور تین شخص ایک اونٹ پر اور چار شخص ایک اونٹ پر اور دس شخص ایک اونٹ پر سوار ہوں گے (یعنی جو اعلیٰ مرتبے کا حاصل ہو گا وہ نہایت اطمینان کے ساتھ کشادہ سواری پر بیٹھے گا) تیسری قسم میں باقی ماندہ لوگ ہوں گے جن کو آگ دھکیلی گی وہ ان کے ساتھ قیلولہ کرے گی جہاں وہ قیلولہ کریں گے اور ان کے ساتھ رات گزارے گی جہاں انہوں نے رات گزارا ہو گی اور ان کے ساتھ صبح کرے گی جہاں انہوں نے صبح کی ہو گی اور ان کے ساتھ شام کرے گی جہاں انہوں نے شام کی ہو گی (بخاری، مسلم)

وضاحت: جمع کرنے سے مراد یہ ہے کہ جب قیامت کے روز لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں گے تو لوگ تین اقسام پر مشتمل ہوں گے جیسا کہ قرآن پاک میں مذکور ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے ”وَكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلَاثًا“ کہ تمہاری تین قسمیں ہوں گی۔ پہلی دو قسم کے لوگ جتنی ہوں گے اور تیسری قسم کے لوگ وہ جنہی ہوں گے جنہیں آگ دھکیل کر میدانِ حشر میں لے جائے گی (مراۃ جلد ۱۰ صفحہ ۲۵۰ تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۸۸)

۵۵۳۵ - (۴) وَهَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ حِفَاةَ عِزَاءٍ غُرْلًا... ثُمَّ قَرَأَ: ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نَعِيدُهُ وَعَدَا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ﴾ - «وَأَوَّلُ مَنْ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ، وَإِنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِي يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ - ،

فَأَقُولُ: أُصِحَّحَابِي أُصِحَّحَابِي!! فَيَقُولُ: إِنَّهُمْ لَنْ يَزَالَوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مَذَّ فَارَقْتَهُمْ.
فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: ﴿وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿الْعَزِيزُ
الْحَكِيمُ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۳۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: یقیناً تمہیں قیامت کے روز اس طرح اٹھایا جائے گا کہ تم ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بغیر ختنہ کے ہو گے۔ اس کے بعد (بطور دلیل) آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) ”جس طرح ہم نے ان کو پہلی بار پیدا کیا اسی طرح ہم ان کو دوبارہ لوٹائیں گے“ یہ وعدہ ہم پر لازم ہے بے شک ہم اسی طرح کرنے والے ہیں“ (پھر آپ نے فرمایا) قیامت کے روز جس شخص کو سب سے پہلے لباس پہنایا جائے گا وہ ابراہیم علیہ السلام ہوں گے اور میرے کچھ ساتھیوں کو بائیں جانب یعنی دوزخ کی جانب لے جایا جائے گا۔ میں کہوں گا کہ یہ میرے صحابی ہیں، یہ میرے صحابی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا بے شک (یہ آپ کے صحابی ہیں) جب سے آپ ان سے جدا ہوئے یہ دین سے پھر گئے۔ (آپ نے فرمایا) یہ سن کر میں وہی کہوں گا جو (اللہ کے) نیک بندے نے کہا تھا کہ ”جب تک میں ان کے درمیان رہا میں ان پر گھران تھا“ سے اس قول تک کہ ”اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے“ (بخاری، مسلم)

۵۵۳۶ - (۵) وَقَدْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةَ عُرَاةٍ غُرُلًا. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيعًا يَنْظُرُونَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ؟ فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۳۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: لوگ قیامت کے دن ننگے پاؤں، ننگے بدن، بلا ختنہ کے اٹھائے جائیں گے۔ (عائشہ کہتی ہیں) میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا مرد اور عورتیں اکٹھے ہوں گے، وہ ایک دوسرے کی جانب دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: (قیامت کا) معاملہ اس سے بہت سخت ہو گا کہ کوئی ایک دوسرے کی جانب نگاہ اٹھا کر دیکھے (بخاری، مسلم)

۵۵۳۷ - (۶) وَقَدْ أَنَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «أَلَيْسَ الَّذِي آمَنَ عَلَى الرَّجُلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلَى أَنْ يُمَشِّبَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۳۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کافر قیامت کے دن منہ کے بل چل کر کیسے میدانِ حشر کی جانب جائیں گے؟ آپ نے جواب دیا، کیا یہ بات نہیں کہ جس ذات نے ان کو دنیا میں پاؤں پر چلنے کی طاقت دی وہ اس بات پر بھی قدرت رکھتا ہے کہ قیامت کے دن ان کو منہ کے بل چلائے (بخاری، مسلم)

۵۵۳۸- (۷) وَهَنَّ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَيَلْقَى إِبْرَاهِيمَ أَبَاهُ أَرْزَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَى وَجْهِهِ أَرْزٌ قَثْرَةٌ وَعُغْبَرَةٌ - فَيَقُولُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ: أَلَمْ أَقُلْ لَكَ: لَا تَعْصِنِي؟ فَيَقُولُ لَهُ أَبُوهُ: فَالْيَوْمَ لَا أَعْصِيكَ. فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ: يَا رَبِّ! إِنَّكَ وَعَدْتَنِي أَنْ لَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ، فَأَيُّ خِزْيٍ أَخْزَى مِنْ أَبِي الْأَبْعَدِ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: هَاتِنِي حَرَمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِينَ. ثُمَّ يُقَالُ لِإِبْرَاهِيمَ: مَا نَحَتْ رَجُلِكَ؟ فَيَنْظُرُ فَإِذَا هُوَ بِذَيْبِخٍ - مُتَلَطِّخٍ - فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۵۳۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، قیامت کے دن ابراہیم علیہ السلام اپنے والد ”آرز“ سے ملیں گے تو آرز کے چہرے پر سیاہی اور گرد و غبار دیکھیں گے۔ ابراہیم علیہ السلام ان سے کہیں گے کہ کیا میں نے آپ کو نہیں کہا تھا کہ آپ میری نافرمانی نہ کریں؟ ان کے والد جواب دیں گے کہ آج کے دن میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ اس پر ابراہیم علیہ السلام دعا کریں گے کہ اے میرے پروردگار بے شک آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ جس روز لوگوں کو اٹھایا جائے گا آپ مجھے رسوا نہیں کریں گے۔ پس والد جو (آپ کی رحمت سے) دور ہے اس سے زیادہ اور کیا رسوا ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جواب دیں گے، بلاشبہ میں نے کافروں پر جنت حرام کر دی ہے۔ اس کے بعد ابراہیم علیہ السلام سے کہا جائے گا کہ (دیکھیں) آپ کے پاؤں کے نیچے کیا ہے۔ وہ دیکھیں گے تو وہاں گئے ہالوں والا ایک ”بجڑ“ ہو گا (درحقیقت وہ آرز ہو گا) جو اپنے گوبر کے ساتھ تھمڑا ہوا ہو گا، اس کو ناگوں سے پکڑ کر درخ میں گرا دیا جائے گا (بخاری)

وضاحت: اس حدیث کی روشنی میں ایک سوال وارد ہوتا ہے کہ قیامت کے روز ابراہیم علیہ السلام اپنے والد کے بارے میں مغفرت کی دعا کیوں کریں گے؟ جبکہ ان کے والد آرز مشرک تھے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام کے والد فوت ہوئے تھے تو اس وقت ابراہیم علیہ السلام نے ان سے براءت کا اظہار کیا اور جب وہ میدانِ حشر میں اپنے والد کو دیکھیں گے کہ ان کی شکل مسخ ہو گئی ہے تو محبتِ پدری جاگ اٹھے گی اور ابراہیم علیہ السلام اللہ رب العزت سے ان کی مغفرت کی دعا کریں گے چونکہ اللہ تعالیٰ نے مشرک لوگوں پر جنت کو حرام قرار دیا ہے اور شرک کو ناقابلِ معافی جرم قرار دیا ہے لہذا ابراہیم علیہ السلام کی سفارش قبول نہیں ہوگی (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۱۰ صفحہ ۲۵۳)

۵۵۳۹- (۸) وَهَنَّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَيَعْرِقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَذْهَبَ عَرَفُهُمْ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ ذِرَاعًا وَيُلْجِئُهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ آذَانَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۳۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن لوگ پیٹے میں شرابور ہوں گے اور ان کا پیچیدہ زمین میں عزرائیم تک پھیل جائے گا اور ان کے منہ تک پہنچا ہوا ہو گا حتیٰ کہ ان کے کانوں تک پہنچ جائے گا (بخاری، مسلم)

۵۵۴۰ - (۹) وَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:

«تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتَّى تَكُونَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِثْلِ، فَيَكُونُ النَّاسُ عَلَى قَدَرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى كَعْبِيهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى حِقْوَتِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُمُ الْعَرَقُ الْجَمَامَ» - وَأَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ إِلَى فِيهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۴۰: مقدار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: سورج قیامت کے دن لوگوں سے ایک میل کی مسافت پر ہو گا، لوگوں کا ہیبت ان کے اعمال کے مطابق ہو گا بعض لوگوں کے منوں تک ہیبت ہو گا، بعض کے گھٹنوں تک، بعض کی کمر تک اور بعض کے منہ تک ہیبت آیا ہو گا۔ یہ بیان کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منہ کی جانب اشارہ کیا (مسلم)

۵۵۴۱ - (۱۰) وَقَدْ أَيْبَسَ عَذَابُ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَقُولُ

اللَّهُ تَعَالَى: يَا آدَمُ! فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فَيُيَدِّبُكَ. قَالَ: أَخْرَجَ بَعْثُ النَّارِ. قَالَ: وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟ قَالَ: مِنْ كُلِّ أَلْبٍ تَسْعِمَانِيَّةٍ وَتِسْعَةَ وَتِسْعِينَ، فَعِنْدَهُ تَشِيبُ الصَّغِيرِ، «وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمَلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ وَإِنَّا ذَلِكَ الْوَاحِدُ؟ قَالَ: «أَبَشِرُوا فَإِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا، وَمِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ أَلْفٌ» ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَرْجُو أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ» فَكَبَّرْنَا. فَقَالَ: «أَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ» فَكَبَّرْنَا قَالَ: «مَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشُّعْرَةِ السُّودَاءِ فِي جِلْدِ نَوْرٍ أَبْيَضٍ، أَوْ كَشُعْرَةِ بَيْضَاءٍ فِي جِلْدِ نَوْرٍ أَسْوَدٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۴۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم! وہ کہیں گے، میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں تمام بھلائیاں میرے ہاتھ میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ حکم دے گا کہ دوڑیوں کی جماعت الگ کرو۔ آدم علیہ السلام دریافت کریں گے کہ دوڑتی کتنے ہیں؟ اللہ فرمائے گا، ایک ہزار انسانوں میں سے نو سو ننانوے (دو درخ میں جائیں گے) اس وقت (یہ حکم سن کر بچے، بوڑھے ہو جائیں گے، حاملہ اپنے حمل کو ضائع کرے گی اور آپ دیکھیں گے کہ لوگ نشہ میں ہوں گے لیکن فی الحقیقت نشہ میں نہیں ہوں گے البتہ اللہ تعالیٰ کا عذاب سخت ہو گا۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! وہ ہزار میں سے ایک شخص ہم میں سے کون ہو گا؟ آپ نے انہیں (تسلی دیتے ہوئے) فرمایا، طرش ہو جاؤ اس لئے کہ ایک شخص تم میں سے ہو گا اور ہزار یا ہجرت و ماہجرت سے ہوں گے۔ بعد ازاں آپ نے فرمایا، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں امید کرتا ہوں کہ تم جنت والوں میں سے نصف ہو گے (اس پر) ہم

نے اللہ اکبر (کا کلمہ) کہا۔ آپ نے فرمایا، تم (اس دنیا میں دیگر) لوگوں میں بس اس سیاہ بال کی مانند ہو گے جو سفید رنگ کے تیل میں ہے یا سفید بال کی مانند جو سیاہ رنگ کے تیل میں ہے (بخاری، مسلم) وضاحت: میدان حشر بظاہر اتنا خوفناک اور شہدائے بھرپور ہو گا کہ اس کے مشاہدے سے حاملہ عورت کا حمل ساقط ہو جائے گا اور دودھ پلانے والے مادہ جانور اپنے بچوں سے غافل ہو جائیں گے وگرنہ یہ مقصد نہیں کہ اس وقت بالفعل اس طرح کے واقعات مشاہدے میں آئیں گے بلکہ شدت اور سنگینی اتنا درجہ کی ہو گی اس لحاظ سے اسے مجاز پر محمول کیا جائے گا (تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۹۰)

۵۵۴۲ - (۱۱) وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «يَكْشِفُ رَبَّنَا عَنْ سَائِقِهِ، فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ، وَيَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِيَاءً وَسُمْعَةً، فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ فَيَعُودُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۴۲: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، ہمارا پروردگار اپنی پندلی (سے کپڑا) اٹھائے گا اور سبھی ایماندار مرد اور عورتیں اللہ کیلئے سجدہ کریں گے اور جو لوگ دنیا میں ریاکاری اور شہرت کیلئے سجدہ کرتے تھے باقی رہ جائیں گے، وہ سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن ان کی کمر ایک بڑی بن جائے گی (بخاری، مسلم)

وضاحت: علامہ تور پشٹی بیان کرتے ہیں کہ سلف صالحین کا اس جیسے مضمون کی احادیث میں یہ مسلک ہے کہ تاویل سے گریز کیا جائے اور بغیر کسی تاویل کے اس کی حقیقت کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہوئے ایمان رکھا جائے، ان کے حقیقی مراد اور مفہوم کے پیچھے نہ پڑا جائے بلکہ یہ عقیدہ رکھا جائے کہ اس کا حقیقی علم صرف اللہ رب العزت ہی کو ہے (تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۹۰)

۵۵۴۳ - (۱۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيَأْتِيَنَّ الرَّجُلُ الْعَظِيمُ السَّمِينُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَزُونَ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ». وَقَالَ: «إِقْرَأُوا ﴿فَلَا يُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزَنًا﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۴۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک بھاری بھر کم فریہ شخص قیامت کے دن آئے گا لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا وزن چھہرے پر کے برابر بھی نہیں ہو گا نیز آپ نے فرمایا، (اے مومنو!) تم یہ آیت تلاوت کیا کرو (جس کا ترجمہ ہے) "قیامت کے دن ہم ان کیلئے ترازو قائم نہیں کریں گے" (یعنی انہیں قدر و منزلت نہیں دی جائے گی) (بخاری، مسلم)

وضاحت: اہل سنت کا "میزان" پر غیر متزلزل ایمان ہے جب کہ معتزلہ میزان کا انکار کرتے ہیں نیز اعمال کا بھی وزن ہو گا (تنقیح الرواة جلد ۴ صفحہ ۹۰)

الفصل الثانی

۵۵۴۴ - (۱۳) **هَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿يَوْمَئِذٍ نَحْدِثُ أَخْبَارَهَا﴾. قَالَ: «أَتَدْرُونَ مَا أَخْبَارُهَا؟» قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «فَإِنْ أَخْبَارُهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ وَأَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلَى ظَهْرِهَا، أَنْ تَقُولَ: عَمِلَ عَلَى كَذَا وَكَذَا، يَوْمَ كَذَا وَكَذَا». قَالَ: «فَهَذِهِ أَخْبَارُهَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.**

دوسری فصل

۵۵۴۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "اس دن زمین اپنے (اوپر ہونے والے) واقعات بتائے گی۔" آپ نے (صحابہ سے) دریافت کیا کہ تمہیں علم ہے کہ زمین کے بتانے سے کیا مراد ہے؟ صحابہ کرام نے جواب دیا "اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا "زمین کا خبر دینا یہ ہے کہ وہ ہر مرد اور عورت پر گواہی دے گی کہ اس شخص نے مجھ پر فلاں فلاں کام فلاں فلاں دن کیا۔ آپ نے فرمایا "یہ ہی اس کا خبر دینا ہے (احمد ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب قرار دیا ہے۔

۵۵۴۵ - (۱۴) **وَفَضْلُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ أَحَدٍ يَمُوتُ إِلَّا نَدِمَ». قَالُوا: وَمَا نَدَامَتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «إِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ أَنْ لَا يَكُونُ أَزْدَادًا، وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا نَدِمَ أَنْ لَا يَكُونُ نَزْعًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.**

۵۵۴۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص بھی فوت ہوتا ہے وہ نادم ہوتا ہے۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! اس کی ندامت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، اگر وہ نیکو کار ہوتا ہے تو نادم ہوتا ہے کہ اس نے مزید (نیک کام) کیوں نہ کیے اور اگر وہ بدکار ہوتا ہے تو نادم ہوتا ہے کہ وہ (برے کاموں سے) کیوں نہ باز رہا (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں یحییٰ بن عبداللہ راوی حکم فرما ہے (العلل و معروضہ الرجال جلد ۱ صفحہ ۱۳۸، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۸۹، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۵۱، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۹۱، ضعیف ترمذی صفحہ ۲۷۰)

۵۵۴۶ - (۱۵) **وَفَضْلُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةَ**

أَصْنَابٍ: صِنْفًا مُشَاهَةً، وَصِنْفًا رُكْبَانًا، وَصِنْفًا عَلَى وَجُوهِهِمْ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ يَمْشُونَ عَلَى وَجُوهِهِمْ؟ قَالَ: «إِنَّ الَّذِي أَمْسَاهُمْ عَلَى أَعْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُمَشِّيَهُمْ عَلَى وَجُوهِهِمْ، أَمَا إِنَّهُمْ يَتَّقُونَ بِوَجُوهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَشَوْبَةٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۵۳۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگوں کو قیامت کے دن تین گروہوں میں میدانِ حشر میں لایا جائے گا (ایک) گروہ پیادہ ہو گا (دوسرا) گروہ سوار اور (تیسرے) گروہ کے لوگ منہ کے بل چلیں گے۔ دریافت کیا گیا، اے اللہ کے رسول! وہ منہ کے بل کیسے چلیں گے؟ آپ نے فرمایا، بلاشبہ جس ذات نے ان کو پاؤں پر چلایا ہے وہ اس پر قادر ہے کہ انہیں منہ کے بل چلائے۔ خبردار! بے شک وہ اپنے مونوں کے ساتھ ہر ٹیلے اور کانٹے سے بچاؤ کریں گے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ٹیلے وغیرہ حشر کے دوران فتم نہیں ہوں گے جب کہ حشر کے بعد زمین سے ٹیلے فتم ہو جائیں گے (واللہ اعلم) نیز یہ حدیث ضعیف ہے (ضعیف ترمذی ص ۳۹)

۵۵۴۷- (۱۶) وَهَذَا ابْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ سَوَّاهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَمَا نَهَ رَأَى عَيْنٍ فَلْيَقْرَأْ: «إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ». «وَإِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ». «وَإِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ»، رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۵۵۴۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کو پسند ہے کہ وہ قیامت کے دن کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرے تو وہ درج ذیل سورتیں تلاوت کرے۔ «إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ»، «وَإِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ» اور «إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ» (احمد، ترمذی)

الْفَضْلُ الثَّلَاثُ

۵۵۴۸- (۱۷) هَذَا ابْنُ ذَرَرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ ﷺ حَدَّثَنِي: «أَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُونَ ثَلَاثَةَ أَفْوَاجٍ: فَوَجًا زَاكِيَيْنِ طَائِعِيْنَ كَاسِيْنَ، وَفَوَجًا تَسْتَحِبُّهُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى وَجُوهِهِمْ وَتَحْشَرُهُمُ النَّارُ-، وَفَوَجًا يَمْشُونَ وَيَسْعَوْنَ وَيُلْقِي اللهُ الْأَفْهَ عَلَى الظَّهْرِ-، فَلَا يَبْقَى، حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَتَكُونُ لَهُ الْحَدِيقَةُ يُعْطِيهَا بِذَاتِ الْقَتَبِ- لَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

تیسری فصل

۵۵۴۸: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں بے شک صادقِ صدوق (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے بتایا

کہ قیامت کے دن لوگ تین گروہوں میں اٹھائے جائیں گے۔ ایک گروہ کے لوگ سواریوں پر سوار، کھاتے پیتے، خوش حال ہوں گے اور ایک گروہ کو فرشتے ان کے چہروں کے بل چلائیں گے اور انہیں آگ دکھیل کر لے جائے گی اور ایک گروہ (کے لوگ) پیدل چلتے ہوئے اور دوڑتے ہوئے آئیں گے اور اللہ تعالیٰ سواریوں کو تباہ و برباد کر دیں گے، کوئی سواری زندہ نہ ہوگی یہاں تک کہ ایک شخص کے پاس باغ ہو گا وہ سواری کے بدلے باغ دے گا لیکن سواری نہ مل سکے گی (نسائی)

وضاحت: اس حدیث میں حشر سے مقصود قیامت کے روز لوگوں کو جمع کرنا ہے جب لوگ دوبارہ زندہ ہو کر محشر میں آئیں گے جیسا کہ علامہ تور پشٹی نے وضاحت کی ہے۔ علامہ خطابیؒ کی رائے درست نہیں ہے، وہ حشر سے مراد قیامت قائم ہونے سے پہلے لوگوں کو جمع کرنے پر محمول کرتے ہیں۔ دراصل انہیں حدیث کے اس جملہ سے غلط فہمی ہوئی ہے کہ "اللہ تعالیٰ سواریوں کو ختم کر دے گا" اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث کا یہ حصہ آخر تک الگ مستقل حدیث ہے۔ ابو ذرؓ راوی نے اس کو اس حدیث میں شامل کر دیا ہے، ان سے بھول ہو گئی ہے اور یہ صورت بھی ممکن ہے کہ قیامت کے دن سے مقصود قیامت کے قریب کا دور ہو جیسا کہ حدیث کا آخری جملہ اس پر دلالت کر رہا ہے (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۹، مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۰ - ۲۶۱)

بَابُ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ وَالْمِيزَانِ

(حساب، قصاص اور ترازو کا بیان)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۵۵۴۹۔ (۱) وَفَن عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا هَلَكَ». قُلْتُ: أَوَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ: «فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا»؟ فَقَالَ: «إِنَّمَا ذَلِكَ الْعَرَضُ؛ وَلَكِنْ مَنْ نُوْقِسَ فِي الْحِسَابِ يَهْلِكُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۵۴۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن جس شخص سے بھی حساب لیا جائے گا وہ عذاب میں گرفتار ہو گا۔ میں نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کیا اللہ تعالیٰ کا (یہ) ارشاد نہیں ہے کہ ”عنقریب آسان محاسبہ ہو گا؟“ آپ نے فرمایا، یہ تو معمولی حساب ہے اور جس شخص سے باز پرس ہوئی وہ عذاب میں گرفتار ہو گا (بخاری، مسلم)

۵۵۵۰۔ (۲) وَفَن عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا سَبَّكَلِمَةُ رَبِّهِ، لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ وَلَا حِجَابٌ يَحْجِبُهُ، فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ، وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ، وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ - فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ بِلِقَاءِ وَجْهِهِ، فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۵۰: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے ہر شخص کے ساتھ اس کا پروردگار (بلا واسطہ) کلام کرے گا۔ (اس وقت) رب اور بندے کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہو گا اور نہ ہی کوئی پردہ ہو گا جو بندے کو (اس کے) رب سے پردے میں کرے۔ جب بندہ اپنے دائیں جانب دیکھے گا تو اسے اپنے اعمال (سالی) آگے بھیجے ہوئے دکھائی دیں گے اور جب وہ اپنے بائیں جانب دیکھے گا تو اسے اپنے برے اعمال آگے بھیجے ہوئے دکھائی دیں گے اور اپنے سامنے نظر دوڑائے گا تو اسے اپنے منہ کے سامنے آگ ہی آگ نظر آئے گی۔ پس تم دونوں سے بچاؤ اختیار کرو اگرچہ کھجور کے کسی حصے کا (صدقہ) کرو۔

(بخاری، مسلم)

۵۵۵۱۔ (۳) **وَمِنْ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ يَذْنِبِي الْمُؤْمِنِينَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ - وَسَيَّرَهُ، فَيَقُولُ: أَعْتَرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ أَعْتَرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ أَيْ رَبِّ! حَتَّى قَرَّرَهُ بِذُنُوبِهِ، وَرَأَى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ قَدْ هَلَكَ. قَالَ: سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ، فَيُعْطِي كِتَابَ حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُونَ فَيُنَادِي بِهِمْ عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ: «هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الظَّالِمِينَ»»** سَتَفَنَّا عَلَيْهِ.

۵۵۵۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ ایماندار شخص کو عزت کے ساتھ (اپنے) قریب کرے گا اس پر اپنا پلو رکھے گا اور اسے چھپالے گا۔ اس سے پوچھتے گا کہ کیا تو فلاں فلاں گناہ کا اقرار کرتا ہے؟ وہ کہے گا ہاں! اے میرے پروردگار! یہاں تک کہ اس سے اس کے (تمام) گناہوں کا اقرار کرایا جائے گا۔ وہ شخص (درپردہ) خیال کرے گا کہ وہ عذاب میں گرفتار ہو گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیرے (ان) گناہوں پر پردہ ڈالا اور آج میں تیرے گناہ معاف کرتا ہوں۔ اسے نیک اعمال کا رجسٹر (دائیں ہاتھ میں) پکڑا دیا جائے گا۔ البتہ کفار اور منافقین کو تمام مخلوق کے سامنے بلایا جائے گا (اور کہا جائے گا کہ) یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار پر (اس کا شریک ثابت کر کے) جھوٹ باندھا۔ خبردار! اللہ کی لعنت شرک کرنے والوں اور منافقین پر ہے (بخاری، مسلم)

۵۵۵۲۔ (۴) **وَمِنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دَفَعَ اللهُ إِلَى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا، فَيَقُولُ: هَذَا فِكَامِكَ مِنَ النَّارِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۵۵۵۲: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو (ایک) یہودی یا عیسائی دے گا اور فرمائے گا دونوں سے بچانے کیلئے یہ تیرا فدیہ ہے۔ (مسلم)

وضاحت: ایک حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ہر شخص کی جگہ جنت اور دوزخ دونوں میں ہے تو جب ایماندار شخص جنت میں داخل ہو جاتا ہے تو کافر دوزخ میں اس کی جگہ پر پہنچتا ہے اس لئے کہ وہ کفر کی وجہ سے اس کا مستحق ہے اس حدیث کی روشنی میں ابو موسیٰ کی حدیث کا مفہوم سمجھا جائے (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۹۲)

۵۵۵۳۔ (۵) **وَمِنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُجَاءُ بِنُوحٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَقَالُ لَهُ: هَلْ بَلَّغْتَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، يَا رَبِّ! فَنَسَأَلُ أُمَّتَهُ: هَلْ بَلَّغْتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: مَا جَاءَنَا مِنْ نَذِيرٍ. فَيُقَالُ: مَنْ شَهِدُوكَ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فِيَجَاءُ بِكُمْ فَتَشْهَدُونَ أَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ» ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَكَذَلِكَ**

جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ﴿۱۰۰﴾ . زَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ .

۵۵۵۳: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن لوح علیہ السلام کو لایا جائے گا ان سے دریافت کیا جائے گا کہ کیا آپ نے (احکام) پہنچائے تھے؟ وہ جواب دیں گے ہاں! اے پروردگار! (اس کے بعد) ان کی امت سے دریافت کیا جائے گا، کیا انہوں نے تمہارے پاس (میرے احکام) پہنچائے تھے؟ وہ جواب دیں گے، ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا (لوح علیہ السلام سے) کہا جائے گا کہ تمہارے گواہ کون ہیں؟ وہ کہیں گے، محمدؐ اور ان کی امت گواہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پھر تمہیں لایا جائے گا تم گواہی دو گے کہ لوح علیہ السلام نے (اللہ کے) احکام پہنچائے تھے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) ”اس طرح ہم نے تم کو بہتر امت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں کے گواہ بنو اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے گمان ہوں“ (بخاری)

۵۵۵۴ - (۶) وَقَدْ أَنَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَصَحَّكَ، قَالَ: «هَلْ تَدْرُونَ مِمَّا أَصْحَكُ؟». قَالَ: قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبِيدِ رَبَّهُ، يَقُولُ: يَا رَبِّ! أَلَمْ تُجِرْنِي مِنَ الظُّلْمِ؟». قَالَ: «يَقُولُ: بَلَى». قَالَ: «فَيَقُولُ: قَاتِنِي لَا أُجِزْ عَلَى نَفْسِي إِلَّا شَاهِدًا مِنِّي». قَالَ: «فَيَقُولُ: كَفَى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيدًا وَبِالْكَرَامِ الْكَاتِبِينَ شُهُودًا». قَالَ: «فِيخْتَمُ عَلَيَّ فِيهِ، فَيُقَالُ لِأَزْكَابِهِ: انطِقِي». قَالَ: «فَتَنْطِقُ بِأَعْمَالِهِ ثُمَّ يُخَلِّي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ». قَالَ: «فَيَقُولُ: بُعْدًا لَكُنَّ وَسُخْفًا، فَعَنْكُنْ كُنْتُ أَنَا صِلُ». زَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۵۵۵۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ مسکرائے آپ نے دریافت کیا، تم جانتے ہو کہ میں کس لئے مسکرایا ہوں؟ راوی نے بیان کیا، ہم نے جواب دیا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں۔ آپ نے بتایا، (مسکرائے کا سبب یہ ہے) کہ جب بعد اپنے رب سے مخاطب ہوتا ہے تو دعا کرتا ہے، اے پروردگار! کیا تو نے مجھے ظلم سے پناہ نہیں دی؟ اللہ تعالیٰ جواب فرمائیں گے درست ہے۔ آپ نے فرمایا، وہ شخص کے گناہوں میں اپنے آپ پر گواہ اپنے سے ہی حلیم کوں گا۔ آپ نے فرمایا، اللہ فرمائے گا کہ تو خود ہی اپنے آپ پر اور کرانا، کا جسین فرشتے تجھ پر گواہ ہیں۔ آپ نے فرمایا، اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کے اعضاء کو حکم دیا جائے گا کہ تم کلام کرو۔ آپ نے فرمایا، چنانچہ (اس کے اعضاء) اس کے اعمال کے بارے میں خبر دیں گے بعد ازاں اس کے منہ پر سے مراثی جاتی جائے گی۔ آپ نے فرمایا، وہ کلام کرے گا اور کہے گا کہ تمہارے لئے جاہی اور بھادی ہو میں تو تمہاری جانب سے مدافعت کرتا رہا (مسلم)

۵۵۵۵۔ (۷) وَهَذَا مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ تَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «هَلْ تَصَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظُّمَيْرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ؟» قَالُوا: لَا، قَالَ: «فَهَلْ تَصَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ؟» قَالُوا: لَا، قَالَ: «فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَصَارُونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ إِلَّا كَمَا تَصَارُونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا». قَالَ: «فَيَلْقَى الْعَبْدَ - فَيَقُولُ: أَيُّ فُلٍ - أَلَمْ أَكْرَمَكَ وَأَسَوَّدَكَ - وَأَزَوَّجَكَ وَأَسَجَّرَ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ، وَأَذَرَكَ تَرَاسًا وَتَرْبَعًا؟» فَيَقُولُ: بَلَى. قَالَ: «فَيَقُولُ: أَفَطَنْتَ أَنْتَ مَلَأْتِي؟» فَيَقُولُ: لَا. فَيَقُولُ: فَإِنِّي قَدْ أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتُنِي. ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِي فَيَذَكِّرُ مِثْلَهُ، ثُمَّ يَلْقَى الثَّلَاثَ، فَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! آمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ، وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ، وَتَصَدَّقْتُ، وَبَشَيْئٍ بَخِيرٍ مَا اسْتَطَاعَ، فَيَقُولُ: هَهُنَا إِذَا. ثُمَّ يُقَالُ: الْآنَ نَبَعْتُ شَاهِدًا عَلَيْكَ، وَتَتَمَكَّرُ فِي نَفْسِهِ: مَنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيَّ؟ فَيُحْتَمَمُ عَلَى فِيهِ، وَيُقَالُ لِفَخِذِهِ: أَنْطِقِي، فَتَنْطِقُ فِخْذَهُ وَلَحْمَهُ وَعِظَامَهُ بِعَمَلِهِ، وَذَلِكَ لِيُعَذِّرَ مِنْ نَفْسِهِ، وَذَلِكَ الْمُنَافِقُ، وَذَلِكَ الَّذِي سَخِطَ - اللَّهُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَذَكَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ: «يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ» فِي «بَابِ التَّوَكُّلِ» بِرِوَايَةِ ابْنِ

عَبَّاسٍ.

۵۵۵۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ آپؐ نے فرمایا، کیا تمہیں دوپہر کے وقت جب بادل نہ ہوں سورج کو دیکھنے میں کچھ تکلیف ہوتی ہے؟ صحابہ کرامؓ نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا، کیا تمہیں چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں جب بادل نہ ہوں کچھ تکلیف ہوتی ہے؟ صحابہ کرامؓ نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تمہیں اپنے پروردگار کے دیدار میں صرف اتنی ہی تکلیف ہوگی جتنی تکلیف تمہیں ان دونوں کو دیکھنے میں ہوتی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پروردگار اپنے بندے سے ملاقات کرے گا اور کہے گا، اے فلاں شخص! کیا میں نے تجھے عزت عطا نہیں کی تھی؟ کیا میں نے تجھے سردار نہیں بنایا تھا؟ کیا میں نے تجھے بیوی سے نہیں نوازا تھا؟ کیا میں نے گھوڑے اور اونٹ تیرے (حکم کے) تابع نہیں کئے تھے؟ اور کیا میں نے تجھے قوم کی سربراہی عطا نہیں کی تھی اور تو ان سے چوتھائی مال غنیمت (محصول) وصول نہیں کرتا تھا؟ وہ (ان سب سوالوں کا) جواب اثبات میں دے گا۔ آپؐ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا، کیا تجھے خیال تھا کہ تیری میرے ساتھ ملاقات ہونے والی ہے؟ وہ نفی میں جواب دے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، میں نے تجھے بھلا دیا جیسا کہ تو نے مجھے فراموش کر دیا تھا۔ اس کے بعد دوسرے شخص سے ملاقات ہوگی، اس کا ذکر پہلے کے مثل کیا۔ پھر تیرے شخص سے ملاقات ہوگی اس کو بھی پہلے کے مثل کہا جائے

گا۔ وہ کہے گا 'اے پروردگار! میں تیرے ساتھ تیری کتابوں اور تیرے پیغمبروں پر ایمان لایا۔ میں نے نمازیں ادا کیں، روزے رکھے، صدقات دیئے اور جس قدر ہو سکے گا اپنے اچھے کاموں کی تعریف کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس وقت فرمائے گا (جب تم نے اپنی تعریف کی ہے) تو تم یہیں ٹھہرو! ہم تمہارے اعمال پر گواہ پیش کرتے ہیں۔ وہ اپنے دل میں سوچے گا کہ مجھ پر کون گواہی دے گا؟ اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کی ران کو حکم دیا جائے گا کہ تو (اپنے متعلق) بات کہہ چنانچہ اس کی ران، اس کا گوشت، اس کی ہڈیاں، اس کے اعمال کے بارے میں خبر دیں گی اور ایسا اس لئے ہو گا تاکہ اس کا عذر ختم ہو جائے۔ یہ شخص منافق ہو گا اور اس شخص پر اللہ تعالیٰ ناراض ہو گا (مسلم) اور ابو ہریرہؓ سے مروی حدیث کہ "میری امت کے لوگ جنت میں داخل ہوں گے" ابن عباسؓ سے باب التوکل میں ذکر ہو چکی ہے۔

الفصل الثانی

۵۵۵۶ - (۸) عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يَدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ، وَلَا عَذَابَ، مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا، وَثَلَاثَ حَتِيَابٍ مِنْ حَتِيَابِ رَبِّي». زَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل

۵۵۵۷: ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا، میرے پروردگار نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت کے ستر ہزار لوگوں کو بغیر حساب اور بغیر عذاب کے جنت میں داخل فرمائے گا۔ نیز ہر ستر ہزار کے ساتھ ستر ہزار لوگ ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے عبادت گزاروں میں سے تین عبادت گزار (مزید جنت میں داخل ہوں گے) (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۵۵۵۷ - (۹) وَعَنْ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَ عَرَضَاتٍ: فَأَمَّا عَرَضَاتَانِ فَجَدَالٌ وَمَقَادِيرُ، وَأَمَّا الْعَرَضَةُ الثَّلَاثَةُ فَعِنْدَ ذَلِكَ تَطِيرُ الصُّحُفُ فِي الْأَيْدِي، فَأَجِدُ بِمِيزَانِهِ، وَأَجِدُ بِشِمَالِهِ». زَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: لَا يَصِحُّ هَذَا الْحَدِيثُ؛ مِنْ قَبْلِ أَنْ الْخَسَنُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۵۵۵۷: حسن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے سامنے تین بار پیش کیا جائے گا۔ پہلی دو حدیثوں میں جھگڑا اور عذر آرائی ہو گی اور

تیسری پیشی میں اعمال نامے اڑاؤ کر لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچ جائیں گے۔
 امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے کیونکہ حسنؒ کا ابو ہریرہؓ سے سماع ثابت نہیں ہے۔
 وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، حسنؒ راوی لفظ عن کے ساتھ روایت کر رہا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳
 صفحہ ۱۵۲۲، ضعیف ترمذی صفحہ ۲۷۷)

۵۵۵۸۔ (۱۰) وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ أَبِي مُوسَى .

۵۵۵۸: بعض (اہلِ تخریج) نے اس حدیث کو حسنؒ سے اس نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت کیا ہے۔

۵۵۵۹۔ (۱۱) وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ أَبِي مُوسَى . قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
 «إِنَّ اللَّهَ سَيُخَلِّصُ - رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَنُشِرُ عَلَيْهِ نِسْفَةٌ
 وَتِسْمِينَ سِجْلًا، كُلُّ سِجْلٍ مِثْلُ مَدِّ الْبَصْرِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنْتَ كَرُمٌ مِنْ هَذَا شَيْئًا؟ أَظْلَمَكَ كَتَبْتِي
 الْحَافِظُونَ؟ فَيَقُولُ: لَا، يَارَبِّ! فَيَقُولُ: أَفَلَمْ عُدْرٌ؟ قَالَ: لَا، يَارَبِّ! فَيَقُولُ: بَلَى؛ إِنَّ
 لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً، وَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ، فَتُخْرَجُ بِطَاقَةٍ فِيهَا: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ
 مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَيَقُولُ: أَحْضَرُ وَرَثَتِكَ، فَيَقُولُ: يَارَبِّ! مَا هَذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هَذِهِ
 السِّجْلَاتِ؟ فَيَقُولُ: إِنَّكَ لَا تَنْظُمُ، قَالَ: فَتَوَضَّعَ السِّجْلَاتِ فِي كِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِي كِفَّةٍ،
 فَطَاشَتْ - السِّجْلَاتُ وَثَقَلَتِ الْبِطَاقَةُ، فَلَا يُثْقَلُ مَعَ اسْمِ اللَّهِ شَيْءٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ
 مَاجَةَ.

۵۵۵۹: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بے شک اللہ
 تعالیٰ قیامت کے دن تمام مخلوق کے سامنے میری امت میں سے ایک شخص کا انتخاب فرمائیں گے۔ اس کے
 سامنے اس کے اعمال کے ننانوے ہی کھاتے (رجسٹر) کھولے جائیں گے ہر یہی کھاتے (رجسٹر) کا طول و عرض انسان
 کی حد نظر کے برابر ہو گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا، کیا تجھے ان (تحریر کردہ باتوں میں سے) کسی ایک بات پر اعتراض
 ہے؟ (کہ تو نے وہ فعل نہ کیا ہو) کیا میرے کرنا کا تین فرشتوں نے تجھ پر ظلم تو نہیں کیا؟ وہ جواب دے گا،
 نہیں! اے پروردگار۔ اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا، تجھے کوئی عذر تھا؟ وہ جواب دے گا، نہیں! اے پروردگار۔ پھر
 اللہ تعالیٰ فرمائے گا، ہاں! ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے اور آج کے دن تجھ پر ظلم نہ ہو گا چنانچہ ایک چھوٹا سا
 کانڈ کا پر نہ نکالا جائے گا اس میں (تحریر) ہو گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور
 میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے پیغمبر ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو
 (اعمال کے) وزن کے وقت موجود رہنا۔ وہ کہے گا، اے میرے پروردگار ان بہت سے یہی کھاتوں (رجسٹروں) کے
 مقابلے میں اس ایک پرزے کی کیا حشمت ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، بلاشبہ تجھ پر ظلم نہ ہو گا۔ آپ نے فرمایا، تمام
 یہی کھاتوں (رجسٹروں) کو ایک پلڑے میں اور کانڈ کے پرزے کو دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا تو یہی کھاتوں

(رجسٹروں) کا وزن تھوڑا ہو گا اور کانڈ کا پرزہ (ان پر) بھاری پڑ جائے گا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے نام سے زیادہ کوئی شے وزن والی نہیں ہوگی (ترمذی، ابن ماجہ)
وضاحت: معلوم ہوا کہ اعمال کے وزن سے مراد یہی کھاتوں (رجسٹروں) کا وزن ہے جن میں اعمال تحریر کئے جاتے ہیں یا اللہ پاک اعمال کو مجتسم بنا دے گا، پھر ان کا وزن کیا جائے گا۔ نیک اعمال بھاری ہوں گے اور برے اعمال ہلکے ہوں گے (مرقات جلد ۱۰ صفحہ ۲۷۰)

۵۵۶۰ - (۱۲) وَهَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَهَا ذَكَرَتْ النَّارَ فَبَكَتْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «مَا يَبْكُوكِ؟» قَالَتْ: ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَتْ، فَهَلْ تَذْكُرُونَ أَهْلِيكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «أَمَا فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ أَحَدٌ أَحَدًا: عِنْدَ الْمِيزَانِ حَتَّى يَمْلَأَ: أَيْخَفُ مِيزَانَهُ أَمْ يَنْقُلُ؟ وَعِنْدَ الْكِتَابِ حِينَ يُقَالُ: «هَذَا مِنْ قُرْآنِ كِتَابِي» حَتَّى يَمْسُ. أَيْنَ يَمْسُ كِتَابُهُ، أَيْ فِي يَمِينِهِ أَمْ فِي شِمَالِهِ؟ أَمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ؟ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ: إِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرِي جَهَنَّمَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۵۶۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (ایک روز) وہ دوزخ کا خیال کر کے رونے لگیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا، تیرے رونے کا سبب کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ میں نے دوزخ کا خیال کیا تو مجھے (اس کے خوف سے) رونا آ گیا۔ کیا آپ قیامت کے دن اپنے اہل و عیال کو یاد رکھیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین مقامات میں تو کوئی شخص کسی شخص کو یاد نہیں کرے گا۔ (پہلا مقام) ترازو کے پاس ہو گا جب تک کہ کسی کو علم نہ ہو جائے گا کہ اس کا ترازو ہلکا رہا یا بھاری رہا (دوسرا مقام) جب اعمال نامے دیئے جائیں گے جب تک یہ نہ کہا جائے گا کہ آؤ! میرا اعمال نامہ پڑھو جب تک کہ یہ علم نہ ہو جائے گا کہ اس کا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا گیا ہے یا بائیں ہاتھ میں اس کی کمر کے پیچھے سے دیا گیا ہے اور (تیسرا مقام) پل صراط کے پاس ہو گا جب اسے جہنم کے اوپر رکھا جائے گا (ابوداؤد)
وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۵۳۳، ضعیف ابوداؤد صفحہ ۷۷۱)

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۵۵۶۱ - (۱۳) هُنَّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَ رَجُلٌ فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ لِي مَمْلُوكَيْنِ يَكْدُبُونِنِي، وَيَحْوَنُونِنِي، وَيَعْصُونِنِي وَأَسْتَحِبُّهُنَّ وَأَضْرِبُهُنَّ؛ فَكَيْفَ أَنَا مِنْهُنَّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُحْسَبُ مَا خَانُوكَ وَعَصَوْكَ وَكَذَبُوكَ، وَعِقَابُكَ إِيَّاهُمْ؛ فَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوبِهِمْ كَانَ كَفَافًا لَا

لَكَ وَلَا عَلَيْكَ، وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ دُونَ ذُنُوبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَكَ، وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوبِهِمْ، أَفْضَلُ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ۔ ، فَتَسْحَى الرَّجُلُ وَجَعَلَ يَهْتِفُ وَيَبْكِي، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمَا تَقْرَأُ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ حَرْدَلٍ آتَيْنَا بِهَا وَكَفَى بِنَا حَاسِبِينَ﴾» . فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا أَحْزَلَنِي وَلِهَذَا شَيْئًا خَيْرًا مِنْ مَفَارِقَتِهِمْ، أَشْهِدُكَ أَنَّهُمْ كُلُّهُمْ أَحْرَارٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

تیسری فصل

۵۵۶۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے دریافت کیا 'اے اللہ کے رسول! میرے کچھ غلام ہیں جو میرے پاس جھوٹ بولتے ہیں، میرے مال میں خیانت کرتے ہیں، میرے حکم کی نافرمانی کرتے ہیں اور میں انہیں گالیاں دیتا ہوں اور انہیں پھینکتا ہوں تو ان کی وجہ سے قیامت کے دن میرا کیا حال ہو گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'جب قیامت کا دن ہو گا تو جس قدر انہوں نے تیری خیانت اور نافرمانی کی ہو گی اور تیرے سامنے جھوٹ بولا ہو گا (ان سب کا حساب ہو گا) اگر تیرا ان کو سزا دینا ان کی غلطیوں کے بقدر ہو گا تو (معاہدہ) برابر ہو جائے گا، نہ تجھے ثواب ملے گا اور نہ سزا ملے گی اور اگر تیرا ان کو سزا دینا ان کی غلطیوں سے کم ہو گا تو تجھے ان پر فضیلت (حاصل) ہو گی اور اگر تیرا ان کو سزا دینا ان کی غلطیوں سے زیادہ ہو گا تو انہیں تجھ سے زیادتی کا بدلہ دلویا جائے گا (یہ سن کر) وہ شخص مجلس سے دور ہو گیا اور وہ چیخنے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا 'کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "ہم قیامت کے دن انصاف کا ترازو رکھیں گے کسی شخص پر کچھ ظلم نہ ہو گا، اگر (عمل یا ظلم) رائی کے دانے کے برابر ہو گا تو ہم اسے لائیں گے اور ہم ٹھیک ٹھاک حساب لینے والے ہیں" اس شخص نے عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! میں اپنے اور ان کیلئے ان سے علیحدگی اختیار کرنے کے علاوہ کسی چیز کو بہتر نہیں سمجھتا۔ میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ سب آزاد ہیں (ترمذی)

۵۵۶۲ - (۱۶) وَصَلَّاهُ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي بَعْضِ صَلَاتِهِ: «اللَّهُمَّ حَاسِبِي حِسَابًا يَسِيرًا» قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! مَا الْحِسَابُ الْيَسِيرُ؟ قَالَ: «أَنْ يَنْظُرَ فِي كِتَابِهِ فَيَتَجَاوَزَ عَنْهُ - ، إِنَّهُ مَنْ تَوَقَّشَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ يَا عَائِشَةُ! هَلْكَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۵۵۶۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے اپنی کسی نماز میں (یہ کلمات) کہے (جن کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میرا حساب آسان فرما" میں نے دریافت کیا 'اے اللہ کے نبی! آسان حساب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا 'جس شخص کے اعمال نامے کو دیکھتے ہوئے اسے معاف کر دیا جائے گا۔ (وہ آسان حساب ہو گا) اس لئے کہ اے عائشہ! اس روز جس شخص سے بھی حساب میں مناقشہ کیا جائے گا وہ

برباد ہو جائے گا (احمد)

۵۵۶۳ - (۱۵) وَهَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ أَمَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: أَخْبِرْنِي مَنْ يَقْوَى عَلَى الْقِيَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِي قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾؟ فَقَالَ: «يُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتَّى يَكُونَ عَلَيْهِ كَالصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ».

۵۵۶۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا (اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم) آپ مجھے بتائیں کہ کون شخص قیامت کے دن (اللہ تعالیٰ کے سامنے حساب کے وقت) کھڑے ہونے کی تدرت رکھے گا؟ جس کے بارے میں اللہ عزوجل نے فرمایا "جس روز لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔" آپ نے فرمایا "قیامت کے دن ایماندار شخص پر (کھڑا ہونا) ہلکا چھلکا کر دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ دن اس پر فرض نماز (ادا کرنے) کے بقدر رہ جائے گا (یعنی کتاب البعث و النشور)

۵۵۶۴ - (۱۶) وَهَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ﴿يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ﴾. مَا طُولُ هَذَا الْيَوْمِ؟ فَقَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ لَيُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتَّى يَكُونَ أَهْوَنَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ بِصَلِّيئِهَا فِي الدُّنْيَا». رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ «الْبَعْثِ وَالتُّشُورِ».

۵۵۶۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دن کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے کہ اتنے لمبے دن میں لوگوں کا کیا حال ہوگا؟ آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ دن ایماندار شخص پر ہلکا چھلکا ہوگا یہاں تک کہ اس پر فرض نماز (کے ادا کرنے) سے بھی آسان ہوگا جسے وہ دنیا میں ادا کرتا تھا (یعنی کتاب البعث و النشور)

۵۵۶۵ - (۱۷) وَهَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يُخَفَّرُ النَّاسُ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُنَادِي مُنَادٍ فَيَقُولُ: أَيْنَ الَّذِينَ كَانَتْ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ؟ فَيَتَوَمَّؤْنَ وَهُمْ قَلِيلٌ، فَيَسْتَحْلِقُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، ثُمَّ يُؤْمَرُ بِسَائِرٍ - النَّاسِ إِلَى الْحِسَابِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شَعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۵۶۵: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا "قیامت کے دن لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا جائے گا۔ منادی کرنے والا اعلان کرے گا کہ وہ لوگ کہاں ہیں جن کے پہلو خواب گاہوں سے دور رہتے تھے؟ چنانچہ وہ لوگ کھڑے ہوں گے جب کہ ان کی تعداد کم ہوگی، وہ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ اس کے بعد تمام لوگوں کے محاسن کا حکم دیا جائے گا۔"

(یعنی شعب الایمان)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں شہر بن حوشب راوی مکلف فیہ ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۸۳، تقریب التہذیب جلد ۳ صفحہ ۳۵۵، تنقیح الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۹۵)

بَابُ الْحَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ

(حوض کوثر اور قیامت کے دن شفاعت کا بیان)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۵۵۶۶- (۱) وَهَنَّ أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَيْنَا أَنَا أَسِيرُ فِي الْجَنَّةِ إِذَا أَنَا بِنَهْرٍ حَافَتَاهُ قِيَابُ الدَّرِّ الْمُجَوِّفِ، قُلْتُ: مَا هَذَا يَا جِبْرِئِيلُ؟ قَالَ: هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ رَبُّكَ، فَإِذَا طَيَّبْتَهُ مِنْكَ أَذْفَرُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی نصل

۵۵۶۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں معراج کی رات جنت کی سیر کر رہا تھا، اچانک میں ایک نہر کے پاس تھا جس کے دونوں کناروں میں موتیوں کے گنبد تھے جو اندر سے خالی تھے۔ میں نے دریافت کیا، اے جبرائیل! یہ کیا ہے؟ اس نے بتایا، یہ حوض کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو عطا کیا ہے۔ اس کی مٹی کستوری کی تھی جس میں سے خوشبو آ رہی تھی (بخاری)

۵۵۶۷- (۲) وَهَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ، وَزَوَائِبُهُ سَوَاءٌ، مَاؤُهُ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ، وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ، وَكَيْزَانُهُ - كَنْجُومِ السَّمَاءِ، مَنْ يَشْرَبُ مِنْهَا فَلَا يَطْمَأُ أَبَدًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۶۷: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرا حوض (حجم کے لحاظ سے) ایک ماہ کی مسافت کے برابر ہے اور اس کے چاروں کنارے برابر ہیں، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور اس کی خوشبو کستوری سے زیادہ عمدہ ہے اور اس کے آنخورے آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں جو مٹھن ان آنخوروں سے پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہیں رہے گا (بخاری، مسلم)

۵۵۶۸- (۳) وَهَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ حَوْضِي

أَبْعُدُ مِنْ أَيْلَةٍ مِنْ عَدَنِ - لَهَا أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ بِاللَّبَنِ، وَلَا يَبْتَهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النَّجُومِ، وَإِنِّي لَأَصُدُّ النَّاسَ - عَنْهُ كَمَا يَصُدُّ الرَّجُلُ إِبِلَ النَّاسِ عَنْ حَوْضِهِ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَتَعْرِفُنَا يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: «نَعَمْ، لَكُمْ سِيمَاءٌ - لَيْسَتْ لِأَحَدٍ مِنَ الْأُمَمِ، تَرُدُّونَ عَلَيَّ عَرًّا مُحَجَّلِينَ - مِنْ أَثَرِ الْوَضْوِءِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۶۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ میرا حوض (جہنم کے لحاظ سے) عدن سے ایلہ شہراتے فاصلے سے بھی زیادہ دور ہے، اس حوض کا پانی برف سے زیادہ سفید اور اس شد سے بھی زیادہ میٹھا ہے جس میں دودھ ملا ہوا ہے، اس کے برتن ستاروں کی تعداد سے بھی زیادہ ہیں اور میں (دوسری امت کے) لوگوں کو (اس حوض سے) روکوں گا جیسا کہ آدمی لوگوں کے اونٹوں کو اپنے حوض سے روکتا ہے۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کیا آپ ہمیں پہچان لیں گے۔ آپ نے فرمایا، بالکل تمہاری ایک خاص علامت ہوگی جو کسی دوسری امت کی نہ ہوگی، تم میرے پاس سے گزر دو گے تو تمہاری پیشانیاں اور تمہارے ہاتھ پاؤں وضو کے پانی کی وجہ سے چمکتے ہوں گے (مسلم)

۵۵۶۹ - (۴) وَفِي رَوَايَةٍ لَهُ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: «تَرَى فِيهِ أَتَارِيقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نَجُومِ السَّمَاءِ».

۵۵۶۹: اور مسلم کی ایک اور روایت میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا، اس میں آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر سونے اور چاندی کے آب خورے ہوں گے۔

۵۵۷۰ - (۵) وَفِي أُخْرَى لَهُ عَنْ ثُوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ عَنْ شَرَابِهِ، فَقَالَ: «أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ يَعْثُ -، فِيهِ مِيزَابَاتٌ يَمْدَانِيهِ مِنَ الْجَنَّةِ - أَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَالْآخَرَةُ مِنْ وِزْقٍ».

۵۵۷۰: اور مسلم ہی کی ایک دوسری روایت میں ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ آپ سے اس کے مشروب کے بارے میں دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا، وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شد سے زیادہ میٹھا ہو گا۔ اس حوض کو بھرا رکھنے کیلئے اس میں دو پر تالے گرتے ہیں جو جنت سے آتے ہیں، ان میں سے ایک سونے کا اور دوسرا چاندی کا ہو گا۔

۵۵۷۱ - (۶) وَفِي سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي فَرَطُكُمْ - عَلَى الْحَوْضِ، مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ، وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا، لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرَفُهُمْ وَتَعْرِفُونِي، ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ، فَأَقُولُ: إِنَّهُمْ مِنِّي، فَقَالَ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدُنَا بَعْدَكَ؟ فَأَقُولُ: سَحْفًا سَحْفًا لِمَنْ غَيْرِ بَعْدِي. مَتَّزِعًا عَلَيْهِ».

۵۵۷۱: سل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بے شک میں حوض کوثر پر تم سے پہلے موجود ہوں گا، جو شخص میرے پاس سے گزرے گا وہ (اس سے) پیئے گا اور جو شخص بھی اس سے پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہیں رہے گا۔ مجھ پر کچھ لوگ پیش ہوں گے جنہیں میں پہچانتا ہوں گا اور وہ مجھے پہچانتے ہوں گے بعد ازاں میرے اور ان کے درمیان کوئی شے حاصل کر دی جائے گی۔ میں کہوں گا، یہ تو میرے (انتہی) ہیں۔ چنانچہ کہا جائے گا کہ کیا آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا بدعتیں ایجاد کی ہیں؟ (آپ نے فرمایا، یہ سن کر) میں کہوں گا کہ وہ لوگ دور ہو جائیں، دور ہو جائیں جنہوں نے میرے بعد دین میں تبدیلی کی۔
(بخاری، مسلم)

۵۵۷۲- (۷) وَهَذَا أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: «يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُهْمُوا - بِذَلِكَ، فَيَقُولُونَ: لَوْ اسْتَشْفَعْنَا - إِلَى رَبِّنَا فَيُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا! فَيَأْتُونَ آدَمَ، فَيَقُولُونَ: أَنْتَ آدَمُ أَبُو النَّاسِ، خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ، وَأَسْكَنَكَ جَنَّتَهُ، وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ، وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ، إِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا. فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ. - وَيَذْكُرُ حَاطِبَتَهُ الَّتِي أَصَابَ: أَكَلَهُ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ نَهَى عَنْهَا. وَلَكِنْ ائْتُوا نُوْحًا أَوَّلَ نَبِيٍّ - بَعَثَهُ اللَّهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ، فَيَأْتُونَ نُوحًا، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ - وَيَذْكُرُ حَاطِبَتَهُ الَّتِي أَصَابَ: سُؤَالَ رَبِّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ - وَلَكِنْ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمَنِ. قَالَ: فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ، فَيَقُولُ: إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ - وَيَذْكُرُ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ كَذَبَهُنَّ - وَلَكِنْ ائْتُوا مُوسَى عَبْدًا آتَاهُ اللَّهُ التَّوْرَةَ، وَكَلَّمَهُ وَقَرَّبَهُ نَجِيًّا. قَالَ: فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ - وَيَذْكُرُ حَاطِبَتَهُ الَّتِي أَصَابَ - قَتْلَهُ النَّفْسِ - وَلَكِنْ ائْتُوا عِيسَى عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ وَرُوحَ اللَّهِ وَكَلِمَتَهُ، قَالَ: «فَيَأْتُونَ عِيسَى، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَلَكِنْ ائْتُوا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ». قَالَ: «فَيَأْتُونَ فَاَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ، فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُنِي، فَيَقُولُ: اِرْزُقْ مُحَمَّدًا وَقُلْ تَسْمَعُ، وَاشْفَعْ تُشْفَعُ، وَسَلْ تُعْطَى». قَالَ: «فَارْفَعُ رَأْسِي، فَأُنَبِّئُ عَلَى رَبِّي بِشَأْنِي وَتَحْمِيدِي يُعْلِمُنِيهِ -، ثُمَّ اسْفَعُ فَيَحْدُثُ لِي حَدًّا، فَأَخْرُجُ، فَأَخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَعُودُ الثَّانِيَةَ فَاَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ. فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُنِي، ثُمَّ يَقُولُ: اِرْزُقْ مُحَمَّدًا وَقُلْ تَسْمَعُ، وَاشْفَعْ تُشْفَعُ، وَسَلْ تُعْطَى». قَالَ: «فَارْفَعُ رَأْسِي فَأُنَبِّئُ عَلَى رَبِّي بِشَأْنِي وَتَحْمِيدِي يُعْلِمُنِيهِ، ثُمَّ اسْفَعُ فَيَحْدُثُ لِي حَدًّا، فَأَخْرُجُ، فَأَخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَعُودُ الثَّالِثَةَ، فَاَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ، فَيُؤْذَنُ لِي

عَلَيْهِ، فَاذْأَرَأَيْتُمْ وَقَعْتُمْ سَاجِدًا، فَبَدَعْنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعَنِي، ثُمَّ يَقُولُ: اِرْزُقْ مُحَمَّدًا! وَقُلْ تَسْمَعُ، وَاسْمَعُ تَسْمَعُ، وَسَلْ تُعْطَهُ، قَالَ: «فَارْزُقْ رَأْسِي فَأَتِينِي عَلَى رِجْلِي بِشَاوٍ وَتَحْمِينِي يُعَلِّمِينِي، ثُمَّ اسْمَعُ؛ فَيُحَدِّثُنِي حَدًّا، فَأَخْرُجُ، فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، حَتَّى مَا يَبْقَى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ قَدْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ» أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا﴾. قَالَ: «وَهَذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي وَعَدَهُ نَبِيُّكُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۷۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن ایمان دار لوگوں کو (میدانِ حشر میں) روک لیا جائے گا حتیٰ کہ وہ اس کی وجہ سے ٹھکلین ہو جائیں گے اور وہ کہیں گے کہ کاش! ہم کسی کو اپنے پروردگار کی طرف سفارشی لے جائیں تاکہ وہ ہمیں اس (معبیت) سے آرام پہنچائے چنانچہ وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ آپ آدم ہیں اور تمام لوگوں کے باپ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھوں سے پیدا فرمایا، آپ کو جنت میں بسایا، اپنے فرشتوں سے آپ کو سجدہ کروایا اور آپ کو تمام چیزوں کے نام بتائے، آپ اپنے پروردگار کے پاس ہمارے لئے سفارش کریں تاکہ وہ ہمیں اس معصیت سے آرام پہنچائے۔ آدم علیہ السلام کہیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں ہے اور وہ عذر پیش کرتے ہوئے اپنی اس غلطی کا ذکر کریں گے جو انہوں نے ممنوعہ درخت سے تناول کر کے کی تھی جب کہ انہیں اس (کے قریب جانے) سے روکا گیا تھا۔

(آدم کہیں گے) البتہ تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ پہلے پیغمبر ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر رہنے والوں کے پاس بھیجا۔ چنانچہ وہ نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے۔ وہ جواب دیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں ہے اور وہ اپنی اس غلطی کا ذکر کریں گے جس کے وہ مرتکب ہوئے تھے جبکہ انہوں نے اپنے پروردگار سے (اپنے بیٹے کو بچا لینے کے بارے میں) بغیر سوچے سمجھے سوال کیا۔ (نوح کہیں گے) البتہ تم ابراہیم خلیل الرحمن کے پاس جاؤ۔ آپ نے فرمایا، چنانچہ وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ جواب دیں گے، میرا یہ مقام نہیں ہے۔ وہ اپنے تین مرتبہ جھوٹ بولنے کا ذکر کریں گے جن کے وہ (دنیا میں) مرتکب ہوئے تھے۔

(ابراہیم کہیں گے) تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ ایسے بندے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے تورات عطا کی اور اللہ تعالیٰ ان سے ہم کلام ہوئے اور ان سے قریب ہو کر سرگوشی فرمائی۔ آپ نے فرمایا، وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ جواب دیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں ہے، وہ اپنی اس غلطی کا تذکرہ کریں گے جو ایک (قبطی) شخص کو قتل کرنے کی صورت میں ان سے سرزد ہوئی تھی (موسیٰ کہیں گے) البتہ تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں، اس کے رسول ہیں، روح اللہ ہیں، اور اس کے کلمہ ہیں، (یعنی وہ کلمہ کن سے پیدا کئے گئے تھے) آپ نے فرمایا، وہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ معذرت پیش کریں گے کہ میرا یہ مقام نہیں ہے (عیسیٰ کہیں گے) البتہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ وہ ایسے بندے ہیں جن کے اللہ تعالیٰ نے پہلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہیں۔ آپ نے فرمایا، چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے میں اپنے رب سے

اس کی بارگاہ میں داخل ہونے کی اجازت طلب کدوں کا چنانچہ مجھے (داخل ہونے کی) اجازت دے دی جائے گی۔ جب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھوں گا تو میں (دیکھتے ہی) سجدے میں گر پڑوں گا۔ پس اللہ تعالیٰ مجھے سجدے میں رہنے دیں گے جب تک اللہ تعالیٰ چاہیں گے کہ وہ مجھے سجدے میں رہنے دیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ (اے) محمد! سر اٹھائیں اور کہیں آپ کی بات کو سنا جائے گا اور سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی اور سوال کریں آپ کے سوال کو پورا کیا جائے گا۔ آپ نے فرمایا، چنانچہ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور میں اپنے رب کی حمد و ثناء بیان کدوں گا، پھر میں سفارش کدوں گا، میرے لئے ایک حد مقرر کر دی جائے گی تو میں (بارگاہ رب العزت سے) نکلوں گا، میں انہیں دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کدوں گا۔ پھر میں دوسری مرتبہ جاؤں گا اور اپنے رب سے اس کی بارگاہ میں داخل ہونے کی اجازت طلب کدوں گا تو مجھے اس میں داخل ہونے کی اجازت عطا کی جائے گی۔ جب میں (اپنے رب کو) دیکھوں گا تو میں سجدے میں گر پڑوں گا۔ پس مجھے اللہ تعالیٰ سجدے میں رہنے دیں گے جب تک کہ اللہ تعالیٰ چاہیں گے کہ وہ مجھے سجدے میں رہنے دیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، اے محمد! سر اٹھائیں اور بات کریں آپ کی بات سنی جائے گی اور سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی اور سوال کریں آپ کا سوال پورا کیا جائے گا۔ آپ نے فرمایا، چنانچہ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور میں اپنے رب کی حمد و ثناء بیان کدوں گا جو اللہ تعالیٰ مجھے سکھائے گا۔ پھر میں سفارش کدوں گا، میرے لئے ایک حد مقرر کر دی جائے گی تو میں (بارگاہ رب العزت سے) باہر آؤں گا اور میں انہیں دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کدوں گا۔ پھر میں تیسری مرتبہ جاؤں گا اور اپنے رب سے اس کی بارگاہ میں داخل ہونے کی اجازت طلب کدوں گا تو مجھے اس میں داخل ہونے کی اجازت عطا کی جائے گی۔ جب میں (اپنے رب کو) دیکھوں گا تو میں سجدے میں گر پڑوں گا۔ پس مجھے اللہ تعالیٰ سجدے میں رہنے دیں گے جب تک کہ اللہ تعالیٰ چاہیں گے کہ وہ مجھے سجدے میں رہنے دیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، اے محمد! سر اٹھائیں اور بات کریں آپ کی بات سنی جائے گی اور سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی اور سوال کریں آپ کا سوال پورا کیا جائے گا۔ آپ نے فرمایا، چنانچہ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور میں اپنے رب کی حمد و ثناء بیان کدوں گا جو اللہ تعالیٰ مجھے سکھائے گا۔ پھر میں سفارش کدوں گا، میرے لئے ایک حد مقرر کر دی جائے گی تو میں (بارگاہ رب العزت سے) باہر آؤں گا اور میں انہیں دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کدوں گا۔ یہاں تک کہ دوزخ میں صرف وہی لوگ رہ جائیں گے جن کو قرآن نے روک رکھا ہو گا یعنی ان کے لئے (دوزخ میں) ہمیشہ ہمیشہ رہنا ثابت ہو چکا ہو گا۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) ”مترقب آپ کو آپ کا رب مقام محمود میں بھیجے گا اور یہی وہ مقام ہے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی سے کر رکھا ہے“ (بخاری، مسلم)

وضاحت: تمام پیغمبروں نے تواضع اختیار کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا یہ مقام نہیں۔ واصل ہر پیغمبر کا معذرت کرنا اور دوسرے کی طرف بھیجنا اس لئے تھا کہ شفاعت کبریٰ کا اعزاز آقائے دو جہاں ہمارے آخری نبی اور رحمت لقاہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہو۔ معلوم ہوا کہ آپ کو نہ صرف تمام مخلوق پر بلکہ تمام پیغمبروں اور تمام فرشتوں پر فضیلت حاصل ہے۔ جہاں تک ابراہیم علیہ السلام کی طرف منسوب تین جموں کی بات ہے تو

اگر ان پر غور کیا جائے تو یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ ابراہیمؑ کی تین باتیں جھوٹ میں شمار نہیں ہوتیں جب ان سے وہ معنی مراد لیا جائے جو دراصل ابراہیم علیہ السلام کا مقصود تھا۔

پہلی بات: یہ تھی ایک روز ابراہیم علیہ السلام کی قوم کسی میلہ میں شرکت کے لئے آبادی سے باہر جا رہی تھی انہوں نے ابراہیمؑ سے بھی ساتھ چلنے کو کہا ابراہیمؑ کا منصوبہ یہ تھا کہ جب میری قوم بارہا تنبیہ کے باوجود بھی بت پرستی سے باز نہیں آتی تو کیوں نہ میں ان کی عدم موجودگی میں ان کے بت توڑ ڈالوں؟ لہذا ابراہیمؑ نے عذر پیش کیا کہ میں بیمار ہوں حالانکہ وہ بیمار نہیں تھے۔ بظاہر یہ جھوٹ دکھائی دیتا ہے جب ابراہیمؑ نے یہ بات کہی تھی تو یہ مراد رکھ کر کہی تھی کہ تمہارے کفر و شرک کی وجہ سے میں انتہائی غمزدہ ہوں اور روحانی طور پر بیمار ہوں۔

دوسری بات: یہ تھی کہ جب ابراہیمؑ کی قوم میلہ دیکھنے چلی گئی تو ان کی عدم موجودگی میں آپ نے ان کے تمام بتوں کو توڑ دیا۔ اور جب ابراہیمؑ کی قوم واپس آئی اور انہوں نے اپنے ٹوٹے ہوئے بتوں کو دیکھ کر ابراہیمؑ سے استفسار کیا کہ ہمارے ان معبودوں کے ساتھ تم نے یہ کیا سلوک کیا ہے؟ ابراہیمؑ نے جواب دیا یہ توڑ پھوڑ میں نے نہیں کی بلکہ اس بڑے بت نے باقی تمام بتوں کو توڑ دیا ہے۔ ابراہیمؑ کا یہ جواب بھی بظاہر جھوٹ نظر آتا ہے لیکن حقیقت میں ابراہیمؑ اپنی قوم کو یہ احساس دلانا چاہتے تھے کہ جن بتوں کی تم پرستش کرتے ہو، یہ پوجا کے لائق نہیں۔ ان بتوں کی بے بسی کا عالم تو یہ ہے کہ تمام چھوٹے بتوں کو توڑا گیا لیکن یہ بڑا بت چھوٹے بتوں میں سے کسی کو بھی نہ پچاسا۔

تیسری بات: یہ تھی کہ ابراہیمؑ نے اپنی بیوی کو ایک کافر کی دسترس سے بچانے کیلئے کہا تھا کہ یہ میری بہن ہے۔ اس بات میں بظاہر جھوٹ کا عنصر دکھائی دیتا ہے لیکن اگر اس حقیقت کو سامنے رکھا جائے کہ ہر نبی آدم اصل رشتے کے اعتبار سے آپس میں بہن بھائی ہیں اور مسلمانوں میں ہر مومن مرد کے لئے ہر مومنہ عورت اس کی دینی بہن ہے۔ اس طرح یہ اشکال بھی رفع ہو جاتا ہے اور ابراہیمؑ کا مطہع نظر بھی یہ تھا کہ یہ عورت بنو آدم کے اصل رشتہ کے اعتبار سے یا دینی رشتہ کے اعتبار سے میری بہن ہے (مرقاۃ جلد ۱۰ صفحہ ۲۷۷)

۵۷۳۔ (۸) وَفَضُّهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَآجِ النَّاسِ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ —، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ: إِشْفَعْ إِلَيَّ رَبِّكَ. فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ يَا إِبْرَاهِيمَ فَإِنَّهُ خَلِيلُ الرَّحْمَنِ، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ، فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوسَى فَإِنَّهُ كَلِمَةُ اللَّهِ، فَيَأْتُونَ مُوسَى، فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيسَى فَإِنَّهُ رُوحُ اللَّهِ، وَكَلِمَتُهُ، فَيَأْتُونَ عِيسَى، فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ، فَيَأْتُونَ فَاقُولُ: أَنَا لَهَا، فَاسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي، فَيُؤْذِنُ لِي، وَيُلْهِمُنِي مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْآنَ، فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، وَأَخِرُّهُ لَهُ سَاجِدًا، فَيَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ تَسْمَعُ، وَاسْلُ تَعْطَهُ، وَاشْفَعْ تُشْفَعُ، فَاقُولُ: يَا رَبِّ! أُمْنِي أُمْنِي. فَيَقَالَ: اِنطَلِقْ، فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ

شَعِيرَةً مِنْ إِيْمَانٍ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ، ثُمَّ أَعُوذُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ آخِرُهُ لَهْ سَاجِدًا،
 فَيَقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! اِرْقَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ تُسْمِعُ، وَاسْمِعْ تُسْمَعُ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ!
 أَمِنِي أَمِنِي. فَيَقَالُ: اِنطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ، فَأَنْطَلِقُ
 فَأَفْعَلُ، ثُمَّ أَعُوذُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ آخِرُهُ لَهْ سَاجِدًا، فَيَقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! اِرْقَعْ
 رَأْسَكَ، وَقُلْ تُسْمِعُ، وَاسْمِعْ تُسْمَعُ، وَأَشْفَعُ تُشْفَعُ فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! أَمِنِي أَمِنِي. فَيَقَالُ: اِنطَلِقْ
 فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَذْنَى أَذْنَى مِثْقَالِ حَبَّةٍ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ، فَأَخْرِجُهُ مِنَ النَّارِ.
 فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ، ثُمَّ أَعُوذُ الرَّابِعَةَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ آخِرُهُ لَهْ سَاجِدًا فَيَقَالُ: يَا
 مُحَمَّدُ! اِرْقَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ تُسْمِعُ، وَاسْمِعْ تُسْمَعُ، وَأَشْفَعُ تُشْفَعُ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! ائْذَنْ لِي
 فَيَمَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. قَالَ: لَيْسَ ذَلِكَ لَكَ، وَلَكِنْ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَكِبْرِيَاتِي وَعَظَمَتِي
 لِأَخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۷۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب قیامت کا دن ہوگا
 تو لوگ (حیرت زدہ ہو کر) ایک دوسرے کے پاس آئیں گے چنانچہ وہ آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے ان سے
 کہیں گے کہ آپ اپنے پروردگار کے پاس شفاعت کریں۔ وہ جواب دیں گے کہ میں شفاعت کا اہل نہیں ہوں
 البتہ تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، ان سے اللہ پاک ہم کلام ہوئے تھے۔ چنانچہ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے
 پاس جائیں گے وہ معذرت کریں گے کہ میں شفاعت کا اہل نہیں البتہ تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ بلاشبہ وہ
 روح اللہ اور اللہ کا کلمہ ہیں (یعنی انہیں کلمہ کن سے پیدا کیا گیا ہے) چنانچہ لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں
 گے وہ معذرت کریں گے کہ میں شفاعت کا اہل نہیں البتہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ چنانچہ لوگ
 میرے پاس آئیں گے۔ (آپ نے فرمایا) میں کہوں گا کہ ہاں! میں شفاعت کا اہل ہوں، میں اپنے پروردگار کے ہاں
 حاضر ہونے کی اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت مل جائے گی اور اللہ تعالیٰ مجھے تعریف کے کلمات الہام کریں
 گے جن کے ساتھ میں اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کروں گا اس وقت مجھے وہ کلمات معلوم نہیں ہیں۔ پس میں اللہ
 تعالیٰ کی ان کلمات کے ساتھ حمد و ثناء بیان کروں گا اور اللہ کیلئے سجدے میں گر پڑوں گا۔ مجھے کہا جائے گا، اے
 محمد! اپنا سر اٹھائیں اور کہیں آپ کی بات سنی جائے گی اور سوال کریں آپ کا سوال پورا کیا جائے گا اور سفارش
 کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ چنانچہ میں درخواست کروں گا، اے میرے پروردگار! میری امت! میری
 امت! تو مجھے حکم دیا جائے گا کہ آپ چلیں اور دوزخ میں سے ان لوگوں کو نکال دو کہ ان کے دل میں جو کہ
 دانے کے برابر بھی ایمان ہے چنانچہ میں ان کو نکال لوں گا۔ پھر میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کروں گا، اس کے
 بعد میں سجدے میں گر پڑوں گا تو (مجھے) کہا جائے گا۔ اے محمد! اپنا سر اٹھائیں اور کہیں آپ کی بات سنی جائے گی
 اور سوال کریں آپ کا سوال پورا کیا جائے گا اور سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ چنانچہ میں

درخواست کروں گا' اے میرے پروردگار! میری اُمت! میری اُمت! تو مجھے حکم دیا جائے گا کہ آپ' ایسے لوگوں کو دونخ سے باہر کریں جن کے دل میں ذرہ برابر یا رائی کے برابر بھی ایمان ہے' میں ان کو نکال لوں گا۔ پھر میں اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کروں گا اس کے بعد میں سجدے میں گر پڑوں گا تو (مجھے) کہا جائے گا' اے محمد! اپنا سر اٹھائیں اور کہیں آپ' کی بات سنی جائے گی اور سوال کریں آپ' کا سوال پورا کیا جائے گا اور سفارش کریں آپ' کی سفارش قبول کی جائے گی۔ میں کہوں گا' اے میرے پروردگار' میری اُمت! میری اُمت! پس کہا جائے گا کہ آپ' ایسے لوگوں کو باہر کریں جن کے دل میں رائی کے دانے کے تیسرے حصہ کے برابر بھی ایمان ہے' میں انہیں نکال لوں گا۔ اس کے بعد چوتھی بار میں جاؤں گا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کروں گا اس کے بعد سجدے میں گر پڑوں گا تو مجھے کہا جائے گا' اے محمد! اپنا سر اٹھائیں اور کہیں آپ' کی بات سنی جائے گی اور سوال کریں آپ' کا سوال پورا کیا جائے گا اور سفارش کریں آپ' کی سفارش قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا' اے میرے پروردگار! مجھے ان لوگوں کے بارے میں بھی اجازت دیں جنہوں نے "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کا کلمہ کہا۔ اللہ پاک فرمائیں گے یہ تیرے لئے نہیں ہے لیکن مجھے اپنی عزت' اپنے جلال' اپنی کبریائی اور اپنی عظمت کی قسم! میں دونخ سے ان لوگوں کو (خون) باہر نکالوں گا جنہوں نے "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کا کلمہ کہا (بخاری، مسلم)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ جن لوگوں نے صرف لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا اور نیک اعمال نہیں کئے ان کو آپ' کی سفارش کے ساتھ دونخ سے نہیں نکالا جائے گا بلکہ ایسے لوگ آپ' کی شفاعت کے مستحق نہیں ہیں ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے وہ اپنے خاص فضل و کرم سے ان کو دونخ سے نکالیں گے۔

(مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۱۰ صفحہ ۲۸۳)

۵۵۷۴ - (۹) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «وَأَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْ نَفْسِهِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۵۷۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ' نے فرمایا، قیامت کے دن میری شفاعت کے ساتھ (مستکار ہونے والا) سعادت مند وہ شخص ہو گا جس نے خالصتاً دل سے "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کا اقرار کیا (بخاری)

۵۵۷۵ - (۱۰) وَفَنَّهُ، قَالَ: أَبُو النَّبِيِّ ﷺ يَلْعَمُ فَرَفَعَ إِلَيْهِ الذَّرَاعُ، وَكَانَتْ نَعْجِبُهُ، فَتَمَسَّ مِنْهَا نَهْشَةً، ثُمَّ قَالَ: «أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ، وَتَدْنُو السَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسُ مِنَ الْغَيْمِ وَالْكَرْبِ مَا لَا يَطِيقُونَ، فَيَقُولُ النَّاسُ: أَلَا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ؟ فَيَأْتُونَ آدَمَ». وَذَكَرَ حَدِيثَ الشَّفَاعَةِ وَقَالَ: «فَأَنْطَلِقُ فَآتِي تَحْتَ الْعَرِشِ، فَأَقَعُ سَاحِدَ الْبَرِّيْنِ، ثُمَّ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهِ وَحَسَنِ النَّوَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَيَّ أَحَدٌ قَبْلِي، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اِزْفَعْ رَأْسَكَ، وَاسْلُ تَعَطَّهُ، وَاشْفَعْ تُشْفَعُ، فَارْفَعْ رَأْسِي

فَأَقُولُ: أُمَّتِي يَا رَبِّ! أُمَّتِي يَا رَبِّ! أُمَّتِي يَا رَبِّ! يُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِ الْأَيْمَنِ مِنَ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فَيَمَّا سَوَى ذَلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ. ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ مَا بَيْنَ الْمَصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۷۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں گوشت لایا گیا، اس سے آپ کو دستی پیش کی گئی جبکہ دستی (کا گوشت) آپ کو مرغوب تھا، آپ نے اگلے دانوں کے ساتھ اس سے ایک ہار کاٹ کر کھایا۔ بعد ازاں آپ نے فرمایا، قیامت کے دن میں تمام لوگوں کا سروار ہوں گا، جس دن لوگ ربُّ العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے اور سورج قریب ہو گا لوگ غم اور بے چینی کی وجہ سے بے بس ہوں گے تو لوگ (آپس میں) کہیں گے تم غور کیوں نہیں کرتے ہو کہ کون تمہارے پروردگار کے ہاں تمہاری سفارش کرے؟ چنانچہ تمام لوگ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور شفاعت کی حدیث کو بیان کیا اور آپ نے بتایا کہ میں عرش کے نیچے پہنچوں گا اور اپنے پروردگار کے سامنے سجدے میں گر پڑوں گا اس وقت اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی حمد و ثناء کے کچھ کلمات کا انکشاف فرمائیں گے کہ ان کلمات کا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے کسی پر انکشاف نہ کیا ہو گا اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے محمد! اپنا سراٹھائیں اور سوال کریں آپ کا سوال پورا کیا جائے گا اور سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی چنانچہ میں اپنا سراٹھاؤں گا اور میں کہوں گا، اے میرے پروردگار! میری اُمت؟ اے میرے پروردگار! میری اُمت؟ اے میرے پروردگار! میری اُمت؟ کہا جائے گا، اے محمد! آپ اپنی اُمت کے لوگوں کو جنت کے دروازوں میں سے دائیں دروازے سے بلا حساب داخل کریں جبکہ یہ لوگ دوسرے لوگوں کے ساتھ اس کے علاوہ دوسرے دروازوں میں بھی شریک ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جنت کی دہلیزوں میں سے ہر دو دہلیزوں کے درمیان اتنا (فاصلہ) ہو گا جتنا کہ مکہ اور جمل (حجرین) شہر کے درمیان فاصلہ ہے (بخاری، مسلم)

۵۵۷۶- (۱۱) وَهَذَا حَدِيثٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فِي تَحْيِيَّتِ الشَّفَاعَةِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «وَتُرْسَلُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ، فَتَقْوَمَانِ جَنَّتِي الصِّرَاطِ يَمِينًا وَشِمَالًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۷۶: حذیفہ رضی اللہ عنہ سفارش کی حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، امانت اور رشتہ داری کو بھیجا جائے گا وہ دونوں پل صراط کے دونوں کناروں پر دائیں جانب اور بائیں جانب کھڑی ہوں گی (مسلم)

وضاحت: امانت اور رشتہ داری کو اس لئے کھڑا کیا جائے گا کہ اگر کسی شخص نے امانت میں خیانت کی ہوگی یا قطع رحمی کی ہوگی تو امانت اور رشتہ داری اس شخص کو اٹھا کر جہنم میں پھینک دیں گی

(مشکوٰۃ سعید الخام جلد ۳ صفحہ ۲۸)

۵۵۷۷- (۱۲) وَهَنَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَلَا

قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى فِي إِبْرَاهِيمَ: ﴿رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنُ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعْنِي فَإِنَّهُ مِنِّي﴾
وَقَالَ عَيْسَى: ﴿إِن تَعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ عَبْدَاكَ﴾. فَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ أُمَّتِي أُمَّتِي». وَتَكَرَّرَ
فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: «يَا جِبْرِئِيلُ! إِذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ، وَرَبُّكَ أَعْلَمُ، فَسَلِّهُ مَا يُبْكِيهِ؟» فَأَتَاهُ
جِبْرِئِيلُ - فَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَا قَالَ. فَقَالَ اللَّهُ لَجِبْرِئِيلَ - : إِذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ،
فَقُلْ: إِنَّا سَرَّضْنَاكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسْوُوكُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۷۷: عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے
اس ارشاد کی تلاوت فرمائی جو ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں ہے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے میرے پروردگار!
ان جنوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے پس جو شخص میرا تابعدار بنا وہ مجھ سے ہے“ اور عیسیٰ علیہ السلام نے
فرمایا (ترجمہ) ”اگر تو ان کو عذاب میں مبتلا کرے گا تو بلاشبہ یہ لوگ تیرے بندے ہیں“ (اس پر) آپ نے اپنے
دونوں ہاتھ اٹھائے اور دعا کی، اے اللہ! میری امت؟ میری امت؟ اور آپ رو پڑے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے
جبرائیل! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا جبکہ تیرے پروردگار کو خوب علم ہے اور ان سے دریافت کر کہ آپ
کے رونے کا کیا سبب ہے؟ چنانچہ آپ کے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور آپ سے دریافت کیا، رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں وجہ بتائی۔ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس جاؤ اور انہیں کہو کہ ہم آپ کو آپ کی امت کے بارے میں خوش کر دیں گے اور ہم آپ کو تمکین نہیں
کریں گے (مسلم)

۵۵۷۸- (۱۳) وَهَنَ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ نَاسًا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ!

هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نَعَمْ، هَلْ تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ
بِالظَّهِيرَةِ صَحْوًا لَيْسَ مَعَهَا سَحَابٌ؟ وَهَلْ تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةً الْبَدْرِ صَحْوًا لَيْسَ فِيهَا
سَحَابٌ؟» قَالُوا: لَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «مَا تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا كَمَا
تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَذْنٌ مُّؤَدَّنٌ لِيَسْمَعَ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا يَنْفِي
أَحَدٌ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللَّهِ مِنَ الْأَصْنَامِ وَالْأَنْصَابِ إِلَّا يَتَسَاطَرُونَ فِي النَّارِ، حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ
كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ، أَنَاهُمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ: فَمَاذَا تَنْظُرُونَ؟ يَتَّبِعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ
تَعْبُدُ. قَالُوا: يَا رَبَّنَا فَارْفَأْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا أَفْقَرًا مَّا كُنَّا إِلَيْهِمْ وَلَمْ نَصَاحِبْهُمْ».

۵۵۷۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول!

قیامت کے دن کیا ہم اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں! (اور
وضاحت کی) کیا تم دوپہر کے وقت جب ہادل نہ ہوں سورج کو دیکھنے میں جھگی محسوس کرتے ہو؟ اور کیا تم چودھویں

کی رات میں ہانہ کے دیکھنے میں جبکہ ہائل نہ ہوں تھی عسوس کرتے ہو؟ صحابہ کرام نے جواب دیا 'نہیں! اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا' قیامت کے دن تم اللہ تعالیٰ کے دیدار میں ہرگز تھی نہیں پاؤ گے البتہ جس قدر تم ان دونوں میں سے کسی ایک کے دیکھنے میں تھی پاتے ہو جب قیامت کا دن ہو گا تو منادی کہنے والا پکارے گا کہ ہر امت (اللہ کے علاوہ) جس کی عبادت کیا کرتی تھی اس کے پیچھے جائے پس جو لوگ اللہ تعالیٰ کے علاوہ بتوں اور درختوں کی پوجا کرتے تھے ان میں سے کوئی ایک بھی باقی نہیں بچے گا وہ سب دوزخ میں گرا دیئے جائیں گے یہاں تک کہ صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو نیک اور برے اعمال والے ہوں گے لیکن وہ صرف اللہ کی عبادت کیا کرتے تھے رب العالمین ان کے پاس آئیں گے اور دریافت کریں گے کہ تم کس کی انظار میں ہو؟ ہر گز وہ اس کے پیچھے جا رہا ہے جس کی وہ پوجا کیا کرتا تھا۔ وہ عرض کریں گے 'اے ہمارے پروردگار! ہم نے دنیا میں ان لوگوں سے کھل ہدائی اختیار کر رکھی تھی جبکہ ہمیں ان کی بت زیادہ ضرورت تھی لیکن ہم نے کبھی ان کی رفاقت اختیار نہ کی (بخاری)

۵۵۷۹ - (۱۴) **وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «فَيَقُولُونَ: هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِينَا رَبُّنَا، فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ».**

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ: «فَيَقُولُ: هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ آيَةٌ تَعْرِفُونَهَا؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيَكْشِفُ عَنْ سَاقِي، فَلَا يَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلَّهِ مِنْ تَلْقَاءِ نَفْسِهِ إِلَّا أَيْدِي اللَّهِ لَهُ بِالسُّجُودِ، وَلَا يَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِغَيْرِهِ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ ظَهْرَهُ طَبَقَةً وَاحِدَةً، كُلَّمَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ خَرَّ عَلَى قَعَاهُ، ثُمَّ يُصْرَبُ الْجَسْرُ عَلَى جَهَنَّمَ، وَتَجَلُّ الشَّمَاعَةُ، وَيَقُولُونَ: اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ، فَيَصْرَبُ الْمُؤْمِنُونَ كَطَرْفِ الْعَيْنِ وَكَالْبُرْقِ وَكَالزَّرْبِجِ وَكَالطَّيْرِ وَكَالْحَاوِيْدِ الْخَيْلِ - وَالرِّكَابِ -، فَجَاحُ مُسَلِّمٌ، وَمَخْدُوسٌ مُرْسَلٌ، وَمَكْدُوسٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، حَتَّى إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ، قَوْلَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْكُمْ بِأَشَدُّ مُنَاشِدَةً فِي الْحَقِّ - قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ - مِنْ الْمُؤْمِنِينَ لِلَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِأَخْوَانِهِمُ الَّذِينَ فِي النَّارِ، يَقُولُونَ: رَبُّنَا! كَانُوا يَصُومُونَ مَعَنَا، وَيُصَلُّونَ، وَيُحْجُونَ. فَيَقَالُ لَهُمْ: أَخْرِجُوا مِنْ عَرَفْتُمْ، فَتَحْرَمُ صُورُهُمْ عَلَى النَّارِ -، فَيَخْرَجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا، ثُمَّ يَقُولُونَ: رَبُّنَا! مَا بَيْنَ فِيهَا أَحَدٌ مِمَّنْ أَمَرْنَا بِهِ، فَيَقُولُ: إِرْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِينَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيَخْرَجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا. ثُمَّ يَقُولُ: إِرْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِينَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيَخْرَجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا. ثُمَّ يَقُولُ: إِرْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيَخْرَجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا، ثُمَّ يَقُولُونَ: رَبُّنَا! لَمْ نَنْذَرْ فِيهَا خَيْرًا، فَيَقُولُ اللَّهُ: شَفَعَتِ الْمَلَائِكَةُ، وَشَفَعَتِ النَّبِيُّونَ، وَشَفَعَتِ الْمُؤْمِنُونَ، وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ، فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيَخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَمْ يَعْمَلُوا خَيْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوا

حُمَمًا فَيَلْقِيهِمْ فِي نَهْرِ فَيُ أَقْوَاهُ النَّجَّةَ يُقَالُ لَهُ: نَهْرُ الْحَيَاةِ، فَيَخْرُجُونَ كَمَا تَخْرُجُ الْحَبَّةُ فِي حَبْلٍ السَّيْلِ، — فَيَخْرُجُونَ كَاللُّؤْلُؤِ، فِي رِقَابِهِمُ الْحَوَاتِمُ، فَيَقُولُ أَهْلُ النَّجَّةِ: هُوَ لَاءِ عُنُقَاءِ الرَّحْمَنِ، أَدْخَلَهُمُ النَّجَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَمُوهُ، فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ وَمِثْلَهُ مَعَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۷۹: اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے، وہ لوگ کہیں گے (جو اپنے رب کی عبادت کرتے تھے) کہ ہمارا یہی مقام ہے جب تک کہ ہمارا پروردگار ہمارے پاس تشریف نہیں لائے گا اور جب ہمارا پروردگار ہمارے پاس آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔

اور ابوسعید خدریؓ کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا، کیا تمہارے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی نشانی ہے؟ جس سے تم اسے پہچان لو گے؟ وہ اثبات میں جواب دیں گے۔ اللہ تعالیٰ پنڈلی سے (کپڑا) ہٹائیں گے اور اس موقع پر ہر اس شخص کو سجدہ کرنے کی اجازت مرحمت فرمائیں گے جو اخلاص کے ساتھ سجدہ کرتا تھا اور وہ شخص جو کسی ڈر سے یا دکھاوے کی خاطر سجدہ کرتا تھا اللہ تعالیٰ اس کی کمر کو ایک تختہ بنا دیں گے جب بھی وہ سجدہ کرنے کا ارادہ کرے گا تو اپنی گردی کے بل گر پڑے گا، اس کے بعد جہنم کے اوپر پل صراط رکھا جائے گا اور سفارش کرنے کی اجازت مل جائے گی تمام انبیاء بھی کہیں گے، اے اللہ! سلامتی عطا فرما، سلامتی عطا فرما۔ پس ایماندار لوگ پلک جھپکنے میں گزر جائیں گے، بعض بجلی کے کوندے کی مانند، بعض ہوا کے جھونکے کی طرح، بعض پرندے کی اڑان کی طرح، بعض تیز رفتار گھوڑے کی مانند اور بعض مختلف سواریوں پر (جن کی اپنی اپنی مختلف رفتار ہوگی) پس کچھ لوگ صحیح سالم نجات پا جائیں گے اور کچھ لوگ زخمی ہو کر نکل جائیں گے جبکہ کچھ لوگ دوزخ کی آگ میں دھکیلے جائیں گے اور جب ایماندار لوگ دوزخ سے نجات پا جائیں گے تو اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم میں سے کوئی شخص ظاہر حق کے مقابلہ میں اتنی جدوجہد نہیں کرتا جتنی شدید جدوجہد مومنین قیامت کے دن اپنے ان مومن بھائیوں کی نجات کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور میں کریں گے جو جہنم میں ہوں گے وہ ان کے بارے میں (برطلا) اظہار کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار! وہ ہمارے ساتھ روزے رکھا کرتے تھے، نمازیں ادا کیا کرتے تھے اور حج کیا کرتے تھے۔ ان سے کہا جائے گا کہ ان لوگوں کو (دوزخ سے) باہر کرو جن کو تم پہچانتے ہو۔ چنانچہ ان کی صورتیں دوزخ پر حرام ہوں گی (کہ ان میں تبدیلی ہو) چنانچہ وہ دوزخ سے بڑی تعداد میں لوگوں کو باہر نکالیں گے اس کے بعد وہ کہیں گے، اے ہمارے پروردگار! دوزخ میں ایسا کوئی شخص باقی نہیں ہے جن کے باہر کرنے کا تو نے ہمیں حکم دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، واپس جاؤ جس کے دل میں تم دنار کے برابر ایمان پاتے ہو اسے بھی دوزخ سے باہر کرو۔ چنانچہ وہ بڑی تعداد مخلوق کو باہر نکالیں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، واپس جاؤ جس کے دل میں نصف دنار کے برابر ایمان ہے اسے بھی باہر کرو۔ چنانچہ وہ بڑی تعداد میں لوگوں کو باہر نکالیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، جس کے دل میں تم ذرہ برابر ایمان پاتے ہو اس کو بھی باہر کرو۔ چنانچہ وہ بڑی تعداد میں مخلوق کو باہر نکالیں گے۔ اس کے بعد وہ کہیں گے، اے ہمارے پروردگار! ہم

نے دوزخ میں کسی ایسے شخص کو نہیں چھوڑا جس میں ایمان ہو۔ (اس پر) اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ فرشتوں نے سفارش کی، پیغمبروں نے سفارش کی، ایماندار لوگوں نے سفارش کی اور اب صرف اللہ اَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ باقی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ ایک مٹھی بھر کر لوگوں کو دوزخ سے باہر نکالیں گے جنہوں نے ہرگز کوئی نیک عمل نہیں کیا ہو گا وہ کوئلہ ہو گئے ہوں گے چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کو اس نہر میں ڈالے گا جو جنت کے ابتدائی حصہ میں ہے اور جسے نہر حیات کہا جائے گا۔ پھر وہ لوگ نہر سے اس طرح باہر نکلیں گے جیسا کہ دانہ سیلابی مٹی میں آتا ہے پس وہ نکلیں گے تو موتیوں کی مانند (چمکتے) ہوں گے، ان کی گردنوں میں سونے کے ہار ہوں گے، جنت والے (ان کے بارے میں) کہیں گے کہ یہ لوگ ”رحمان“ کے آزاد کردہ ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو بلا کسی عمل کے اور بلا کسی نیکی کے جس کو انہوں نے آگے بھیجا ہو، جنت میں داخل کر دیا ہے پھر ان سے کہا جائے گا کہ یہ سب کچھ جو تم دیکھ رہے ہو ”تاعد نظر“ تمہارے لئے ہے اور اس جیسی اور (بہت سی نعمتیں) بھی ساتھ ہیں (بخاری، مسلم)

۵۵۸۰۔ (۱۵) وَفَنَّهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرَجُوهُ، فَيُخْرَجُونَ قَدْ امْتَحَشُوا، وَعَادُوا حُمَمًا، فَيُلْقَوْنَ فِي نَهْرِ الْحَيَاةِ، فَيَسْتَبُونَ كَمَا تَسْتُ الْجَبَّةُ فِي حِمْلِ السَّيْلِ، أَلَمْ تَرَوْا أَنَّهُا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۸۰: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب جنت والے جنت میں اور دوزخ والے دوزخ میں داخل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اسے دوزخ سے نکال لو پس انہیں (جب) نکالا جائے گا تو وہ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے، انہیں نہر حیات میں گرایا جائے گا وہ (وہاں سے اس طرح) نمودار ہوں گے جیسا کہ سیلابی مٹی سے دانہ آتا ہے۔ کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ دانہ کس طرح لپٹا ہوا زرد نکلتا ہے؟ (بخاری، مسلم)

۵۵۸۱۔ (۱۶) وَفَنَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّاسَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ غَيْرِ كَشْفِ السَّاقِ وَقَالَ: «يُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانِي جَهَنَّمَ، فَكَوْنُ أَوَّلَ مَنْ يَخْرُجُ مِنَ الرَّسْلِ بِأَمِيهِ، وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرَّسْلُ، وَكَلَامُ الرَّسْلِ يَوْمَئِذٍ: اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيْبٌ مِثْلُ سُوكِ السُّعْدَانِ، لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عَظَمِهَا إِلَّا اللَّهُ، تَخَطَّفَ النَّاسُ بِأَعْمَالِهِمْ، فَمِنْهُمْ مَنْ يُؤْتِقُ بِعَمَلِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُخْرَدُلُ — ثُمَّ يُنْجُو، حَتَّى إِذَا فَرَّغَ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهِ وَآرَادَ أَنْ يُخْرَجَ مِنَ النَّارِ مَنْ آرَادَ أَنْ يُخْرَجَهُ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرَجُوا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ، فَيُخْرَجُونَهُمْ وَيَعْرِفُونَهُمْ بِآثَارِ السُّجُودِ، وَحَرَّمَ اللَّهُ [تَعَالَى] — عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ، فَكُلَّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ النَّارُ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ، فَيُخْرَجُونَ مِنَ النَّارِ قَدْ امْتَحَشُوا،

فَيَصُبُّ عَلَيْهِمْ مَاءَ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُثُونَ كَمَا تَنْبُثُ الْحَبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، وَيَقِفُ رَجُلٌ بَيْنَ
الْحَبَّةِ وَالنَّارِ، وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ، مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ قِبَلَ النَّارِ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ!
إِصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ، فَإِنَّهُ قَدْ قَسَبْتَنِي — رَيْنُهَا، وَأَخْرَقْتَنِي ذَكَوَاهَا — فَيَقُولُ: هَلْ
عَسَيْتَ إِنْ أَفْعَلْتُ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُ: لَا وَعِزَّتِكَ، فَيُعْطِي اللَّهُ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ
وَمِيثَاقٍ، فَيَصْرِفُ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ، فَإِذَا أَقْبَلَ بِهِ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَأَى بَهْجَتَهَا، سَكَتَ مَا شَاءَ
اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَبِّ! قَدِمْنِي عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَلَيْسَ قَدْ
أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنْتُ سَأَلْتُ. فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! لَا أَكُونُ أَشَقِي
خَلْقِكَ. فَيَقُولُ: فَمَا عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ. فَيَقُولُ: لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ
غَيْرَ ذَلِكَ، فَيُعْطِي رَبُّهُ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ، فَيَقْدِمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا بَلَغَ بِأَبْهَا فَرَأَى
زَهْرَتَهَا وَمَا فِيهَا مِنَ النُّضْرَةِ وَالشَّرُورِ، فَسَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ!
أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: وَتِلْكَ يَا ابْنَ آدَمَ! مَا أَعْدَرْتُكَ! أَلَيْسَ قَدْ أُعْطِيتَ
الْعُهُودَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ. فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! لَا تَجْعَلْنِي أَشَقِي خَلْقِكَ،
فَلَا يَزَالُ يَدْعُو حَتَّى يَضْحَكَ اللَّهُ مِنْهُ، فَإِذَا ضَحِكَ اللَّهُ مِنْهُ، فَيَقُولُ: تَمَنَّ،
فَيَتَمَنَّى حَتَّى إِذَا انْقَطَعَتْ أُمْنِيَّتُهُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: تَمَنَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا، أَقْبَلْ يُذَكِّرُهُ رَبُّهُ، حَتَّى إِذَا
انْتَهَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللَّهُ: لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ.

وفى رواية ابن سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «قَالَ اللَّهُ: لَكَ ذَلِكَ وَعَشْرَةٌ أَمْثَالِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! قیامت کے دن کیا ہم اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ راوی نے ابوسعید خدریؓ سے مروی حدیث کا معنی بیان کیا (البیہ) پتلی سے کپڑا اٹھانے کا ذکر نہیں کیا نیز بیان کیا کہ دونوں کے اوپر ہل صراط رکھا جائے گا تمام پیغمبروں سے پہلے میں اپنی امت کے ساتھ گزروں گا اور اس دن صرف پیغمبر ہی بات کریں گے اور اس دن پیغمبروں کا کتا (بھی صرف اس قدر) ہو گا کہ اے اللہ! سلامتی عطا کر، صرف سلامتی عطا کر اور دونوں (کے کتاوں) میں خاردار درخت "سعدان" کے کانٹوں کی مانند کٹیٹیاں ہوں گی جن کے طول و عرض کو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے وہ لوگوں کو ان کے (سیخ) اعمال کے سبب اچک لیں گی کچھ لوگ تو اپنے برے اعمال کے سبب (ان کٹیٹیوں سے) ہلاک کیے جائیں گے اور کچھ لوگوں کے (ان کٹیٹیوں سے) گلے گلے ہو جائیں گے یعنی وہ بری طرح گھائل ہو جائیں گے لیکن پھر نجات پا جائیں گے حتیٰ کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلوں سے فارغ ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ چاہیں گے کہ دونوں سے ان لوگوں کو باہر نکالیں جو "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کی گواہی دیتے تھے، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیں گے کہ وہ ان لوگوں کو دونوں سے نکالیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے تو فرشتے ان کو نکال

لیں گے اور انہیں سجدے کی علامات سے پہچانیں گے (اس لئے) کہ اللہ تعالیٰ نے دونوں پر حرام کیا ہے کہ وہ سجدے کی علامات (کی جگہ) کو جلائے۔ پس آگ انسان کے تمام اعضاء کو کھا جائے گی لیکن سجدے والے اعضاء کو آگ نہیں کھائے گی چنانچہ انہیں دونوں سے نکالا جائے گا وہ جل گئے ہوں گے تو ان پر آپ حیات گرایا جائے گا تو (اس سے) وہ (یوں) نمودار ہوں گے جیسا کہ سیلابی مٹی سے دانہ نمودار ہوتا ہے اور ایک شخص جنت اور دونوں کے درمیان باقی رہ جائے گا یہ شخص جنت میں سب سے آخر میں داخل ہو گا! اس کا چہرہ دونوں کی جانب ہو گا وہ عرض کرے گا! اے میرے پروردگار! دونوں (کی جانب) سے میرا چہرہ پھیر دے۔ مجھے اس کی زہریلی ہوائے جاہ کر دیا ہے اور مجھے اس کی اشتعالی کیفیت نے جلا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا! کیا اس بات کی توقع نہیں کہ (اگر) میں ایسا کرتا ہوں تو تو مجھ سے اور سوال کرے گا؟ وہ کہے گا! نہیں! تیری عزت کی قسم! پھر وہ کچھ عمد و بیاں کرے گا جو اللہ چاہے گا چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو دونوں (کی جانب) سے پھیر دیں گے جب وہ جنت کی طرف متوجہ ہو گا اور اس کے حسن و جمال کا ملاحظہ کرے گا تو وہ خاموش رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر وہ عرض کرے گا! اے پروردگار! مجھے جنت کے دروازے تک پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ اس سے دریافت کریں گے! کیا تو نے عمد و بیان نہیں کیا تھا کہ تو اس سوال کے علاوہ کوئی سوال نہیں کرے گا! جو تو نے کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا! اے میرے پروردگار! میں (اپنے آپ کو) تیری مخلوق میں سب سے زیادہ بد نصیب نہیں دیکھنا چاہتا۔ اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا! کیا اس بات کا امکان نہیں ہے کہ اگر تیرا یہ سوال پورا کر دیا گیا تو تو دوسرا سوال نہیں کرے گا؟ وہ عرض کرے گا! نہیں! تیری عزت کی قسم! میں تجھ سے اس کے علاوہ کوئی سوال نہیں کروں گا پھر وہ اپنے پروردگار کے ساتھ کچھ عمد و بیان کرے گا جو اللہ تعالیٰ چاہے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے دروازے کے قریب کر دے گا۔ جب وہ جنت کے دروازے کے قریب پہنچے گا اور جنت کی عمد و زندگی، زیبائش و آرائش اور خوشیوں کا ملاحظہ کرے گا تو خاموش رہے گا جب تک کہ اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ وہ خاموش رہے۔ پھر وہ عرض کرے گا! اے میرے پروردگار! مجھے جنت میں داخل فرما۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا! اے آدم کے بیٹے! تیرے لئے السوس ہے کہ تو کس قدر عمد شکنی کرنے والا ہے! کیا تو نے پختہ وعدہ نہیں کیا تھا کہ تو اس کے علاوہ اور کوئی سوال نہیں کرے گا! جو تیرا سوال پورا کر دیا گیا تھا؟ وہ عرض کرے گا! اے میرے پروردگار! مجھے اپنی مخلوق میں سے سب سے زیادہ بد نصیب نہ بنا! وہ ہمیشہ مطالبہ کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ (اس کی اس لجاجت پر) نہیں گے جب اللہ تعالیٰ ہنس پڑیں گے تو اسے جنت میں داخل ہونے کی اجازت مل جائے گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے! آرزوئیں کر! وہ اپنی آرزوئیں پیش کرے گا اور جب اس کی آرزوئیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ فلاں فلاں آرزو کر! اللہ تعالیٰ اس کو یاد کرائیں گے اور جب اس کی آرزوئیں پوری ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا! یہ تمام (نعیتیں) تیرے لئے ہیں اور اس جیسی اس کے ساتھ کئی اور بھی ہیں۔ اور ابوسعید خدری کی روایت میں ہے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ یہ تمام (نعیتیں) تیرے لئے ہیں اور اس جیسی دس گنا مزید بھی تجھے عطا کی جاتی ہیں (بخاری، مسلم)

۵۵۸۲- (۱۷) وَهِيَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَخِيرُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ، يَمْسِي مَرَّةً وَيَكْبُو - مَرَّةً وَيَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً -، فَإِذَا جَاوَزَهَا التَّتَمَّتْ إِلَيْهَا فَقَالَ: تَبَارَكَ الَّذِي نَحَانِي مِنْكَ، لَقَدْ أَعْطَانِي اللَّهُ شَيْئًا مَا أَعْطَاهُ أَحَدًا مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، فَنُزِعُ لَهُ شَجْرَةً فَيَقُولُ: أَيُّ رَبِّ! أَدْنِي مِنْ هَذِهِ الشَّجْرَةِ فَلَا سَنْظَلُ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا، فَيَقُولُ اللَّهُ: يَا ابْنَ آدَمَ! لَعَلَىٰ إِنْ أَعْطَيْتُكَهَا سَأَلْتَنِي غَيْرَهَا؟ فَيَقُولُ: لَا يَارَبِّ! وَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا، وَرَبُّهُ يُعَذِّرُهُ؛ لِأَنَّهُ يَرَىٰ مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ، فَيُدْنِيهِ مِنْهَا، فَيَسْتَنْظِلُ بِظِلِّهَا، وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا، ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجْرَةٌ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَىٰ، فَيَقُولُ: أَيُّ رَبِّ! أَدْنِي مِنْ هَذِهِ الشَّجْرَةِ لِأَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا، وَأَسْتَنْظِلُ بِظِلِّهَا لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا. فَيَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ! أَلَمْ تُعَاهِدْنِي أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا؟ فَيَقُولُ: لَعَلَىٰ إِنْ أَدْنَيْتُكَ مِنْهَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا؟ فَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا، وَرَبُّهُ يُعَذِّرُهُ لِأَنَّهُ يَرَىٰ مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ، فَيُدْنِيهِ مِنْهَا فَيَسْتَنْظِلُ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا، ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجْرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأَوَّلِينَ، فَيَقُولُ: أَيُّ رَبِّ! أَدْنِي مِنْ هَذِهِ فَلَا سَنْظِلُ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا، لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا. فَيَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ! أَلَمْ تُعَاهِدْنِي أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا؟ قَالَ: بَلَىٰ يَارَبِّ! هَذِهِ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا، وَرَبُّهُ يُعَذِّرُهُ لِأَنَّهُ يَرَىٰ مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ، فَيُدْنِيهِ مِنْهَا، فَإِذَا أَدْنَاهُ مِنْهَا سَمِعَ أَصْوَاتَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ: أَيُّ رَبِّ! أَدْخِلْنِيهَا فَيَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ! مَا يَصْرِيئِي مِنْكَ - ؟ أَيُرْضِيكَ أَنْ أَعْطِيكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا. قَالَ: أَيُّ رَبِّ! أَسْتَهْزِئُ بِمَنِّي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: أَلَا تَسْأَلُونَنِي مِمَّ أَضْحَكَ؟ فَقَالُوا: مِمَّ تَضْحَكَ؟ فَقَالَ: هَكَذَا ضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَقَالُوا: مِمَّ تَضْحَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «مِنْ ضِحْكِ رَبِّ الْعَالَمِينَ حِينَ قَالَ: أَسْتَهْزِئُ بِمَنِّي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ فَيَقُولُ: إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ بِمَنْكَ وَلَكِنِّي عَلَىٰ مَا أَسَاءُ قَادِرٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۵۵۸۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنت میں سب سے آخر میں جنت میں داخل ہو گا وہ ایسا ہو گا جو کبھی چلتا ہو گا اور کبھی رک جاتا ہو گا اور (دو رخ کی) آگ نے اس کو جھلسا دیا ہو گا جب وہ دو رخ سے (نکل کر) آگے گزر جائے گا تو (مڑ کر) دو رخ کی جانب التفات کرتے ہوئے کے گا کہ وہ ذات برکت والی ہے جس نے مجھے تجھ سے نجات عطا کی۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے (یسی) نعمت سے بہنکار کیا ہے جس سے اس نے انکے اور پچھلے لوگوں میں سے کسی کو نہیں نوازا ہے چنانچہ اس کے قریب ایک درخت کھڑا کیا جائے گا (جس کے نیچے ایک چشمہ ہو گا) وہ التجا کرے گا اے میرے پروردگار! مجھے اس درخت کے نزدیک کر تاکہ میں اس کے سائے میں آرام حاصل کروں اور اس کا پانی پیوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اے آدم کے بیٹے! ممکن ہے کہ اگر میں تیری آرزو کی تکمیل کر دوں تو تو مجھ سے اس کے علاوہ (کچھ اور) مانگنا

شروع کر دے گا۔ وہ اقرار کرے گا، نہیں! اے میرے پروردگار! اور وہ اللہ تعالیٰ سے معاہدہ کرے گا کہ وہ اس سے اس کے علاوہ (کسی چیز) کا سوال نہیں کرے گا جبکہ اس کا پروردگار اسے معذور گردانے گا، اس لئے کہ وہ ایسی نعمتوں کا مشاہدہ کر رہا ہے جس سے اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو رہا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کو اس کے نزدیک لے جائے گا، وہ اس کے سائے میں آرام کرے گا اور اس کے پانی سے سیراب ہو گا۔ بعد ازاں اس کے سامنے ایک اور درخت دکھائی دینے لگے گا جو پہلے درخت سے بھی زیادہ خوبصورت ہو گا۔ وہ عرض کرے گا، اے میرے پروردگار! مجھے اس درخت کے قریب کر تاکہ میں اس کے پانی سے سیراب ہو سکوں اور درخت کے سائے کے نیچے آرام کر سکوں میں تجھ سے اس کے علاوہ (کسی چیز) کا سوال نہیں کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اے آدم کے بیٹے! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ تو مجھ سے اس کے علاوہ (اور کچھ) طلب نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، ممکن ہے کہ اگر میں نے تجھ کو اس کے قریب کر دیا تو تو مجھ سے اس کے علاوہ (اور چیزوں) کا سوال کرنا شروع کر دے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ سے پختہ عہد کرے گا کہ وہ اس سے اس کے علاوہ کسی اور شے کا سوال نہیں کرے گا۔ جبکہ اس کا پروردگار اس کو معذور گردانے گا اس لئے کہ وہ جن (انعامات) کا مشاہدہ کر رہا ہے وہ ان پر صبر نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اس کے قریب کر دے گا، وہ اس کے سائے میں محو آرام ہو گا اور اس کا پانی نوش کرے گا۔ اس کے بعد اس کے سامنے جنت کے دروازے کے قریب ایک درخت دکھائی دے گا جو پہلے دونوں درختوں سے زیادہ خوبصورت ہو گا۔ وہ التجا کرے گا، اے میرے پروردگار! مجھے اس درخت کے قریب کر تاکہ میں اس کے سائے میں آرام حاصل کروں اور اس کے پانی سے سیراب ہو سکوں۔ میں تجھ سے اس کے سوا کچھ التجا نہیں کروں گا۔ اس کا پروردگار اس کو معذور گردانے گا اس لئے کہ وہ جن نعمتوں کا مشاہدہ کر رہا ہے وہ ان پر صبر نہیں کر سکتا اللہ تعالیٰ اس کو اس کے نزدیک لے جائے گا جب وہ اس کے نزدیک جائے گا تو جنت میں رہنے والوں کی آوازیں کو سنے گا چنانچہ وہ درخواست کرے گا کہ اے میرے پروردگار! اب مجھے جنت میں بھی داخل فرما دے۔ اللہ تعالیٰ جواب دے گا، اے آدم کے بیٹے! کونسی ایسی نعمت ہے جو تجھے مجھ سے سوال کرنے سے مانع ہو گی؟ کیا تو خوش ہو گا کہ اگر میں تجھے دنیا اور اس کے مثل عطا کر دوں وہ اس کو ناممکن تصور کرتے ہوئے عرض کرے گا، اے میرے پروردگار! کہیں آپ میرے ساتھ استزاء تو نہیں کر رہے؟ حالانکہ آپ دونوں جہانوں کے رب ہیں (یہ ذکر کرنے کے بعد) ابن مسعودؓ نے اور پھر بولے کہ کیا تم مجھ سے ہنسنے کا سبب نہیں پوچھو گے؟ چنانچہ لوگوں نے استفسار کیا کہ آپ کیوں ہنسنے تھے؟ ابن مسعودؓ نے کہا کہ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہنسنے تھے اور لوگوں نے پوچھا تھا کہ اے اللہ کے رسول! آپ کیوں ہنسنے تھے؟ آپ نے فرمایا، جس بات سے رب العالمین ہنسنے، جب اس شخص نے کہا کہ اے رب العالمین! کہیں آپ مجھ سے استزاء تو نہیں کر رہے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے نہیں! میں تجھ سے استزاء نہیں کر رہا لیکن میں قادر مطلق ہوں جو چاہوں کر سکتا ہوں (مسلم)

۵۵۸۳ - (۱۸) وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَحْوَهُ، إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكَرْ

«فَيَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ! مَا بَصُرْتَنِي مِنْكَ؟» إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَزَادَ فِيهِ: «وَيَذْكُرُهُ اللَّهُ: سَلَّ كَذَا وَكَذَا، حَتَّى إِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانَةُ قَالَ اللَّهُ: هُوَ لَكَ وَعَشْرَةٌ امْتَالِهِ قَالَ: ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهُ، فَتَدْخُلُ عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ فَيَقُولَانِ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَاكَ لَنَا وَأَحْيَانَا لَكَ. قَالَ: فَيَقُولُ: مَا أُعْطِيَ أَحَدٌ مِثْلَ مَا أُعْطِيَ.»

۵۵۸۳: اور مسلم کی ایک روایت میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت منقول ہے البتہ اس نے یہ الفاظ ذکر نہیں کیے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم کے بیٹے! تجھے مجھ سے (سوال کرنے سے) کوئی چیز روکے گی؟ حدیث کے آخر تک نیز اس میں اضافہ ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ اس کو یاد کرائے گا کہ تو فلاں فلاں چیز کا سوال کر اور جب اس کی آرزوئیں انجام پذیر ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ اور اس سے دس گنا اور بھی تیرے لئے ہیں۔ آپ نے فرمایا اس کے بعد وہ اپنے گھر میں داخل ہو گا تو وہاں اس کے پاس ”عور عین“ میں سے اس کی دو بیویاں آئیں گی اور وہ (خوشی کے عالم میں) کہیں گی کہ سب حمد و ثناء اللہ تعالیٰ کیلئے ہے جس نے تجھے ہمارے لئے اور ہمیں تیرے لئے پیدا کیا۔ آپ نے فرمایا وہ محض کے گا کہ جس قدر مجھے دیا گیا ہے اس قدر کسی دوسرے کو نہیں دیا گیا ہے۔

۵۵۸۴- (۱۹) وَهَذَا أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ الشَّيْخَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَبِئْسَ أَقْوَامًا سَفَعُوا مِنَ النَّارِ بِذُنُوبٍ أَصَابَوْهَا عُقُوبَتُهُ، ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِهِ وَرَحْمَتِهِ فَيَقَالُ لَهُمْ: الْجَهَنَّمِيُّنَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۵۸۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کے کچھ گروہوں کو آگ ان کے گناہوں کے سبب جھلسا دے گی جن کے وہ مرکب ہوئے تھے پھر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل اور اپنی رحمت سے جنت میں داخل کریں گے ایسے لوگوں کو جہنمی کہا جائے گا (بخاری)

۵۵۸۵- (۲۰) وَهَذَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَخْرُجُ أَقْوَامٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَفِي رِوَايَةٍ: «يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِي، يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ».

۵۵۸۵: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگ جہنمی صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش کے ساتھ دوزخ سے نکلیں گے اور جنت میں داخل کئے جائیں گے انہیں جہنمی کہا جائے گا (بخاری) اور ایک روایت میں ہے کہ میری امت میں سے کچھ لوگ دوزخ سے میری سفارش کے ساتھ نکالے جائیں گے انہیں جہنمی کہا جائے گا۔

۵۵۸۶۔ (۲۱) وَفَنَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا، وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا، رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبِيًّا فَيَقُولُ اللَّهُ: إِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَأْتِيهَا، فَيَحْبِلُ إِلَيْهَا مَلَأَى فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! وَجَدْتُهَا مَلَأَى. فَيَقُولُ اللَّهُ: إِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشْرَةَ امْتَالِهَا، فَيَقُولُ: اسْتَحْرَمْتَنِي - أَوْ تَضَحَّكْتُ مِنِّي - وَأَنْتَ الْمَلِكُ؟» وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ -، وَكَانَ يُقَالُ: ذَلِكَ أَذْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَثَرَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۸۶: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے معلوم ہے کہ دوزخ میں سے سب سے آخر میں کون نکلے گا اور جنت میں سب سے آخر میں کون داخل ہو گا۔ وہ شخص (ہو گا) جو دوزخ سے بھٹکتے ہوئے نکلے گا اللہ تعالیٰ (اس کی) حکم دیں گے کہ جنت میں داخل ہو جاؤ وہ جنت (کے قریب) پہنچے گا تو اسے خیال گزرے گا کہ جنت تو بھری ہوئی ہے (اس میں گنجائش نہیں) وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! جنت میں تو کوئی جگہ خالی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو حکم دیں گے کہ جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ بلاشبہ تمہارے لئے دنیا کے برابر اور اس کی مثل دس گنا ہے۔ وہ عرض کرے گا: آپ میرا استخرازا رہے ہیں یا آپ مجھ سے خوش طبعی کر رہے ہیں حالانکہ آپ بادشاہ ہیں۔ ابن مسعود کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ (یہ بات فرما کر) ہنس دیتے یہاں تک کہ آپ کی کچلیاں ظاہر ہو گئیں اور بیان کیا جاتا ہے یہ شخص جنتیوں میں سے کم درجے والا ہو گا (بخاری، مسلم)

۵۵۸۷۔ (۲۲) وَفَنَ ابْنُ دَرَّازٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ، وَآخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا، رَجُلٌ يُؤْتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَقَالُ أَعْرِضْ عَلَيْنَا صِغَارُ دُنُوبِهِ وَارْفَعُوا عَنْهُ كِبَارَهَا، فَمُعْرَضٌ عَلَيْهِ صِغَارُ دُنُوبِهِ فَيُقَالُ: عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، وَكَذَا وَكَذَا، وَعَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ. لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُنْكِرَ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِ دُنُوبِهِ أَنْ مُعْرَضٌ عَلَيْهِ. فَيُقَالُ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَنِيَةٍ حَسَنَةً. فَيَقُولُ: رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ أَشْيَاءَ لَا أَرَاهَا هُنَا،» وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۸۷: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ میں جانتا ہوں کہ اہل جنت میں سے سب سے آخر میں جنت میں کون داخل ہو گا اور اہل جہنم میں سے سب سے آخر میں جہنم میں سے کون نکالا جائے گا۔ وہ ایسا شخص ہو گا جسے قیامت کے دن پیش کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ اس پر اس کے صغیرہ گناہ پیش کرو اور اس کے کبیرہ گناہوں کو چھپا لو چنانچہ اس پر (اس کے) صغیرہ گناہ پیش کیے جائیں گے اور اسے کہا جائے گا کہ تو نے فلاں فلاں دن فلاں فلاں عمل کیا اور فلاں فلاں دن فلاں فلاں عمل کیا؟ وہ اقرار کرے

کا' اس میں انکار کرنے کی جرأت نہ ہوگی البتہ وہ اپنے کبیرہ گناہوں سے خائف ہو گا کہ کہیں وہ اس پر پیش نہ کیے جائیں۔ اس سے کہا جائے گا' بے شک تیرے لئے ہر برائی کے بدلہ میں ایک نیکی ہے۔ وہ عرض کرے گا' اے میرے پروردگار! میں نے بہت سے کبیرہ گناہ کیے تھے جن کو میں اعمال ناموں میں نہیں دیکھ رہا ہوں (بوڈڑا کہتے ہیں) اللہ کی قسم! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ (یہ بیان کر کے) آپ ہنس دیتے یہاں تک کہ آپ کی کچلیاں مبارک دکھائی دینے لگیں (مسلم)

۵۵۸۸- (۲۳) وَهَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ أَرْبَعَةٌ، فَيُعْرَضُونَ عَلَى اللَّهِ، ثُمَّ يُؤَمَّرُ بِهِمْ إِلَى النَّارِ، فَيَلْتَفِتُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ! لَقَدْ كُنْتُ أَرْجُو إِذَا أَخْرَجْتَنِي مِنْهَا أَنْ لَا تُعِيدَنِي فِيهَا» قَالَ: «فَيُنْجِيهِ اللَّهُ مِنْهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۵۸۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چار انسانوں کو (آخر میں) دوزخ سے نکالا جائے گا، انہیں اللہ کے حضور پیش کیا جائے گا پھر انہیں دوزخ کی جانب لے جانے کا حکم دیا جائے گا تو ان میں سے ایک شخص التفات کرے گا اور (حسرت سے) عرض کرے گا، اے میرے پروردگار! میں تو امید رکھتا تھا کہ جب آپ نے مجھے دوزخ سے نکالا تو دوبارہ مجھے دوزخ میں نہیں بھیجیں گے۔ آپ نے فرمایا، چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ سے نجات عطا کریں گے (مسلم)

۵۵۸۹- (۲۴) وَهَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَخْلَصُ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ، فَيُحْسِنُونَ عَلَى فَنَطْرَةِ بَيْنِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَيَقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضِ مَظَالِمِ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا، حَتَّى إِذَا هَدَبُوا وَنَقَوْا أُذُنَ لَهُمْ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا أَحَدَهُمْ إِلَّا هَدَى بِمَنْزِلِهِ فِي الْجَنَّةِ - مِنْهُ بِمَنْزِلِهِ كَانَ لَهُ فِي الدُّنْيَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۵۸۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب ایمان دار لوگوں کو دوزخ سے نکالا جائے گا اور انہیں جنت اور دوزخ کے درمیان ایک پل پر روک لیا جائے گا پھر ان میں سے ایک دوسرے کو ان حقوق کا بدلہ دلویا جائے گا جو ان کے درمیان دنیا میں تھے یہاں تک کہ وہ بالکل پاک و صاف ہو جائیں گے پھر انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت دے دی جائے گی۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے بلاشبہ ان میں سے ہر شخص جنت میں اپنے گھر کو اپنے دنیا والے مکان سے زیادہ پہچاننے والا ہو گا (بخاری)

۵۵۹۰- (۲۵) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ الْجَنَّةَ إِلَّا أَرَى مَفْعَدَهُ مِنَ النَّارِ لَوْ أَسَاءَ لِيَزِدَّادَ شُكْرًا، وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ إِلَّا أَرَى مَفْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ أَحْسَنَ لِيَكُونَ عَلَيْهِ حَسْرَةٌ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۵۹۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص اس وقت تک جنت میں داخل نہیں کیا جائے گا جب تک کہ اسے دوزخ میں وہ جگہ نہ دکھادی جائے گی جو اس کا ٹھکانہ ہوتا، اگر وہ بُرے عمل کرتا تاکہ وہ (اس برے ٹھکانے سے بچنے پر اللہ تعالیٰ کا) زیادہ سے زیادہ شکر گزار ہو اور کوئی شخص اس وقت تک دوزخ میں داخل نہیں کیا جائے گا جب تک کہ اسے جنت میں وہ جگہ نہ دکھادی جائے گی جو اس کا ٹھکانہ ہوتی، اگر وہ نیک اعمال کرتا (ایسا اس لیے کیا جائے گا) تاکہ اسے حسرت ہو (بخاری)

۵۵۹۱- (۲۶) وَهِنَّ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ، وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ، جِيءَ بِالْمَوْتِ حَتَّى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، ثُمَّ يُذْبَحُ، ثُمَّ يُنَادَى مُنَادٍ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! لَا مَوْتَ. وَيَا أَهْلَ النَّارِ! لَا مَوْتَ. فَيَزِدُّ أَهْلَ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ، وَيَزِدُّ أَهْلَ النَّارِ حُزْنَ إِلَى حُزْنِهِمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۹۱: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں چلے جائیں گے تو موت کو مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا یہاں تک کہ اسے جنت اور دوزخ کے درمیان ڈال کر ذبح کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد ایک منادی کرنے والا پکارے گا، اے جنت والو! اب موت نہیں ہے (بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی ہے) اے دوزخ والو! اب موت نہیں ہے بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی ہے چنانچہ اہل جنت کی خوشیوں میں مزید خوشی کا اضافہ ہو گا اور اہل دوزخ کے غموں میں مزید غم کا اضافہ ہو گا (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

۵۵۹۲- (۲۷) عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «حَوْضِي مِنْ عَدَنَ إِلَى عَمَانَ — الْبُلْقَاءِ —، مَاءُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ، وَأَكْوَابُهُ عَدَدُ نَجُومِ السَّمَاءِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَطْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا، أَوَّلُ النَّاسِ وَرُودًا فَفَرَّاهُ الْمُهَاجِرِينَ الشُّعْثُ رُوُوسًا، الدَّنَسُ ثِيَابًا، الَّذِينَ لَا يَنْكِحُونَ الْمُتَعَتَمَاتِ —، وَلَا يُفْتَحُ لَهُمُ السَّدُّ —. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.»

دوسری فصل

۵۵۹۲: ثوبان رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، میرا حوض (کوثر) عدنان سے عمان البلقاء (کے درمیانی فاصلے) کے بقدر ہو گا، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہو گا اور اس کے آب خورے (پانی پینے کے برتن) آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر ہوں گے جو شخص حوض

(کوش) سے ایک بار پانی پی لے گا وہ اس کے بعد کبھی جیسا نہ رہے گا۔ سب سے پہلے جو لوگ اس حوض پر داخل ہوں گے وہ فقراء ماجرین ہوں گے جن کے سر پر آئندہ ہوں گے، جن کا لباس میلا کچلا ہو گا، جو خوشحال عورتوں سے نکاح کے قابل نہیں سمجھے جاتے اور ان کے لیے (لوگوں کے گھروں کے) دروازے نہیں کھولے جاتے (احمر) تہذیبی ماہر نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۵۵۹۳۔ (۲۸) وَهَنْ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَقَالَ: «مَا أَنْتُمْ جُزْءٌ» - مِنْ مِائَةِ أَلْفِ جُزْءٍ مِمَّنْ يَرِدُ عَلَى الْحَوْضِ، قِيلَ: كُمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: سَبْعُمِائَةٍ أَوْ ثَمَانِ مِائَةٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۵۹۳: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک سفر میں) ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، ہم نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا تو آپ نے فرمایا تم (ان لوگوں کے مقابلے میں) ایک لاکھ افراد میں سے ایک حصہ بھی نہیں ہو جو میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں گے۔ (زید بن ارقم سے) سوال کیا گیا کہ اس موقع پر آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ انہوں نے بتایا سات سو یا آٹھ سو (ابوداؤد)

۵۵۹۴۔ (۲۹) وَهَنْ سَعْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا، وَإِتِّهَمُ لِبَنَاتِهِمْ أَكْثَرُ وَارِدَةٌ»، وَإِتِّحَ لِأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۵۵۹۴: سہوہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ ہر پیغمبر کا حوض ہو گا (جس سے اس کی امت پانی پیئے گی) اور اس میں کچھ شبہ نہیں کہ تمام پیغمبر آپس میں اس بات پر فخر کریں گے کہ کس کے حوض پر زیادہ لوگ آئیں گے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ میں ہی وہ پیغمبر ہوں گا جس کے پاس زیادہ لوگ آئیں گے (ترمذی) امام تہذیبی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حسن بن محمد راوی حکم فیہ ہے نیز سعید بن بشیر ازادی راوی ضعیف ہے۔ (میزان الاعتدال جلد ۵ ص ۵۲۰ جلد ۲ ص ۲۸ تصحیح الرواۃ جلد ۲ ص ۱۰۲)

۵۵۹۵۔ (۳۰) وَهَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنْ يَسْمَعَ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ: «أَنَا فَاعِلٌ». قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَأَيُّنَ أَطْلُبُكَ؟ قَالَ: «أَطْلُبُنِي أَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِي عَلَى الصِّرَاطِ» قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ؟ قَالَ: «فَأَطْلُبُنِي عِنْدَ الْمِيزَانِ». قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيزَانِ؟ قَالَ: «فَأَطْلُبُنِي عِنْدَ الْحَوْضِ، فَإِنِّي لَا أُحْطِي» هَذِهِ الثَّلَاثُ الْمَوَاطِنَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۵۵۹۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ آپ قیامت کے دن میری (خاص) حفاظت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: میں سفارش کروں گا۔ میں نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کو کہاں تلاش کروں آپ نے فرمایا: سب سے پہلے تو مجھے پل صراط پر تلاش کرنا۔ میں نے عرض کیا کہ اگر پل صراط پر میری آپ سے ملاقات نہ ہو سکے؟ آپ نے فرمایا: تو پھر مجھے تازد کے پاس تلاش کرنا۔ میں نے عرض کیا: اگر تازد کے پاس بھی میری آپ سے ملاقات نہ ہو سکے؟ آپ نے فرمایا: تو پھر مجھے حوض کوثر کے پاس تلاش کرنا یقیناً میں ان تین جگہوں سے آگے بچھے نہیں ہوں گا (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: مشہور بات یہ ہے کہ میزان کا معاملہ پل صراط پر سے گزرنے سے قبل ہو گا جب کہ اس حدیث کے معلوم سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پل صراط پر سے گزرنے کا جواب یہ ہے کہ یہ ترتیب ذکر کے لحاظ سے ناسے اور ذات پر دلالت نہیں کرتی اور یہ بھی درست ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مذکورہ تین جگہوں پر باری باری ہوں اور بار بار آپ کا ان کے پاس آنا جانا ہو۔ کچھ لوگ جب پل صراط پر سے گزر رہے ہوں گے تو اسی دوران ان کے اعمال کا وزن کیا جائے گا۔

مزید اشکال یہ ہے کہ اگر کوئی شخص پل صراط سے گزر کر حوض کوثر پر پہنچ گیا تو پھر اسے کیسے دوزخ میں گرایا جائے گا۔ اس کی توضیح یوں ہے کہ ایسے لوگ صرف دیکھنے کی حد تک کوثر کے پاس ہوں گے لیکن ابھی وہ پل صراط پر سے نہیں گزریں گے کہ انہیں دوزخ میں گرایا جائے گا (تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳۳)

۵۵۹۶- (۳۱) وَهَذَا مِنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قِيلَ لَهُ: مَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ؟ قَالَ: وَذَلِكَ يَوْمَ يَنْزِلُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى كُرْسِيِّهِ فَيَنْطَلِقُ كَمَا يَنْطَلِقُ الرَّحْلُ الْجَدِيدُ مِنْ نَضَائِبِهِ وَهُوَ كَسَعَةِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَيَجَاءُ بِكُمْ حُفَاةَ عَرَاةٍ غُرْلًا، فَيَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَكْسِي إِبْرَاهِيمُ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: أَكْسُوا خَلِيلِي، فَيُؤْتِي بَرِبَنْتَيْنِ بِنِصَاوَيْنِ مِنْ رِبَاطِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ أَكْسَى عَلَى آثَرِهِ، ثُمَّ أَقْوَمُ عَنْ يَمِينِ اللَّهِ مَقَامًا يُعْبَطُنِي - الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۵۹۶: ابن مسعود نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: یہ ایسا دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ اپنی کرسی پر نازل فرمائیں گے تو کرسی چڑھائے گی جیسا کہ نئی تنگ پالان (چڑے کی زین) آواز کرتی ہے حالانکہ اس کرسی کی کشادگی آسمان اور زمین کے درمیانی قابض کے برابر ہوگی اور تمہیں ننگے پاؤں، ننگے بدن بغیر حقنے کے لایا جائے گا۔ سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میرے ظلیل کو لباس پہناؤ چنانچہ جنت سے دو ہاریک (ملائم) سفید چادریں انہیں دی جائیں گی۔ ان کے بعد مجھے لباس

پسایا جائے گا پھر میں اللہ تعالیٰ کے دائیں جانب کھڑا ہوں گا میرے اس مرتبے پر پہلے اور پچھلے سبھی لوگ رشک کریں گے (داری)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں عمیر بن عثمان راوی ضعیف ہے۔ (تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۰۳)

۵۵۹۷۔ (۳۲) **وَعَنِ الْمُغْبِرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «شِعَارُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الصِّرَاطِ: رَبِّ! سَلِّمْ سَلِّمْ».** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۵۵۹۷: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن پہلے صراط (سے گزرنے والے) ایمانداروں کا شعار (نشان) یہ ہو گا۔ اے پروردگار! سلامتی فرما، سلامتی فرما (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں عبدالرحمن بن اسحاق واسطی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۳۸، لسان المیزان جلد ۳ صفحہ ۲۰۵، اعلال المتناہدہ جلد ۳ صفحہ ۳۳۳)

۵۵۹۸۔ (۳۳) **وَعَنِ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكُتُبِ مِنْ أُمَّتِي».** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۵۵۹۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اپنی امت میں سے ان لوگوں کی سفارش کروں گا جو کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہوں گے (ترمذی، ابوداؤد)

۵۵۹۹۔ (۳۴) **وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ جَابِرٍ.**

۵۵۹۹: اور ابن ماجہ نے اس حدیث کو جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۵۶۰۰۔ (۳۵) **وَعَنِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنَا بِنِ آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّي، فَخَيْرِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ، فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ، وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا».** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۵۶۰۰: عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے پروردگار کی جانب سے میرے پاس فرشتہ آیا، اس نے مجھے (اللہ کی جانب سے) دو باتوں میں سے ایک بات چن لینے کا اختیار دیا کہ یا تو میری آدمی امت جنت میں داخل ہو جائے یا (تمام امت کیلئے) شفاعت کا حق مجھے حاصل ہو جائے پس میں نے شفاعت کو پسند کیا اور شفاعت ان لوگوں کیلئے ہے جو اس حال میں فوت ہوئے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے تھے (ترمذی، ابن ماجہ)

۵۶۰۱ - (۳۶) وَهَنَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْجَدْعَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَكْثَرُ مِنْ بَنِي تَيْمٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالذَّارِمِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۵۶۰۱: عبد اللہ بن ابو جعداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپؐ فرما رہے تھے کہ میری امت کے ایک نیک شخص کی سفارش سے جو تیم کے آدمیوں کی تعداد سے بھی زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے (ترمذی، دارمی، ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں یزید بن ابان رقاشی راوی ضعیف ہے -

(تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۰۳)

۵۶۰۲ - (۳۷) وَهَنَّ ابْنُ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَشْفَعُ لِلْفِثَامِ - وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْقَبِيلَةِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْعَضْبَةِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتَّى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۶۰۲: ابوسعید (حدری) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ میری امت میں سے کوئی تو ایک جماعت کی سفارش کرے گا، کوئی ایک قبیلے کی سفارش کرے گا اور کوئی ایک شخص کی سفارش کرے گا یہاں تک کہ تمام امت جنت میں داخل ہو جائے گی۔ (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں عطیہ بن سعد کوئی راوی ضعیف ہے (التاریخ الکبیر جلد ۳ صفحہ ۳۵، المرجح والتعديل جلد ۶ صفحہ ۲۱۵، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۳، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۰۳)

۵۶۰۳ - (۳۸) وَهَنَّ أَنَسُ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَنِي أَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي أَرْبَعِمِائَةَ أَلْفٍ بِإِلْحَابٍ». فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: زِدْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: وَهَكَذَا، وَهَكَذَا، فَحَتَّى يَكْفِيَهُمْ وَجَمَعَهُمَا، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: زِدْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: وَهَكَذَا فَقَالَ عُمَرُ: دَعْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ! فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَمَا عَلَيْكَ أَنْ يَدْخُلَنَا اللَّهُ كُلَّنَا الْجَنَّةَ؟ فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ شَاءَ أَنْ يَدْخُلَ خَلْقَهُ الْجَنَّةَ يَكْفِي وَاحِدٌ فَعَلَّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «صَدَقَ عُمَرُ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَنِ».

۵۶۰۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ میری امت میں سے چار لاکھ افراد کو بلا حساب و کتاب جنت میں داخل فرمائے گا۔ ابو بکر نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہماری اس تعداد میں اضافہ فرمائیں۔ انس نے بیان کیا کہ آپ نے اس طرح

کیا کہ اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھا کر کے ان کا چلو بنایا۔ ابو بکر نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اور اضافہ فرمائیں۔ آپ نے (پہلے کی طرح) اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھا کر کے بتایا۔ عتر نے کہا، اے ابو بکر! (بس کریں) ہمیں اپنے حال پر رہنے دیں۔ ابو بکر نے کہا، آپ کا کیا نقصان ہے اگر ہم سب کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل فرما دے۔ عتر نے کہا، اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ عزوجل اگر چاہے کہ وہ اپنی تمام مخلوق کو ایک ہی بار جنت میں داخل کر دے تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔ (عتر کی یہ بات سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عتر! یہ (شرح) ہے۔)

وضاحت: کئی دوسری صحیح روایات میں موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب و کتاب کے جنت میں جائیں گے اور ان میں سے ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار مزید ہوں گے اور ان کے علاوہ تین چلو بھر اور لوگ بھی ہوں گے۔

دراصل ان تمام احادیث سے مقصود کوئی معین تعداد نہیں بلکہ اس قسم کی تمام احادیث کثرتِ تعداد اور اللہ تعالیٰ کی عظمت پر دلالت کئی ہیں اور آپ کا دونوں ہاتھوں کو ملا کر چلو بنانے سے مقصود بھی کثرتِ تعداد ہے اور یہ فضل اللہ تعالیٰ کی عظمت اور کبریائی پر دلالت کرتا ہے نیز ابو بکر اور عتر کے باہمی اختلاف سے مقصود یہ ہرگز نہیں تھا کہ خدا انخواستہ ان دونوں کے درمیان کوئی ذہنی یا لگری اختلاف تھا بلکہ ابو بکر نے جو کچھ آپ سے عرض کیا، وہ اظہارِ محرو و انکساری اور درخواستِ گزاری سے متعلق تھا اور عتر نے جو کچھ کہا وہ مصلحت و حکمت کے تابع تھا اس لئے آپ نے دونوں کی باتوں کو طوطی خاطر رکھا (واللہ اعلم)

۵۶۰۴۔ (۳۹) وَصَفُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بُصِفَ أَهْلُ النَّارِ، فَمَرُّ بِهِمُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ: يَا فَلَانُ! أَمَا تَعْرِفُنِي؟ أَنَا الَّذِي سَقَيْتُكَ شَرْبَةً. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَنَا الَّذِي وَهَبْتُ لَكَ وَضُوءًا...، فَيَسْتَفْعِمُ لَهُ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ ابْنُ مَسَاجِدَ.

۵۶۰۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دوزخی صف ہانڈے ہوئے ہوں گے ان کے پاس سے ایک جتنی شخص کا گزر ہو گا تو ان دوزخیوں میں سے ایک آدمی (اسے) کے گا، اے فلاں شخص! کیا تو مجھے پہچانتا نہیں ہے؟ میں وہ شخص ہوں جو تجھے پانی پلایا کرتا تھا۔ اور ان میں سے کوئی شخص یہ کہے گا کہ میں وہ شخص ہوں جس نے تجھے وضو کیلئے پانی دیا تھا۔ چنانچہ وہ جتنی اس کی سفارش کرے گا اور اُسے جنت میں داخل کرائے گا (ابن ماجہ)

۵۶۰۵۔ (۴۰) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اشْتَدَّ صِيَاحُهُمَا، فَقَالَ الرَّبُّ تَعَالَى: أَخْرِجُوهُمَا فَقَالَ لَهُمَا: لِأَيِّ شَيْءٍ أَشْتَدَّ صِيَاحُكُمَا؟ قَالَا: فَعَلْنَا ذَلِكَ لِتَرْحَمَنَا. قَالَ: فَإِنَّ رَحْمَتِي لَكُمْ أُنْ تَطْلُقَا فَنَلْقَا أَنْفُسَكُمَا حَيْثُ كُنْتُمَا فِي النَّارِ، فَيَلْقَى أَحَدُهُمَا نَفْسَهُ، فَيَجْعَلُهَا اللَّهُ... عَلَيْهِ بَرْدًا وَسَلَامًا،

وَيَقُولُ الْآخَرُ، فَلَا يُلْقِي نَفْسَهُ، فَيَقُولُ لَهُ الرَّبُّ تَعَالَى: مَا مَنَعَكَ أَنْ تُلْقِي نَفْسَكَ كَمَا أَلْقَى صَاحِبُكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّ! إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا تُعِيدَنِي فِيهَا بَعْدَ مَا أَخْرَجْتَنِي مِنْهَا. فَيَقُولُ لَهُ الرَّبُّ تَعَالَى: لَكَ رَجَاؤُكَ. فَيُدْخِلَانِ جَمِيعًا الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۶۰۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو لوگ دوزخ میں داخل ہوں گے ان میں سے دو آدمی بہت زیادہ شور مچائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ان کو (دوزخ سے) نکالو (جب وہ باہر نکالے جائیں گے تو) اللہ تعالیٰ ان دونوں سے دریافت کریں گے کہ تم اس قدر چیخ و پکار کس لیے کر رہے تھے؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم اس لیے زیادہ چیخے تھے کہ آپ ہم پر رحم کریں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تمہارے حق میں میری رحمت یہی ہے کہ تم اپنے آپ کو وہیں گراؤ جہاں تم جہنم میں تھے۔ چنانچہ ان میں سے ایک خود کو (جہنم میں) گرا دے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو ٹھنڈا اور سلامتی والا کر دے گا۔ اور دوسرا کھڑا ہو گا وہ اپنے آپ کو (جہنم میں) نہیں گرائے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے دریافت کرے گا کہ تو نے اپنے آپ کو (دوزخ میں) کیوں نہیں گرایا جیسا کہ تیرے ساتھی نے اپنے آپ کو گرایا؟ وہ عرض کرے گا، اے میرے پروردگار! مجھے امید ہے کہ آپ نے مجھے دوزخ سے نکال دیا تو آپ دوبارہ وہاں نہیں بھیجیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں فرمائیں گے کہ تیری امید کا تجھے صلہ دیا جاتا ہے۔ چنانچہ وہ دونوں اکٹھے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں رشیدین بن سعد راوی ضعیف ہے (الجرح والتعديل جلد ۳ صفحہ ۲۳۲۰ میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۹، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۵۱، تنقیح الرواۃ جلد ۳ صفحہ ۱۰۳)

۵۶۰۶- (۶۱) وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ، ثُمَّ يَصْدُرُونَ مِنْهَا بِأَعْمَالِهِمْ، فَأَوْلَهُمْ كَلِمَةُ الْبَرِّقِ، ثُمَّ كَالرِّيحِ، ثُمَّ كَالْحَضَرِ الْقَرَسِ، ثُمَّ كَالرَّايِبِ فِي رَحْلِهِ، ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجْلِ، ثُمَّ كَمَشِيهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالذَّازِمِيُّ.

۵۶۰۶: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگ دوزخ پر سے گزریں گے پھر اپنے اعمال کے ساتھ اس سے نجات پائیں گے۔ ان میں سے اول (اور افضل) وہ ہوں گے جو بجلی کے کوندے کی مانند گزر جائیں گے پھر (وہ لوگ ہوں گے) جو ہوا کے جھونکے کی طرح گزر جائیں گے، پھر (وہ لوگ ہوں گے) جو تیز رفتار گھوڑے کی مانند گزریں گے، پھر (وہ لوگ ہوں گے) جو سواری پر سوار کی مانند گزریں گے، پھر (وہ لوگ ہوں گے) جو آدمی کے دوڑنے کی مانند گزریں گے اور پھر (آخر میں وہ لوگ ہوں گے) جو پیدل چلنے والوں کی طرح گزریں گے (ترمذی، دارمی)

الفصل الثالث

۵۶۰۷- (۴۲) **ص** ابن عمر رضی اللہ عنہما، أن رسول الله ﷺ قال: «إن أمانكم حوضي، ما بين جنبيه كما بين جزباء - وأذرح -». قال بعض الرواة: «مما قرئان بالشام، بينهما مسيرة ثلاث ليلٍ». وفي رواية: «فيه آثار من كنجوم السماء، من ورده فسرّب منه لم ينظماً بعدها أبداً». متفق عليه.

تیسری فصل

۵۶۰۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ (قیامت کے دن) میرا حوض (کوثر) تمہارے سامنے ہو گا اس کے دونوں کناروں کا درمیانی فاصلہ ”جزباء“ اور ”اذرح“ کے درمیانی فاصلے جتنا ہو گا۔ کسی راوی کا کہنا ہے کہ یہ دونوں ملک شام کی بستیاں ہیں اور ان کے درمیان تین دن کی مسافت ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اس میں آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر آب خورے ہوں گے جو شخص اس حوض کوثر پر آئے گا اور اس سے پیئے گا تو پھر وہ کبھی پیاسا نہ ہو گا (بخاری، مسلم)

۵۶۰۸- (۴۳) ۵۶۰۹- (۴۴) **و** **ص** حذيفة وأبي هريرة رضي الله عنهما، قال: قال رسول الله ﷺ: «يجمع الله تبارك وتعالى الناس فيقوم المؤمنون حتى تزلف - لهم الجنة، فيأتون آدم فيقولون: «يا آباؤنا استنح لنا الجنة. فيقول: وهل أخرجكم من الجنة إلا خطيئة أياكم؟ لست بصاحب لك، اذهبوا إلى ابني إبراهيم خليل الله» قال: «فيقول إبراهيم: لست بصاحب ذلك، إنما كنت خليلاً من وراء وراة، اعمدوا إلى موسى الذي كلمه الله تكليماً، فيأتون موسى عليه السلام، فيقول: لست بصاحب ذلك، اذهبوا إلى عيسى كلمة الله وروجه، فيقول عيسى: لست بصاحب ذلك، فيأتون محمداً ﷺ، فيقوم فيؤذن له، وترسل الأمانة والرحم، فيقومان جنبتي الصراط يميناً وشمالاً، فيمر أولكم كالبرق». قال: قلت: يا بنى أنت وأمن، أى شئ كمر البرق؟ قال: «ألم تروا إلى البرق كيف يمر ويرجع في طرف عين. ثم كمر الزنج، ثم كمر الطير، وشد الرجال -، تجرى بهم أعمالهم، ونبيكم قائم على الصراط يقول: يا رب! سلم سلم. حتى تعجز أعمال العباد، حتى يجيء الرجل فلا يستطيع السير إلا زحفاً». وقال: «وفي حافتي الصراط كلاليب معلقة مأمورة، تأخذ من أمرت به، فمخدوش ناج، ومكردس في النار، والذي نفس

أَبْنِ هُرَيْرَةَ بِبَيْدِهِ إِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعِينَ خَرِيفًا . زَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۵۶۰۸ - ۵۶۰۹ : حذیفہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تبارک و تعالیٰ (میدانِ حشر میں) لوگوں کو جمع کریں گے پس ایماندار شخص کھڑے ہوں گے، جنت کو ان کے قریب کر دیا جائے گا۔ وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے، اے ہمارے باپ! ہمارے لئے جنت کا دروازہ کھول دیجئے؟ آدم (عذر پیش کرتے ہوئے) کہیں گے کہ تمہیں جنت سے تمہارے باپ کی غلطی نے ہی نکلوایا تھا، میں اس شفاعت کا اہل نہیں ہوں۔ تم میرے بیٹے ابراہیمؑ ظلیل اللہ کے پاس جاؤ۔ آپ نے فرمایا، ابراہیمؑ (عذر پیش کرتے ہوئے) کہیں گے کہ میں اس شفاعت کا اہل نہیں ہوں میں تو آج سے پہلے پہلے ظلیل تھا، تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جن سے اللہ تعالیٰ بلا واسطہ ہم کلام ہوئے۔ چنانچہ وہ موسیٰ کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے کہ میں اس (شفاعت) کا اہل نہیں ہوں تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور روح اللہ ہیں (یعنی وہ لفظ کُن سے بغیر باپ کے پیدا ہوئے) وہ کہیں گے کہ میں اس (شفاعت) کا اہل نہیں ہوں۔ چنانچہ وہ لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں گے۔ آپ عرش کی (وائیں) جانب کھڑے ہوں گے، آپ کو اجازت دی جائے گی۔ پھر امانت اور رشتہ داری کو لایا جائے گا وہ دونوں پہل صراط کی دونوں جانب وائیں اور بائیں کھڑی ہو جائیں گی۔ پھر (پہل صراط پر سے لوگوں کا گزر شروع ہو جائے گا) تم میں سے ایک طبقہ (جو سب سے افضل ہو گا) بجلی کی مانند (تیز رفتاری کے ساتھ) گزر جائے گا۔ ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں، میں نے کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں بجلی کی مانند گزرنے کی صورت کیا ہوگی؟ آپ نے فرمایا، کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ آسمانی بجلی کس قدر تیزی کے ساتھ گزر جاتی ہے اور پلک جھپکتے ہی واپس آ جاتی ہے پھر (کچھ لوگ) پرندوں کی (اڑان) طرح اور (کچھ لوگ) آدمیوں کے دوڑنے کی طرح گزریں گے، ان کے اعمال ان کو چلائیں گے اور تمہارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پہل صراط پر کھڑے ہوئے یہ کہے جا رہے ہوں گے، اے رب! سلامتی عطا کر، سلامتی عطا کر حتیٰ کہ لوگوں کے اعمال عاجز آ جائیں گے، ایک شخص آئے گا وہ پہل صراط پر سے اپنے کولوں کے بل بھرتا ہوا آئے گا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا، اور پہل صراط کے دونوں کناروں پر کنڈیاں لٹک رہی ہوں گی جنہیں حکم دیا گیا ہو گا کہ وہ ان لوگوں کو (اپنی جانب) کھینچ لیں جو قابل گرفت قرار پانچکے ہیں۔ پس کچھ لوگ زخمی ہو کر نجات پا جائیں گے اور کچھ لوگ دونوں میں گر جائیں گے۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ کی جان ہے بلا شبہ جہنم کی گہرائی ستر برس کی مسافت کے برابر ہے (مسلم)

۵۶۱۰ - (۴۵) وَفَن جَابِرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ قَوْمٌ بِالشَّفَاعَةِ، كَانَتْهُمْ الشُّعَارِيْرُ». قُلْنَا: مَا الشُّعَارِيْرُ؟ قَالَ: «إِنَّهُ الضُّعَائِبُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۶۱۰ : جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دونوں سے کچھ لوگ شفاعت کے ساتھ نکالے جائیں گے گویا کہ وہ ”بھاری“ ہیں (صحابہ کرامؓ کہتے ہیں) ہم نے دریافت کیا (اے اللہ کے رسول!) ”بھاری“ سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا، گویا کہ وہ تیرے سدا ہیں۔ (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث سے مقصود یہ ہے کہ جب لوگ جہنم سے نکالے جائیں گے تو وہ جل کر کوئلہ ہو گئے ہوں گے جب انہیں آبِ حیات سے غسل دیا جائے گا تو وہ فوراً تندرست و توانا ہو جائیں گے جس طرح کھیرے لکڑیاں (خربوزے) وغیرہ جیسی سبزیاں دنوں میں بڑھتی اور ہری بھری ہو جاتی ہیں۔

(مکتوٰۃ سعید الہمام جلد ۳ صفحہ ۲۲۱۰)

۵۶۱۱ - (۴۶) وَهَنَّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

«يُسْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ: الْأَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الْعُلَمَاءُ، ثُمَّ الشُّهَدَاءُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۵۶۱۱: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن

تین قسم کے لوگ شفاعت کریں گے۔ پہلے انبیاء پھر علماء اور پھر شہداء (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث موثور ہے اس کی سند میں عتبہ بن عبد الرحمن راوی ہے جو احادیث وضع کیا کرتا تھا۔

(میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۰۱، ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۳۵۲، تنقیح الرواة جلد ۳ صفحہ ۱۰۶)

بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِهَا (جنت اور اہل جنت کے احوال)

الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

۵۶۱۲ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: أَعَدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ. وَاقْرَأُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَلَا نُعَلِّمُ نَفْسًا مَا أَخْفَى لَهُمْ مِنْ قُرْءَانٍ﴾». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۶۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی نعمتیں مہیا کی ہیں جس کو کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں اس کا خیال آیا ہے اگر تم (اس بات کی تصدیق کرنا) پسند کرو تو اس آیت کی تلاوت کرو (جس کا ترجمہ ہے) ”کوئی نہیں جانتا کہ ان کی آنکھوں کی لحد تک کیلئے کیا چیز چھپا کر رکھی گئی ہے“ (بخاری، مسلم)

۵۶۱۳ - (۲) وَفَضْلُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَوْضِعُ سَوَاطِئِ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ..

۵۶۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں ایک لامٹی کے برابر جگہ دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب سے بہتر ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس لئے کہ جنت اور اس میں پائی جانے والی نعمتیں دائمی ہیں جب کہ دنیا اور اس کی نعمتیں فنا ہونے والی ہیں (واللہ اعلم)

۵۶۱۴ - (۳) وَفَنِ أَنْسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خُدُوءٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ - خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَطْلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لِأَضَاءَتِ مَا بَيْنَهُمَا، وَلَمَلَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِبْحًا، وَلَتَصِيفُهَا - عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا». زَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۶۱۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کی راہ میں صبح یا شام کے وقت ایک بار نکلنا دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے اور اگر اہل جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت زمین کی جانب جھانک لے تو مشرق اور مغرب کے درمیان روشنی ہو جائے اور ان کے درمیان کی تمام فضا خوشبو سے بھر جائے نیز اس کے سر کی اڑھنی اس دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے (بخاری)

۵۶۱۵- (۴) وَهَذَا أَبُو حُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يُسَمُّونَهَا الرَّائِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةٌ عَامٌ لَا يَقْطَعُهَا، وَلَقَابٌ قَوْسٌ - أَخَذَكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ تَغْرُبُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۶۱۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ اگر کوئی سوار شخص اس کے سائے میں سو سال تک چلا رہے تب بھی اسے عبور نہ کر سکے گا اور یقیناً جنت میں تم میں سے ایک شخص کی کمان کی جگہ ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع یا غروب ہوتا ہے (بخاری، مسلم)

۵۶۱۶- (۵) وَهَذَا أَبُو مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ لِلْمُؤْمِنِينَ فِي الْجَنَّةِ لَحِيمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ، عَرْضُهَا - وَفِي رِوَايَةٍ: طُولُهَا - سِتُّونَ مِثْلًا، فِي كُلِّ رَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ، مَا يَرَوْنَ الْآخِرِينَ، يَطْوِفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُونَ، وَجَنَّتَانِ مِنْ فَضَّةٍ، آيْتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا؛ وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ، آيْتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا؛ وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رَدَّاهُ الْكِبْرِيَاءُ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۶۱۶: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ ایماندار شخص کیلئے جنت میں ایک خیمہ ہو گا جو ایک کھل کھوکھلا موقی ہو گا جس کی چوڑائی اور ایک روایت میں ہے کہ اس کی لمبائی ساٹھ میل ہو گی اور اس کے ہر کنارے میں اس کے اہل خانہ ہوں گے جو دوسرے کنارے والوں کو نہیں دیکھ سکیں گے (ان سب پر) مومن شخص آتا جاتا رہے گا اور دو جہتیں چاندی کی ہوں گی، ان میں برتن سمیت ہر شے چاندی کی ہو گی اور دو جہتیں سونے کی ہوں گی، ان میں برتن سمیت ہر شے سونے کی ہو گی اور ”جنت عدن“ میں (جب اہل جنت) اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے تو اس وقت اہل جنت اور ان کے رب کے درمیان اللہ تعالیٰ کی کبریائی کی چادر کے علاوہ جو اس کے چہرے پر ہو گی کوئی چیز حائل نہ ہو گی (بخاری، مسلم)

۵۶۱۷- (۶) وَهَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فِي الْجَنَّةِ مِائَةٌ دَرَجَةٍ، مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَالْفِرْدَوْسُ أَهْلَاهَا دَرَجَةٌ، مِنْهَا تَفْجَرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْأَرْبَعَةُ -، وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُونُ الْعَرْشُ، فَإِذَا سَأَلْتُمْ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ» رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ. وَلَمْ أَجِدْهُ فِي «الصَّحِيحَيْنِ» وَلَا فِي «كِتَابِ الْمُحْمَدِيِّ»

۵۶۱۷: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں سو (۱۰۰) درجات ہیں ہر دو درجات کا درمیانی فاصلہ آسمان اور زمین کے درمیانی فاصلے کے برابر ہے اور جنت الفردوس تمام جنتوں میں سے اونچے درجے والی ہے، اس سے جنت کی چار نہریں نکلتی ہیں اور اس کے اوپر عرش الہی ہے پس جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو اس سے جنت الفردوس کا سوال کرو (ترمذی) (مکھوۃ کے مؤلف نے کہا ہے کہ) میں نے اس حدیث کو بخاری و مسلم اور کتاب الحمیدی میں نہیں پایا۔

وضاحت: صاحب مکھوۃ نے اس حدیث کی نسبت ترمذی کی جانب کی ہے، جب کہ یہ درست نہیں۔ اس لئے کہ یہ حدیث معمولی فرق کے ساتھ بخاری شریف کے کتاب الجہاد اور باب "كَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ" کے باب میں ابو ہریرہ سے مروی ہے نیز "مشارق الانوار" کے مؤلف نے بھی اس حدیث کو "بخاری" کی طرف منسوب کیا ہے اور اسی طرح یہ حدیث مسلم شریف کے باب فضل الجہاد میں بھی موجود ہے (مرقات شرح مکھوۃ جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۰)

۵۶۱۸ - (۷) وَقَدْ أَنَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا يَأْتُونَهَا كُلُّ جُمُعَةٍ، فَتَيْبُ رِيحُ الشِّمَالِ، فَتَحْشُرُونِي وَجُوهِيهِمْ وَيَأْيِهِمْ، فَيَزِدَادُونَ حُسْنًا وَجَمَالًا، فَيَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَقَدْ أَزْدَادُوا حُسْنًا وَجَمَالًا، فَيَقُولُونَ لِمَ أَهْلُوهُمْ: وَاللَّهِ لَقَدْ أَزْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا. فَيَقُولُونَ: وَأَنْتُمْ وَاللَّهِ لَقَدْ أَزْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا».

زَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۶۱۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ جنت میں ایک بازار ہے، جتنی لوگ اس بازار میں ہر جمعہ کے روز آیا کریں گے تو شمال کی جانب سے ایک ہوا چلے گی وہ ان کے چہروں اور کپڑوں پر خوشبو پھینکے گی (جس سے) ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہو جائے گا وہ اپنے گھروں کی جانب لوٹیں گے تو ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہو چکا ہو گا چنانچہ ان کے گھر والے ان سے کہیں گے، اللہ کی قسم! ہمارے بعد تمہارے حسن و جمال میں اضافہ ہو گیا ہے وہ (انہیں) کہیں گے، اللہ کی قسم! ہمارے بعد تمہارے حسن و جمال میں بھی اضافہ ہو گیا ہے (مسلم)

۵۶۱۹ - (۸) وَقَدْ أَبَى هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْفَمْرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ كَأَشَدِّ كَوَكَبِ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً، قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ، لِكُلِّ امْرِيٍّ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ، يُرَى مَخُّ سُوْقِهِنَّ - مِنْ وَرَاءِ الْعَظِيمِ وَاللَّخِيمِ مِنَ الْحُسْنِ، يُسَبِّحُونَ اللَّهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا، لَا يَسْتُمُونَ، وَلَا يَمْرُلُونَ، وَلَا يَتَغَوِّطُونَ وَلَا يُتْلُونَ، وَلَا يَمْتَحِطُونَ، آيَتُهُمُ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ، وَأَمْسَاطُهُمُ الذَّهَبُ، وَوَقُودُ مَجَامِرِهِمُ الْأَثَرَةُ، وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، عَلَى خَلْقِي رَجُلٍ وَاحِدٍ، عَلَى صُورَةِ آيَتِهِمْ آدَمَ، يَسْتَوْنَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ». مَتَّقْ عَلَيْهِ.

۵۶۱۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ جو لوگ جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے (یعنی انبیاء و اولیاء) وہ چودہویں رات کے چاند کی شکل میں ہوں گے پھر وہ لوگ داخل ہوں گے جو ان کے قریب ہیں (یعنی علماء، شہداء اور دوسرے نیک لوگ) یہ اس ستارے کی مانند ہوں گے جو آسمان پر بہت تیز چمکتا ہے۔ تمام جنتیوں کے دل (اتفاق و محبت کے لحاظ سے) ایک آدمی کے دل کے برابر ہوں گے۔ نہ تو ان کے درمیان باہمی اختلاف ہو گا اور نہ ہی وہ ایک دوسرے سے بغض رکھیں گے۔ ان میں سے ہر شخص کی "خوریئین" میں سے دو بیویاں ہوں گی، حُسن (کی لطافت اور جمال) کی وجہ سے ان کی پنڈلیوں کا گودا، ہڈی اور گوشت کے پیچھے سے دکھائی دے گا۔ اہل جنت صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کریں گے، وہ نہ تو بیمار ہوں گے، نہ ہی پیشاب کریں گے، نہ رفع حاجت کریں گے، نہ تھوکیں گے اور نہ ہی ناک و نیرہ سے فضلہ بہائیں گے۔ ان کے برتن سونے چاندی کے ہوں گے، ان کی تنگھیاں سونے کی ہوں گی، ان کی آنکھیوں کا ایندھن عود ہندی ہو گا اور ان کا پیندہ کستوری کی خوشبو والا ہو گا وہ سب (اخلاق و عادات کے لحاظ سے) ایک شخص کی عادت جیسے ہوں گے نیز وہ سب شکل و صورت میں اپنے باپ آدم کی طرح ہوں گے ان کا قد ساٹھ (۶۰) ہاتھ اونچا ہو گا (بخاری، مسلم)

۵۶۲۰- (۹) وَمَنْ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ، وَلَا يَتَلَوَّنُ وَلَا يَبُولُونَ، وَلَا يَتَغَوَّطُونَ، وَلَا يَمَسْحُطُونَ». قَالُوا: فَمَا بَالُ الطَّعَامِ؟ قَالَ: «جُشَاءٌ وَرَزْحٌ كَرَشِحِ الْمَسْكِ، يُلْتَمَمُونَ الشَّبِيعَ وَالتَّحْمِيذَ كَمَا تُلْتَمَمُونَ النَّفْسَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۶۲۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ جنتی لوگ جنت میں خوب کھائیں گے لیکن نہ تھوکیں گے، نہ پیشاب کریں گے، نہ رفع حاجت کریں گے اور نہ ہی ناک کا فضلہ بہائیں گے۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا کہ پھر کھانے کے فضلہ کا کیا ہو گا؟ آپ نے فرمایا، کھانے کا فضلہ و کار سے نکل جائے گا اور ان کا پیندہ کستوری کے پینے جیسا ہو گا۔ اہل جنت کے دل میں "سُبْحَانَ اللَّهِ" اور "أَلْحَمْدُ لِلَّهِ" کا الہام کیا جائے گا جیسا کہ تمہاری سانس جاری ہے (مسلم)

وضاحت: سانس جاری کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح نظامِ حقیق بغیر کسی تھکاوٹ اور تکلف سے جاری و ساری رہتا ہے، عینہ اسی طرح تسبیح و تحمید کے کلمات بھی زبان سے رواں دواں رہیں گے (واللہ اعلم)

۵۶۲۱- (۱۰) وَمَنْ أَبْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَتَعَمَّ وَلَا يِنَاسُ - وَلَا تَبْلَى يَتَابُهُ، وَلَا يَفْضَى شَبَابُهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۶۲۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو بھی شخص جنت میں داخل ہو گا وہ ناز و نعمت میں رہے گا، نہ وہ ٹھگن ہو گا، نہ اس کے کپڑے بوسیدہ ہوں گے اور نہ ہی اس کی جوانی (کبھی) ختم ہوگی (مسلم)

۵۶۲۳ - (۱۱) - ۵۶۲۳ - (۱۲) **وَمَنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يُنَادِي سُنَادًا: إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصْحُوا فَلَا تَسْعَمُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيُوا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تُشْبُوا فَلَا تَهْرُمُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَعْمُوا فَلَا تَبْأَسُوا أَبَدًا».** رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۶۲۳ - ۵۶۲۳ : ابوسعید (خُداری) رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں ایک منادی کرنے والا پکارے گا کہ تم ہمیشہ صحت مند رہو گے، کبھی بیمار نہ ہو گے اور یقیناً تم زندہ رہو گے کبھی نہ مرے اور بلاشبہ تم (ہمیشہ) جوان رہو گے، کبھی بوڑھے نہ ہو گے اور بلاشبہ تم ناز و نعمت میں رہو گے کبھی رنجیدہ نہ ہو گے (مسلم)

۵۶۲۴ - (۱۳) **وَمَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَوْنَ - أَهْلَ الْعَرْفِ مِنْ قُرْبِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ اللَّذِي الْعَرِيفُ فِي الْأَنْفِ، مِنَ الْمَشْرِقِ أَوْ الْمَغْرِبِ، لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تِلْكَ سَتَائِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ. قَالَ: «بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، رِجَالٌ آمَنُوا بِاللَّهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ، فَمُنْتَفِقُونَ عَلَيْهِ».**

۵۶۲۴ : ابوسعید خُداری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ جنتی لوگ اپنے اور بالاخانوں میں رہنے والوں کو (اس طرح) دیکھیں گے جیسا کہ تم (دنیا میں) اس روشن ستارے کو دیکھتے ہو جو مشرقی یا مغربی آفتاب میں ڈوب رہا ہوتا ہے، اس لئے کہ جنتیوں کے درمیان مراتب کا فرق ہو گا۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کیا یہ منزلیں انبیاءِ عظیم السلام کی ہوں گی، دوسرے لوگ ان تک رسائی حاصل نہیں کر سکیں گے؟ آپ نے جواب دیا، کیوں نہیں! اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ان لوگوں کی بھی ان تک رسائی ہو گی جو اللہ تعالیٰ پر پختہ ایمان لائے اور انہوں نے پیغمبروں کی تصدیق کی (بخاری، مسلم)

۵۶۲۵ - (۱۴) **وَمَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْرَامٌ أَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ أَفْئِدَةِ الطَّيْرِ».** رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۶۲۵ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں لوگوں کی کئی ایسی جماعتیں داخل ہوں گی جن کے دل پرندوں کے دل کی مانند ہوں گے (مسلم)

وضاحت : اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جنت میں داخل ہونے والوں کی ایک بڑی تعداد ان افراد پر مشتمل ہو گی جو دنیا کی زندگی میں نرم دل اور مہربان ہوں گے، حسد اور کینہ جیسے مرض سے پاک و صاف ہونے کے اعتبار سے وہ پرندوں جیسی خصلت رکھتے ہوں گے (واللہ اعلم)

۵۶۲۶- (۱۵) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! فَيَقُولُونَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ، وَالْحَيَّرُ كُلَّهُ فَيُ بَدِّئُكَ. فَيَقُولُ: هَلْ رَضِيتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى بِآرَتِ وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ نَعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ؟ فَيَقُولُ: أَلَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُونَ: يَا رَبُّ وَآيَ شَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُ: أَجَلُ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۶۲۶: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ اہل جنت کو مخاطب کرتے ہوئے دریافت کریں گے، اے جنت میں رہنے والو! تمام جنتی جو اب دیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم حاضر ہیں، ہم تیری خدمت میں موجود ہیں، تمام تر بھلائی تیرے ہی ہاتھوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا، کیا تم (اپنے پروردگار سے) خوش ہو؟ وہ جواب دیں گے، اے ہمارے رب! بھلا ہم آپ سے خوش کیوں نہ ہوں گے جب کہ آپ نے تو ہمیں (ایسی ایسی) نعمتیں عطا کی ہیں جو آپ نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ کیا میں تمہیں اس سے بھی بہتر نعمت عطا نہ کروں؟ وہ کہیں گے، اے ہمارے پروردگار! اس سے بڑھ کر اور نعمت کیا ہوگی؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، میں تم پر اپنی خوشنودی اتارتا ہوں اس کے بعد میں تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا (بخاری، مسلم)

۵۶۲۷- (۱۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَدْنَى مَقْعَدٍ أَخَذَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ أَنْ يَقُولَ لَهُ: تَمَنَّ، فَيَتَمَنَّي، وَيَتَمَنَّي. فَيَقُولُ لَهُ: هَلْ تَمَنَيْتَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ. فَيَقُولُ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ مَا تَمَنَيْتَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۶۲۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے جس شخص کا جنت میں سب سے ادنیٰ درجہ ہو گا اس کا مقام یہ ہو گا کہ اللہ رب العزت اس سے فرمائیں گے کہ تو آرزو کر؟ وہ آرزو کرے گا اور بار بار آرزوئیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے، کیا تو نے اپنی تمام آرزوئیں بیان کر دی ہیں؟ وہ عرض کرے گا، جی ہاں! اللہ تعالیٰ اس کیلئے فرمائے گا کہ تیرے لئے تیری آرزوئیں ہیں اور اس کے ساتھ ان جیسی مزید عطا کی جاتی ہیں (مسلم)

۵۶۲۸- (۱۷) وَصَفَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سِبْحَانُ وَجِبْحَانُ وَالْفِرَاتُ وَالْيَتِيلُ، كُلُّ يَمِينِ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۶۲۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سبحان، جیحان، فرات اور یتیل سب کا تعلق جنت کی نہروں سے ہے (مسلم)

وضاحت: ان چار نہروں کو جنت کی نہریں اس لئے کہا گیا ہے کہ ان کا پانی ٹھنڈا، میٹھا، ہاضم اور برکت والا ہے۔ ان نہروں سے انبیاء علیہم السلام نے بھی پانی نوش کیا ہے۔ اس کی جنت کی طرف نسبت اسی طرح ہے جس

طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ”عجوة“ کھجور کو جنت کا پھل قرار دیا۔

درحقیقت ان چاروں نموں کا منبع اور اصل جنت ہے۔ بخاری کی روایت میں ہے کہ فرات اور نیل کا منبع سدرة المنتہی ہے۔ امام مسلم نے اسراء کی حدیث میں بیان کیا ہے کہ مذکورہ دونوں نموں کا منبع جنت میں سے ہے۔ ”معالم التریل“ میں ایک روایت ذکر کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان چاروں کا سرچشمہ پہاڑوں کو سوئپ دیا اور وہاں سے ان کا پانی زمین کو جاری کر دیا۔ حاصل کلام یہ ہے کہ حدیث میں ان نموں کو جنت کی طرف منسوب کرنے کا مقصد یہ سمجھ آتا ہے کہ اس دنیا میں جس قدر فوائد اور نعمتیں ہیں وہ سب جنت کے فوائد اور نعمتوں کا نمونہ ہیں۔

جہاں تک ان دریاؤں کے محل وقوع کا تعلق ہے تو دریائے فرات اور دریائے نیل بہت مشہور ہیں۔ اول الذکر عراق میں ہے اور دریائے نیل مصر میں بہتا ہے۔ جب کہ جیحان اور سیمان کے بارے میں اختلاف ہے زیادہ صحیح یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں دریا شام کے قدم اور تاریخی شہر ”طرسوس“ اور ”معیہ“ کے قریب سے گزرتے ہیں اور بحیرہ روم میں جاگرتے ہیں۔ تفصیل کیلئے دیکھئے (مرقات جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۹-۳۳۰)

۵۶۲۹ - (۱۸) وَهِنَّ عُثْبَةُ بِنُ عَزْوَانَ، قَالَ: ذُكِرَ لَنَا أَنَّ الْحَنْجَرَ يُلْقَى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِي فِيهَا سَبْعِينَ حَرْبًا لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا، وَاللَّهُ لَسَمْلَانٌ، وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ مَا بَيْنَ مَضْرَاعَيْنِ مِنْ مَضَارِيعِ الْجَنَّةِ مَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ سَنَةً، وَلَيَاتَيْنِ عَلَيْهَا يَوْمَ وَهوَ كَطَيْطُ مِنَ الرِّحَامِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۶۲۹: عتبہ بن عزان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے سامنے (آپ کا یہ فرمان) ذکر کیا گیا کہ اگر ایک پتھر کو جہنم کے کنارے سے پھینکا جائے تو وہ ستر (۷۰) برس تک نیچے لڑھکتا چلا جائے گا (لیکن پھر بھی) گہرائی تک نہیں پہنچ پائے گا۔ اللہ کی قسم! جہنم اتنی گہری ہونے کے باوجود بھی (کافروں اور گناہگاروں سے) بھر جائے گی اور (عتبہ کہتے ہیں کہ) ہمارے سامنے (آپ کا یہ فرمان) ذکر کیا گیا کہ جنت کی دو دلیلیوں کے درمیان چالیس (۴۰) برس کی مسافت کا فاصلہ ہے اور ایک دن ایسا ہو گا کہ جنت (اتنی وسعت کے باوجود بھی) اڑوہام کی وجہ سے بھر چکی ہوگی (مسلم)

الفصل الثانی

۵۶۳۰ - (۱۹) هُنَّ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ؟ قَالَ: «مِنَ الْمَاءِ». قُلْنَا: الْجَنَّةُ مَا بِنَاؤُهَا؟ قَالَ: «لِنَتِّهِ مِنْ ذَهَبٍ وَلِنَتِّهِ مِنْ فِضَّةٍ، وَمِلَاطُهَا - الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ، وَحَصْبَاؤُهَا اللَّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوتُ، وَتَرْتِبُهَا الرُّعْفَرَانُ، مَنْ يَدْخُلُهَا يَنْعَمُ وَلَا يَبْئَسُ، وَيَخْلُدُ وَلَا يَمُوتُ، وَلَا يَبْطُلُ ثِيَابُهُمْ، وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُمْ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل

۵۶۳۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! (صلی اللہ علیہ وسلم) مخلوق کو کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا، پانی سے۔ پھر ہم نے پوچھا کہ جنت کس شے سے بنائی گئی ہے؟ آپ نے فرمایا، جنت (اینٹوں سے تعمیر کی گئی ہے) ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی، اس کا گارا تیز خوشبودار کستوری کا ہے، اس کی ٹنگریاں موتی اور یاقوت ہیں اور اس کی مٹی زعفران (کی مانند زرد و خوشبودار) ہے۔ جو شخص اس (جنت) میں داخل ہو گا وہ ناز و نعمت میں رہے گا اس کو کبھی کوئی فکر لاحق نہیں ہو گا وہ اس میں ہمیشہ زندہ رہے گا اس پر موت نہیں آئے گی، نہ اس کے پڑے بوسیدہ ہوں گے اور نہ ہی اس کی جوانی ختم ہوگی (احمد، ترمذی، داری)

۵۶۳۱- (۲۰) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ إِلَّا وَسَاقِبَا مِنْ ذَهَبٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۶۳۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں ہر درخت کا تاسونے کا ہے (ترمذی)

۵۶۳۲- (۲۱) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ، مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۵۶۳۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ جنت میں درجے ہیں ہر دو درجات کے درمیان سو برس کی مسافت کا فاصلہ ہے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

۵۶۳۳- (۲۲) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ، لَوْ أَنَّ الْعَالَمِينَ اجْتَمَعُوا فِي إِحْدَاهُنَّ لَوَسِعَتْهُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۵۶۳۳: ابوسعید (خُدیری) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ جنت میں سو درجے ہیں، اگر تمام جہان والے ان میں کسی بھی ایک درجے میں جمع ہو جائیں تو وہ ان سب کے لئے کافی ہو گا (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں ابن ابیہ راوی مدلس ہے جبکہ دراج راوی منکر الحدیث ہے (التاریخ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۵۷۴، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۷۵، جلد ۲۳ تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۳۳۳، مشکوٰۃ سعید اللہام جلد ۳ صفحہ ۲۲۵، ضعیف ترمذی صفحہ ۲۹۱، احادیث ضعیفہ نمبر ۱۸۸۶، ضعیف الجامع الصغیر نمبر ۱۹۰)

۵۶۳۴ - (۲۳) وَفَنَّهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَفُرُشٌ مَّرْفُوعَةٌ﴾. قَالَ:

«إِزْتِفَاعُهَا لِكَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، مَسِيرَةُ حُمَيْمَانَةَ سَعَةً، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ».

۵۶۳۴: ابوسعید (خُداری) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد مبارک "وَفُرُشٌ مَّرْفُوعَةٌ" (ترجمہ) "اور اونچے اونچے فرش اور بچھونے ہوں گے" کے بارے میں فرمایا کہ ان بچھونوں کی بلندی آسمان اور زمین کے درمیان مسافت کے برابر ہوگی (اور یہ) مسافت پانچ سو برس کی ہوگی (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں مُشَدِّد بن سعد راوی ضعیف اور دراج راوی منکر الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۹، جلد ۲۳ تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۲۵۱، ضعیف ترمذی صفحہ ۲۹۲)

۵۶۳۵ - (۲۴) وَفَنَّهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ ضَوْءٌ وَجُوهِهِمْ عَلَى مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَالزُّمَرَةُ الثَّانِيَةُ عَلَى مِثْلِ أَحْسَنِ كَذِّبِ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ، لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ، عَلَى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُونَ حَلَّةً، يُرَى مِخَّ سَاقِهَا مِنْ وَرَائِهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۵۶۳۵: ابوسعید (خُداری) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ

قیامت کے دن جنت میں جو لوگ سب سے پہلے داخل ہوں گے ان کے چہروں کی روشنی چودھویں رات کے چاند کی روشنی کے برابر ہوگی اور دوسری جماعت کے لوگوں (یعنی اولیاء و صلحاء) کے چہروں کی روشنی آسمان پر نہایت عمدہ چمکنے والے ستارے کی مانند ہوگی ہر بھٹی شخص کی دو بیویاں ہوں گی ہر بیوی نے ستر (۷۰) لباس پہنے ہوں گے ان کی پٹلی کا گودا ان کے لباسوں کے پیچھے سے نظر آئے گا (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مکتوٰۃ علامہ البانی جلد ۳ صفحہ ۱۵۶)

۵۶۳۶ - (۲۵) وَفَنَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي

الْجَنَّةِ قُوَّةٌ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجَمَاعِ». قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَوْ يُطَيَّبُ ذَلِكَ؟ قَالَ: «يُعْطَى قُوَّةٌ مِائَةٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۵۶۳۶: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، مومن شخص کو جنت

میں اتنے اتنے لوگوں کی قوت جماع حاصل ہوگی۔ دریافت کیا گیا، اے اللہ کے رسول! کیا ایک مرد اتنی طاقت رکھے گا؟ آپ نے فرمایا (جنت میں ایک مرد کو) سو آدمیوں کی قوت عطا کی جائے گی (ترمذی)

۵۶۳۷ - (۲۶) وَفَنَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَوْ أَنَّ

مَا يُقَلُّ ظَفْرٌ مِمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَا تَزْحَرَفَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَطْلَعَ فَبَدَا أَسَاوِرُهُ لَطَمَسَ ضَوْؤُهُ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النَّجْمِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۵۱۳۷: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، اگر ایک ناخن کے برابر بھی جنت کی نعمت (دنیا میں) ظاہر ہو جائے تو اس کی وجہ سے آسمانوں اور زمین کے کناروں کا درمیانی حصہ خوبصورت ہو جائے اور اگر کوئی جنتی شخص دنیا والوں پر جھانک لے اور اس کے نکلنے ظاہر ہو جائیں تو اس کی روشنی سورج کی روشنی کو ماند کر دے گی جیسا کہ سورج ستاروں کی روشنی کو ماند کر دیتا ہے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں عبداللہ بن سعید راوی مدلس ہے (التاریخ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۵۷۴، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۷۵، تقریب التہذیب جلد ۳ صفحہ ۳۳۳، مشکوٰۃ سعید اللہام جلد ۳ صفحہ ۲۲۱)

۵۱۳۸- (۲۷) وَهَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ كَحُلِيِّ، لَا يَفْنَى شَبَابُهُمْ، وَلَا تَبْلَى ثِيَابُهُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالذَّارِمِيُّ.

۵۱۳۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنتی لوگوں کے جسم اور ٹھوڑی پر بال نہیں ہوں گے۔ ان کی آنکھیں سرگیں ہوں گی، ان کی جوانی کبھی ختم نہیں ہوگی اور ان کے کپڑے بھی کبھی بوسیدہ نہیں ہوں گے (ترمذی، دارمی)

وضاحت: اس حدیث کو امام ترمذی نے حسن غریب کہا ہے، اس کی سند میں شہر بن حوشب راوی مختلف فیہ ہے (التاریخ الکبیر جلد ۳ صفحہ ۲۳۰، البحر والتعویل جلد ۳ صفحہ ۱۲۶۸، تقریب التہذیب جلد ۳ صفحہ ۳۵۵، مشکوٰۃ سعید اللہام جلد ۳ صفحہ ۲۲۱)

۵۱۳۹- (۲۸) وَهَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا مُكْحَلِينَ أَبْنَاءَ ثَلَاثِينَ - أَوْ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ - سَنَةً» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۱۳۹: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنتی لوگ جنت میں داخل ہوں گے تو ان کے جسم اور ٹھوڑی پر بال نہیں ہوں گے، ان کی آنکھیں سرگیں ہوں گی، وہ ۳۰ برس یا ۳۳ برس کے دکھائی دیں گے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بھی شہر بن حوشب راوی مختلف فیہ ہے (گزشتہ حدیث کی وضاحت دیکھیں)

۵۱۴۰- (۲۹) وَهَنْ أَسْمَاءِ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَذِكْرُ لَهُ سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى قَالَ: «يَسِيرُ الرَّاَكِبُ فِي ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ، أَوْ

يَسْتَبْطِلُ بِظِلِّهَا مِائَةَ رَاكِبٍ - شَكَّ الرَّاوي - فِيهَا فَرَّاشُ الذَّهَبِ، كَأَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَالُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۵۶۳۰: اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب آپ کے سامنے سدرۃ المنقی کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: (سدرۃ المنقی ایک ایسا درخت ہے کہ) کوئی سوار شخص اس کی شاخوں کے سائے میں سو برس تک چلتا رہے یا یہ فرمایا کہ اس کے سائے میں سو سوار آرام کر سکیں گے۔ راوی کو شک ہے۔ اس پر سونے کے پروانے ہوں گے اور اس کا پھل بڑے ٹکوں کے برابر ہوگا (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلس اور ضعیف ہے (الجرح والتعديل جلد ۱ صفحہ ۱۰۸، طبقات ابن سعد جلد ۱ صفحہ ۳۲۱، میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۶۸، تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۳۳، ضعیف ترمذی صفحہ ۲۹۳)

۵۶۴۱- (۳۰) وَهَنَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سئِلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا الْكُوْرُ؟ قَالَ: ذَاكَ نَهْرٌ أَعْطَانِيَهُ اللَّهُ - يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ - أَشَدُّ بِيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ، فِيهِ طَيْرٌ أَعْنَاقُهَا كَأَعْنَاقِ الْجُرْبِ. قَالَ عُمَرُ: إِنَّ هَذِهِ لَتَأَعْمَةُ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَكَلْتُهَا أَنْعَمُ مِنْهَا» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۶۳۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حوض کوثر کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ آپ نے فرمایا: وہ ایک نہر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کیا ہے یعنی وہ جنت میں ہے (اس کا پانی) دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے، اس میں ایسے پرندے ہیں جن کی گردنیں اونٹوں کی گردنوں کی مانند ہیں۔ عمر نے دریافت کیا، بلاشبہ وہ پرندے تو بہت زیادہ عمدہ ہوں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو کھانے والے ان سے بھی زیادہ عمدہ ہیں (ترمذی)

۵۶۴۲- (۳۱) وَهَنَ بُرَيْدَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ؟ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ - فَلَا تَشَاءُ أَنْ تُحْمَلَ فِيهَا عَلَى فَرَسٍ مِنْ بَأْفَوْتِيَةِ حَمْرَاءَ يَطِيرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ، إِلَّا فَعَلْتُ» وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ: فَلَمْ يَقُلْ لَهُ مَا قَالَ لِصَاحِبِهِ. فَقَالَ: «إِنَّ يَدْخُلُكَ اللَّهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيهَا مَا اشْتَبَهَتْ نَفْسُكَ وَلَدَّتْ عَيْنُكَ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۶۳۲: بريدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کیا جنت میں گھوڑے بھی ہوں گے؟ آپ نے فرمایا، اگر اللہ نے تجھے جنت میں داخل کر دیا اور تو بے گھوڑے پر سوار ہونے

کی خواہش ظاہر کی تو تجھے جنت میں سرخ یا قوت کے گھوڑے پر سوار کیا جائے گا اور تم جنت میں جہاں جانا چاہو گے وہ گھوڑا تمہیں اڑائے پھرے گا اور (پھر) ایک اور شخص نے آپ سے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کیا جنت میں اونٹ ہوں گے؟ بریدہ کہتے ہیں آپ نے اسے وہ جواب نہ دیا جو اس کے ساتھی کو دیا تھا بلکہ آپ نے فرمایا، کہ اگر اللہ تعالیٰ نے تجھے جنت میں داخل کر دیا تو جنت میں تیرے لئے ہر وہ چیز ہوگی جس کو تیرا دل چاہے گا اور تیری آنکھ لذت محسوس کرے گی (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی علامہ البانی صفحہ ۲۹۳)

۵۶۴۳ - (۳۲) وَهَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَحِبُّ الْخَيْلَ، أَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ أُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ أَتَيْتَ بِنَفْسٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ لَهُ جَنَاحَانِ فَحَمَلَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيٍّ، وَأَبُو سُرَّةَ الرَّائِي يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ، وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ: أَبُو سُرَّةَ هَذَا مِنْكُرُ الْحَدِيثِ يَزِيدِي مَنَافِكِرٌ.

۵۶۴۳: ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بدوی (دہراتی) شخص آیا اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مجھے گھوڑوں سے محبت ہے، کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تو جنت میں داخل ہو گیا تو تجھے یا قوت کا گھوڑا ملے گا جس کے دو پر ہوں گے تو اس پر سواری کرے گا پھر تو جہاں جانا چاہے گا وہ گھوڑا تجھے اڑائے پھرے گا (ترمذی) امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے اور ابوسورہ راوی علم حدیث میں ضعیف سمجھا جاتا ہے نیز میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ ابوسورہ راوی منکر الحدیث ہے وہ منکر روایات بیان کرتا ہے۔

۵۶۴۴ - (۳۳) وَهَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِائَةٌ صَفٌّ، ثَمَانُونَ مِنْهَا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ، وَأَرْبَعُونَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَالتَّبِئِيُّ فِي «كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنَّشُورِ».

۵۶۴۴: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنتیوں کی ایک سو میں صفیں ہوں گی ان میں سے اسی (۸۰) صفیں اس امت کی اور چالیس صفیں دوسری امتوں کی ہوں گی (ترمذی) دارمی، بیہقی کتاب البعث والنشور

۵۶۴۵ - (۳۴) وَهَنْ سَالِمٍ، عَنِ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَابُ أُمَّتِي الَّذِينَ يَدْخُلُونَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهُ مَسِيرَةُ الرَّكَابِ الْمَجُودِ - ثَلَاثًا، ثُمَّ إِنَّهُمْ

لِيُضَغَطُونَ عَلَيْهِ، حَتَّى تَكَادَ مَنَاكِبُهُمْ تَسْرُوْنَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ ضَعِيفٌ، وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنِ هَذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ، وَقَالَ: خَالِدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، يَزُورِي الْمَنَاكِبَ.

۵۱۳۵: سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری امت کیلئے وہ دروازہ جس سے وہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے، اس کی چوڑائی ایسے سوار کی تین دن کی مسافت کے بقدر ہوگی جو گھوڑے کو تیز دوڑانا خوب جانتا ہے۔ پھر بھی اہل جنت کا دروازے پر اڑھام ہوگا یہاں تک کہ ان کے کندھے (زیادہ بھیڑ کی وجہ سے) نکلنے کے قریب ہوں گے (ترمذی) امام ترمذی نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور میں نے اس حدیث کے بارے میں امام بخاری سے دریافت کیا، انہوں نے اس حدیث کو نہ پہچانا نیز انہوں نے فرمایا کہ خالد بن ابوبکر راوی منکر روایات بیان کرتا ہے۔

۵۶۴۶- (۳۵) وَهَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا مَا فِيهَا شِرَى وَلَا بَيْعٌ إِلَّا الصُّورُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، فَإِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُورَةَ دَخَلَ فِيهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۵۶۳۶: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بے شک جنت میں ایک بازار ہوگا جس میں خرید و فروخت نہیں ہوگی بلکہ وہاں مردوں اور عورتوں کی تصویریں ہوں گی جب کوئی شخص کسی تصویر کو پسند کرے گا تو وہ اسی صورت کا ہو جائے گا (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی علامہ البانی صفحہ ۴۹۶)

۵۶۴۷- (۳۶) وَهَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَسَأَلَ اللَّهُ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ. فَقَالَ سَعِيدٌ: أَيُّهَا سُوقُ؟ قَالَ: نَعَمْ أَخَيْرِنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا نَزَلُوا فِيهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ، ثُمَّ يُؤَدَّنُ لَهُمْ فِي مَقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا، فَيَزُورُونَ رَيْبَهُمْ، وَيَبْرَزُ لَهُمْ عَرْشُهُ، وَيَتَدَّى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، فَيُوضَعُ لَهُمْ مَتَابِرٌ مِنْ نُورٍ، وَمَتَابِرٌ مِنْ لَوْلُؤٍ، وَمَتَابِرٌ مِنْ ياقوتٍ، وَمَتَابِرٌ مِنْ زَبَرَجَدٍ، وَمَتَابِرٌ مِنْ ذَهَبٍ، وَمَتَابِرٌ مِنْ فِصَّةٍ، وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ - وَمَا فِيهِمْ ذَنْبٌ - عَلَى كُتْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُورِ، مَا يَرَوْنَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكِرَاسِيِّ بِأَفْضَلٍ مِنْهُمْ مَجْلِسًا». قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَهَلْ تَرَى رَبَّنَا؟ قَالَ: «نَعَمْ! هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟» قُلْنَا: لَا. قَالَ: «كَذَلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ، وَلَا يَتَقَى فِي ذَلِكَ

الْمَجْلِسِ رَجُلًا إِلَّا حَاضِرُهُ اللَّهُ مُحَاضِرُهُ حَتَّى يَقُولَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ: يَا فَلَانَ ابْنَ فَلَانَ! أَتَذْكُرُ يَوْمَ قُلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ فَيَذْكُرُهُ بَعْضُ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا. فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! أَفَلَمْ تَغْفِرْ لِي؟ فَيَقُولُ: بَلَى، فَسَعَةِ مَغْفِرَتِي بَلَغَتْ مَنَزَلَتِكَ هَذِهِ. فَيَبْتَاعُهُمْ عَلَى ذَلِكَ عَشِيَّتَهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ، فَامْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِينًا لَمْ يَجِدُوا مِثْلَ رِيحِهِ شَيْئًا، قَطُّ، وَيَقُولُ رَبُّنَا: قَوْمُوا إِلَى مَا أَعَدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوا مَا اسْتَهْتُمُ، فَتَأْتِي سُوقًا قَدْ حَفَّتْ بِهَا الْمَلَائِكَةُ، فِيهَا مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُونُ إِلَى مِثْلِهِ، وَلَمْ تَسْمَعْ الْأَذَانُ، وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوبِ، فَيَحْمَلُ لَنَا مَا اسْتَهْتْنَا، لَيْسَ يُبَاعُ فِيهَا وَلَا يُشْتَرَى، وَفِي ذَلِكَ السُّوقِ يَلْقَى أَهْلَ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا. قَالَ: «فَيَقْبَلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةَ، فَيَلْقَى مَنْ هُوَ ذُوهُ - وَمَا فِيهِمْ ذَنْبٌ - فَيَرُوعُهُ مَا يَرَى عَلَيْهِ مِنَ اللَّبَاسِ، فَمَا يَنْقُضِي آخِرَ حَدِيثِهِ حَتَّى يُتَخَيَّلَ عَلَيْهِ مَا هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ، وَذَلِكَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَخْزَنَ فِيهَا، ثُمَّ نَصْرَفَ إِلَى مَنَازِلِنَا، فَيَتَلَقَّانَا أَرْوَاجِنَا، فَيَقْلُن: مَرَحَبًا وَأَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَإِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ أَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ، فَيَقُولُ: إِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ، وَبِحَقَّتْنَا - أَنْ نَتَقَلَّبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۵۳۷: سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے (ایک دن بازار میں) طے تو ابوہریرہ نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہم دونوں کو جنت کے بازار میں بھی (اسی طرح) اکٹھا کرے۔ سعید نے دریافت کیا، کیا جنت کے بازار ہوں گے؟ ابوہریرہ نے کہا، جی ہاں! مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا تھا کہ جب جنتی لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے تو جنت میں اپنے اپنے اعمال کی فیصلت کے لحاظ سے فروکش ہوں گے پھر انہیں دنیا کے دنوں کے اعتبار سے جمعہ کے روز کے برابر اجازت دی جائے گی کہ وہ اپنے پروردگار کی زیارت کریں اور اللہ تعالیٰ ان کے سامنے اپنا عرش ظاہر کریں گے اور جنتیوں کے لئے جنت کے ایک بڑے باغ میں جلوہ افروز ہوں گے۔ جنتیوں کیلئے (اس باغ میں مختلف قسم کے منبر یعنی) نور کے منبر، موتوں کے منبر، یا قوت کے منبر، زبرد کے منبر، سونے اور چاندی کے منبر رکھ دیئے جائیں گے (جن پر جنتی لوگ حسب مراتب بیٹھیں گے) اور جنتیوں میں سے سب سے کم درجے والا جنتی کستوری اور کافور کے ٹیلے پر بیٹھا ہو گا حالانکہ ان میں سے کوئی بھی کم درجہ والا نہ ہو گا یعنی کسی کو بھی کم درجے کا احساس نہ ہو گا، وہ یہ خیال نہیں کریں گے کہ کرسیوں پر بیٹھنے والے (مجلس) کی نشست کے اعتبار سے ہم سے زیادہ افضل ہیں۔ ابوہریرہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کیا ہم اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ آپ نے فرمایا، جی ہاں! کیا تم سورج کو اور چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں کوئی شک و شبہ رکھتے ہو؟ ہم نے عرض کیا، نہیں! آپ نے فرمایا، اسی طرح تم اپنے پروردگار کے دیدار میں کسی شک و شبہ کا اظہار نہیں کرو گے اور اس مجلس میں ایسا کوئی

فحص باقی نہ رہے گا کہ جس سے اللہ تعالیٰ بغیر پردے کے آنے سامنے ہم کلام نہیں ہو گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان میں سے ایک شخص سے دریافت کرے گا کہ اے فلاں بن فلاں! کیا تجھے وہ دن یاد ہے کہ جب تو نے فلاں فلاں باتیں کہی تھیں؟ چنانچہ اللہ رب العزت اس کی بعض عمدہ گفتگیاں یاد دلائے گا جو اس نے اس دنیا میں کی تھیں۔ وہ شخص عرض کرے گا، اے میرے پروردگار! کیا تو نے مجھے بخش نہیں دیا۔ اللہ رب العزت فرمائے گا، کیوں نہیں! تو میری اس وسعت مغفرت کے سبب ہی اپنے اس مقام تک پہنچا ہے۔ چنانچہ وہ لوگ ابھی اسی حالت میں ہوں گے کہ ان کے اوپر ایک بادل چھا جائے گا وہ ان پر خوشبو کی بارش برسائے گا، اس جیسی خوشبو کو انہوں نے پہلے کبھی محسوس نہ کیا ہو گا اور ہمارا پروردگار ان سے کہے گا کہ تم ان چیزوں کی طرف چلو جن کو ہم نے ازراہ کرامت (و عظمت) تمہارے لئے تیار کر رکھا ہے اور تم اپنی چاہت کے مطابق (ان سے) لے لو۔ (اس کے بعد آپ نے فرمایا) چنانچہ ہم لوگ اس بازار میں پہنچیں گے جس کو فرشتوں نے گھیرے میں لے رکھا ہو گا (اس بازار میں موجود اشیاء کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہو گا نہ کسی کان نے سنا ہو گا اور نہ ہی کسی کے دل میں ان کا خیال آیا ہو گا پھر جن چیزوں کو ہم پسند کریں گے وہ اٹھا اٹھا کر ہمیں دی جائیں گی بازار میں خرید و فروخت نہیں ہو گی البتہ بازار میں جتنی لوگ ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے۔ آپ نے فرمایا، ایک بلند مرتبہ شخص آئے گا وہ اپنے سے کم مرتبہ شخص سے ملے گا جبکہ ان میں سے کسی کا درجہ کم تر نہیں ہو گا۔ اس بلند مرتبہ شخص کو وہ لباس پسند نہیں آئے گا جو وہ کم تر درجہ کے اس شخص کو پہنے ہوئے دیکھے گا۔ اس کی آخری بات ابھی ختم نہ ہو گی کہ بلند مرتبہ شخص کو خیال گزرے گا کہ میرے مخاطب کا لباس اس سے بہت بہتر ہے اور یہ اس لئے ہو گا کہ جنت میں کسی شخص کیلئے جائز نہیں ہو گا کہ وہ ٹمکن رہے (آپ نے فرمایا) پھر ہم اپنے گھروں میں چلے جائیں گے، ہماری بیویاں ہم سے ملیں گی اور کہیں گی، مرچا اور خوش آمدید کہ تو واپس آیا ہے اور تمہارا حسن و جمال اس حسن و جمال سے کہیں زیادہ ہے کہ جب تو ہم سے جدا ہوا تھا۔ پس ہم بتائیں گے کہ آج کے دن ہم اپنے پروردگار جبار کے ساتھ ہم نشین ہوئے ہیں۔ ہم اسی طرح واپس آنے کے لائق ہیں جس طرح ہم واپس آئے ہیں۔

(ترمذی، ابن ماجہ) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۲۹۶)

۵۶۴۸- (۳۷) وَهَذَا مِنْ سَعِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَذْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ الَّذِي لَهُ ثَمَانُونَ أَلْفَ حَادِمٍ، وَاثْنَتَانِ وَسِتُّمِئَاتُ رُوحَةٍ، وَتَنْصَبُ لَهُ قُبَّةٌ مِنْ لَوْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ وَيَأْقُوتُ كَمَا بَيْنَ الْحَابِيَةِ إِلَى صُغَاءٍ»

وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، قَالَ: «وَمَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ يَرُدُّونَ بَنِي ثَلَاثِينَ فِي الْجَنَّةِ، لَا يَزِيدُونَ عَلَيْهَا أَبَدًا، وَكَذَلِكَ أَهْلُ النَّارِ».

وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ: قَالَ: «إِنَّ عَلَيْهِمُ التَّيَجَانَ، أَذْنَى لَوْلُؤَةٍ مِنْهَا لُتْصَىءٌ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ».

وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، قَالَ: «الْمُؤْمِنُ إِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمَلُهُ وَوَضَعُهُ وَسَبْتُهُ فِي سَاعَةٍ كَمَا يَسْتَهِي» وَقَالَ اسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ: إِذَا اشْتَهَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ الْوَلَدَ كَانَ فِي سَاعَةٍ وَلَكِنْ لَا يَسْتَهِي زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.
وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ الرَّابِعَةَ، وَالذَّازِمِيُّ الْأَخِيرَةَ.

۵۶۳۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنتیوں میں سے کم مرتبے والے شخص کے ۸۰ ہزار خادم اور ۷۲ بیویاں ہوں گی اور اس کیلئے جو خیمہ نصب کیا جائے گا وہ موتیوں، زبرجد اور یاقوت سے (مرصع و مزین) ہو گا اس کا حجم ”جابیہ“ اور صنعا شہر کے فاصلے کے برابر ہو گا۔ (جابیہ و مشق، شام کے ایک دروازے کا نام ہے جب کہ صنعا یمن کے دار الحکومت کا نام ہے)

اور اسی سند کے ساتھ مروی ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا کہ جس شخص کو جنت میں داخل کیا جائے گا وہ چاہے چھوٹی عمر میں فوت ہو یا بڑی عمر میں تو اسے جنت میں تیس سالہ زندگی پر لٹا دیا جائے گا وہ کبھی بھی اس عمر سے زائد کے نہیں ہوں گے اور اسی طرح کا معاملہ دوزخیوں کے ساتھ ہو گا اور اسی سند کے ساتھ ایک اور روایت میں ہے آپ نے فرمایا کہ جنتیوں کے سروں پر جو تاج ہوں گے ان کا سب سے کتر موتی بھی ایسا ہو گا کہ اس کی روشنی سے مشرق اور مغرب کے درمیان کا حصہ منور ہو جائے۔

اور اسی سند کے ساتھ ایک اور روایت میں ہے آپ نے فرمایا کہ ایماندار شخص جب جنت میں اولاد کی خواہش کرے گا (تو اس کی خواہش اس طرح پوری ہوگی) کہ بچے کا حمل قرار پانا، اس کا پیدا ہونا اور اس کی عمر یہ سب کچھ ایک ساعت میں ہو جائے گا جیسا کہ وہ پسند کرے گا۔

اور اسحق بن ابراہیم اس (آخری) روایت کے بارے میں کہتے ہیں کہ اگر کوئی مومن شخص جنت میں اولاد کی خواہش کرے گا تو اس کی یہ خواہش ایک ساعت میں ہی پوری ہو جائے گی لیکن وہ ایسی خواہش نہیں کرے گا (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے اور ابن ماجہ نے (اس حدیث کے) چوتھے جملے کو اور داری نے (اس حدیث کے) آخری حصے کو بیان کیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۲۹۹)

۵۶۴۹- (۳۸) وَهَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِلْمُحُورِ الْعَيْنِ يَرْفَعْنَ بِأَصْوَابٍ لَمْ تَسْمَعْ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا، يَقُلْنَ: نَحْنُ الْمَحَالِدَاتُ فَلَا نَبِيْدُ، وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبَأُ، وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْحَطُ، طُوبَى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۶۳۹: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں جو عین کے اجتماع کیلئے ایک جگہ (مجمع) ہوگی، وہ بلند آواز کے ساتھ گیت گائیں گی، اس جیسی آواز مخلوق میں سے کسی نے

نہ سنی ہوگی وہ کہیں گی

ہم ہمیشہ ہمیشہ رہیں گی اور ہم کبھی فنا نہیں ہوں گی
ہم سدا نرم و نازک رہیں گی ہماری نزاکت کبھی ختم نہیں ہوگی
ہم سدا خوش رہنے والی ہیں ہم کبھی ناراض نہیں ہوں گی
ہر اس شخص کیلئے مبارکباد ہو جو ہمارا ہے اور ہم اس کی ہیں
(ترمذی)

۵۶۵۰- (۳۹) وَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
«إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ، وَبَحْرَ الْعَسَلِ، وَبَحْرَ اللَّبَنِ، وَبَحْرَ الْحَمْرِ، ثُمَّ تَشْتَقُّ الْأَنْهَارُ
بَعْدَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۶۵۰: حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ جنت
میں پانی کا سمندر، شہد کا سمندر، دودھ کا سمندر اور شراب کا سمندر ہے پھر ان (سمندروں) سے نہریں نکلیں گی
(ترمذی)

۵۶۵۱- (۴۰) وَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ.

۵۶۵۱: نیز داری نے اس حدیث کو معاویہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا ہے

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۵۶۵۲- (۴۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «إِنَّ الرَّجُلَ
فِي الْجَنَّةِ لَيَتَّكِيءُ فِي الْجَنَّةِ سَبْعِينَ مَسْنَدًا قَبْلَ أَنْ يَتَحَوَّلَ، ثُمَّ تَأْتِيهِ امْرَأَةٌ فَتَضْرِبُ عَلَى
مَنْكِبِهِ، فَيَنْظُرُ وَجْهَهُ فِي خِدِّهَا أَصْفَى مِنَ الْمِرْمَاةِ، وَإِنَّ أَدْنَى لَوْلُؤَةٍ عَلَيْهَا تَضِيءُ مَا بَيْنَ
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، فَسُئِلَ عَلَيْهِ، فَيَرُدُّ السَّلَامَ، يَسْأَلُهَا: مَنْ أَنْتِ؟ فَتَقُولُ: أَنَا مِنْ
الْمَرْبِدِ، وَإِنَّهُ لَيَكُونُ عَلَيْهَا سَبْعُونَ ثَوْبًا، فَيَنْقُدُهَا بَصَرُهُ، حَتَّى يُرَى مَعَ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ
ذَلِكَ، وَإِنَّ عَلَيْهَا مِنَ التِّيْحَانِ أَنْ أَدْنَى لَوْلُؤَةٍ مِنْهَا تَضِيءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ». رَوَاهُ
أَحْمَدُ.

تیسری فصل

۵۶۵۲: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: بلاشبہ
جنتی مرد جنت میں ۷۰ مسندوں پر (ٹیک لگائے) بیٹھے گا اس سے پہلے کہ وہ پہلو بدلے، اس کے پاس (جنت کی)

ایک عورت آئے گی جو اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے گی تو اس مرد کو اپنا چہرہ اس کے رخسار میں نظر آئے گا جو آئینے سے بھی زیادہ صاف ہو گا اور (اس عورت کے زیورات یا تاج میں جڑا ہوا) اس کا کوئی اونٹنی ساموتی (اگر دنیا میں آجائے تو) مشرق اور مغرب (کے درمیانی فاصلے) کو روشن کر دے۔ وہ عورت اسے سلام کہے گی چنانچہ وہ مرد اس کے سلام کا جواب لوٹائے گا اور اس سے سوال کرے گا کہ تو کون ہے؟ وہ جواب دے گی کہ میں ”مزید“ میں سے ہوں اور اس عورت کے حشم پر ستر لباس ہوں گے، اس مرد کی نظر ان میں سے بھی پار ہو جائے گی حتیٰ کہ اس عورت کی پنڈلی کا گودا تک اس کے کپڑوں کے پیچھے سے نظر آئے گا اور اس عورت کے سر پر تاج رکھے ہوں گے جن کا معمولی ساموتی بھی ایسا ہو گا کہ (اگر وہ دنیا میں آجائے تو) مشرق اور مغرب (کے درمیانی فاصلے) کو روشن کر دے (احمد)

۵۶۵۳ - (۴۲) وَهَذَا مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَحَدَّثُ - وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَدَايَةِ - : «إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ . فَقَالَ لَهُ : أَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ؟ قَالَ : بَلَى ، وَلَكِنْ أَحِبُّ أَنْ أَزْرِعَ ، فَبَدَرَ ، فَبَادَرَ الطَّرْفَ - نَبَأَهُ وَاسْتَوَاوُهُ ، وَاسْتَحْضَاهُ ، فَكَانَ أَمْثَالَ الْجِبَالِ . فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى : ذُوْنِكَ يَا ابْنَ آدَمَ ! فَإِنَّهُ لَا يَشْعُكَ شَيْءٌ» . فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ : وَاللَّهِ لَا تَجِدُهُ إِلَّا قَرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا ، فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ زَرْعٍ ؛ وَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ زَرْعٍ ! فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۵۶۵۳ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک روز) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دیہاتی بیٹھا ہوا تھا آپ یہ فرما رہے تھے کہ جنتیوں میں سے ایک شخص نے اپنے رب سے کھیتی باڑی کرنے کی اجازت مانگی۔ اللہ رب العزت نے اس سے فرمایا کہ کیا تیرے پاس تیری پسند کی چیز نہیں ہے؟ اس دیہاتی نے کہا، کیوں نہیں! لیکن مجھے پسند ہے کہ میں کھیتی باڑی کروں (آپ نے فرمایا کہ اس شخص کو کھیتی باڑی کرنے کی اجازت مل جائے گی) چنانچہ وہ بیج ڈالے گا، پلک جھپکتے ہی سبزہ اگ آئے گا، کھیتی بڑی ہو (کرپک) جائے گی اور کٹ جائے گی پس پہاڑ کے برابر (اتاج کے) انبار لگ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، اے ابن آدم! تیری خواہش پوری ہو گئی، حقیقت یہ ہے کہ تیرا بیٹ کوئی شے نہیں بھر سکتی۔ دیہاتی نے عرض کیا، اللہ کی قسم! (کھیتی باڑی کی اجازت مانگنے والا) وہ شخص یا تو قرشی ہو گا یا انصاری کیونکہ وہی لوگ کھیتی باڑی کرتے ہیں اور جہاں تک ہمارا تعلق ہے تو ہم کھیتی باڑی کرنے والے نہیں ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (دیہاتی کی یہ بات سن کر) ہنس پڑے (بخاری)

۵۶۵۴ - (۴۳) وَهَذَا مِنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ : أَيَنَامُ أَهْلُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ : «الْتَّوَمُ أَخُو الْمَوْتِ ، وَلَا يَمُوتُ أَهْلُ الْجَنَّةِ» . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» .

۵۶۵۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا جنتی سوئیں گے؟ آپ نے فرمایا، سونا موت کا بھائی ہے اور اہل جنت پر موت طاری نہیں ہوگی۔
(بیہقی شعب الایمان)

بَابُ رُؤْيَةِ اللَّهِ تَعَالَى

(دیدارِ الہی کا بیان)

الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

۵۶۵۵ - (۱) وَهْنُ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّكُمْ سَتَرُونَ رَبِّكُمْ عَيَانًا» وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَنَظَرَ إِلَى الْقَصْرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ: «إِنَّكُمْ سَتَرُونَ رَبِّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُونَ فِي رُؤْيَيْهِ، فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَغْلِبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا». ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا﴾ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۶۵۵: جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عنقریب تم اپنے پروردگار کو کھلی آنکھوں سے دیکھو گے اور ایک دوسری روایت میں جریر نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے چودھویں رات کے چاند کو دیکھا اور فرمایا، بلاشبہ تم اپنے پروردگار کو (قیامت کے دن) دیکھو گے جیسا کہ تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو، تم اس کو دیکھنے میں کوئی تنگی نہیں پاؤ گے پس اگر تم سے ہو سکے تو تم سورج طلوع ہونے سے پہلے کی نماز یعنی نماز فجر کو اور اس کے ڈوبنے سے پہلے کی نماز یعنی نماز عصر کو نہ چھوڑو تو (ان دونوں نمازوں کو اپنے وقت پر) ضرور ادا کرو۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) ”اپنے رب کی تسبیح و تحمید سورج طلوع ہونے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے بیان کرو“ یعنی طلوع شمس سے پہلے فجر کی اور غروب شمس سے پہلے عصر کی نماز پڑھو (بخاری، مسلم)

۵۶۵۶ - (۲) وَهْنُ صُهَيْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: تَرِيدُونَ شَيْئًا أَزِيدُكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوهَنَا؟ أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟» قَالَ: «فَيُرْفَعُ الْحِجَابُ، فَيَنْظُرُونَ إِلَى وَجْهِ اللَّهِ، فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا

أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنَ الشَّظْرِ إِلَى رَبِّهِمْ» ثُمَّ تَلَا: ﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ﴾ . زَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۵۶۵۶: تَتَبَّعَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نَبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى بَيْتِهِ فِي حَتَّى جَنَّتْ فِيهَا وَوَجَدَتْ فِيهَا نَارًا تَلْقَى النَّاسَ فِيهَا وَتَقْرَأُ لَهُمْ مَا فِي قُلُوبِهِمْ وَتَعْلَمُ مَا كَانُوا يَكْتُمُونَ . زَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۵۶۵۷: تَتَبَّعَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نَبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى بَيْتِهِ فِي حَتَّى جَنَّتْ فِيهَا وَوَجَدَتْ فِيهَا نَارًا تَلْقَى النَّاسَ فِيهَا وَتَقْرَأُ لَهُمْ مَا فِي قُلُوبِهِمْ وَتَعْلَمُ مَا كَانُوا يَكْتُمُونَ . زَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۵۶۵۸: تَتَبَّعَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نَبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى بَيْتِهِ فِي حَتَّى جَنَّتْ فِيهَا وَوَجَدَتْ فِيهَا نَارًا تَلْقَى النَّاسَ فِيهَا وَتَقْرَأُ لَهُمْ مَا فِي قُلُوبِهِمْ وَتَعْلَمُ مَا كَانُوا يَكْتُمُونَ . زَوَاهُ مُسْلِمٌ .

الْفَضْلُ الثَّلَاثِي

۵۶۵۷ - (۳) هُنَّ ابْنَةُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَدْنَىٰ أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةٌ لِمَنْ يَنْظُرُ إِلَىٰ جَنَابِهِ - وَأَزْوَاجِهِ وَنَعِيمِهِ وَخُدَمِهِ وَسُرَرِهِ مِثْرَةَ أَلْفِ سَنَةٍ، وَأَكْرَمُهُمْ عَلَىٰ اللهِ مَنْ يَنْظُرُ إِلَىٰ وَجْهِهِ عُدْوَةً وَعَشِيَّةً» ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَجُودَةٌ يَوْمَئِذٍ نَاصِرَةٌ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاطِرَةٌ﴾ . زَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ .

دوسری فصل

۵۶۵۷: تَتَبَّعَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نَبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى بَيْتِهِ فِي حَتَّى جَنَّتْ فِيهَا وَوَجَدَتْ فِيهَا نَارًا تَلْقَى النَّاسَ فِيهَا وَتَقْرَأُ لَهُمْ مَا فِي قُلُوبِهِمْ وَتَعْلَمُ مَا كَانُوا يَكْتُمُونَ . زَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۵۶۵۸: تَتَبَّعَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نَبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى بَيْتِهِ فِي حَتَّى جَنَّتْ فِيهَا وَوَجَدَتْ فِيهَا نَارًا تَلْقَى النَّاسَ فِيهَا وَتَقْرَأُ لَهُمْ مَا فِي قُلُوبِهِمْ وَتَعْلَمُ مَا كَانُوا يَكْتُمُونَ . زَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۵۶۵۹: تَتَبَّعَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نَبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى بَيْتِهِ فِي حَتَّى جَنَّتْ فِيهَا وَوَجَدَتْ فِيهَا نَارًا تَلْقَى النَّاسَ فِيهَا وَتَقْرَأُ لَهُمْ مَا فِي قُلُوبِهِمْ وَتَعْلَمُ مَا كَانُوا يَكْتُمُونَ . زَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۵۶۵۸ - (۴) وَهَنَ ابْنُ رَزِينِ الْعُقَيْلِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَكَلْنَا يَرَىٰ رَبَّهُ مُخْلِياً بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «بَلَىٰ». قَالَ: وَمَا آيَةُ ذَلِكَ فِي خَلْقِهِ؟ قَالَ: «يَا أَبَا رَزِينِ! الْيَسْرُ كُلُّكُمْ يَرَىٰ الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ مُخْلِياً بِهِ؟» قَالَ: بَلَى. قَالَ: «فَإِنَّمَا هُوَ خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ، وَاللهُ أَجَلٌ وَأَعْظَمُ». زَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۵۶۵۸: ابو رزین عقیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کیا ہم سب قیامت کے دن الگ الگ اپنے پروردگار کو دیکھ سکیں گے؟ آپ نے فرمایا، کیوں نہیں! میں نے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں اسکی علامت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، اے ابو رزین! کیا تم سب چودھویں رات کے چاند کو تنہائی میں نہیں دیکھتے ہو؟ ابو رزین نے کہا، کیوں نہیں! آپ نے فرمایا، بلاشبہ چاند بھی تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور اللہ تعالیٰ بہت بلند اور بہت عظمت والا ہے (ابوداؤد)

الْفَضْلُ الثَّلَاثُ

۵۶۵۹ - (۵) عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ؟ قَالَ: «نُورًا أَسَىٰ آرَاهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۵۶۵۹: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا آپ نے (معراج کی رات) اپنے پروردگار کو دیکھا تھا؟ آپ نے فرمایا، (اللہ تعالیٰ تو) نور ہے، میں اسے کیسے دیکھ سکتا تھا؟ (مسلم)

۵۶۶۰ - (۶) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىٰ﴾. ﴿وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ﴾. قَالَ: رَأَاهُ بِفُؤَادِهِ مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِي رِوَايَةٍ الْبَرَزِيِّ قَالَ رَأَى مُحَمَّدًا رَبَّهُ. قَالَ عِكْرَمَةُ: قُلْتُ: أَلَيْسَ اللَّهُ يَقُولُ: ﴿لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ﴾؟ قَالَ: وَنَحَكَ! ذَاكَ إِذَا تَحَلَّىٰ بِنُورِهِ الَّذِي هُوَ نُورُهُ، وَقَدْ رَأَىٰ رَبَّهُ مَرَّتَيْنِ.

۵۶۶۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما "مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىٰ" اور "وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ" کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ نے اپنے پروردگار کو اپنے دل (کی آنکھوں) سے دو مرتبہ دیکھا (مسلم)

اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے ابن عباس فرماتے ہیں کہ "محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے رب کو دیکھا" عکرمہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا، کیا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی نہیں ہے (جس کا ترجمہ ہے) "اس پروردگار کا نگاہیں اور اک نہیں کر سکتیں اور وہ نگاہوں کا ادراک کر سکتا ہے" ابن عباس نے (عکرمہ کے اعتراض کے جواب میں) فرمایا، تم پر افسوس ہے۔ یہ (مفہوم) تو اس وقت کے لیے ہے جب اللہ رب العزت اپنے اس نور کے ساتھ تجلی فرمائیں گے جو ان کا ذاتی نور ہے۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ آپ نے اپنے رب کو دوبار دیکھا

۵۶۶۱-(۷) **وَفِي الشَّعْبِيِّ**، قَالَ: لَقِيَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَعْبًا بِعَرَفَةَ، فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ، فَكَبَّرَ حَتَّى جَاوَيْتَهُ الْجِبَالَ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّا بَنُو هَاشِمٍ فَقَالَ كَعْبٌ: إِنَّ اللَّهَ قَسَمَ رُؤْيَتَهُ وَكَلَامَتَهُ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى، فَكَلَّمَ مُوسَى مَرَّتَيْنِ، وَرَأَاهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ قَالَ مَسْرُوقٌ: فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ، فَقُلْتُ: هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ؟ فَقَالَتْ: لَقَدْ نَكَلْتُمْ بِشَيْءٍ قَفَّ لَهُ شَعْرِي. قُلْتُ: رُؤْيَا، ثُمَّ قَرَأْتُ: ﴿لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى﴾. فَقَالَتْ: أَيْنَ تَذْهَبُ بِكَ؟ إِنَّمَا هُوَ جِبْرَائِيلُ. مَنْ أَخْبَرَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأَى رَبَّهُ أَوْ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أَمَرَ بِهِ، أَوْ يُعَلِّمُ الْخَمْسَ النَّبِيَّ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنزِلُ الْغَيْثَ﴾. فَقَدْ أَعْظَمَ الْعَرَبِيَّةَ، وَلَكِنَّهُ رَأَى جِبْرَائِيلَ -، لَمْ يَرَهُ فِي صُورَتِهِ إِلَّا مَرَّتَيْنِ: مَرَّةً عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى، وَمَرَّةً فِي أَحْيَادٍ -، لَهُ سِتْمَانَةٌ جَنَاحَ، قَدْ سَدَّ الْأَفْقَ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَرَوَى الشَّيْخَانِ مَعَ زِيَادَةٍ وَاحْتِلَافٍ، وَفِي رَوَايَتَيْهِمَا: قَالَ: قُلْتُ: لِعَائِشَةَ: فَأَيْنَ قَوْلُهُ: ﴿ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّى. فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى﴾؟ قَالَتْ: ذَلِكَ جِبْرَائِيلُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ، كَانَ يَأْتِيهِ فِي صُورَةِ الرَّجُلِ، وَإِنَّهُ آتَاهُ هَذِهِ الْمَرَّةَ فِي صُورَتِهِ الَّتِي هِيَ صُورَتُهُ، فَسَدَّ الْأَفْقَ.

۵۶۶۱: **شَعْبِيُّ** بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کعب سے میدانِ عرفات میں ملے اور ان سے کسی شے کے بارے میں دریافت کیا۔ کعب نے (بلند آواز میں) اللہ اکبر کے کلمات کہے یہاں تک کہ ان کلمات کی بازگشت سے پہاڑ گونج اٹھے۔ ابن عباس نے کہا 'بلاشبہ ہم ہاشم کی اولاد ہیں' ہم سے ایسی توقع ہرگز نہ رکھیں کہ ہم کوئی غیر ضروری سوال کریں گے۔ کعب نے فرمایا 'اللہ تعالیٰ نے اپنے دیدار کو اور اپنے کلام کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان تقسیم کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام سے دو مرتبہ ہم کلام ہوئے (ایک مرتبہ وادیِ ایمن میں اور دوسری مرتبہ کوہِ طور پر) اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے (شبِ معراج میں) اللہ تعالیٰ کو دو بار دیکھا۔ مسروق (جن سے حدیث کے راوی شعبی نے روایت بیان کی ہے) کہتے ہیں کہ (ابن عباس) اور کعب احبار کی یہ گفتگو سن کر میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا کہ کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے؟ عائشہ نے جواب دیا 'اے مسروق! تو نے ایسی بات کہی ہے جس کی وجہ سے میرے (جسم کے) رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں۔ (مسروق) کہتے ہیں میں نے کہا 'ذرا توقف سے کام لیجئے پھر میں نے یہ آیت پڑھی (جس کا ترجمہ ہے) 'بلاشبہ محمد نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیوں کو دیکھا۔' عائشہ نے فرمایا 'اے مسروق! یہ آیات (مفہوم کے لحاظ سے) تمہیں کہاں لے جا رہی ہیں؟ اس سے مراد تو جبرائیل ہیں۔ جو شخص تمہیں یہ کہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے یا (یہ کہے) آپ نے کسی ایسی بات کو چھپایا ہے جس (کے اظہار) کا آپ کو حکم دیا گیا تھا یا (یہ کہے) آپ کو ان پانچ باتوں کا علم ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ 'بلاشبہ قیامت کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور وہی بارش نازل کرتا ہے.....' تو اس نے (آپ پر) بہت بڑا جھوٹ باندھا اور (جہاں تک اس آیت کا تعلق ہے جو تم نے تلاوت کی تو

اس سے مراد یہ ہے کہ) آپ نے جبرائیل کو دیکھا (بایں وجہ اسے بڑی نشانی قرار دیا) اور آپ نے دو مرتبہ جبرائیل کو اس کی اپنی اصل شکل میں دیکھا، ایک مرتبہ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اور ایک مرتبہ مکہ مکرمہ کی ایک گھاٹی "اجیاد" میں جبکہ جبرائیل کے چھ سو پر اور انہوں نے (اپنے پروں سے) پورے آفتن کو گھیر رکھا تھا (ترمذی)

نیز بخاری و مسلم نے یہ حدیث کچھ مزید اور مختلف الفاظ کے ساتھ بیان کی ہے اور ان دونوں کی روایت میں ہے، "سوق" کہتے ہیں کہ میں نے (عائشہ سے) دریافت کیا کہ پھر اللہ رب العزت کے اس ارشاد کا کیا مطلب ہے کہ "پھر وہ قریب آیا اور قریب آیا چنانچہ دو کمانوں کے برابر فاصلہ رہ گیا یا اس سے بھی کم۔" عائشہ نے کہا، یہ جبرائیل ہیں جو آپ کے پاس انسانی شکل میں آتے تھے اور اس مرتبہ وہ اپنی اس صورت میں آئے تھے جو ان کی اصل صورت ہے اور انہوں نے (اپنے پروں سے) سارے آفتن کو گھیر رکھا تھا۔

وضاحت: وہ آیت جس میں علم غیب کی پانچ باتوں کا ذکر ہے اور جس کا حقیقی علم اللہ رب العزت کے سوا کسی اور کو نہیں، اس کا مکمل ترجمہ یوں ہے "بلاشبہ قیامت کا علم اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے، وہی بارش نازل کرتا ہے، وہی جانتا ہے کہ حاملہ کے پیٹ میں کیا ہے، کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ کل وہ کیا عمل کرے گا اور کوئی شخص یہ بھی نہیں جانتا کہ اسے کس سرزمین پر مرنے کا حکم ہے اللہ تعالیٰ ہی (تمام امور کو) جانتے والا باخبر ہے۔"

۵۶۶۲ - (۸) وَفِي ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فِي قَوْلِهِ: ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ﴾ . وَفِي قَوْلِهِ: ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىٰ﴾ . وَفِي قَوْلِهِ: ﴿رَأَىٰ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَىٰ﴾ . قَالَ فِيهَا كَلِمَاتٌ: رَأَىٰ جَبْرَائِيلَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ، لَهُ سِتْمَانَةٌ جَنَاحٍ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ . وَفِي رَوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ: ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىٰ﴾ . قَالَ: رَأَىٰ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَبْرَائِيلَ - فِي حُلَّتِهِ مِنْ رَفُوفٍ - ، قَدْ مَلَأَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ .

وَلَهُ - وَلِلْبُخَارِيِّ فِي قَوْلِهِ: ﴿لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَىٰ﴾ . قَالَ: رَأَىٰ رَفُوفًا أَخْضَرَ، سَدَّ أُنْفُ السَّمَاءِ .

۵۶۶۲: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں (جس کا ترجمہ ہے کہ) "..... دو کمانوں کے برابر فاصلہ رہ گیا یا اس سے بھی کم" اور اللہ رب العزت کے اس ارشاد کے بارے میں (جس کا ترجمہ ہے کہ) "انہوں نے جس چیز کو دیکھا ان کے دل نے اسے نہ جھٹلایا" اور اللہ رب العزت کے اس ارشاد کے بارے میں (جس کا ترجمہ ہے کہ) "بلاشبہ تم نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیوں کو دیکھا" فرمایا کہ ان تمام (آیات کی تفسیر) میں ہے کہ آپ نے جبرائیل کو (ان کی اصل صورت میں) دیکھا، ان کے چھ سو پر تھے (بخاری، مسلم)

اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ ابن مسعود نے (اللہ رب العزت کے اس ارشاد کے متعلق) کہا (جس کا ترجمہ ہے) کہ "انہوں نے جو کچھ دیکھا ان کے دل نے اسے نہ جھٹلایا" ابن مسعود نے کہا (اس سے مراد یہ ہے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل کو سبز رنگ کی پوشاک میں دیکھا جس نے آسمان اور زمین کے درمیان کو بھرا ہوا تھا۔

نیز ترمذی اور بخاری کی ایک روایت میں اللہ ربّ العزت کے اس ارشاد کے بارے میں (جس کا ترجمہ ہے) کہ ”بلاشبہ محمدؐ نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیوں کو دیکھا“ ابن مسعودؓ نے کہا کہ آپؐ نے جبرائیلؑ کو سبز رنگ کی پوشاک میں دیکھا جس نے آسمان کے اتق کو گھیر رکھا تھا۔

۵۶۶۳ - (۹) **وَسَلَّ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ . فَقِيلَ: قَوْمٌ يَقُولُونَ: إِلَى ثَوَابِهِ. فَقَالَ مَالِكٌ: كَذَبُوا فَإِنَّ هُمْ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ﴾ . قَالَ مَالِكٌ: النَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَعْيُنِهِمْ، وَقَالَ: لَوْلَمْ يَرِ الْمُؤْمِنُونَ رَبَّهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ يُعْبِرِ اللَّهُ الْكُفَّارَ بِالْحِجَابِ فَقَالَ: ﴿كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ﴾ . رَوَاهُ فِي (شَرْحِ الشُّعْبَةِ).**

۵۶۶۳: اور مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے اللہ ربّ العزت کے اس ارشاد کے بارے میں سوال کیا گیا (جس کا ترجمہ ہے) کہ ”..... کچھ لوگ اپنے رب کی طرف دیکھیں گے“ جب کہ انہیں بتایا گیا کہ کچھ لوگ (مغزلہ وغیرہ) کہتے ہیں کہ (اس آیت سے مراد یہ ہے کہ) لوگ (اللہ ربّ العزت کی بجائے) ثواب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔ امام مالکؒ نے فرمایا، وہ لوگ جھوٹ کہتے ہیں (ایسا کہنے والے) اللہ ربّ العزت کے اس ارشاد سے کیا مراد لیتے ہیں؟ (جس کا ترجمہ ہے) کہ ہرگز نہیں! بے شک یہ لوگ (جو کافر ہیں) اس دن اپنے رب کے (دیدار) سے روک دیئے جائیں گے۔ امام مالکؒ نے فرمایا کہ اگر قیامت کے دن لوگ اپنے رب کو نہیں دیکھیں گے تو اللہ تعالیٰ کافروں کو یہ عار نہ دلاتے کہ وہ روکے جائیں گے۔ امام مالکؒ نے فرمایا (ارشاد ربّانی ہے) ”ہرگز نہیں! بے شک یہ لوگ جو کافر ہیں اس دن اپنے رب کے (دیدار) سے روک دیئے جائیں گے“ (شَرْحِ الشُّعْبَةِ)

۵۶۶۴ - (۱۰) **وَقَالَ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «بَيْنَا أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي نَعِيمِهِمْ، إِذْ سَطَعَ لَهُمْ - نُورٌ، فَرَفَعُوا رُؤُوسَهُمْ، فَإِذَا الرَّبُّ قَدْ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِنْ قَوْفِهِمْ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! قَالَ: وَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ رَبِّحِيمٍ﴾ . قَالَ: فَيَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، فَلَا يَلْتَفِتُونَ إِلَى شَيْءٍ مِنَ السَّمِيمِ مَا ذَامُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، حَتَّى يَحْتَجِبَ عَنْهُمْ وَيَنْتَقِي نُورَهُ وَيَبْرَكَهُ عَلَيْهِمْ فِي دِيَارِهِمْ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.**

۵۶۶۴: جابر رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، جب جنتی لوگ اپنی نعمتوں میں (لطف اندوز ہو رہے) ہوں گے تو اچانک ان کے سامنے (عظیم) روشنی نمودار ہوگی، وہ اپنے سر اٹھائیں گے تو اچانک ان پر ان کے اوپر سے اللہ ربّ العزت جلوہ گر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ جنتیوں کو کہیں گے، اے جنت میں رہنے والو! السلام علیکم! آپؐ نے فرمایا، اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد ”سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ رَبِّحِيمٍ“ سے ثابت ہے۔

آپؐ نے فرمایا، پھر اللہ تعالیٰ جنتیوں کی جانب دیکھیں گے اور جنتی اللہ تعالیٰ کی جانب دیکھیں گے، وہ اللہ تعالیٰ کے دیدار میں اس قدر مستغرق ہوں گے کہ وہ کسی اور نعمت کی جانب التفات ہی نہیں کریں گے۔ یہاں تک کہ اللہ ربّ العزت ان لوگوں پر سے ہٹ جائیں گے البتہ اللہ تعالیٰ کے نور کے اثرات باقی رہیں گے (ابن ماجہ)

بَابُ صِفَةِ النَّارِ وَأَهْلِهَا (دوزخ کی کیفیت اور دوزخیوں کے حالات)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۵۶۶۵- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءِ أَمِنْ نَارِ جَهَنَّمَ» قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ كَانَتْ لِكَافِيَةٍ. قَالَ: «فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَ بِسَبْعَةِ وَسِتِّينَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ. وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: «نَارُكُمْ الَّتِي يُوقِدُ ابْنُ آدَمَ». وَفِيهَا: «عَلَيْهَا» وَ«كُلُّهَا» بَدَلٌ: «عَلَيْهِنَّ». وَ«كُلُّهُنَّ».

پہلی فصل

۵۶۶۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہاری (یہ دنیا کی) آگ، دوزخ کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ آپ سے عرض کیا گیا، اے اللہ کے رسول! یہی آگ (آخرت کیلئے بھی) کافی تھی۔ آپ نے فرمایا، دوزخ کی آگ کو دنیا کی آگ سے ۶۹ درجہ زیادہ بڑھا دیا گیا ہے، ہر درجہ دنیا کی آگ کے مثل (حرارت والا) ہو گا (بخاری، مسلم) اور اس حدیث کے الفاظ بخاری کے ہیں۔ نیز مسلم کی روایت میں ہے (یعنی حدیث کے شروع کے الفاظ اس طرح ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) کہ تمہاری (یہ دنیا کی) آگ جسے ابن آدم جلاتا ہے نیز مسلم کی روایت میں عَلَيْهِنَّ اور كُلُّهُنَّ کی بجائے عَلَيْهَا اور كُلُّهَا کے الفاظ ہیں۔

۵۶۶۶- (۲) وَفِي ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُؤْتَيْنِ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ، مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجْرُؤُنَهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۶۶۶: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن دوزخ کو لایا جائے گا جب کہ اس کی ستر ہزار لگائیں ہوں گی، ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اسے کھینچ کر لائیں گے (مسلم)

۵۶۶۷- (۳) وَفِي الثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ

أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهُ تَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ، يَغْلِي مِنْهَا دِمَاعُهُ كَمَا يَغْلِي الْمُرْجَلُ، مَا يُرَى أَنْ أَحَدًا أَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا، وَإِنَّ لَاهْوَنَهُمْ عَذَابًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۶۶۷: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ دوزخیوں میں سے جو شخص سب سے معمولی عذاب میں مبتلا ہو گا، اس کیلئے آگ کے جوتے اور تھے ہوں گے، جن کے سبب اس کا دماغ یوں جوش مارے گا جیسے ہنڈیا جوش مارتی ہے، وہ یہ خیال کرے گا کہ کسی دوسرے شخص کو اس سے زیادہ عذاب نہیں ہو رہا حالانکہ وہ سب سے ہلکے عذاب میں مبتلا ہو گا (بخاری، مسلم)

۵۶۶۸ - (۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَهْوَنُ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا أَبُو طَالِبٍ، وَهُوَ مُسْتَعْلٍ بِتَعْلَيْنِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاعُهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۶۶۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دوزخیوں میں سے سب سے ہلکا عذاب، ابوطالب کو ہو گا اور وہ آگ کے دو جوتے پہنے ہو گا، جن کی وجہ سے اس کا دماغ جوش مارتا رہے گا (بخاری)

۵۶۶۹ - (۵) وَعَنِ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُؤْتَى بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُضْعُ فِي النَّارِ صَبْعَةً، ثُمَّ يُقَالُ: يَا آدَمُ! هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيمٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ: لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ! وَيُؤْتَى بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيُضْعُ صَبْعَةً فِي الْجَنَّةِ، فَيُقَالُ لَهُ: يَا آدَمُ! هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ؟ وَهَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ: لَا وَاللَّهِ، يَا رَبِّ! مَا مَرَّ بِي بُؤْسٌ قَطُّ، وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۶۶۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن دوزخیوں میں سے ایک ایسے شخص کو لایا جائے گا جو (دنیا میں) سب سے زیادہ عیش و آرام کی زندگی بسر کرتا تھا، اسے دوزخ میں ایک غوطہ دیا جائے گا۔ اس کے بعد اس سے دریافت کیا جائے گا، اے آدم کے فرزند! کیا تو نے (دنیا میں) کبھی کوئی بھلائی دیکھی تھی؟ کیا (دنیا میں) تجھ پر کوئی نعمتوں کا دور گزرا تھا؟ وہ کہے گا، نہیں! اے میرے پروردگار! اللہ کی قسم (میں نے دنیا میں کبھی کوئی بھلائی اور نعمت نہیں دیکھی) اور اسی طرح جنتیوں میں سے ایسے شخص لایا جائے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ تنگی اٹھانے والا ہو گا، اسے جنت میں غوطہ دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ تو نے تنگی دیکھی تھی؟ اور کیا تجھ پر کبھی سختی کا دور آیا تھا؟ وہ جواب دے گا، نہیں! اللہ کی قسم! اے میرے پروردگار! مجھ پر کبھی تنگی نہیں آئی اور نہ ہی میں نے کبھی سختی کا دور دیکھا تھا (مسلم)

۵۶۷۰ - (۶) وَصَفَهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَتَمَوَّلُ اللَّهُ لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَ»

الْقِيَامَةِ: لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ. فَيَقُولُ: أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هَذَا، وَأَنْتَ فِي صَلْبِ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي شَيْئًا، فَأَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تُشْرِكَ بِي، مُتَّقِنٌ عَلَيْهِ.

۵۶۷۰: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، قیامت کے دن اللہ پاک دوزخیوں میں سے سب سے ہلکے عذاب میں مبتلا شخص سے دریافت کرے گا کہ اگر تیرے پاس زمین کی اشیاء میں سے کوئی شے ہوتی تو کیا تو اسے بدلے میں دیتا؟ (اور اس کے عوض عذاب سے چھٹکارا پالیتا) وہ جواب دے گا، ہاں! (بڑی سے بڑی شے بھی بدلے میں دے کر دوزخ کے عذاب سے چھٹکارا پالیتا) اللہ پاک فرمائے گا، میں نے تجھ سے اس وقت بہت ہی معمولی مطالبہ کیا تھا، جب تو ابھی آدم کی پشت میں تھا کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے لیکن تو نے انکار کیا اور میرے ساتھ شریک ٹھہرا کر رہا، (بخاری، مسلم)

۵۶۷۱- (۷) وَهَنَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبِيهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى حُجْرَتِهِ - ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى تَرْفُوتِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۶۷۱: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بعض دوزخیوں کو آگ نے گھٹنوں تک گھیرا ہو گا، بعض کو آگ نے گھٹنوں تک گھیرا ہو گا، بعض کو آگ نے کمر تک گھیرا ہو گا اور بعض کو آگ نے گردن تک گھیرا ہو گا (مسلم)

۵۶۷۲- (۸) وَهَنَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا بَيْنَ مَنْكَبِي الْكَافِرِ فِي النَّارِ مَسِيرَةٌ ثَلَاثَةٌ أَيَّامٍ لِلزَّكَاةِ الْمُنْسَرِعِ». وَفِي رَوَايَةٍ: «ضَرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ أُحُدٍ، وَغَلِظَ جِلْدُهُ مَسِيرَةٌ ثَلَاثًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَذَكَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ: «اشْتَكَّتِ النَّارُ إِلَى رِجْلَيْهَا». فِي بَابِ «تَعْجِيلِ الصَّلَوَاتِ».

۵۶۷۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دوزخ میں کافر شخص کے دونوں کندھوں کے درمیانی فاصلے کو ایسا (موٹا اور چوڑا) بنا دیا جائے گا کہ تیز رفتار سوار کیلئے تین دن کی مسافت ہوگی اور ایک روایت میں ہے کہ دوزخ میں کافر شخص کی داڑھ اُحد (پہاڑ) کے برابر ہوگی اور اس کی جلد کی موٹائی تین رات کی مسافت کے برابر ہوگی (مسلم)

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت (جس میں ہے) کہ ”دوزخ نے اپنے پروردگار سے شکایت کی“ کا ذکر نماز جلدی ادا کرنے کے باب میں ہو چکا ہے۔

الفصل الثانی

۵۶۷۳- (۹) **مَنْ أَمِنَ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَوْقِدَ عَلَى النَّارِ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى إِحْمَرَتْ، ثُمَّ أَوْقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى أَبْيَضَتْ، ثُمَّ أَوْقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى اسْوَدَّتْ، فَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ».** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۵۶۷۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، 'دوڑخ کی) آگ کو ہزار سال جلایا گیا تو اس کا رنگ سرخ ہو گیا، پھر اسے ہزار سال جلایا گیا تو آگ کا رنگ سفید ہو گیا، پھر اسے ہزار سال جلایا گیا تو آگ کا رنگ سیاہ ہو گیا۔ پس (اب) آگ کا رنگ استوائی سیاہ و تاریک ہے (ترفہ)

۵۶۷۴- (۱۰) **وَقَضَاهُ. قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ضُرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلُ أُحُدٍ، وَفَخْدُهُ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ، وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ مَسِيرَةُ ثَلَاثِ مِثْلِ الرَّبْدَةِ».** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۶۷۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن کافر کی داڑھ، 'أحد پہاڑ کے برابر اور اس کی ران، 'بیضاء پہاڑ کے برابر ہوگی اور دوڑخ میں اس کے بیٹھنے کی جگہ تین رات کی مسافت کے برابر ہوگی جیسا کہ (مدینہ اور) ربذہ (کا درمیانی فاصلہ) ہے (ترفہ)

۵۶۷۵- (۱۱) **وَقَضَاهُ. قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ غِلْظَ جِلْدِ الْكَافِرِ إِثْنَانِ وَأَرْبَعُونَ ذِرَاعًا، وَإِنَّ ضِرْسَهُ مِثْلُ أُحُدٍ. وَإِنَّ مَجْلِسَهُ مِنْ جَهَنَّمَ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ».** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۶۷۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'کافر (کے جسم) کی جلد کا موٹاپا بیالیس ہاتھ (کے برابر) ہو گا اور اس کی داڑھ (پہاڑ) کے برابر ہوگی اور دوڑخ میں اس کے بیٹھنے کی جگہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیانی فاصلے کے برابر ہوگی (ترفہ)

وضاحت: امام حاکم نے بھی اس حدیث کو اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور بخاری اور مسلم کی شرط کے مطابق ہے (مشترک حاکم جلد ۳ صفحہ ۵۹۵)

۵۶۷۶- (۱۲) **وَمَنْ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْكَافِرَ لَيُسْحَبُ لِسَانُهُ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَيْنِ يَتَوَطَّأُهُ النَّاسُ».** رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۵۶۷۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ کافر انسان اپنی زبان کو ایک فرخ اور دو فرخ تک نکالے ہوئے ہو گا، لوگ اسے (اپنے پیروں تلے) روندیں گے (احمد ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں ابو الخارق راوی غیر معروف ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۳۰۲)

۵۶۷۷- (۱۳) وَفَنِ ابْنِ سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «الصُّعُودُ - جَبَلٌ مِنْ نَارٍ يُتَّصَعَدُ فِيهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا، وَهُوَ يُبَى بِهِ كَذَلِكَ فِيهِ أَسَدًا» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۵۶۷۷: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، "صعود" سے مراد آگ کا پہاڑ ہے۔ جس پر (دو ذخی انسان) ستر سال تک چڑھایا جائے گا اور وہاں سے اسی طرح اسے ہمیشہ دو ذخی میں گرایا جاتا رہے گا (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابن ایسہ راوی مدلس اور دراج راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۷۷ و جلد ۲ صفحہ ۲۳، تقریب التہذیب جلد ۳ صفحہ ۳۳۳، ضعیف ترمذی صفحہ ۳۰۲)

۵۶۷۸- (۱۴) وَفَنَهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي قَوْلِهِ: ﴿كَالْمُهْلِ﴾ . «أَيَّ كَعَكْرِ الزَّيْتِ، فَإِذَا قَرَّبَ إِلَى وَجْهِهِ سَقَطَتْ فَرْوَةٌ وَوَجْهِهِ - فِيهِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۵۶۷۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد "كَالْمُهْلِ" کے بارے میں فرمایا کہ وہ (کڑھتے ہوئے گرم) زیتون (کے تیل) کی تلمٹھ جیسا ہو گا، جب اس کو دو ذخی ٹھنص کے چرے کے قریب لے جایا جائے گا تو اس کے چرے کی کھال اس میں گر جائے گی (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں رشید بن سعد راوی متکلم فیہ اور دراج راوی ضعیف ہے (الجرح و التذیل جلد ۳ صفحہ ۲۳۲، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۹ و جلد ۲ صفحہ ۲۳، ضعیف ترمذی صفحہ ۳۰۳)

۵۶۷۹- (۱۵) وَفَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْحَمِيمَ لَيُصَبُّ عَلَى رُؤُوسِهِمْ فَيَنْفِذُ الْحَمِيمُ - ، حَتَّى يَخْلُصَ - إِلَى جَوْفِهِ، فَيَسْلُتُ مَا فِي جَوْفِهِ - حَتَّى يَمْرُقَ مِنْ قَدَمَيْهِ، وَهُوَ الصَّهْرُ ثُمَّ يُعَاذُ كَمَا كَانَ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۵۶۷۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، جب گرم پانی دو ذخیوں کے سروں پر گرایا جائے گا تو وہ گرم پانی (جسم میں) داخل ہو جائے گا یہاں تک کہ اس کے پیٹ میں پہنچ جائے گا اور جو کچھ اس کے پیٹ میں ہو گا اسے کاٹ کر اس کے دونوں پاؤں میں سے نکال دے گا۔ یہی مطلب

لفظ ”صم“ کا ہے۔ پھر اسے پہلے کی طرح کر دیا جائے گا (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں لیث بن سعد راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۳ ضعیف ترمذی صفحہ ۳۰۲)

۵۶۸۰ - (۱۶) وَهَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ: «يُسْتَنَى مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ يَتَجَرَّعُهُ». قَالَ: «يُقَرَّبُ إِلَيْهِ فَيَكْرَهُهُ، فَإِذَا أَدْنَى مِنْهُ شَوَى وَجْهَهُ، وَوَقَعَتْ فَرْوَةُ رَأْسِهِ، فَإِذَا شَرِبَتْهُ قَطَعَ أَمْعَاءَهُ، حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهِ، يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: «وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ». وَيَقُولُ: «وَإِنْ يَسْتَنْعِشُوا يُعَانُوا بِمَاءٍ كَالْمُهَلِّ يَشْوِي الْوُجُوهُ يَشْرَبُ الشَّرَابُ». زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۵۶۸۰: ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ پاک کے اس ارشاد کے بارے میں بیان کرتے ہیں (جس کا ترجمہ ہے) ”میں نے پینے کیلئے ایسا پانی دیا جائے گا جو کہ پیپ اور لہو (کے مشابہ) ہو گا۔ جسے وہ گھونٹ گھونٹ پیئے گا، وہ پانی اس کے منہ میں ڈالا جائے گا“ آپ نے فرمایا، (اس سے مراد یہ ہے کہ) پانی اس شخص کے منہ کے قریب لایا جائے گا تو وہ اسے ناپسند جانے گا۔ جب وہ پانی اس کے منہ میں ڈالا جائے گا تو اس کا چہرہ جل جائے گا اور اس کے سر کی کھال گر جائے گی اور جب وہ اس گرم پانی کو پینے گا تو وہ پانی اس کی انتڑیوں کو کھلے کھلے کر دے گا حتیٰ کہ وہ اس کی پشت سے نکل آئے گا۔ اللہ پاک فرماتے ہیں (جس کا ترجمہ ہے) ”اور انہیں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا جو ان کی انتڑیوں کو کھلے کھلے کر دے گا“ نیز (اللہ رب العزت قرآن پاک میں ایک دوسرے مقام میں) فرماتے ہیں کہ ”اگر وہ (پانی کی) فریاد کریں گے تو ان کی ایسے پانی سے فریاد رسی کی جائے گی، جو تیل کی تھمٹ کی طرح ہو گا، چروں کو جلا دے گا، وہ انتہائی برا مشروب ہو گا“ (ترمذی)

۵۶۸۱ - (۱۷) وَهَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «السَّرَادِيُّ النَّارِ أَرْبَعَةُ جُدُرٍ، كَثُفَ كُلِّي حِدَارٍ مَسِيرَةَ أَرْبَعِينَ سَنَةً». زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۵۶۸۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، دوزخ کے احاطہ کیلئے چار دیواریں ہوں گی، ہر دیوار کی چوڑائی چالیس برس کی مسافت کے برابر ہوگی (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں بھی رشیدین بن سعد اور دراج ہیں، ان کا تذکرہ حدیث نمبر ۵۶۷۸ میں ہو چکا ہے۔ نیز یہ حدیث مسند امام احمد جلد ۳ صفحہ ۲۹ اور مستدرک حاکم جلد ۳ صفحہ ۶۰۰ میں بھی موجود ہے۔

۵۶۸۲ - (۱۸) وَهَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ أَنَّ دَلْوًا مِنْ عَسَاقِ يَهْرَاقَ فِي الدُّنْيَا لَأَنْتَنَ أَهْلُ الدُّنْيَا». زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۵۶۸۲: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر (دو زبیر)

(کے) پیپ کا ایک ڈول دنیا (کی زمین) میں گرا دیا جائے تو تمام زمین بدبودار ہو جائے گی (ترمذی) وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی شد میں بھی رشیدین بن سعد اور دراج راوی ہیں، ان کا تذکرہ حدیث نمبر ۵۶۷۸ میں ہو چکا ہے۔ نیز یہ حدیث مسند امام احمد جلد ۳ صفحہ ۲۸، جلد ۳ صفحہ ۸۳ میں اور مستدرک حاکم جلد ۳ صفحہ ۶۰۰ میں بھی مذکور ہے۔ امام حاکم نے اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

۵۶۸۳- (۱۹) وَهَنَّ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿إِنْتُمُوهَا اللَّهُ حَقَّ نِقَابِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ . قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ أَنَّ قَطْرَةً مِنْ الرِّقْمِ قَطَرَتْ فِي دَارِ الدُّنْيَا لَأَفْسَدَتْ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ يَمُنُّ بِكُنُوفِ طَعَامِهِ؟!» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۶۸۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) ”تم اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تم پر جب موت آئے تو تم مسلمان ہی مرنا“ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اگر (جہنم کے) تھوہر (درخت کے پانی) کا ایک قطرہ بھی دنیا میں گر پڑے تو تمام زمین والوں کی معیشت خراب ہو جائے تو پھر اس شخص کا کیا حال ہو گا جس کی خوراک ہی تھوہر ہوگی (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

وضاحت: آپ نے جو آیت مبارکہ تلاوت فرمائی اس کے مفہوم اور حدیث کے مضمون میں موافقت یہ ہے کہ تقویٰ اختیار کرنے کے سبب ہی دوزخ کے عذاب سے محفوظ رہا جا سکتا ہے اور تقویٰ اختیار نہ کرنا گویا کہ دوزخ کے عذاب میں گرفتار ہونا ہے (واللہ اعلم)

۵۶۸۴- (۲۰) وَهَنَّ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ﴿وَهُمْ فِيهَا كَالْحِوْنِ﴾ قَالَ: «تَشْوِينِهِ النَّارُ فَتَقْلَسُ شَفْتَهُ الْعُلْيَا حَتَّى تَبْلُغَ وَسْطَ رَأْسِهِ، وَتَسْتَرْجِي شَفْتَهُ السُّفْلَى حَتَّى تَضْرِبَ سُرَّتَهُ.» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۶۸۴: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (قرآن پاک کی اس آیت کے بارے میں فرمایا (جس کا ترجمہ ہے) ”..... اور ان کے منہ بگڑے ہوئے ہوں گے“ آپ نے فرمایا ”اگ کافر (کے منہ) کو جلا ڈالے گی“ اس کے اوپر کا ہونٹ اوپر کو سمٹ جائے گا یہاں تک کہ سر کے درمیان تک چلا جائے گا اور نیچے کا ہونٹ لٹک جائے گا یہاں تک کہ اس کی ناف تک پہنچ جائے گا (ترمذی)

۵۶۸۵- (۲۱) وَهَنَّ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «بِنَايَتِهَا النَّاسُ! ابْكُوا فَإِنَّ لَمْ تَسْتَطِعُوا فِتْيَاكُوا، فَإِنَّ أَهْلَ النَّارِ يَبْكُونَ فِي النَّارِ حَتَّى تَسِيلَ دُمُوعُهُمْ فِي وَجُوهِهِمْ، كَأَنَّهَا جَدَاوِلٌ، حَتَّى تَقْطَعَ الدَّمُوعُ، فَتَسِيلَ الدِّمَاءُ، فَتَقْرَحُ الْعَيُونُ، فَلَوْ أَنَّ سُنَّتَنَا أُرْجِيَتْ فِيهَا لَجَرَتْ.» رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ.

۵۶۸۵: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، اے لوگو! (خدا کے خوف سے) رویا کرو، اگر تم میں (رونے کی) طاقت نہیں تو (احوالِ آخرت کو یاد کر کے) تکلف کے ساتھ رویا کرو۔ حقیقت یہ ہے کہ دوزخی، دوزخ میں روئیں گے یہاں تک کہ ان کے آنسو ان کے چروں پر اس طرح بہیں گے گویا کہ وہ پرٹالے ہیں، جب آنسو رک جائیں گے تو خون بنے لگے گا چنانچہ ان کی آنکھیں زخمی ہو جائیں گی (ان کی آنکھوں سے بننے والا خون اس قدر ہو گا کہ) یقیناً ان کی آنکھیں بھی جلنے لگیں گی (شرح السنہ)

۵۶۸۶- (۲۲) وَهَنَ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُلْقَى عَلَى أَهْلِ النَّارِ الْجُوعُ، فَيَعْدِلُ مَا هُمْ فِيهِ مِنَ الْعَذَابِ، فَيَسْتَعِينُونَ، فَيَعَانُونَ بِطَعَامٍ: ﴿مِنْ ضَرِيْعٍ، لَا يُسْبِنُ وَلَا يُعْنِي مِنْ جُوعٍ﴾. ، فَيَسْتَعِينُونَ بِالصَّعَامِ، فَيَعَانُونَ بِطَعَامٍ ذِي عُصْبَةٍ -، فَيَذْكُرُونَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُجِيزُونَ الْعُصَصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ، فَيَسْتَعِينُونَ بِالشَّرَابِ فَيَرْفَعُ إِلَيْهِمُ الْحَمِيمُ - بِكَلَابِيبِ الْحَدِيدِ، فَإِذَا ذَنَبَتْ مِنْ وُجُوهِهِمْ شَوْثٌ وَجُوهُهُمْ، فَإِذَا دَخَلَتْ بَطْرُنُهُمْ قَطَعَتْ مَا فِي بَطْرُنِهِمْ، فَيَقُولُونَ: أَدْعُوا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ، فَيَقُولُونَ: ﴿أَوْلَا تَكُنْ نَأْتِيَكُمْ رَسُولُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ؟ قَالُوا: بَلَى. قَالُوا: فَادْعُوا، وَمَا دَعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ﴾. قَالَ: «فَيَقُولُونَ: أَدْعُوا مَالِكًا، فَيَقُولُونَ: ﴿يَا مَالِكُ! لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ﴾. قَالَ: «فَيَجِيبُهُمْ﴾. ﴿أَنْتُمْ مَا كُنْتُمْ﴾. قَالَ الْأَعْمَشُ: بُنِيَتْ أَلْ بَيْنَ دُعَائِهِمْ وَاجَابَةِ مَالِكِ إِيَّاهُمْ أَلْفَ عَامٍ قَالَ: فَيَقُولُونَ: أَدْعُوا رَبَّكُمْ، فَلَا أَحَدٌ خَيْرٌ مِنْ رَبِّكُمْ، فَيَقُولُونَ: ﴿رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ، رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَأَنَا ظَالِمُونَ﴾. قَالَ: «فَيَجِيبُهُمْ: ﴿أَخْسَرُوا فِيهَا وَلَا تَكَلِّمُونِ﴾». قَالَ: «فَعِنْدَ ذَلِكَ يَبْسُؤُا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ، وَعِنْدَ ذَلِكَ يَأْخُذُونَ فِي الرَّفِيرِ وَالْحَسْرَةِ وَالْوَيْلِ». قَالَ: عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: وَالنَّاسُ لَا يَرْفَعُونَ هَذَا الْحَدِيثَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۶۸۶: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دوزخیوں پر بھوک اس طرح مسلط کر دی جائے گی کہ بھوک (کی تکلیف) اس عذاب کے برابر ہوگی جس میں وہ پہلے سے ہی مبتلا ہوں گے، جب وہ کھانے کی فریاد کریں گے تو انہیں گلے میں پھنس جانے والا کڑوا کھانا دیا جائے گا، جس سے نہ وہ سیر ہوں گے اور نہ ہی ان کی بھوک دور ہوگی۔ وہ (دوبارہ) کھانے کی فریاد کریں گے تو انہیں ایسا کھانا دیا جائے گا جو ان کے گلے میں اٹک جائے گا پھر وہ یاد کریں گے کہ جب دنیا میں ان کے گلے میں کوئی کھانا اٹک جاتا تھا تو وہ اسے پانی کے ساتھ گزارتے تھے چنانچہ وہ پانی کی فریاد کریں گے تب انہیں تیز گرم پانی لوہے کی کٹڑیوں کے ساتھ اٹھا کر دیا جائے گا جب (گرم پانی کے برتن) ان کے چہرے کے قریب ہوں گے تو ان کے چہرے جل جائیں گے

جب (تیز گرم پانی) ان کے پیٹ میں پہنچے گا تو پیٹ (کی انتڑیوں) کو کاٹ دے گا۔ اس پر وہ لوگ کہیں گے کہ دوزخ کے دربانوں کو بلاؤ (وہ ان کے پاس آئیں گے) دوزخ کے دربان کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس تمہارے پیغمبر واضح دلائل لے کر نہیں آئے تھے؟ وہ جواب دیں گے، کیوں نہیں! (آئے تھے) دوزخ کے دربان کہیں گے کہ تم (جس طرح چاہو) پکارو اور کفار کی پکار تو رایگاں جائے گی۔ آپ نے فرمایا، کافر کہیں گے کہ مالک (فرشتے) کو بلاؤ (جب مالک فرشتہ آئے گا تو) وہ کہیں گے، اے مالک! (دعا کر) ہاں رب ہمارے بارے میں (موت کا فیصلہ فرمائے۔ آپ نے فرمایا، مالک (فرشتہ) انہیں جواب دے گا، بے شک تم ہمیشہ ہمیشہ اس عذاب میں رہو گے۔ (اس حدیث کے ایک راوی) اعمش نے بیان کیا، مجھے بتایا گیا کہ ان کی التجا اور مالک (فرشتے) کی طرف سے انہیں جواب دینے کے درمیان ہزار سال کا عرصہ ہو گا۔ آپ نے فرمایا، وہ (ایک دوسرے سے) کہیں گے کہ اپنے پروردگار سے (رحم کی) التجا کرو، کوئی اور تمہارے پروردگار سے بہتر نہیں ہے۔ چنانچہ وہ التجا کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم پر ہماری بدبختی غالب آگئی ہے اور ہم تو (راہِ حق سے) بھٹکے ہوئے تھے۔ اے ہمارے پروردگار! ہمیں اس دوزخ سے (باہر) نکال۔ اگر ہم دوبارہ (کفر و شرک کے کام) کریں گے تو ہم ظالم ہوں گے۔ آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ انہیں جواب دیں گے کہ تم اس دوزخ میں ذلیل پڑے رہو اور مجھ سے (نجات کے بارے میں) بات نہ کرو۔ آپ نے فرمایا، اس وقت وہ ہر قسم کی بھلائی سے نا امید ہو جائیں گے تب وہ چیختے چلانے لگیں گے، حسرت اور فریاد کریں گے۔ عبداللہ بن عبدالرحمان راوی نے بیان کیا کہ لوگ یعنی رواۃ اس حدیث کو مرفوع بیان نہیں کرتے بلکہ موقوف کہتے ہیں (ترجمہ)

۵۶۸۷- (۲۳) وَعَنْ الثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «أَنْذَرْتُكُمْ النَّارَ، أَنْذَرْتُكُمْ النَّارَ» فَمَا زَالَ يَقُولُهَا، حَتَّى لَوْ كَانَ فِي مَقَامِي هَذَا سَجْعَةٌ أَهْلِ السُّوقِ، وَحَتَّى سَقَطَتْ حَبِيصَةٌ كَانَتْ عَلَيْهِ عِنْدَ رَجُلَيْهِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۶۸۷: ثعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے، میں نے تمہیں (دوزخ کی) آگ سے ڈرایا، میں نے تمہیں (دوزخ کی) آگ سے ڈرایا۔ آپ اس کلمہ کو بار بار فرما رہے تھے یہاں تک کہ اگر آپ میری اس جگہ پر بیٹھے ہوتے تو آپ کی آواز کو بازار والے سن لیتے اور (آپ کے بار بار پکارنے کی شدت کی وجہ سے) آپ پر جو چادر تھی وہ آپ کے پاؤں پر گر پڑی (داری)

۵۶۸۸- (۲۴) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ أَنَّ رِصَاصَةً مِثْلَ هَذِهِ - وَأَشَارَ إِلَيَّ بِمِثْلِ الْجُمَّحَةِ - أُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، وَهِيَ مَسِيرَةٌ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ، لَبَلَّغْتَ الْأَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ، وَلَوْ أَنَّهَا أُرْسِلَتْ مِنْ رَأْسِ السَّلْسَلَةِ، لَسَارَتْ أَرْبَعِينَ خَرِيْفًا اللَّيْلَ وَالتَّهَارَ قَبْلَ أَنْ تَبْلُغَ أَصْلَهَا أَوْ قَعْرَهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۶۱۸: عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر سیسے کا ایک گولہ جو اس جیسا ہو اور آپ نے (اپنے سر کی طرف) اشارہ کیا کہ کھوپڑی کی طرح ہو، اگر آسمان سے زمین کی جانب گرایا جائے جب کہ یہ مسافت پانچ سو سال کی ہے تو وہ رات (گزرنے) سے پہلے زمین تک پہنچ جائے گا اور اگر اسے (پہل صراط کی) زنجیر کے سرے سے گرایا جائے تو چالیس برس، دن رات لڑھکنے کے باوجود بھی وہ (دوزخ کی) جڑیا گمرائی تک نہ پہنچ پائے گا (ترمذی)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (ضعیف ترمذی صفحہ ۳۰۸)

۵۶۱۹- (۲۵) وَعَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ، عَنِ أَبِيهِ زَيْدِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ فِي جَهَنَّمَ لَوَادِيًا يُقَالُ لَهُ: هَنْهَبٌ، يَسْكُنُهُ كُلُّ جَبَّارٍ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۵۶۱۹: ابو بُرَيْدَةَ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ دوزخ میں ایک ایسی وادی ہے جس کا نام ”هَنْهَب“ ہے اس میں متکبر و سرکش لوگ رہیں گے (ترمذی)

الفصل الثالث

۵۶۲۰- (۲۶) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «يَعْظُمُ أَهْلُ النَّارِ فِي النَّارِ حَتَّىٰ إِنَّ بَيْنَ شَحْمَةِ أُذُنِ أَحَدِهِمْ إِلَىٰ عَاتِقِهِ مَسِيرَةٌ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ، وَإِنْ غَلِظَ جِلْدُهُ سَبَعُونَ ذِرَاعًا، وَإِنْ ضَرَسَتْهُ مِثْلُ أُحُدٍ».

تیسری فصل

۵۶۲۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، دوزخی (لوگ) دوزخ میں بڑے جسم والے ہو جائیں گے یہاں تک کہ ان میں سے ایک دوزخی کے کان کی نو سے اس کے کندھے تک کا فاصلہ سات سو سال کی مسافت (کے برابر) ہو گا اور اس کی کھال کی موٹائی ستر ہاتھ ہو گی اور اس کی داڑھ اُحد (پہاڑ) کے برابر ہو گی۔

۵۶۲۱- (۲۷) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَرْوَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَأَنَّ فِي النَّارِ حَيَاتٍ كَأَمْثَالِ الْبُحْتِ - تَلْسَعُ إِحْدَاهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حُمُوتَهَا - أَرْبَعِينَ خَرِيفًا، وَإِنَّ فِي النَّارِ عَقَارِبَ كَأَمْثَالِ الْبُغَالِ الْمُؤَكَّفَةِ، تَلْسَعُ إِحْدَاهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حُمُوتَهَا أَرْبَعِينَ خَرِيفًا». رَوَاهُمَا أَحْمَدُ.

۵۶۲۱: عبد اللہ بن حارث بن جرثوم نے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ دوزخ میں

سانپ خراسانی لمبی گردنوں والے اونٹوں جیسے ہوں گے (اگر) ان میں سے کوئی سانپ ڈس لے گا تو اس کی تکلیف چالیس سال تک رہے گی اور بلاشبہ دوزخ میں ان فچروں کے برابر بچھو ہوں گے جن پر پالان رکھا گیا ہے، (اگر) ان میں سے ایک بچھو (کسی کو) ڈس لے گا تو اس کی تکلیف چالیس سال تک ہوتی رہے گی۔
(امام احمد نے ان دونوں احادیث کو اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے)

۵۶۹۲ - (۲۸) **وَعَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «السَّمْسُ وَالْقَمَرُ نُورَانِ مُكْوَرَانِ - فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». فَقَالَ الْحَسَنُ: وَمَا ذُبِيَهُمَا؟ فَقَالَ: أَحَدُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ! فَسَكَتَ الْحَسَنُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ».**

۵۶۹۲: حسن بھری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ قیامت کے دن سورج اور چاند کو دو بیلوں کی طرح لپیٹ کر دوزخ میں گرا دیا جائے گا۔ حسن نے دریافت کیا کہ ان دونوں کا کیا گناہ ہے؟ ابو ہریرہ نے بتایا کہ میں نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے (یہ جواب سن کر) حسن خاموش ہو گئے (یعنی کتاب البعث والنشور)

۵۶۹۳ - (۲۹) **وَعَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِلَّا شَقِيٌّ». قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَنِ الشَّقِيُّ؟ قَالَ: «مَنْ لَمْ يَعْمَلْ لِلَّهِ بِطَاعَةً، وَلَمْ يَتْرُكْ لَهُ مَعْصِيَةً». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.**

۵۶۹۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دوزخ میں صرف بد بخت شخص ہی داخل ہو گا۔ دریافت کیا گیا، اے اللہ کے رسول! بد بخت کون ہے؟ آپ نے فرمایا، جو نہ تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہوئے نیک کام کرتا ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے گناہ کو چھوڑتا ہے (ابن ماجہ)

بَابُ خَلْقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ (جنت اور دوزخ کی تخلیق)

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۵۶۹۴ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ: أُوْثِرْتُ بِالْمُنْكَبِرِينَ وَالْمُنْجَبِرِينَ، وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: فَمَا لِي لَا يَدْخُلْنِي إِلَّا ضِعْفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغَيْرُهُمْ. قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِلْجَنَّةِ: إِنَّمَا أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكَ مِنْ أَشَاءِ مَنْ عِبَادِي، وَقَالَ لِلنَّارِ: إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مَلَأُهَا، فَأَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِيءُ حَتَّى يَضَعَ اللَّهُ رِجْلَهُ. نَقُولُ: قَطِ قَطِ، فَهَبَالِكَ تَمْتَلِيءُ وَيَزْوِي - بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ، فَلَا يَطْلُمُ اللَّهُ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا، وَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللَّهَ يُنْسِيءُ لَهَا خَلْقًا، مُتَمِّنٌّ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۶۹۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت اور دوزخ آپس میں جھگڑ پڑیں۔ دوزخ نے کہا، مجھے تکبر کرنے والوں اور جبر کرنے والوں کے لیے منتخب کیا گیا ہے اور جنت نے کہا، میں کیا کہوں! مجھ میں تو صرف کمزور، لوگوں کی نظروں میں حقیر اور ناجزبہ کار داخل ہوں گے۔ اللہ پاک نے جنت سے فرمایا، بلاشبہ تو میری رحمت (کا مظہر) ہے، میں تیری وجہ سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہوں رحم کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے دوزخ سے فرمایا، اس میں کچھ شبہ نہیں کہ تو میرا عذاب ہے، میں تیرے ساتھ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہوں عذاب میں (جنت) کرتا ہوں اور تم دونوں میں سے ہر ایک نے مخلوق سے بھرتا ہے۔ البتہ دوزخ نہیں بھرے گی جب تک کہ اللہ پاک دوزخ پر اپنا پاؤں نہ رکھ دیں گے (جب اللہ تعالیٰ دوزخ پر اپنا پاؤں رکھ دیں گے تو) دوزخ کہے گی، بس بس بس تو اس وقت دوزخ بھر جائے گی اور اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کے قریب کر دیا جائے گا (اور وہ سمٹ جائے گی) اللہ پاک اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔ البتہ جنت کے لیے اللہ پاک نئی مخلوق پیدا فرمادے گا (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث میں اللہ پاک کے پاؤں کا ذکر ہے جو تشابہات میں سے ہے جیسا کہ آٹھ، ہاتھ اور

چرے کو تشاہات میں شمار کیا جاتا ہے۔ ہم اس حدیث کی ہرگز تاویل نہیں کریں گے، ایسی احادیث کو بلا کیفیت تسلیم کر لیتا چاہیے اور یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ اس سے جو کچھ مراد ہے، وہی درست اور حق ہے، اس کی کیفیت اور حقیقت کی جستجو میں نہ پڑا جائے، کسی قسم کی تاویل اللہ رب العزت کی شان کے لائق نہیں نیز جنت کو بھرنے کے لیے اللہ رب العزت ایسی مخلوق پیدا کر دیں گے جنہوں نے کوئی عمل بھی نہ کیے ہوں گے۔ اس کے برعکس اللہ رب العزت جہنم کو بھرنے کے لیے اس میں بے گناہ لوگوں کو داخل نہیں کریں گے بلکہ اللہ تعالیٰ جہنم کا پیٹ بھرنے کے لیے اپنا پاؤں دوزخ کے اوپر رکھ دیں گے جس سے دوزخ کا پیٹ سمٹ جائے گا اور وہ موجود لوگوں سے بھر جائے گی (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۱۰ صفحہ ۳۷۷)

۵۶۹۵۔ (۲) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ يُلْقَى فِيهَا وَتَقُولُ: هَلْ مِنْ مَرْبِدٍ؟ حَتَّى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا قَدَمَهُ فَيَرْوِي بَعْضَهَا إِلَى بَعْضٍ، فَتَقُولُ: قَطِّ قَطِّ، يَعِزَّتِكَ وَكَرَمَتِكَ، وَلَا يَزَالُ فِي الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتَّى يُنْسِيَ اللَّهُ لَهَا خَلْقًا، فَيَسْكَبُهُمْ فِضْلَ الْجَنَّةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَذِكْرَ حَدِيثِ أَنَسٍ: «حَفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ» فِي «كِتَابِ الرَّقَاقِ».

۵۶۹۵: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا، جہنم میں ہمیشہ لوگوں کو ڈالا جاتا رہے گا اور جہنم (برابر) کستی رہے گی، کیا کچھ اور (لوگ) بھی ہیں؟ بالآخر اللہ رب العزت دوزخ میں اپنا قدم ڈالیں گے تو جہنم کا ہر حصہ دوسرے حصے کے ساتھ مل جائے گا اور دوزخ کے گی بس۔ تیری عزت اور تیرے کرم کی قسم! (میں بھر گئی) اور جنت میں ہمیشہ وسعت اور فراخی ہوگی یہاں تک کہ اللہ پاک جنت کیلئے ایک نئی مخلوق کو پیدا فرمائیں گے، جنہیں جنت کے وسیع علاقے میں آباد کیا جائے گا (بخاری، مسلم) اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ ”جنت کو تکلیفوں کے ساتھ ڈھانپ دیا گیا ہے“ کا ذکر کتاب الرقاق میں ہو چکا ہے۔

الْفَصْلُ الثَّلَاثِي

۵۶۹۶۔ (۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْجَنَّةَ قَالَ لِجِبْرِئِيلَ: إِذْهَبْ فَانظُرْ إِلَيْهَا، فَذَهَبَ فَانظَرَ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعَدَّ اللَّهُ لِأَهْلِهَا فِيهَا، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: أَيُّ رَبِّ! وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا، ثُمَّ حَفَّتْ بِالْمَكَارِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا جِبْرِئِيلُ! إِذْهَبْ فَانظُرْ إِلَيْهَا، فَذَهَبَ فَانظَرَ إِلَيْهَا، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: أَيُّ رَبِّ! وَعِزَّتِكَ لَقَدْ حَسِبْتُ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ. قَالَ: «فَلَمَّا خَلَقَ اللَّهُ النَّارَ قَالَ: يَا جِبْرِئِيلُ! إِذْهَبْ فَانظُرْ إِلَيْهَا، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: أَيُّ رَبِّ! وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلَهَا،

نَحْمَهَا بِالشَّهَوَاتِ، ثُمَّ قَالَ: يَا جِبْرِئِيلُ! اذْهَبْ فَانظُرْ إِلَيْهَا، فَذَهَبَ فَانظَرَ إِلَيْهَا، فَقَالَ: أَيْ رَبِّ! وَعِزَّتِكَ لَقَدْ حَشِيبْتُ أَنْ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

دوسری فصل

۵۶۹۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، جب اللہ پاک نے جنت کو پیدا کیا تو جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا، جاؤ! ذرا جنت کو دیکھو۔ چنانچہ وہ گئے، انہوں نے جنت کو اور ان چیزوں کو غور سے دیکھا جن کو اللہ پاک نے جنت والوں کے لیے تیار کیا تھا۔ پھر جبرائیل علیہ السلام (واپس) آئے اور بتایا، اے میرے پروردگار! تیری عزت کی قسم! جنت کے بارے میں جو شخص بھی سنے گا وہ اس میں داخل ہونے کی خواہش کرنے لگے گا۔ پھر اللہ پاک نے جنت کو تکالیف شرعیہ کے ساتھ ڈھانپ دیا اور فرمایا، اے جبرائیل! جاؤ! جنت کو (دوبارہ) دیکھو۔ آپ نے فرمایا، چنانچہ وہ گئے، انہوں نے جنت کا (دوبارہ) جائزہ لیا پھر واپس آئے اور بتایا، اے میرے پروردگار! تیری عزت کی قسم! مجھے خدشہ ہے کہ جنت میں کوئی شخص بھی داخل نہ ہو سکے گا۔ آپ نے فرمایا، (اسی طرح) جب اللہ پاک نے دوزخ کو پیدا کیا تو اللہ پاک نے جبرائیل سے فرمایا، جاؤ! دوزخ کو دیکھو۔ آپ نے فرمایا، چنانچہ وہ گئے، انہوں نے دوزخ کو دیکھا پھر واپس آئے اور بتایا، اے میرے پروردگار! دوزخ کے بارے میں جو شخص بھی سنے گا، وہ اس میں داخل ہونے سے گھبرائے گا چنانچہ اللہ پاک نے دوزخ کو شہوات کے ساتھ ڈھانپ دیا۔ پھر فرمایا، اے جبرائیل! جاؤ! دوزخ کو (دوبارہ) دیکھو۔ چنانچہ وہ گئے، انہوں نے دوزخ کو دیکھا پھر (واپس آئے اور) بتایا، اے میرے پروردگار! تیری عزت کی قسم! مجھے خدشہ ہے کہ اس میں بھی داخل ہوں گے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

الْفَضْلُ الثَّلَاثُ

۵۶۹۷- (۴) هُنَّ أَسْرَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْنَا بِيَوْمِنَا الصَّلَاةَ، ثُمَّ رَفِيَ الْمَنِيرَ، فَأَشَارَ بِيَدِهِ قَبْلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: «قَدْ أُرَيْتُ الْآنَ مَذْ صَلَّيْتُ لَكُمْ الصَّلَاةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ سَمْتَيْنِ فَوْقَ قِبْلِهِ هَذَا الْجِدَارِ، فَلَمْ أَرَ كَابِيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

تیسری فصل

۵۶۹۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز کی امامت کروائی۔ پھر آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اپنے ہاتھ کے ساتھ مسجد کے قبلہ کی جانب اشارہ کیا اور فرمایا، ابھی ابھی جب میں نے تمہیں نماز کی امامت کروائی تو مجھے جنت اور دوزخ کی شبیہیں اس دیوار کے سامنے نظر آئیں۔ میں نے آج کے دن کی طرح اچھی اور بری چیز کا مشاہدہ (اس سے پہلے) کبھی نہیں کیا (بخاری)

بَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ وَذِكْرِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

(کائنات کی ابتداء اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا تذکرہ)

الفصل الأول

۵۶۹۸ - (۱) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، فَقَالَ: «اقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ!» قَالُوا: «بَشَرْتَنَا فَأَعْطِنَا، فَدَخَلَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ، فَقَالَ: «اقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا أَهْلَ الْيَمَنِ! إِذْ لَمْ يَفْضِلْنَا بَنُو تَمِيمٍ». قَالُوا: قِيلَ، حِثُّكَ لِنَفْسِكَ فِي الدِّينِ، وَلِنَسْأَلَكَ عَنْ أَوَّلِ هَذَا الْأَمْرِ مَا كَانَ؟ قَالَ: «كَانَ اللَّهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى السَّمَاءِ، ثُمَّ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ، وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلِّ شَيْءٍ» ثُمَّ أَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ: يَا عِمْرَانُ! أَذْرُكَ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ، فَاذْطَلَقْتُ أَطْلُبَهَا، وَإِنَّمَا اللَّهُ لَوِدِدْتُ أَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ أَقْمِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۵۶۹۸ : عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ آپ کی خدمت میں بنو تميم (قبیلہ) کے کچھ لوگ آئے۔ آپ نے (ان سے) فرمایا، اے بنو تميم (قبیلہ کے لوگو!) خوشخبری قبول کرو۔ انہوں نے عرض کیا، آپ نے ہمیں خوشخبری تو عطا کر دی ہے (لیکن) آپ ہمیں (کچھ اور بھی) عطا کریں۔ ان کے بعد اہل یمن میں سے کچھ لوگ آئے۔ آپ نے فرمایا، اے یمن والو! تم خوشخبری قبول کرو جبکہ بنو تميم نے اسے قبول نہیں کیا۔ انہوں نے جواب دیا، ہم نے قبول کیا اور ہم آپ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوئے ہیں تاکہ ہم (آپ سے) دین کی سمجھ حاصل کریں اور ہم آپ سے کائنات کی ابتداء کے بارے میں دریافت کریں کہ اس (کائنات کی تخلیق) سے پہلے کیا چیز موجود تھی؟ آپ نے فرمایا (شروع میں) اللہ تھا، اس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی اور اس کا عرش پانی پر تھا اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے زمینوں اور آسمانوں کو پیدا کیا اور اس نے لوح محفوظ میں تمام (ہونے والی) چیزوں کو لکھا۔ (حدیث کے راوی) عمران کہتے ہیں (ابھی میں آپ کے اتنے الفاظ ہی سن پایا تھا) کہ ایک شخص میرے پاس آیا۔ اس نے کہا، اے عمران! اپنی اونٹنی کا پتا کرو، وہ بھاگ گئی ہے چنانچہ میں اس کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا اور اللہ کی قسم! مجھے یہ پسند تھا کہ اونٹنی بے شک چلی جاتی لیکن میں (مجلس سے آپ کی تمام باتیں سنے بغیر) نہ اٹھ کھڑا ہوتا (بخاری)

۵۶۹۹۔ (۲) **وَمَنْ عَمَّرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَقَامًا، فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدءِ الْخَلْقِ حَتَّى دَخَلَ أَهْلَ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ، وَأَهْلَ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ، حَفِظَ ذَلِكَ مَنْ حَفِظَهُ، وَنِسْبَهُ مِنْ نِسْبِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.**

۵۶۹۹: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے (دورانِ خطبہ) آپ نے ہمیں کائنات کے آغاز سے (قیامت کے دن) جنت اور دوزخ میں داخل ہونے تک کے تمام احوال کا ذکر فرمایا۔ آپ کی ان باتوں کو جس شخص نے یاد رکھا، اسے یاد ہیں اور جس شخص نے بھلا دیا، وہ بھول گیا (بخاری)

۵۷۰۰۔ (۳) **وَمَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ: إِنْ رَحِمْتِي سَبَقَتْ غَضَبِي؛ فَهُوَ مَكْتُوبٌ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۵۷۰۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے کائنات کی تخلیق سے پہلے لوح محفوظ میں یہ تحریر کیا کہ میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی ہے۔ یہ (جملہ) اللہ تعالیٰ کے ہاں عرش پر تحریر ہے (بخاری، مسلم)

۵۷۰۱۔ (۴) **وَمَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «وُخِلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ، وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ، وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۵۷۰۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا، جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا گیا اور آدم کو اس چیز سے پیدا کیا گیا جو تمہیں بتا دی گئی ہے یعنی آدم کو مٹی سے پیدا کیا گیا (مسلم)

۵۷۰۲۔ (۵) **وَمَنْ أَنَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «وَلَمَّا صَوَّرَ اللَّهُ آدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ مَا شَاءَ أَنْ يَتْرُكَهُ، فَجَعَلَ إِبْلِيسُ يُطِيفُ بِهِ يَنْظُرُ مَا هُوَ، فَلَمَّا رَأَهُ أَحْوَفَ عَرَفَ أَنَّهُ خَلَقَ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.**

۵۷۰۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب اللہ تعالیٰ نے جنت میں آدم علیہ السلام کی شکل و صورت بنائی تو اس پیکر کو جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا، جنت میں اسی طرح رہنے دیا تو ابلیس نے اس کے گرد گھومنا شروع کر دیا، وہ غور کرتا رہا کہ یہ کیسا ہے؟ جب اس نے (آدم کے) اس مجسمہ کو دیکھا کہ یہ اندر سے کھوکھلا ہے تو وہ سمجھ گیا کہ یہ ایک ایسی مخلوق پیدا کی گئی ہے جو غیر محکم ہوگی (مسلم)

۵۷۰۳ - (۶) وَهَذَا مِنْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِحْسَنَ إِبْرَاهِيمُ النَّبِيُّ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً بِالْقُدُومِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۷۰۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابراہیم علیہ السلام نے اپنا حق ۸۰ برس کی عمر میں تیسے کے ساتھ (خود ہی) کیا (بخاری، مسلم)

۵۷۰۴ - (۷) وَهَذَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ:

ثَبْتِي مِنْهُمْ فِي ذَاتِ اللَّهِ قَوْلَهُ «إِنِّي سَقِيمٌ». وَقَوْلُهُ: «بَلْ فَعَلَهُ كَثِيرٌ مِنْ هَذَا». وَقَالَ: بَيْنَا هُوَذَا يَوْمٍ وَسَارَةٌ، إِذْ أَتَى عَلِيَّ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَّارَةِ، فَقِيلَ لَهُ: «إِنْ هَهُنَا رَجُلًا مَعَهُ امْرَأَةٌ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ، فَارْسَلِ إِلَيْهِ، فَسَأَلَهُ عَنْهَا: مَنْ هَذِهِ؟ قَالَ: أُخْتِي. فَأَتَى سَارَةً، فَقَالَ لَهَا: إِنَّ هَذَا الْجَبَّارَ إِنْ يَعْلَمُ أَنَّكَ امْرَأَتِي يَغْلِبُنِي عَلَيْكَ، فَإِنْ سَأَلَكَ فَأَخْبِرِيهِ أَنَّكَ أُخْتِي، فَإِنَّكَ أُخْتِي فِي الْإِسْلَامِ، لَيْسَ عَلَيَّ وَجْهٌ مِنَ الْأَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِي وَغَيْرِكَ، فَارْسَلِ إِلَيْهَا، فَأَتَى بِهَا، فَأَمَّا إِبْرَاهِيمُ يُصَلِّي، فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ، ذَهَبَ يَتَنَاوَلُهَا بِيَدِهِ. فَأَخَذَ - وَبِزَوِي فَعَطَّ - حَتَّى رَكَضَ بِرِجْلِهِ، فَقَالَ: أَدْعِي اللَّهَ لِي وَلَا أَضْرُكَ، فَدَعَتِ اللَّهَ فَأَطْلِقِ، ثُمَّ تَنَاوَلَهَا الثَّانِيَةَ، فَأَخَذَ مِثْلَهَا أَوْ أَشَدَّ، فَقَالَ: أَدْعِي اللَّهَ لِي وَلَا أَضْرُكَ، فَدَعَتِ اللَّهَ فَأَطْلِقِ؛ فَدَعَا بَعْضَ حَجَّتَيْهِ، فَقَالَ: إِنَّكَ لَمْ تَأْتِي بِنَاسٍ، إِنَّمَا أَتَيْتِي بِشَيْطَانٍ، فَأَخَذَهَا هَاجِرًا - فَأَتَتْ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي، فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ مَهَيْمًا؟ قَالَتْ: رَدَّ اللَّهُ كَيْدَ الْكَافِرِ فِي نَحْرِهِ، وَأَخَذَهَا هَاجِرًا. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: تِلْكَ أُمَّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ! مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۷۰۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابراہیم علیہ السلام نے (ساری زندگی صرف) تین جھوٹ بولے۔ ان میں سے دو جھوٹ اللہ تعالیٰ کے لیے بولے، ان کا یہ کہنا کہ "میں بیمار ہوں" اور ان کا یہ کہنا کہ "یہ کام تو ان کے اس بڑے (بنت) نے کیا ہے"۔ اور آپ نے فرمایا، ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ابراہیم علیہ السلام (اپنی بیوی) سارہ کی معیت میں ایک جابر بادشاہ کے پاس سے گزرے تو بادشاہ کو بتایا گیا کہ یہاں ایک شخص (آیا ہوا) ہے، جس کے ساتھ اس کی نہایت خوبصورت بیوی ہے، بادشاہ نے ان کی جانب پیغام بھیجا اور ان سے اس عورت کے بارے میں دریافت کیا کہ یہ کون ہے؟ ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا، یہ میری بہن ہے۔ پھر ابراہیم علیہ السلام (اپنی بیوی) سارہ کے پاس گئے اور اسے بتایا کہ اس جابر بادشاہ کو اگر علم ہو گیا کہ تم میری بیوی ہو تو وہ تمہیں زبردستی مجھ سے حاصل کرے گا، اس لیے اگر وہ تم سے دریافت کرے کہ تم میری بہن ہو، ویسے بھی اس بات میں کچھ شبہ نہیں کہ اسلام کے لحاظ سے تم میری بہن ہو اور روئے زمین پر میرے اور تمہارے علاوہ کوئی مومن نہیں ہے۔ چنانچہ بادشاہ نے سارہ کی جانب پیغام بھیجا انہیں لایا گیا تو ابراہیم علیہ السلام (فعل) نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ جب سارہ ظالم بادشاہ کے سامنے گئیں تو اس نے ان کو

پکڑنے کے لیے ہاتھ بڑھایا مگر وہ (اللہ تعالیٰ کے عذاب میں) پکڑا گیا اور ایک روایت میں ہے کہ اس کا گھلا دیا گیا یہاں تک کہ وہ دباؤ کے سبب (زمین پر) پاؤں مارنے لگا۔ اس نے التجا کی کہ تو میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کر، میں تجھے نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ چنانچہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اس سے دباؤ ختم ہو گیا۔ پھر اس نے ان کو دوبارہ پکڑنا چاہا تو اسی طرح وہ دباؤ کی زد میں آ گیا یا پہلے سے بھی زیادہ دباؤ ہوا۔ اس نے التجا کی کہ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کر، میں تجھے کچھ نہیں کہوں گا۔ سارہ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ اس سے دباؤ ختم ہو گیا تو اس نے اپنے بعض نوکروں کو بلایا اور کہا کہ تم میرے پاس کسی انسان کو نہیں لائے بلکہ تم تو میرے پاس کسی شیطان کو لائے ہو چنانچہ بادشاہ نے ان کی خدمت کے لیے انہیں ”ہاجر“ (نام کی خادمہ) عطا کی۔ سارہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس پہنچیں تو ابراہیم علیہ السلام نفل نماز ادا کر رہے تھے۔ انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے دریافت کیا کہ کیا ہوا؟ انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کے مکر کو اسی کے گلے میں ڈال دیا اور اس نے خدمت کے لیے ”ہاجر“ دی ہے۔ ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں، اے اہل عرب! وہی تمہاری ماں ہیں (بخاری، مسلم) وضاحت: ابراہیم علیہ السلام کا جھوٹا بولنا درحقیقت تعریضات اور تورہ کی صورتیں ہیں جو بظاہر جھوٹ کی شکل نظر آتی ہیں مگر قرآن پاک میں تو ابراہیم علیہ السلام کو صدیق کے لقب سے نوازا گیا ہے تفصیل کے لیے حدیث نمبر ۵۵۷۲ کی وضاحت دیکھیے۔

۵۷۰۵۔ (۸) وَصْنَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ: ﴿زَبَّ أَرِينِي كَيْفَ نُحْسِي الْمَوْتِي﴾. وَوَرَحِمَ اللَّهُ لُوطًا، لَفَدَّ كَأَن بَأْوَى إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ، وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السَّجْنِ طَوْلَ مَا لَبِثْتُ يُوسُفُ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۷۰۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ شک کرنے کے حقدار ہیں۔ جب ابراہیم نے التجا کی تھی کہ ”اے میرے پروردگار! مجھے دکھا دے کہ تو کس طرح مردوں کو زندہ کرتا ہے؟“ اور لوط علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں، بلاشبہ وہ مضبوط قوت کی جانب پناہ حاصل کرتے تھے اور اگر میں قید خانہ میں اتنا عرصہ رہتا جتنا عرصہ یوسف علیہ السلام رہے تو میں بلانے والے کی دعوت کو قبول کر لیتا (بخاری، مسلم)

۵۷۰۶۔ (۹) وَصْنَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مُوسَى كَانَ رَجُلًا حَيًّا سَبِيْرًا، لَا يُرَى مِنْ جِلْدِهِ شَيْءٌ اسْتِحْيَاءً، فَأَذَاهُ مِنْ آذَاهُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَقَالُوا: مَا تَسْتَرُ هَذَا التَّسْتَرُ إِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهِ: أَمَا بَرِصٌ أَوْ أَدْرَةٌ...، وَإِنَّ اللَّهَ أَرَادَ أَنْ يُبْرِتَهُ، فَحَلَا يَوْمًا وَحَدَهُ لِيَغْتَسِلَ، فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ، فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ، فَجَمَعَ مُوسَى فِي آثَرِهِ - يَقُولُ: ثَوْبِي يَا حَجَرُ! ثَوْبِي يَا حَجَرُ! حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَلَأٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَرَأَوْهُ عُرْيَانًا أَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ وَقَالُوا: رَأَيْتُمْ مَا بِمُوسَى مِنْ بَأْسٍ، وَأَخَذَ ثَوْبَهُ، وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا، فَوَاللَّهِ إِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدْبًا - مِنْ

أَثَرُ ضَرْبِهِ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا أَوْ خُمْسًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۷۰۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، موسیٰ علیہ السلام نہایت شرمیلے اور ستر کو سختی سے ڈھانپنے والے تھے، ان کے جسم کے کسی عضو کو حیا و شرم کی وجہ سے دیکھنا ممکن نہ تھا، ایک مرتبہ بنو اسرائیل کے کچھ لوگوں نے انہیں ازیت پہنچانی چاہی (چنانچہ مشہور کر دیا گیا) کہ موسیٰ علیہ السلام جو اس قدر جسم کو چھپا کر رکھتے ہیں (ضرور ان کے بدن میں کچھ عیب ہے) یا تو ان کے جسم پر برص ہے یا خضیبے پھولے ہوئے ہیں (اس وجہ سے) اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ ان کو ان ایوب سے بے عیب ظاہر کریں۔ چنانچہ ایک روز وہ تہا تھے، انہوں نے (ایک محفوظ جگہ) غسل (کا ارادہ) کیا، کپڑے (اتار کر) ایک پتھر پر رکھے تو پتھر ان کے کپڑوں کو لے بھاگا۔ موسیٰ علیہ السلام پتھر کے پیچھے تیز تیز بھاگے اور کہہ رہے تھے، اے پتھر! میرے کپڑے، اے پتھر! میرے کپڑے (مجھے واپس کر دو) یہاں تک کہ وہ بنو اسرائیل کی ایک جماعت کے پاس پہنچے۔ انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کے جسم کو برہنہ دیکھا تو ان کو اللہ کی مخلوق میں سے ہر لحاظ سے نہایت بہتر پایا اور کہنے لگے، اللہ کی قسم! موسیٰ علیہ السلام کو کچھ (بیماری) نہیں ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کپڑے اٹھائے اور پتھر کو مارنا شروع کر دیا۔ (آپ نے فرمایا) اللہ کی قسم! پتھر پر ان کے مارنے کے سبب تین چار یا پانچ نشانات پڑ گئے (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث میں موسیٰ علیہ السلام کے دو معجزات کا ذکر ہے، ایک معجزہ پتھر کا کپڑے لے بھاگانا ہے اور دوسرا معجزہ پتھر میں ان نشانات کا دکھائی دینا ہے، جو ان کے مارنے کی وجہ سے ظاہر ہوئے نیز معلوم ہوا کہ تنہائی میں تمام کپڑے اتارنے جائز ہیں لیکن شرمگاہ کو ڈھانپ کر رکھنا افضل ہے (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۱۱ صفحہ ۱۳)

۵۷۰۷- (۱۰) وَفَضْلُهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَيْنَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُزْبَانًا، - فَخَرُّ

عَلَيْهِ جِرَادًا مِنْ ذَهَبٍ، فَجَعَلَ أَيُّوبُ يَخْتَبِي فِي ثَوْبِهِ، فَتَأَذَاهُ رَبُّهُ: يَا أَيُّوبُ! أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتَكَ عَمَّا تَرَى؟ قَالَ: بَلَىٰ وَعِزَّتِكَ، وَلَكِنْ لَا عَيْبَ لِي مِنْ بَرَكَتِكَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۷۰۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک مرتبہ ایوب علیہ السلام برہنہ جسم غسل کر رہے تھے، ان پر (اوپر سے) سونے کی مکڑیاں گرنے لگیں تو ایوب علیہ السلام مکڑیوں کو (سمیٹ کر) اپنے کپڑے میں ڈالنے لگے، ایوب علیہ السلام کو ان کے پروردگار نے آواز دی (اور فرمایا) اے ایوب! جو چیز آپ دیکھ رہے ہیں، کیا اس سے ہم نے آپ کو مستغنی نہیں کر دیا ہے؟ انہوں نے کہا، کیوں نہیں! تیری عزت کی قسم! لیکن میں تیری (نعمت کی) برکات سے مستغنی نہیں ہوں (بخاری)

۵۷۰۸- (۱۱) وَفَضْلُهُ، قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ. فَقَالَ

الْمُسْلِمُ: وَالَّذِي اضْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ. فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: وَالَّذِي اضْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ. فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ، فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى

النَّبِيِّ ﷺ، فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهُ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ، فَدَعَا النَّبِيَّ ﷺ الْمُسْلِمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ، فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تُحْخِرُونِي — عَلَى مُوسَى، فَإِنَّ النَّاسَ يَضَعِفُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَاصْعَقُ مَعَهُمْ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِينُ، فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ — بِجَانِبِ الْعَرْشِ، فَلَا أَدْرِي كَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي، أَوْ كَانَ فِيمَنْ اسْتَسْنَى اللَّهَ؟». وَفِي رِوَايَةٍ: «فَلَا أَدْرِي أَحْوَسَبَ يَضَعِفَةَ يَوْمَ الطُّورِ، أَوْ نَبِئْتُ قَبْلِي؟ وَلَا أَقُولُ: إِنَّ أَحَدًا أَفْضَلُ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى».

۵۷۰۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی (آپس میں ایک دوسرے کو) گالیاں دینے لگے۔ مسلمان نے کہا، اللہ کی قسم! جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہاں کے لوگوں سے منتخب کیا۔ یہودی نے کہا، اللہ کی قسم! جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام جہاں کے لوگوں سے منتخب کیا۔ اس پر مسلمان نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور یہودی کے منہ پر طمانچہ دے مارا (بعد ازاں) یہودی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں پہنچ گیا اور آپ کو اپنے اور مسلمان کے مابین ہونے والا واقعہ کی اطلاع دی۔ (یہودی کی بات سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت نہ دو، اس لیے کہ قیامت کے دن لوگ بے ہوش ہو جائیں گے، میں بھی ان کے ساتھ بے ہوش ہو جاؤں گا تو (سب سے) پہلے میں ہوش میں آؤں گا تو اس وقت موسیٰ علیہ السلام عرش کے پائے کو تھامے ہوئے ہوں گے، میں نہیں جانتا کہ وہ بے ہوش ہوئے ہوں گے، اور مجھ سے پہلے ہوش میں آگئے ہوں گے یا اللہ تعالیٰ نے ان کو (بے ہوش ہونے سے) مستثنیٰ رکھا ہو گا؟ اور ایک روایت میں ہے، میں نہیں جانتا کہ اس وقت یہ اس لیے ہو گا کہ کوہ طور پر موسیٰ کی بیہوشی کو (قیامت کے دن) اس بے ہوشی میں شمار کر لیا جائے گا یا مجھ سے پہلے ہوش میں آجائیں گے اور میں تو یہ بھی نہیں کتا کہ کوئی شخص یونس بن متی علیہ السلام سے افضل ہے (بخاری، مسلم)۔

۵۷۰۹- (۱۲) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «لَا تُحْخِرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ: «لَا تَفْضَلُوا بَيْنَ أَنْبِيَاءِ اللَّهِ».

۵۷۰۹ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے آپ نے فرمایا، تم انبیاء علیہم السلام میں سے کسی کو ایک دوسرے پر ترجیح نہ دو (بخاری، مسلم) اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کے انبیاء میں سے تم کسی کو ایک دوسرے پر فضیلت نہ دو (بخاری، مسلم)۔

وضاحت: مقام نبوت کے اعتبار سے تمام نبی برابر ہیں البتہ جزوی فضائل میں فرق ہے۔ جہاں تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا تعلق ہے کہ مجھے موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت نہ دو تو اسے آپ کی کسر نفسی پر محمول کیا جائے گا بلکہ آپ نے مزید انکساری کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ میں تو یہ بھی نہیں کتا کہ کوئی شخص یونس بن متی علیہ السلام سے زیادہ افضل ہے۔ اس مضمون کی تمام عبارات آپ کی عاجزی، شان اور انکساری پر دلالت کرتی ہیں۔ یونس علیہ السلام کے بارے میں خاص طور پر اس لئے ذکر فرمایا کہ ان کی قوم نے انہیں تکلیفیں

پہنچائی تھیں۔ یونس علیہ السلام کی مسلسل تبلیغ اور نصیحت کے باوجود بھی ان کی قوم راہِ راست پر نہ آئی تو ان کے لئے عذاب الہی کی وعید دی گئی چنانچہ یونس علیہ السلام ناراضگی اور مایوسی کی عالم میں اپنی قوم کو چھوڑ کر کسی دور افتادہ جگہ پر جانے کے لیے نکل کھڑے ہوئے اور ایک کشتی پر سوار ہو گئے ان کی عدم موجودگی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب ان کی قوم پر عذاب کے آثار نمایاں ہوئے تو انہوں نے یونس علیہ السلام کی تلاش شروع کر دی۔ ناکامی پر انہوں نے اللہ رب العزت کے حضور اجتماعی طور پر گریہ و زاری کے ساتھ دعا کی اور ایمان لے آئے چنانچہ ان پر سے عذاب ٹل گیا۔ جب اس صورت حال کی اطلاع یونس علیہ السلام کو ہوئی تو انہیں سخت ندامت ہوئی پھر بھی انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر اپنی رائے سے کہیں دور نکل جانے کا فیصلہ کیا اور روانہ ہو گئے، درمیان میں کہیں دریا پڑتا تھا، اسے عبور کرنے کے لئے ایک کشتی پر سوار ہو گئے۔ جب کشتی چلی تو اسے ایک طوفان نے آن گھیرا، کشتی والے کہنے لگے کہ ہماری کشتی میں کوئی قصور وار شخص سوار ہے، اسے کشتی سے علیحدہ کر دینا چاہیے۔ کشتی میں سوار لوگوں نے قرعہ اندازی پر فیصلہ کیا تو یونس علیہ السلام کا ہی نام نکلا، انہوں نے اپنے آپ کو دریا برد کر لیا کہ شاید کنارہ نزدیک ہو تو میں تیر کر دریا سے نکل جاؤں گا۔ اسی اثناء میں ایک مچھلی نے انہیں زندہ نگل لیا۔ یونس اپنی اس غلطی پر بہت تادم ہوئے، کچھ عرصہ مچھلی کے پیٹ میں رہے اور اللہ رب العزت کے حضور انتہائی عاجزی اور انکساری سے توبہ و تہنیت بیان کرتے رہے، اپنے کردہ فعل پر ندامت کا اظہار کیا اور توبہ کی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مچھلی کے پیٹ سے نکال دیا۔

یونس علیہ السلام کا یہ طرز عمل بعض لوگوں کو اس گمان میں مبتلا کر سکتا تھا کہ اس واقعہ کی وجہ سے کوئی دوسرا پیغمبران سے افضل ہے یا یہ کہ ان کا رتبہ کسی دوسرے نبی کے مقابلے میں کم ہے۔ اس لئے نبی نے یہ فرما دیا کہ میں تو یہ بھی نہیں کہتا کہ کوئی شخص یونس علیہ السلام سے افضل ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ منصب نبوت کے لحاظ سے تمام انبیاء برابر ہیں لیکن اولوالعزمی کے لحاظ سے بعض انبیاء کو بعض پر فضیلت حاصل ہے اور ان سب میں سے افضل و اعلیٰ سید الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(تفسیر ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۲۰-۲۲)

۵۷۱۰- (۱۳) وَهَذَا مِنْ رِوَايَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا يَنْبَغِي

لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ: إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ: «مَنْ قَالَ: أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى فَقَدْ كَذَبَ».

۵۷۱۰ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا، کسی شخص کے لئے یہ کہنا مناسب نہیں کہ میں یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر ہوں۔ (بخاری، مسلم)

نیز بخاری کی روایت میں ہے آپ نے فرمایا، جس شخص نے یہ کہا کہ میں یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر ہوں، اس نے جھوٹ بولا۔

۵۷۱۱- (۱۴) **وَمَنْ أَنَبِيَّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْغُلَامَ الَّذِي تَقَلَّهَ الْخَضِرُ طَبِعَ كَافِرًا» - ، وَلَوْ عَاشَ لَأَزْهَقَ أَبُو بَدِيْعٌ نَفْسًا وَكُفْرًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**
 ۵۷۱۱: اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ لڑکا جس کو خضر علیہ السلام نے قتل کیا تھا، وہ کافر پیدا ہوا تھا اور اگر وہ زندہ رہتا تو یقیناً اپنے والدین کو کفر و سرکشی میں مبتلا کر دیتا۔ (بخاری، مسلم)

وضاحت: یہ حدیث اس حدیث کے منافی نہیں ہے جس میں ہے کہ ہر بچہ فطرتاً اسلام پر پیدا ہوتا ہے جب کہ وہ بچہ جسے خضر علیہ السلام نے قتل کیا تھا، اس کے مقدر میں ہی یہ لکھا تھا کہ اس کا خاتمہ کفر پر ہو گا۔ البتہ اگر کوئی انسان یہ کہے کہ کیا کسی انسان کو مستقبل میں کافر ہو جانے کے خوف سے قتل کرنا جائز ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ شاید خضر علیہ السلام کی شریعت میں اس کا جواز موجود ہو۔ زیادہ صحیح روایت کے مطابق خضر علیہ السلام چونکہ نبی تھے، اس لیے انہوں نے اللہ تعالیٰ کی مرضی اور وحی الہی سے یہ کام سرانجام دیا۔

(مرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۱۸ صفحہ ۱۸)

۵۷۱۲- (۱۵) **وَمَنْ أَمِيْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرَ لِأَنَّهُ جَلَسَ عَلَى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ - فَإِذَا هِيَ تَهْتَرُ مِنْ خَلْفِهِ خَضْرَاءَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.**

۵۷۱۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، خضر علیہ السلام کا نام اس لیے خضر رکھا گیا کہ وہ زمین کے سفید (شک بجزر) گلاب پر بیٹھے ہوئے تھے تو اچانک وہ زمین ان کے پیچھے کی جانب سے سبزے سے لہلانہ لگی (بخاری)

۵۷۱۳- (۱۶) **وَمَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «جَاءَ مَلِكُ الْمَوْتِ - إِلَى مُوسَى ابْنِ عِمْرَانَ، فَقَالَ لَهُ: «أَجِبْ رَبِّكَ». قَالَ: «فَلَطَمَ مُوسَى عَيْنَ مَلِكِ الْمَوْتِ فَمَقَّاهَا». قَالَ: «فَرَجَعَ الْمَلِكُ إِلَى اللَّهِ، فَقَالَ: أَنْتَ أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدِكَ لَأَيُرِيدَ الْمَوْتَ، وَقَدْ فَقَأَ عَيْنِي، قَالَ: «وَقَدْ أَرَادَ اللَّهُ إِلَيْهِ عَيْنَهُ، وَقَالَ: ارْجِعْ إِلَى عَبْدِي فَقُلْ: «الْحَيَاةُ تُرِيدُ؟ فَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْحَيَاةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلَى مَتْنِ ثَوْبِي، فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ شِعْرَةٍ - فَإِنَّكَ تَعِيشُ بِهَا سَنَةً، قَالَ: ثُمَّ مَهْمَةٌ؟ - ، قَالَ: ثُمَّ تَمُوتُ. قَالَ: «فَالآنَ مِنْ قَرِيبٍ، رَبِّ أَدْنِي مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمِيَةً بِحَجْرٍ». قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَاللَّهِ لَوْ أَنِّي عَشِدَّةُ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَنْبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ الْكَيْسِيِّ - الْأَخْمَرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**

۵۷۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، موت کا فرشتہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا کہ اپنے پروردگار کی طرف سے پیغام اجل قبول کریں۔ آپ نے فرمایا، موسیٰ علیہ السلام نے (یہ سن کر) موت کے فرشتے کی آنکھ پر طمانچہ رسید کیا اور اس کی آنکھ کو نکال دیا۔ آپ نے فرمایا،

فیصلے کی بنیاد قرآن میں البتہ ظاہر کے لحاظ سے سلیمان علیہ السلام کا قرینہ زیادہ مضبوط تھا یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ داؤد علیہ السلام نے محسوس کیا ہو کہ بچہ بڑی عمر والی عورت سے مشابہ ہے لیکن سلیمان علیہ السلام نے اس جھگڑے کا فیصلہ کرنے کے لیے نفسیاتی حربہ استعمال کیا کہ ان دونوں عورتوں کی متا کی شفقت کا جائزہ لیا جائے۔ ظاہر ہے کہ متا کی محبت ہرگز اپنے بچے کے دو ٹکڑے کرنے پر رضامند نہ ہوگی، وہ یہ تو گوارا کر لے گی کہ چاہے بچہ مجھے نہ ملے لیکن سلامت رہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا جب سلیمان علیہ السلام نے بچے کے دو ٹکڑے کرنے کا حکم دیا تو چھوٹی عمر والی عورت یہ فیصلہ سن کر تڑپ اٹھی اور کہنے لگی کہ بچے کے دو ٹکڑے نہ کیے جائیں بلکہ بچہ بڑی عمر والی عورت کو دے دیا جائے۔ اس طرح سلیمان علیہ السلام کا مقصد پورا ہو گیا اور بچہ چھوٹی عمر والی عورت کے حوالے کر دیا گیا۔ اس واقعہ سے یہ نہ سمجھا جائے کہ سلیمان نے داؤد کے فیصلے کو توڑا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ داؤد کا فیصلہ انتظامی فیصلہ تھا جس سے مقصود معاملے کو رفع دفع کرنا تھا چنانچہ انہوں نے ظاہری حالت کو دیکھتے ہوئے اجتہاد سے فیصلہ صادر فرمایا کہ بچہ جس عورت کے پاس ہے، اسی کو دیا جائے۔ جب کہ سلیمان نے ان دونوں کا امتحان لیا اور نفسیاتی حربہ استعمال کرتے ہوئے فیصلہ صادر فرمایا جس میں وہ کامیاب رہے (واللہ اعلم)

۵۷۲۰- (۲۳) وَهَنَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَقَالَ سَلِيمَانُ: لَا طُوفَانَ لِلنِّبَلَةِ عَلَيَّ

تَسْمِينِ امْرَأَةٍ - وَفِي رَوَايَةٍ: بِمِائَةِ امْرَأَةٍ - كُلُّهُنَّ تَأْتِي بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ. فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ، فَطَافَ عَلَيْهِنَّ، فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةً وَاحِدَةً جَاءَتْ بِسَبْتِ رَجُلٍ، وَأَيُّمَ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بَيْنَهُ، لَوْ قَالَ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ، لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَرُسَانًا أَجْمَعُونَ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۷۲۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (ایک مرتبہ) سلیمان علیہ السلام نے کہا (اللہ کی قسم!) آج رات میں اپنی نوے بیویوں کے ساتھ اور ایک اور روایت میں ہے کہ میں اپنی سو بیویوں کے ساتھ جماعت کروں گا وہ سب ایک ایک شاموار پیدا کریں گی جو اللہ کے راستے میں جہاد کریں گے۔ چنانچہ ایک فرشتے نے انہیں کہا کہ آپ انشاء اللہ کہیں۔ انہوں نے انشاء اللہ کے کلمات نہ کہے اور وہ بھول گئے۔ انہوں نے اپنی بیویوں سے جماعت کی، ان میں سے صرف ایک عورت حاملہ ہوئی، اس کے ہاں بھی ناقص الخلق پچ پیدا ہوا۔ آپ نے فرمایا، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر سلیمان علیہ السلام انشاء اللہ کہتے تو (ہر عورت بچہ جنتی اور) سب کے سب اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے شاموار ہوتے (بخاری، مسلم)

۵۷۲۱- (۲۴) وَهَنَهُ، أَنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: وَكَانَ زَكْرِيَّا - نَجَّارًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۲۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، زکریا علیہ السلام بڑھی تھے (مسلم)

سے ہیں اور میں نے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو دیکھا کہ میرے دیکھے ہوئے لوگوں میں سے 'مشابہت کے لحاظ سے وہ تمہارے ساتھی یعنی مجھ سے زیادہ قریب تھے اور میں نے جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا کہ میرے دیکھے ہوئے لوگوں میں سے 'مشابہت کے لحاظ سے وہ تمہارے ساتھی یعنی مجھ سے زیادہ قریب تھے اور میں نے جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا کہ میرے دیکھے ہوئے لوگوں میں سے 'مشابہت کے لحاظ سے وہ وحید بن خلیفہ سے زیادہ قریب تھے (مسلم)

وضاحت: پیغمبروں کی روحیں اپنی اصل شکل میں آپ کے سامنے پیش کی گئیں، یہ شب معراج کا واقعہ ہے۔ آپ نے مسجد اقصیٰ میں انبیاء سے ملاقات کی، اس بات کا بھی احتمال ہے کہ یہ ملاقات آسمانوں پر ہوئی ہو۔ قبیلہ شنوہ کا تعلق یمن کی سرزمین سے ہے وہاں کے لوگ نہایت دبلے پتلے ہوتے تھے (مرقات جلد ۱ صفحہ ۲۲)

۵۷۱۵- (۱۸) **وَمِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرَى بِنِ مَوْسَى، رَجُلًا أَدَمَ طَوَالًا، جَعْدًا كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنْوَةَ، وَرَأَيْتُ عِيسَى - رَجُلًا مَرْبُوعَ الْخَلْقِ، إِلَى الْحُمْزَةِ وَالْبِيَاضِ، سَبَطَ الرَّأْسِ، وَرَأَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ، وَالذُّجَّالَ فِي آيَاتٍ - أَرَاهُنَّ اللَّهُ آيَاتَهُ، فَلَا تَكُنْ فِي مَرْيَبَةٍ مِنْ لِقَائِهِ».** مَتَّقُوا عَلَيْهِ.

۵۷۱۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، جس رات مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی، میں نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ گندم گوں، دراز قد شخصیت کے مالک تھے، ان کے بال گھنگریالے تھے گویا کہ وہ شنوہ قبیلہ کے آدمیوں میں سے ہیں اور میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ درمیانے قد اور سرخ و سفید شخصیت کے مالک تھے اور میں نے دوزخ کے دربان مالک علیہ السلام اور دجال کو دیکھا (آپ کا ان سب کو دیکھنا) یہ ان نشانیوں کے ضمن میں تھا جنہیں اللہ تعالیٰ نے صرف آپ ہی کو دکھایا لہذا آپ کو ان کی ملاقات میں کوئی شک نہیں کرنا چاہیے (بخاری، مسلم)

وضاحت: حدیث کے آخر میں جو الفاظ ذکر ہوئے ہیں کہ آپ کو ان سے ملاقات میں کوئی شک و شبہ نہیں ہونا چاہیے۔ یہ دراصل سورۃ السجدہ کی آیت نمبر ۲۳ کی طرف اشارہ ہے جس میں موسیٰ کا تذکرہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ **وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَلَا تَكُنْ فِي مَرْيَبَةٍ مِّنْ لِّقَائِهِ** ○

(ترجمہ) اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی چنانچہ آپ کو ان سے ملاقات میں کوئی شک و شبہ نہیں ہونا چاہیے۔

اس سے مقصود یہ واضح کرنا بھی ہے کہ معراج کی رات آپ کا موسیٰ اور دیگر انبیاء سے ملنا ایک سچی حقیقت ہے۔ لہذا کوئی بھی شخص اس بارے میں شک و شبہ میں مبتلا نہ رہے (واللہ اعلم)

۵۷۱۶- (۱۹) **وَمِنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْأَلَيْلَةُ أُسْرَى بِنِ لَيْقِيَّتُ مَوْسَى - فَتَعْتَهُ - فَإِذَا رَجُلٌ مُّضْطَرِبٌ - ، رَجُلُ الشَّعْرِ، كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنْوَةَ، وَلَقِيْتُ عِيسَى رَبْعَةً أَحْمَرَ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ - يَعْنِي الْحَمَّامَ - وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ وَأَنَا أَشْبَهُهُ وَوَلِدَهُ بِهِ» قَالَ: «فَاتَيْتُ بِأَنَاءِ يَنْ: أَحَدُهُمَا لَبْنٌ وَالْآخَرُ فِيهِ خَمْرٌ. فَبَقِيلَ لِي: خُذْ أَبَهُمَا شِفْتَ.**

فَأَخَذْتُ اللَّيْنَ فَشَرِبْتُهُ، فَيَقِيلُ لِي: هُدَيْتَ الْفِطْرَةَ، أَمَا إِنَّكَ لَوَأَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۷۱۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس رات مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی، میں موسیٰ علیہ السلام سے ٹا، ان کا وصف بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا، وہ ایک مضطرب (یعنی طویل قامت) شخص نظر آئے، ان کے بال معمولی گھنگریالے تھے گویا کہ وہ شتوہ قبیلے کے لوگوں میں سے ہیں (آپ نے فرمایا) اور میری ملاقات عیسیٰ علیہ السلام سے بھی ہوئی، ان کا قد درمیانہ (اور) رحمت سرخ تھی جیسے حمام سے (غسل کر کے) نکلے ہوں۔ (آپ نے فرمایا) اور میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا، میں ان کی تمام اولاد میں سے ان کے زیادہ مشابہ ہوں۔ آپ نے فرمایا، پھر میرے پاس دو برتن لائے گئے ان میں سے ایک میں دودھ اور دوسرے میں شراب تھی۔ مجھ سے کہا گیا کہ ان دونوں میں سے آپ جس کو چاہے پکڑ لیں۔ چنانچہ میں نے دودھ والے برتن کو پکڑ لیا اور دودھ پی لیا۔ تب مجھے کہا گیا کہ آپ کو راہِ نفرت کی راہنمائی کی گئی ہے (اور مزید کہا گیا کہ) جان لیں! اگر آپ شراب کے برتن کو پکڑ لیتے تو بلاشبہ آپ کی اُمت گمراہ ہو جاتی۔

(بخاری، مسلم)

۵۷۱۷-(۲۰) وَهِنَّ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَمَرَرْنَا بِوَادٍ، فَقَالَ: «أَيُّ وَادٍ هَذَا؟» فَقَانُوا: «وَادِي الْأَرْزَقِ». قَالَ: «كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى» فَذَكَرَ مِنْ لَوْنِهِ وَشَعْرِهِ شَيْئًا، وَأَضْعَاً اصْضَعِيهِ فِي أُذُنَيْهِ، لَهُ جُورٌ - إِلَى اللَّهِ بِالتَّلْبِيَةِ، مَارًّا بِهَذَا الْوَادِي. قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا حَتَّى آتَيْنَا عَلَى نَيْبَةٍ. فَقَالَ: «أَيُّ نَيْبَةٍ هَذِهِ؟» قَالُوا: هَزْشَى - أَوْلَيْتْ. فَقَالَ: «كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يُونُسَ عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ، عَلَيْهِ جُبَّةٌ صُوفٌ، خِطَامٌ نَاقَتِهِ خَلْبَةٌ»، مَارًّا بِهَذَا الْوَادِي مُلْبِيًّا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۱۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں مکے اور مدینے کے درمیان سفر کیا، ہم ایک وادی کے پاس سے گزرے۔ آپ نے دریافت فرمایا، یہ کون سی وادی ہے؟ صحابہ کرام نے بتایا کہ یہ وادی اَرْزَق ہے۔ آپ نے فرمایا، گویا میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ نے موسیٰ علیہ السلام کے رنگ اور بالوں کا کچھ تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے (وادی اَرْزَق سے گزرتے ہوئے) اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونس رکھی ہیں اور وہ اللہ (کے گھر) کی جانب لبیک کہتے ہوئے تضرع و آہ وزاری کے ساتھ اس وادی سے گزر رہے ہیں۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ اس کے بعد ہم چلے یہاں تک کہ ہم ایک گھاٹی کے پاس سے گزرے۔ آپ نے دریافت کیا، یہ کون سی گھاٹی ہے؟ صحابہ کرام نے بتایا، ہر شایا لفت ہے۔ آپ نے فرمایا، گویا کہ میں یونس علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں جو سرخ اونٹنی پر سوار ہیں، موٹی اون کا جبہ پہنے ہوئے ہیں، ان کی اونٹنی کی ٹیکل کھجور کی ہے وہ اس وادی سے لبیک پکارتے ہوئے گزر رہے ہیں (مسلم)

وضاحت : اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ رب العزت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مذکورہ پیغمبروں کے ان احوال کا مشاہدہ کروایا جو ان کی زندگی میں تھے کیونکہ پیغمبر اور شہداء اللہ تعالیٰ کے ہاں زندہ ہیں ان کی اس زندگی کو عام لوگوں سے پوشیدہ رکھا گیا ہے کچھ بعید نہیں کہ وہ حج کرتے ہوں، نمازیں پڑھتے ہوں اور اعمال خیر سے جو چاہیں کرتے ہوں (مراقات جلد ۱۱ صفحہ ۲۶)

۵۷۱۸ - (۲۱) وَهَذَا مِنْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «حُفِفَ عَلِيٌّ دَاوُدَ الْقُرْآنُ - ، فَكَانَ يَأْمُرُ بِذَوَابِهِ فَنُفْسِرِحَ . فَبَقِرُوا الْقُرْآنَ قَبْلَ أَنْ تُنْسَرِحَ ذَوَابُهُ، وَلَا يَأْكُلُ الْأَمْنُ عَمَلِي يَدِيهِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۵۷۱۸ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا 'داؤد علیہ السلام پر زور کی تلاوت آسان کر دی گئی تھی۔ وہ اپنے چارپایوں کے بارے میں حکم دیتے کہ ان پر زین کسی جائے' چارپایوں پر زین کسے سے پہلے ہی وہ تمام زور کی تلاوت سے فارغ ہو جاتے نیز داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں کی منت کی کماٹی کھاتے تھے (بخاری)

۵۷۱۹ - (۲۲) وَهَذَا مِنْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كَاتَبَ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا، جَاءَهُ الذَّبَابُ فَذَهَبَ بِأَبْنِ إِحْدَاهُمَا، فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكَ . وَقَالَتِ الْأُخْرَى: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكَ، فَتَحَاكَمْتَا إِلَى دَاوُدَ، فَقَضَى بِهِ لِلْكَبْرَى، فَخَرَجْنَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ - ، فَأَخْبَرْتَاهُ، فَقَالَ: اتَّوَيْنِي بِالسِّكِّينِ أَشَقُّهُ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَى: لَا تَفْعَلْ، يَرْحَمَكَ اللَّهُ، هُوَ ابْنُهَا، فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۵۷۱۹ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا 'دو عورتیں تھیں ان دونوں کے پاس ان کا اپنا اپنا بیٹا تھا۔ ایک بھیڑیا آیا وہ ان میں سے ایک عورت کے بیٹے کو اٹھالے گیا (دونوں نے آپس میں جھگڑنا شروع کر دیا) ایک عورت نے اپنی ساتھی عورت سے کہا کہ بھیڑیا تیرے بیٹے کو اٹھالے گیا ہے اور دوسری عورت کہنے لگی (کہ نہیں!) وہ تیرے بیٹے کو لے گیا ہے۔ آخر کار وہ دونوں فیصلہ کرانے کے لیے داؤد علیہ السلام کے پاس گئیں۔ داؤد علیہ السلام نے بیٹے کا فیصلہ بڑی عمر والی عورت کے حق میں دے دیا۔ اس کے بعد وہ دونوں سلیمان علیہ السلام کے پاس آئیں اور انہیں (تمام واقعہ) بتایا۔ سلیمان علیہ السلام نے (معاطفے کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے اپنے خادم سے) کہا کہ میرے پاس چھری لے آؤ تاکہ میں اس بچے کو درمیان سے دو ٹکڑے کر کے ان دونوں عورتوں میں بانٹ دوں۔ چھوٹی عمر والی عورت (یہ فیصلہ سن کر تڑپ اٹھی اور) کہنے لگی 'اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ ایسا نہ کریں۔ یہ اسی کا بیٹا ہے۔ چنانچہ سلیمان نے چھوٹی عمر والی عورت کے حق میں بچے کا فیصلہ کر دیا (بخاری، مسلم)

وضاحت : دونوں پیغمبروں کا فیصلہ اپنی اپنی جگہ پر درست تھا اس لیے کہ دونوں جہتد تھے اور ان دونوں کے

موت کا فرشتہ اللہ تعالیٰ کی طرف واپس گیا اور عرض کیا، (اے پروردگار!) تو نے مجھے ایک ایسے بندے کی طرف بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا تھا اور اس نے تو میری آنکھ ہی نکال دی ہے۔ آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ درست کر دی اور حکم دیا کہ میرے بندے کے پاس جاؤ اور استفسار کرو کہ اگر آپ (طویل) زندگی چاہتے ہیں تو اپنے ہاتھ کو کسی تیل کی کمر پر رکھ دیں، آپ کے ہاتھ کے نیچے جس قدر بال آجائیں تو ہر ایک بال کے بدلے آپ کی زندگی میں ایک سال کا اضافہ ہو گا۔ (فرشتے نے موسیٰ کو اللہ رب العزت کا پیغام کہہ سنایا) موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا کہ پھر کیا ہو گا؟ موت کے فرشتے نے (اللہ رب العزت کی طرف سے) جواب دیا، پھر بھی آپ کو مرنا ہو گا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا، (انجام کار اگر موت ہی ہے) تو پھر وہ ابھی ہی کیوں نہ ہو لیکن میری اپنے پروردگار کے حضور التجا ہے کہ رب کریم! مجھے بیت المقدس کے قریب کر دے اگرچہ وہ (مسافت) ایک پھینکے ہوئے پتھر کے بقدر ہی کیوں نہ ہو (اس تمام گفتگو کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کی قسم! اگر میں وہاں ہوتا تو تمہیں موسیٰ علیہ السلام کی قبر (کا نشان) دکھا دیتا جو ایک راستے کے کنارے، سرخ رنگ کے ٹیلے کے پاس ہے (بخاری مسلم)

وضاحت: جب فرشتہ اجل موسیٰ علیہ السلام کی روح قبض کرنے آیا تو وہ انسانی شکل میں تھا اور فرشتے کی آنکھ انسانی آنکھ تھی، اصل نہ تھی۔ موسیٰ نے جب ایک انسان کو اپنی خلوت گاہ میں بغیر اجازت کے موجود پایا تو انہیں ناگوار گزرا کہ نجانے یہ کون ہے جو میری جان لینا چاہتا ہے، چنانچہ موسیٰ نے مدافعت کی اور ایک زبردست طمانچہ رسید کیا جس سے فرشتہ اجل کی آنکھ نکل گئی۔ یہ توجیہ اس لئے بھی مناسب معلوم ہوتی ہے کہ موسیٰ کے اس فعل پر اللہ رب العزت کی طرف سے کوئی مواخذہ نہ ہوا بلکہ زندگی کا اختیار دیا گیا۔ یاد رہے کہ انبیاء علیہم السلام کو آخری وقت میں زندگی اور موت کے درمیان اختیار دیا جاتا رہا ہے، جبکہ موسیٰ کا دفاعی اقدام، انہیں اختیار دینے سے پہلے کا ہے۔ نیز موسیٰ نے ارض مقدس کی طرف قریب ہونے کی آرزو اس لئے کی کہ اس سرزمین کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس میں کئی انبیاء اور صالحین مدفون ہیں۔ اس کے بعد جب فرشتہ اجل دوبارہ حاضر ہوا تو موسیٰ سمجھ گئے کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی رضا سے ہے اور عالم بالا کا معاملہ ہے، لہذا موسیٰ نے پیغام اجل کو لبیک کہنے میں چنداں دیر نہیں کی اور اپنے رفیقِ اعلیٰ سے جاملے (مرقات جلد ۱۱ صفحہ ۲۰-۲۱)

۵۷۱۴ - (۱۷) وَفَضَّ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «عُرِضَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ فَإِذَا مُوسَى ضُرِبَ مِنَ الرِّجَالِ، كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنْوَةَ، وَرَأَيْتُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِذَا أَقْرَبُ مِنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهَا عَرَوَةَ بْنَ مَسْعُودٍ، وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ فَإِذَا أَقْرَبُ مِنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهَا صَاحِبَكُمْ - بَعْنَى نَفْسِهِ -، وَرَأَيْتُ جِسْرَئِيلَ، فَإِذَا أَقْرَبُ مِنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهَا دِحْيَةَ بْنَ خَلِيفَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.»

۵۷۱۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انبیاء علیہم السلام میرے سامنے لائے گئے تو (میں نے دیکھا) موسیٰ علیہ السلام ہلکے بدن کے آدمی تھے گویا کہ وہ شنؤہ قبیلے کے آدمیوں میں

وضاحت: زکریا علیہ السلام بڑھی کا کام کرتے تھے اور اپنے ہاتھ سے محنت کی روزی کماتے تھے، معلوم ہوا کہ محنت و مشقت سے رزق حلال کمانا انبیاء علیہ السلام کی سنت اور عبادت ہے (واللہ اعلم)

۵۷۲۲ - (۲۵) **وَقَضَىٰ قَالٌ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الْأَوْلَى وَالْآخِرَةِ، الْأَنْبِيَاءِ إِخْوَةٌ مِنْ عِلَاتٍ، وَأُمَّهَاتُهُمْ شَتَّىٰ، وَوَدِيئُهُمْ وَاحِدٌ، وَلَيْسَ بَيْنَنَا بَيْنُهُمْ»** . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۵۷۲۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں دنیا اور آخرت میں عیسیٰ بن مریم کے زیادہ قریب ہوں، سب انبیاء علیہم السلام سوتیلے (ایک باپ سے) بھائی ہیں البتہ ان کی مائیں مختلف ہیں، ان کا دین ایک ہے نیز ہم دونوں کے درمیان کوئی پیغمبر نہیں ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: آپ کے اس ارشاد گرامی کہ ”میں دنیا اور آخرت میں عیسیٰ کے زیادہ قریب ہوں“ کا مطلب یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور عیسیٰ کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے اور عیسیٰ نے ہی آپ کے آمد کی واضح بشارت دی تھی اور آخر زمانہ میں بھی عیسیٰ آپ کے نائب ہوں گے اور تمام دنیا کے لوگوں کو اسلام کے جہنڈے تلے اکٹھا کریں گے۔

انبیاء علیہم السلام کو ایک دوسرے کا سوتیلا بھائی قرار دینے کا مقصد ان کے درمیان توحید و رسالت کے باہمی تعلق کو ظاہر کرنا ہے اور مائیں مختلف قرار دینے سے مراد ان کی اپنی اپنی شریعتیں ہیں جو ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ نیز اصل کے اعتبار سے سب کا دین ایک ہے یعنی تمام پیغمبروں نے اپنے پیروکاروں کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور شرک سے بچنے کا حکم دیا ہے (واللہ اعلم)

۵۷۲۳ - (۲۶) **وَقَضَىٰ قَالٌ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ بَنِي آدَمَ يَطْعَمُ الشَّيْطَانَ فِي جَنَّتِهِ بِأَصْبَعِهِ حِينَ يُولَدُ، غَيْرَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَهَبَ بِطَعْنِ فَطْعَنِ فِي الْحِجَابِ»** . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۵۷۲۳: ابو موسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، جب بھی آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے کسی کی پیدائش ہوتی ہے تو شیطان اس کے دونوں پیلو میں اپنی دو انگلیوں سے چوکا مارتا ہے لیکن عیسیٰ علیہ السلام اس سے محفوظ رہے، شیطان نے انہیں بھی مارنا چاہا لیکن وہ صرف پردے (یعنی جملی) میں مار سکا (بخاری، مسلم)

وضاحت: عیسیٰ علیہ السلام شیطان کی اس حرکت سے اس لیے محفوظ رہے کہ مریم کی والدہ خد نے مریم کی پیدائش کے وقت اللہ رب العزت کی حضور درج ذیل دعا کی تھی۔

رَائِي سَمِيئَتَا مَرْيَمَ وَإِنِّي أَحْبَبْتُ هَاتِيكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

ترجمہ: (اے میرے پروردگار) میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے، میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مروود سے

تیری پناہ میں دیتی ہوں (آل عمران: ۳۶)
یہ اسی دعا کا نتیجہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شیطان کے اس وار سے محفوظ رہے۔ اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر پیغمبر بھی شیطان کے اس حربے سے محفوظ رہے (واللہ اعلم)

۵۷۲۴۔ (۲۷) وَهَنَ ابْنُ مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ، وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَيَّ النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَيَّ سَائِرِ الطَّعَامِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَذَكَرَ حَدِيثُ أَنَسٍ: «يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ». وَحَدِيثُ ابْنِ هُرَيْرَةَ: «أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ، وَحَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ: «الْكَرِيمُ بْنُ الْكَرِيمِ». فِي «بَابِ الْمَفَاخِرَةِ وَالْعَصِيَّةِ».

۵۷۲۳: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا، مردوں میں سے تو بہت سے کامل (مرد) گزرے ہیں لیکن عورتوں میں سے صرف مریم بنت عمران اور آسیہ زوجہ فرعون کامل تھیں اور تمام عورتوں پر عائشہ رضی اللہ عنہا کو فضیلت حاصل ہے جیسا کہ ثرید کو تمام کھانوں پر فضیلت ہے۔ (بخاری، مسلم)

اور انسؓ سے مروی حدیث ”يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ“ اور ابو ہریرہؓ سے مروی حدیث ”أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ“ اور ابن عمرؓ سے مروی حدیث ”الْكَرِيمُ بْنُ الْكَرِيمِ“ کا ذکر باب الْمَفَاخِرَةِ وَالْعَصِيَّةِ میں ہو چکا ہے۔
وضاحت: شربے میں بھگوئی ہوئی روٹی کو ثرید کہتے ہیں اس زمانے میں اہل عرب کا سب سے بہترین اور مرغوب کھانا ثرید ہی تھا (واللہ اعلم)

الْفَضْلُ الثَّانِي

۵۷۲۵۔ (۲۸) هَنَّ ابْنُ زَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ خَلْقَهُ؟ قَالَ: «كَانَ فِي عَمَاءٍ، مَا تَحْتَهُ هَوَاءٌ، وَمَا فَوْقَهُ هَوَاءٌ، وَخَلَقَ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: «الْعَمَاءُ: أَيُّ لَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ».

دوسری فصل

۵۷۲۵: ابو زین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے (آپ کی خدمت میں) عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کائنات کی تخلیق سے پہلے ہمارا پروردگار کہاں تھا؟ آپ نے فرمایا، وہ ”عماء“ میں تھا۔ نہ اس کے نیچے ہوا تھی اور نہ اس کے اوپر ہوا تھی اور اس نے اپنے عرش کو پانی پر پیدا فرمایا (ترذی) امام ترمذی بیان کرتے ہیں کہ یزید بن ہارون کا قول ہے کہ ”عماء“ سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی چیز نہ تھی۔

وضاحت: حدیث کے اس جملے کہ ”نہ اس کے نیچے ہوا تھی اور نہ اس کے اوپر ہوا تھی“ کا مطلب یہ ہے کہ تخلیق کائنات سے پہلے صرف اللہ ہی کی ذاتِ اقدس تھی اس کے علاوہ کسی اور شے کا وجود نہیں تھا (واللہ اعلم)

۵۷۲۶۔ (۲۹) وَفِي الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، رَعَمَ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي الْمَطْحَاءِ فِي عَصَابَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ فِيهِمْ، فَمَرَّتْ سَحَابَةٌ، فَنظَرُوا إِلَيْهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا تَسْمُونَ هَذِهِ؟» قَالُوا: السَّحَابُ. قَالَ: «وَالْمُرْنُ؟» قَالُوا: وَالْمُرْنُ. قَالَ: «وَالْعِنَانُ؟» قَالُوا: وَالْعِنَانُ. قَالَ: «هَلْ تَذَرُونَ مَا بَعْدَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ؟». قَالُوا: لَا نَذَرِي قَالَ: «إِنَّ بَعْدَ مَا بَيْنَهُمَا أَمَّا وَاحِدَةٌ وَإِمَّا اثْنَتَانِ أَوْ ثَلَاثٌ وَسَتَمُونَ سَنَةً، وَالسَّمَاءَ الَّتِي فَوْقَهَا كَذَلِكَ، حَتَّى عَدَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ. ثُمَّ «فَوْقَ السَّمَاءِ الشَّابِعَةِ بَحْرٌ، بَيْنَ أَعْلَاهُ وَأَسْفَلِهِ كَمَا بَيْنَ سَمَاءِ إِلَى سَمَاءٍ، ثُمَّ فَوْقَ ذَلِكَ ثَمَانِيَةٌ أَوْ عَالٍ، بَيْنَ أَطْلَافِهِنَّ وَوَرِكَهِنَّ بِمِثْلِ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ، ثُمَّ عَلَى ظُهُورِهِنَّ الْعَرْشُ، بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ، ثُمَّ اللَّهُ فَوْقَ ذَلِكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ

۵۷۲۶: عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ (ایک دن) بطحاء (یعنی وادیِ محسب) میں بیٹھے ہوئے تھے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان میں تشریف فرما تھے، اچانک ایک بادل کا کھڑا گزرا۔ صحابہ کرام نے اس کی طرف دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا کہ تم اس کا کیا نام رکھتے ہو؟ صحابہ کرام نے کہا ”سحاب“ کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ”کیا اس کو ”مُرْنُ“ بھی کہتے ہیں؟ صحابہ کرام نے کہا (ہاں) ”مُرْنُ“ بھی کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ”کیا اس کو ”عِنَانُ“ بھی کہتے ہیں؟ صحابہ کرام نے کہا (ہاں) ”عِنَانُ“ بھی کہتے ہیں۔ (اس کے بعد) آپ نے فرمایا ”کیا تم جانتے ہو کہ آسمان اور زمین کے درمیان کتنی مسافت ہے؟ صحابہ کرام نے جواب دیا، ہمیں اس کا علم نہیں۔ آپ نے فرمایا، ان دونوں کا درمیانی فاصلہ ۷۱ یا ۷۲ یا ۷۳ سال (کی مسافت) ہے اور اس (پہلے آسمان) سے اوپر جو آسمان ہے ان دونوں کے درمیان بھی اتنا ہی فاصلہ ہے۔ یہاں تک کہ آپ نے سات آسمانوں کا ذکر کیا (آپ نے فرمایا) پھر ساتویں آسمان کے اوپر ایک سمندر ہے اس کی بلندی اور اس کی تہ کا درمیانی فاصلہ اتنا ہے جتنا کہ ایک آسمان اور دوسرے آسمان کے درمیان ہے۔ پھر اس کی پشت پر عرش ہے، جس کے اوپر کے حصے اور نچلے حصے کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ ایک آسمان اور دوسرے آسمان کے درمیان ہے اور پھر اس (عرش) کے اوپر اللہ تعالیٰ جلوت افروز ہیں (ترمذی، ابوداؤد)

۵۷۲۷۔ (۳۰) وَفِي جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَمَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: جُهَدِيتَ الْإِنْسَانَ، وَجَاعَ الْعِيَالُ، وَنَهَكَتِ الْأَمْوَالُ، وَهَلَكَتِ الْأَنْعَامُ، فَاسْتَسْقَى اللَّهُ لَنَا، فَإِنَّا نَسْتَسْقِي بِكَ عَلَى اللَّهِ، وَنَسْتَسْقِي بِاللَّهِ عَلَيْكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «سُبْحَانَ اللَّهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ». لَمَّا زَالَ يُسْبِحُ حَتَّى عَرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ أَصْحَابَهُ، ثُمَّ قَالَ: «وَنَحَلْتُ إِنَّهُ لَا

بُسْتَشْفَعُ بِاللّٰهِ عَلَيَّ اَحَدٌ، شَانَ اللّٰهِ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ، وَنَحَكَ اَتَدْرِي مَا اللّٰهُ؟ اِنَّ عَرْشَهُ عَلَيَّ
سَمَاوَاتِهِ لِهَكَذَا» وَقَالَ بِاصَابِعِهِ مِثْلَ الْقُبَّةِ عَلَيْهِ «وَاِنَّهُ لَيَبِيْطُ اَطِيْبُ الرَّحْلِ بِالرَّايِبِ» رَوَاهُ اَبُو
دَاوُدَ.

۵۷۲۷: جبہ بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دساقی
آیا۔ اس نے عرض کیا کہ انسانی جانیں مشقت میں ہیں، اہل و عیال قحط میں ہیں، مالوں میں کمی ہو رہی ہے اور
موسیٰ ہلاک ہو رہے ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے بارش کی دعا کریں۔ ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کے پاس
شفاعت کے لئے لے جا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو آپ کے پاس شفاعت کے لئے لا رہے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ (شریک سے) پاک ہے، اللہ تعالیٰ (شریک سے) پاک ہے۔ آپ مسلسل سبحان اللہ (کی
تبیح کے الفاظ) کہتے رہے یہاں تک کہ آپ کے صحابہ کرام کے چہروں کے تاثرات نمایاں ہو گئے بعد ازاں آپ
نے (اس دساقی کو سمجھاتے ہوئے) فرمایا: تمہ پر افسوس ہے! اللہ تعالیٰ کو کسی شخص کے پاس شفع مقرر نہیں کیا جا
سکتا، اللہ تعالیٰ کی شان اس سے (کبھی زیادہ) بلند ہے۔ تمہ پر افسوس ہے! کیا تجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی
عظمت و شان کیا ہے؟ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا عرش اس کے آسمانوں کو اس طرح احاطہ کئے ہوئے ہے اور آپ نے اپنی
انگلیوں کو (اپنی پتھلی پر) قبہ کی صورت میں بنایا اور (فرمایا) بلاشبہ اس (عرش) سے اس طرح چرچراہٹ کی آواز
نکلے گی جس طرح سواری کی زین (سوار کے بیٹھے سے) چرچراتی ہے (ابو داؤد)

۵۷۲۸۔ (۳۱) وَهَنْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَذِنُ
لِي أَنْ أُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ مِنْ مَلَائِكَةِ اللَّهِ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ، أَنَّ مَا بَيْنَ شَخْمَةِ أُذُنَيْهِ إِلَى عَاتِقَيْهِ
مَسِيرَةُ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۵۷۲۸: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: مجھے
حکم دیا گیا ہے کہ میں مالئین عرش فرشتوں میں سے ایک فرشتے کے ہارے میں وضاحت کروں کہ اس کے دونوں
کالوں کی لو اور اس کے کندھوں کے درمیان ۷۰۰ برس کی مسافت ہے (ابو داؤد)

۵۷۲۹۔ (۳۲) وَهَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:
لِيَجِبَ زَيْلٌ: «مَنْ زَانَتْ رَبُّكَ، فَأَنْتَ مِنْ زَيْلِ رَبِّكَ» وَقَالَ: «لَا تُحَدِّثُ بِمَنْ لَمْ يَحَدِّثْ بِكَ» رَوَاهُ
جِجَابَا مِنْ نُزَيْرٍ، لَوْ فُتُوْتُ لَمْ يَكُنْ مِنْ زَيْلِي» وَنَحَكَ لِي «الْمَصَابِيحُ».

۵۷۲۹: زرارہ بن اوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام
سے دریافت کیا کہ کیا تم نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے؟ (اس سوال پر) جبرائیل علیہ السلام پر کچھ غاری ہو گئی
اور انہوں نے کہا: اے محمد! میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان نور کے ستر (۷۰) پردے حاصل ہیں، اگر میں ان میں
سے کسی ایک پردے کے قریب انگلی کے ایک پیر کے ساتھ لگتی ہوں تو میں جل جاؤں۔

اس روایت کے الفاظ اسی طرح ہیں

۵۷۳۰ - (۳۳) وَرَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ فِي «الْحِلْيَةِ» عَنْ أَنَسٍ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: «فَانْتَفَضَ

جِبْرَائِيلُ»

۵۷۳۰: نیز ابو نعیم نے مذکورہ حدیث کو "الحلیہ" میں انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے لیکن ابو نعیم نے اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ جبرائیل علیہ السلام پر کبھی طاری ہو گئی تھی۔

۵۷۳۱ - (۳۴) وَهِنَّ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ إِسْرَائِيلَ، مِنْذُ يَوْمٍ خَلَقَهُ صَافًا قَدَمَيْهِ لَا يَرْفَعُ بَصَرَهُ، بَيْنَهُ وَبَيْنَ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَبْعُونَ نُورًا، مَا مِنْهَا مِنْ نُورٍ يَدْنُو مِنْهُ إِلَّا احْتَرَقَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ.

۵۷۳۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اسرائیل علیہ السلام کو جس وقت سے پیدا فرمایا ہے وہ (اسی وقت سے) صف بستہ کھڑے ہیں، اپنی نظر تک کو بلند نہیں کرتے، ان کے اور ان کے رب تعالیٰ کے درمیان نور کے ستر پردے حاصل ہیں۔ اسرائیل علیہ السلام جس نور کے (پردے کے) قریب بھی ہوں گے وہ جل جائیں گے (ترمذی) امام ترمذی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۵۷۳۲ - (۳۵) وَهِنَّ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ وَدُرَيْتَهُ، قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: يَا رَبِّ! خَلَقْتَهُمْ يَأْكُلُونَ وَيَشْرَبُونَ وَيَسْكَبُونَ وَيَرْكَبُونَ، فَاجْعَلْ لَهُمُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ. قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: لَا أَجْعَلُ مِنْ خَلْقَتِهِ يَدِي وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي كَمَنْ قُلْتُ لَهُ: كُنْ فَكَانَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۵۷۳۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کو پیدا فرمایا تو فرشتوں نے کہا، اے ہمارے پروردگار! آپ نے ان کو پیدا کیا ہے یہ کھاتے ہیں، پیتے ہیں، نکاح کرتے ہیں اور سوار ہوتے ہیں چنانچہ آپ انہیں صرف دنیا عطا کریں اور ہمیں آخرت عطا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جس مخلوق کو میں نے اپنے ہاتھ سے بنایا اور اس میں اپنی روح پھونکی، اسے میں اس مخلوق کے برابر نہیں کروں گا جس کے لیے میں نے کلمہ "کن" کہا تو وہ ہو گئی (بہقی شعب ایمان)

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

۵۷۳۳ - (۳۶) هَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمُؤْمِنُ

أَكْرَمُ عَلَى اللَّهِ مِنْ بَعْضِ مَلَائِكَتِهِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

تیسری فصل

۵۷۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، 'مومن شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے بعض فرشتوں سے افضل ہے (ابن ماجہ)

۵۷۳۴ - (۳۷) وَفَضُّهُ، قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِي فَقَالَ: «خَلَقَ اللَّهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ، وَخَلَقَ فِيهَا الْجِنَّالَ يَوْمَ الْأَحَدِ، وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ، وَخَلَقَ الْمَكْرُوهَ يَوْمَ الثَّلَاثِ، وَخَلَقَ التُّورَ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ، وَبَثَّ فِيهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيسِ، وَخَلَقَ آدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِي آخِرِ الْخَلْقِ وَأَخْرَجَ سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ فِيمَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا، اللہ تعالیٰ نے ہفتہ کے روز مٹی (یعنی زمین) کو پیدا کیا، اتوار کے روز اس میں پہاڑ پیدا کیے، پیر کے روز درخت پیدا کیے، منگل کے روز ناپسند چیزیں پیدا کیں، بدھ کے روز روشنی کو پیدا کیا، جمعرات کے روز روئے زمین پر چار باؤں کو پھیلایا اور جمعہ کے روز عمر کے بعد سب سے آخر میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ یہ آخری تخلیق، دن کے آخری حصے میں عصر اور رات کے درمیان عمل میں آئی (مسلم)

۵۷۳۵ - (۳۸) وَفَضُّهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ وَأَصْحَابُهُ إِذْ آتَى عَلَيْهِمْ سَحَابٌ، فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ: «هَلْ تَدْرُونَ مَا هَذَا؟». قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «هَذِهِ الْعَنَانُ - هَذِهِ رَوَايَا الْأَرْضِ -، يَسُوقُهَا اللَّهُ إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْكُرُونَهُ، وَلَا يَدْعُونَهُ». ثُمَّ قَالَ: «هَلْ تَدْرُونَ مَا فَوْقَكُمْ؟» قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «فَإِنَّهَا الرَّفِيعُ - سَقْفٌ مَحْفُوظٌ، وَمَوْجٌ مَكْفُوفٌ». ثُمَّ قَالَ: «هَلْ تَدْرُونَ مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا؟» قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا خَمْسِمِائَةِ عَامٍ». ثُمَّ قَالَ: «هَلْ تَدْرُونَ مَا فَوْقَ ذَلِكَ؟». قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «سِتَّةَ آيٍ بَعْدَ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسِمِائَةَ سَنَةٍ». ثُمَّ قَالَ كَذَلِكَ حَتَّى عَدَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ مَا بَيْنَ كُلِّ سَمَاوَيْنِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ». ثُمَّ قَالَ: «هَلْ تَدْرُونَ مَا فَوْقَ ذَلِكَ؟» قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «إِنَّ فَوْقَ ذَلِكَ الْعَرْشُ، وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ بَعْدَ مَا بَيْنَ السَّمَاءَيْنِ». ثُمَّ قَالَ: «هَلْ تَدْرُونَ مَا الَّذِي تَحْتَكُمْ؟». قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «إِنَّهَا الْأَرْضُ». ثُمَّ قَالَ: «هَلْ تَدْرُونَ مَا تَحْتَ ذَلِكَ؟». قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «إِنَّ تَحْتَهَا أَرْضًا أُخْرَى، بَيْنَهُمَا مِيزَةٌ خَمْسِمِائَةَ سَنَةٍ». حَتَّى عَدَّ سَبْعَ أَرْضَيْنِ وَبَيْنَ كُلِّ أَرْضَيْنِ مِيزَةٌ خَمْسِمِائَةَ سَنَةٍ. قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّكُمْ دَلَيْتُمْ بِحَبْلِ إِلَى الْأَرْضِ السُّفْلَى

لَهَبَطَ عَلَى اللَّهِ . ثُمَّ قَرَأَ : ﴿هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾
 رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ . وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ : قِرَاءَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْآيَةَ تَذُلُّ عَلَى أَنَّهُ أَرَادَ : هَبَطَ
 عَلَى عِلْمِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ وَسُلْطَانِهِ، وَعَلِمَ اللَّهُ وَقُدْرَتَهُ وَسُلْطَانَهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ، وَهُوَ عَلَى
 الْعَرْشِ، كَمَا وَصَفَ نَفْسَهُ فِي كِتَابِهِ .

۵۷۳۵ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ' ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے
 صحابہ کرام تشریف فرما تھے ' اچانک ان کے پاس سے بادل (کا ایک ٹکڑا) گزرا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ' کیا
 تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا ' اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ' یہ بادل
 ہے جو نمودار ہوا ہے ' یہ زمین کو سیراب کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ اسے ایسے لوگوں کی جانب (بھی) چلاتے ہیں جو
 نہ اس کا شکر یہ ادا کرتے ہیں اور نہ اس سے مانگتے ہیں۔ پھر آپ نے پوچھا ' کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے اوپر کیا
 ہے؟ انہوں نے جواب دیا ' اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ' بلاشبہ وہ آسمان ہے جو ایک
 محفوظ چھت ہے اور نہ گرنے والی موج ہے۔ پھر آپ نے پوچھا ' کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے درمیان اور آسمان
 کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا ' اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا ' تمہارے اور
 آسمان کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے ' پھر آپ نے فرمایا ' کیا تم جانتے ہو کہ اس کے اوپر کیا ہے؟ انہوں
 نے جواب دیا ' اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ' دو آسمان ہیں جن کا درمیانی فاصلہ پانچ سو
 سال ہے۔ پھر آپ نے فرمایا ' اسی طرح دیگر (آسمان) ہیں یہاں تک کہ آپ نے سات آسمانوں کو شمار کیا کہ ہر دو
 آسمانوں کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔ پھر آپ نے پوچھا کہ کیا تم جانتے ہو
 کہ اس سے اوپر کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا ' اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا ' بے شک اس
 کے اوپر عرش ہے ' عرش اور زمین کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا دو آسمانوں کے درمیان ہے۔ پھر آپ نے
 پوچھا ' کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے نیچے کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا ' اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ
 نے فرمایا ' اس کے نیچے دوسری زمین ہے ' ان دونوں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔ یہاں تک کہ آپ
 نے سات زمینیں شمار کیں (اور بتایا) کہ ہر دو زمینوں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔ پھر آپ نے فرمایا '
 اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر تم سب سے نیچے والی زمین کی طرف رسی لٹکاؤ تو وہ اللہ
 تعالیٰ پر ہی اترے گی۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "وہ اڈل اور آخر ہے" وہ ظاہر اور
 باطن ہے نیز وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے" (احمد ترمذی)

اور امام ترمذی نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس آیت کو تلاوت کرنا اس بات پر دلالت کرتا
 ہے کہ وہ رسی اللہ تعالیٰ کے علم، اس کی قدرت اور اس کی بادشاہت پر اترے گی جب کہ اللہ تعالیٰ اس کی
 قدرت اور اس کی بادشاہت ہر جگہ ہے (لیکن) اللہ تعالیٰ عرش پر ہے جیسا کہ اس نے اپنا وصف اپنی کتاب (قرآن
 مجید) میں بیان کیا ہے۔ (کہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے)

۵۷۳۶ - (۳۹) وَصَّهٖ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «كَانَ طُولُ آدَمَ مِثْلَيْنِ ذِرَاعًا فِي سَبْعِ أَدْرَجٍ عَرْضًا».

۵۷۳۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آدم علیہ السلام کا قد ساٹھ ہاتھ لمبا اور سات ہاتھ چوڑا تھا (احمد) وضاحت: اس ہاتھ سے مراد آدم علیہ السلام کا ہاتھ نہیں بلکہ موجود لوگوں کے سائز کا ہاتھ مراد ہے۔ (واللہ اعلم)

۵۷۳۷ - (۴۰) وَهَنَ ابْنُ ذَرِّزِيِّ اللَّهِ عَنَّهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الْأَنْبِيَاءِ كَانَ أَوَّلَ؟ قَالَ: «آدَمُ». قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَنَبِيُّ كَانِ؟ قَالَ: «نَعَمْ نَبِيُّ مُكَلَّمٍ». قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمْ الْمُرْسَلُونَ؟ قَالَ: «ثَلَاثُمِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ جَمًّا غَيْرِيَّ».

وَفِي رِوَايَةٍ عَنِ ابْنِ أُمَامَةَ، قَالَ أَبُو ذَرٍّ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمْ وَفَاءَ عِلَّةِ الْأَنْبِيَاءِ؟ قَالَ: «مِائَةُ أَلْفٍ وَارْبَعَةٌ وَعِشْرُونَ أَلْفًا، أُرْسِلُ مِنْ ذَلِكَ ثَلَاثُمِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ جَمًّا غَيْرِيَّ».

۵۷۳۷: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! سب سے پہلے نبی کون تھے؟ آپ نے فرمایا، آدم علیہ السلام تھے۔ میں نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کیا وہ نبی تھے؟ آپ نے فرمایا، وہ نبی تھے بلکہ ایسے نبی تھے جن سے اللہ تعالیٰ ہم کلام ہوئے۔ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! (انبیاء میں سے) رسول کتنے ہوئے؟ آپ نے فرمایا، بہت زیادہ تین سو تیرہ سے کچھ زیادہ ہی ہوں گے۔

اور ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے، ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! انبیاء علیہم السلام کی کل تعداد کتنی ہے؟ آپ نے فرمایا، ایک لاکھ چوبیس ہزار۔ ان میں سے تین سو پندرہ رسول ہوئے جو بہت بڑی تعداد ہے (احمد)

وضاحت: رسول اور نبی میں فرق یہ ہے کہ رسول اسے کہتے ہیں جسے اللہ رب العزت نے نئی شریعت کے ہمراہ کسی کتاب یا صحیفے کے ساتھ مبعوث کیا ہو اور نبی اسے کہتے ہیں جو اپنے سے پہلے والے پیغمبر کی شریعت اور کتاب کا تابع ہو۔ نیز ہر نبی رسول نہیں ہوتا لیکن ہر رسول کو نبی کہا جاسکتا ہے (واللہ اعلم)

۵۷۳۸ - (۴۱) وَهَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ الْخَيْرُ كَالْمُعَايَنَةِ، إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَخْبَرَ مُوسَى بِمَا صَنَعَ قَوْمُهُ فِي الْعَجَلِ، فَلَمْ يُلْقِ الْأَلْوِاحَ، فَلَمَّا حَايَيْنَ مَا صَنَعُوا لَقِيَ الْأَلْوِاحَ فَانكسرت. رَوَى الْأَحَادِيثُ الثَّلَاثَةَ أَحْمَدُ».

۵۷۳۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خیر، مشاہدے کی طرح نہیں ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو (اس فعل کے بارے میں) باخبر کیا جو ان کی قوم نے پتھر کے ساتھ کیا تھا تو موسیٰ نے (تورات کی) تختیوں کو نہیں گرایا تھا البتہ جب موسیٰ علیہ السلام نے (اپنی قوم کے اس فعل کا) خود مشاہدہ کیا تھا جو انہوں نے کیا تو انہوں نے تختیوں کو گرایا اور وہ ٹوٹ گئیں (احمد)

مشکوٰۃ المصابیح

جو تمام مکاتب فکر کے مدارس میں پڑھائی جاتی ہے۔
اس کا جدید ادبی انداز میں اردو ترجمہ اور اس کے تمام
مسائل کی تحقیق مرعاة المفاتیح، مرقاۃ، التعلیق الصبح
فتح الباری شرح صحیح بخاری و دیگر متداول شروح حدیث سے اخذ کر کے
پیش کی جا رہی ہے اور سنن کتابوں سے ماخوذ روایات کی اسنادی
تحقیق کے لیے رجال کی کتابوں بالخصوص علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ
کی کتب اور تنقیح الرواۃ کی تحقیق سے مزین فرما کر
ضعیف حدیثوں سے قارئین کو باخبر رکھنے کا خصوصی
خیال رکھا گیا ہے، تاکہ صحیح اور ضعیف احادیث میں
امتیاز ہو سکے۔



مکتبہ محمد رشیہ

پلاٹ نمبر 119، چیمبر وائی، ضلع ساہیوال

www.irepk.com